ماشاء اللہ کان و یفعل ما یشاء

تصویر حال گذشتگان مرآت مآل رفتگان آئینہ احوال ماضی برائے

آئندگان نقش پند عبرت گزینان طرز معیشت ہندوستان و انگلستان

یعنی کتاب لاجواب موسوم بہ

تاریخ طرز معاشرت ہند و انگلنڈ

معروف بہ

تاریخ تراب

من تالیف شریف عالم المعی و فاضل لوذعی جناب مولانا الشیخ محمد تراب علی پروفیسر

لشکر کالج گوالیار مصنف گلشن فیض۔ مبادی المناظرہ۔ اصول مناظرہ۔

تنویر العیون۔ کشف المغطا۔ تعلیم نیل۔ اعجاز مسیحی۔ مفتاح الصرف۔

ابن جناب شیخ محمد غلام العلی صاحب ابن شیخ عالیجناب محمد نوری صاحب عرف

نور الدین قریشی صدیقی خانپوری قدس اللہ اسرارہم و غفر لہم

باہتمام پنڈت آن جیون صاحب

در مطبع عالیجاہ لشکر گوالیار طبع شد

اللہ اکبر — اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
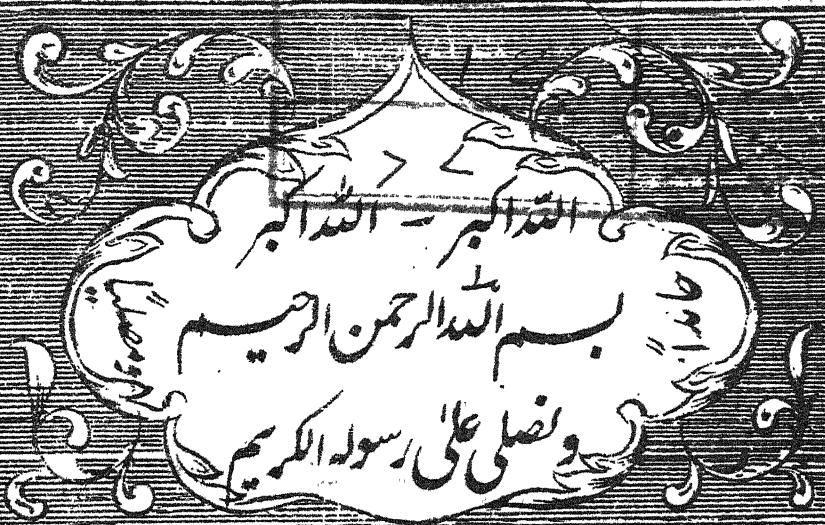
اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ

اے اللہ مالک سلطنت کی تو سلطنت دے جسے چاہے اور سلطنت چھین لے جس سے چاہے اور عزت دے جسکو چاہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اور ذلت دے جسکو چاہے تیرے ہی ہاتھ مین سب خوبی ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

تعریف۔ علم تاریخ مین گروہون کے احوال اور شہرون کے حالات اور آدمیون کی رسوم

مناظرہ۔ ایک اتھیسٹ (ملحد) نے اثناء گفتگو ایک جلسہ مین اپنے ہونے پر یہہ دلیل قایم کی کہ جسکو ہم جبتک اپنی جیتی جاگتی آنکھون سے نہ دیکھ لینگے تب تک نہ مانینگے اور سنی سنائی بات قابل اعتبار نہین ہین (تراب علی) نے کہا حضرت آپ اپنی آنکھ کی قوت بینائی اور میرے الفاظ سے جو آپ کے کان کے اندر دنی کھال پر تراثر لگ رہے ہین انکار فرمائی اور اسیطرح باقی حواس ظاہری و حواس باطنی اور عقل سے کیونکہ نہ کبھی آپ نے انکو دیکھا اور نہ دیکھ سکتے ہین اور اپنی روح سے اور طبیعت سے جو آپکے جسم مین مدبر بدن ہے۔ اور ہوا سے جو آپکو دن رات دھکے دیتی ہے اور آپ اسکو نہین دیکھتے (جناب من وہ چیزین ان آنکھون سے نظر آتی ہین جو کسی رنگ کا محل قدرت کی جانب سے واقع ہوئے ہین اور جو رنگ سے عاری ہین اسکو یہہ چشم ظاہر مین فطرتی طور پر نہین دیکھ سکتی)۔ (یہہ بھی ایک قاعدہ ہے کہ کثیف لطیف کو

وعادات وہنرون اور صنعتون اور حرفتون اور نسبون کا بیان ہوتا ہے (پس تاریخ مین مندرج ہون

نہین دیکھ سکتا اور اللہ پاک ہر خیال مین آنیوالی چیزون سے الطف اور لطیف تر ہے)۔ پھر مین نے کہا کہ آپ نے اپنی آٹھوین پشت کے دادا کو یقیناً نہین دیکھا اور نہ اب دیکھ سکتے ہو تو فرماے انکار کیجیگا۔ جواب دیا نہین اپنے بزرگون سے سنتے آئے ہین۔ مین نے معارضہ کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار مقدس نبی اور لاکھون علمار وحکمار اور کروڑون عقلار اور بیحد مخلوق خدا اُسکی خدائی پر گواہی دیتے چلے آتے ہین اور موجودہ انسان ہی نہین بلکہ کل مخلوق اپنے خالق کے وجود کی ایک روشن دلیل ہے (چنانچہ اس مضمون کو ہمنے اپنی کتاب گلشن فیض مین کچھ توضیح سے بیان کیا ہے) دیکھو یہہ چاند سورج جیسے ستارہ روشن تارے اور زمین سے زیادہ وزنی کرے ادھر اور یہہ آسمان نیلی چھت بالا اور یہہ زمین کے چوگرد چرخ تک فضار لاتناہی اور یہہ ہرے بھرے درخت جن پر پھول پھل رنگ برنگ کے اور پھلون مین مزے انواع اقسام کے اور انکا ہر پتا اپنے خالق کے وجود اور اُسکے اعلیٰ حکمتون کے بیان مین زبان کا کام دیرہا ہے۔ **بیت** وفی کل شئی لہ آیۃ + تدل علی انہ وحدہ ×
شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار × ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار × **بیت**
ہر گیاہے کہ از زمین روید × وحدہ لاشریک لہ گوید × **بیت** ہے وحدت پر دلیل اُسکی یہہ کثرت
ہر ایک سبزہ ہے انگشت شہادت × پھر معارض ملحد نے یہہ اعتراض کیا کہ ہر چیز کیواسطے کوئی نہ کوئی ٹھور ٹھکانا اور تعین ہے اور خدا بھی ایک شے ہے تو فرمائے کہ اُسکا تعین و مقام کہان ہے۔ مین (محمد تراب علی) نے جواب دیا کہ وہ لامکان ہے اُس کا مکان کہان ہے علاوہ ازین تعین و مکان ممکن کیواسطے ہوتا ہے نہ واجب کے لیے۔ اور حق تو یہہ ہے یہہ قاعدہ بھی سب جگہ صادق نہین آتا۔ آپ اپنی جان اور روح کو دیکھیے جو خدائے خالق کی ایک ادنےٰ مخلوق ہے نہ کسی جزو بدن کے ساتھ مخصوص ہے نہ کسی خاص عضو مین اُس کا مقام ہے نہ ایک پھوڑ مثلاً ہاتھ پیر اور دل و دماغ وغیرہ مین تعین و مقام ہے لیکن ہے بدن مین ہی اسیطرح خدا تعالےٰ بھی ضرور ہے لیکن مکان و تعین سے پاک و منزہ ہے (اے عزیز جب تو اپنی ہی ذات وصفات کی

طبقات قاریون اور مفسرون اور محدثون اور سیر صحابہ اور تابعین کے اور طبقات مجتہدون

شناخت مین اکثر خطا کرتا ہے تو اُس پاک ذات کے عرفان مین تیرے دنیوی حجاب اور تعلقات حاجب اور مانع ہون تو کیا تعجب ہے۔ انسان کی کیا بساط ہے کہ اُس کے کسی صفت کو بھی اپنی مدت العمر مین بیان کر سکے۔ **قطعہ** ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ٭ وز ہرچہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندایم ٭ دفتر تمام گشت وبپایان رسید عمر ٭ ماہمچنان دراول وصف تو ماندہ ایم ٭ پھر مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ خدا ے پاک کے ماننے والون اور قیامت کے برحق جانیوالون کو کسیطرح پر نقصان نہین کیونکہ ہونے کی صورت مین (یقیناً دونون امر برحق ہین اور میرا ایمان اُن کے ہونے پر ہے۔ آمَنتُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِر) تو اقرار کرنے والے سراسر فائدہ مین ہی ہین اور فرض کرو (نعوذ باللہ من سوء العقائد) اگر نہون تو کون اُن سے باز پرس کریگا۔ اور نمانیوالے ہر طرح نقصان اور زیان مین ہین کیونکہ نہونے کی صورت مین تو دنیا مین مطعون وملعون اور ہونیکی صورت مین دنیا وآخرت مین مردود ومطرود (خَسِرَ الدُّنیَا وَالآخِرَۃَ ذٰلِکَ ھُوَ الخُسرَانُ المُبِینُ) ملحد معارض نے کہا کہ ہم لوگ یقینی امور کو مانتے ہین اور یہہ امر یقین کے مرتبہ کو اس تقریر سے نہین پہنچتا لہذا قابل تسلیم نہین۔ مین (تراب علی) نے کہا اول تو یہہ امر ضروری یقینی ہے دوسرے بڑے بڑے عقلمند ذرا سے نقصان شک کو اپنے لیے روا نہین رکھتے اور اُس سے پرہیز کرنا پسند کرتے ہین۔ دیکھو ایک شخص چلکر آیا اور ایک اندھیری کوٹھری مین جاکر کچھ نکالا چاہتا ہی اور اُس کوٹھری کے پاس جو پہلے سے ایک آدمی بیٹھا ہے اُس نے کہا اے جناب ذرا ہوشیار اور دیکھتے بھالتے جانا اس کوٹھری مین ابھی آپ سے ذرا پہلے ایک کالا سانپ گیا ہے۔ مجھے بھی کام تھا لیکن ڈر کے مارے نہین گھسا اب فرمائیے یہہ حضرت اندر تشریف فرما ہون گے یا نہین۔ (یقیناً نہین ہون گے)۔ یا ایک شخص خردمند مالدار خاصہ نوش فرمانے کو تیار ہوا اور رکاب دار نے کہا کہ اے حضور اس قاب مین کچھ پکا ہوا نکلا ہے۔ یا اس کھانے مین سانپ نے میرے روبرو منھ ڈالا ہے تو ارشاد کیجیے کہ وہ کھانا نوش فرمائیگا یا نہین (بالتحقیق نہین کھائیگا۔

اور حکیمون اور طبیبون اور نحویون صرفیون اور نجومیون وشاعرون وغیرہ کے اور اخبار انبیا اللہ

پس جبکہ انسان اپنے فائدہ کے واسطے ایک شخص کی بات کو یقین کر لیتا ہی اور تھوڑے سے نقصان کے وہم وگمان پر اپنے تئین بچاتا ہے تو جن امور کی گواہی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء راست باز اور لاکھون علماء اور حکماء اور کرورون عقلا اور سنکھون مخلوق خدا دے۔ اور اُسکا نقصان بھی عظیم ہو اور آپ اُسکو نمانین تو جناب کی عقل کی جانچہ یہان ہی بخوبی ہو سکتی ہے۔ حق تو یہہ ہے

اثبات وجود واجب بدلیل عقلی ۔ پھر اس دلیل پر بحث کو ختم کیا کہ عقل کے نزدیک وجود (جسکی معنے فارسی مین بودن اور اردو مین ہونا) مین تین احتمال پیدا ہوتے ہین یعنی وجود تین قسم پر تقسیم ہو سکتا ہے ایک وجود واجب یعنی جس کا ہونا واجب اور ضروری ہے۔ دوم وجود ممتنع یعنی جس کا نہونا لازمی وضروری ہے جیسے اجتماع نقیضین۔ تیسرے وجود ممکن یعنی جس کا ہونا اور نہونا مساوی وبرابر ہے اگر کوئی اُس کے ہونے کی علت ہوا تو موجود ہو گیا ورنہ معدوم رہیگا۔

قسم دوم یعنی ممتنع تو واجب اور ممکن کے وجود یعنی ہونے کی علت ہوئی نہین سکتا کیونکہ ممتنع خود ہی وجود نہین رکھتا پس نہونا ہونے کی علت کیونکر ہو سکتا ہے۔

قسم سوم یعنی ممکن جسکا ہونا اور نہونا برابر مانا گیا ہے اور اُس کا ہونا یا نہونا دوسرے کے وجود یا عدم پر موقوف ہی پھر وہ علت اپنی وجود یعنی ممکن یا واجب کے وجود کی کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ ممکن تو اپنے ہونے مین واجب کی طرف محتاج ہے۔

جبکہ یہہ بات ظاہر ہو گئی کہ ممتنع وجود ہی نہین رکھتا اور ممکن اپنے وجود مین واجب کا محتاج ہی تو اب رہی قسم تیسری یعنی واجب کہ جسکا وجود یعنی ہونا ضروری مانا گیا ہی۔ پس وہ ہی وجود ممکن کی علت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی۔

دلیل اثبات توحید بعد اثبات واجب یہہ بھی نزدیک عقل کے یہی اور عقلا کے نزدیک ثابت ہو لیا ہے کہ دور وتسلسل باطل ہین اور جب دور وتسلسل باطل ہین تو وجود واجب مین بھی دور وتسلسل باطل ہین۔ اور جب وجود واجب مین دور وتسلسل باطل ہین تو واجب واحد یعنی ایک ہی ہونا چاہیے۔ پس وہ ہی علتہ العلل یعنی تمام علتون کی آخری علت ہی جو خالق جمیع مخلوقات کا اور موجد کل موجودات کا اور صانع جملہ کائنات کا ہی جس کا نام خدا اور جسکو ہم اللہ کہتے ہین

اور رسولون علیہم السلام اور اولیاء کرام کے اور اخبار مغازی اور حکایات صالحین اور احوال ملوک و سلاطین اور پند و نصایح اور ضرب المثل (کہاوت) اور غرائب ملکون اور اقلیمون اور عجائبات شہرون وغیرہ کے اور ہر علم کے اصول و فروع)۔

موضوع تاریخ کا احوال گذشتہ انبیا اور اولیا اور علما اور حکما اور شعرا و ملوک و سلاطین وغیرہ کا ہے۔

غرض و غائت۔ غرض تاریخ سے احوال ماضی پر آگاہی پانا اور پھر فائدہ اوٹھانا کہ بدون کے بد افعال اور اقوال جن سے وہ خراب اور ہلاک ہوے بچنا اور نیکون کی نیک اعمال اختیار کرنا اور فانی چیزون سی پرہیز کرنا اور بقاپذیر اشیاء کے حصول مین ساعی ہونا۔

فوائد تاریخ۔ پس خردمندون کی روشن راے سخن سنج پر کہ نکتہ نگار صحیفہ دانش اور معنی آراے حقایق و دقایق ہے پوشیدہ نہین کہ تاریخ ہی وہ علم شریف ہی کہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین انسان کی بہتری اور نصیحت کیواسطے افضل ناصح اور عمدہ آئینہ با تصویر ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کو متقدمین کے مقابلہ مین اور اپنے اطوار کو پہلے لوگونکے آثار سے جانچے۔ اور اس ہی دیکھنے اور جانچنے سے یہہ امتیاز نصیب ہوتا ہی کہ اپنی حالت پہلے آدمیون سے بہلی ہے یا بری اگر بہلی ہو تو خالق مطلق کا شکر گذار ہو اور بری ہو تو اپنے تئین ننگ سلف خیال کر کے ایسی سعی کرے جس کی ذریعہ سی سلف کا خلف ہو جائے۔ اور تواریخ ہی انسان کو دنیا کی ترقی اور تنزل کے اسبابون کو نہایت توضیح سی واضح کرتی ہے جسکے سمجھنے اور جانچنے سے انسان اسباب ترقی دریافت کر کے دنیا کے مہذب آدمیون اور اہل ترقی مین شامل ہو سکتا ہے۔ اور تواریخ ہی اون علوم و فنون اور کمالات کو بتاتی ہے جن کے علم و عمل سے انسان اپنے اقران مین لایق و فایق ہوتا ہے اور تاریخ ہی ہر شخص کو یہہ بات بتاتی ہے کہ گذشتہ قومون اور شاہان سلف نے کس کس طریق سے دوسری قومون پر غلبہ حاصل کیا اور کون کون سے قواعد کی پابندی سے

ملک پر قبضہ و تسلط پایا۔ اور تاریخ ہی اس امر کو باحسن وجوہ ظاہر کرتی ہے کہ کون کون
سے اصولون اور قانونون کے عدم پابندی اور چشم انداز کرنے کے باعث ممالک
منتزع ہوگئے اور ملوک مغلوب اور قومین محکوم بن گئین ۔ اور تاریخ ہی اس حال کو
بخوبی روشن کرتی ہے کہ کن کن ضوابط اور قوانین کے دستور العمل بنانے اور اُسکے
دائرہ سے سرمو تجاوز نکرنے کی بدولت ملک پر نیکنامی سے سلف نے حکمرانی کی ہے اور
خلف اب کر سکتے ہین اور اون دستورون کو عمل مین لانے سے ممالک پر متصرف
و متسلط رہے ہین اور رہ سکتے ہین ۔ اور تمدن کے طریقے اور حسن معاشرت کی حالات
اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات ان قومون کے جو سنین ماضیہ مین گذری ہین بلا طلے جلے
ان قومون کے صفحات تاریخ سے حاصل کرکے اپنی قوم اور اپنے زمانہ مین جاری کر سکتا ہے
اور علم تاریخ کا جانیوالا ایسا ہے کہ گویا آغاز زمانہ سے باعتبار اپنی واقفیت کی زندہ ہے
اور اُسکی تصنیف سے اُسکا ذکر قیامت تک رہیگا۔ اور تاریخ دانی وہ عجیب چیز ہے کہ
کہ اُسکے معلومات خرد کو ہزار گونہ زیادہ کر سکتی ہین اور واقعات نادیدہ کو مثل واقعات
دیدہ براے العین مشاہدہ مین لاتے ہین ۔ اور تاریخ ہی وہ فن لطیف ہے کہ اُس کے ذریعہ سے
مصالح معاش اور معاد حاصل ہو سکتے ہین اور اُسکے وسیلہ سے امور دینی اور دنیوی
کے مقاصد پر آگاہی پا سکتے ہین اور پہنچ سکتے ہین ۔ اس لیے کہ اصحاب طبع سلیم اور
ارباب ذہن مستقیم نے اس فن سے ایسے نتایج پیدا کیے ہین کہ اون پر عمل کرنے سے حال
اور مآل کی اطلاع ہو سکتی ہے اور اسیواسطے عقلمندون نے اپنی اوقات عزیز کو تاریخ
دانی مین صرف کیا ہے اور سلف کے حالات پر آگاہی پانے سے فائدہ اوٹھایا ہے ۔ پس خاطر
فاطر مین اس نیازمند درگاہ خداے عزوجل **محمد تراب علی** عربی و فارسی پروفیسر لشکر
کالج گوالیار (ابن جناب شیخ محمد غلام العلی صاحب بن شیخ عالیجناب محمد نور علی صاحب عرف فخرالدین
قریشی صدیقی خانپوری قدس الله اسرارہم و غفرہم) کے یہہ آیا کہ تمام روئے زمین کی تہذیبی

سلطنتون کی تواریخ اس طرز پر لکھون کہ جسمین حتی الامکان سب واقعات سلطنت اور
طرز معاشرت اور کیفیت معیشت ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لوگون کی مفصل مسطور ہون لیکن
اس ارادہ کی نسبت میرے ایک لایق دوست نے یہہ فرمایا کہ اس کام کا انجام ایک سلطنت
کی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہے بس اس فقرہ نے میرے ارادہ کو بدلدیا۔ اور ایک نیا خیال
پیدا کیا کہ بادشاہون اور وزیرون کی کہانیان جسطرح اگلون نے تواریخ مین لکھی ہین
نہ بیان کرون اور اگر ضرورتاً بیان ہو تو نہایت موجز اور کم۔ مگر ایسی کتاب کا چھپوانا
اور شایع کرنا بھی مین نے اپنے حوصلہ اور طاقت سے بہت زائد پایا اور اہل دول
مین سے کسیکو بھی اسطرف متوجہ نہین پایا۔ پھر یون طبیعت مین آیا کہ صرف طرز
معاشرت پر کل ممالک کے اکتفا کرون لیکن اسکو بھی بدون مختصر واقعات بیان کرنے
کے بے لطف دیکھا۔ آخر کار مجبور خاص مناسبت[1] سے یہہ امر اختیار کیا کہ مختصر تاریخ
اور طرز معاشرت ہندوستان اور انگلستان بیان کرون تاکہ ہر طبقہ (اعلیٰ اور اوسط
اور ادنےٰ) کے آدمی علے حسب مراتبہم اُس سے بہرہ مند اور مستفید ہون اور اپنی
طرز معاشرت کو متقدمین کی طرز معیشت سے مقابلہ کرکے درست اور عمدہ بنائین۔ لیکن
چونکہ طرز معاشرت تواریخ مین ایک نئی بات ہے اور اگلے مورخون نے اس راہ
مین قدم تک نہین رکھا اور اس ضروری بات کو اچھوتا چھوڑ دیا۔ فلہذا مجھکو بڑی
جستجو اور تردد کرنا پڑا۔ بس اسواسطے مین نے صدہا کتابون کو مطالعہ کیا اور طرز معاشرت
کو کتب تواریخ سے خوشی چینون (سلا بیننے والون) کیطرح انتخاب کیا اور اسکو ترتیب دیا
اور اسکا نام تاریخ طرز معاشرت ہند و انگلنڈ معروف بہ تاریخ تراب رکھا۔ اسمین دو مقدمہ

[1] اول ہند کو انگلنڈ سے جو تعلق ہے وہ معلوم ہے۔ دوم جسطرح ہند پر جو حملہ آور آیا کامیاب
گیا اسیطرح انگلنڈ اپنے حملہ آورون کا مدام پامال رہا۔ سوم ہند و انگلنڈ کا تاریخی زمانہ صرف دو برس
کے تفاوت سے شروع ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اول مین آغاز ظہور حضرت آدم ؑ سے نبی آخر الزمان تک جو جو ایجادین دنیا مین ہوئین وہ اور انکا موجد اور جاے ایجاد حتے الامکان بیان ہوئی ہین اور دوسرے مقدمہ مین قبل تاریخی زمانہ ہند وانگلنڈ کے حالات اور مختصر واقعات کل یورپ کی سلطنتون کی مسطور ہین - اور چند ابواب مین تاریخی زمانہ کا حال ہے جو کہ ہند مین بکرماجیت اور انگلنڈ مین جولیس قیصر سے شروع ہوتا ہے اور ہر باب کے آخر مین طرز معاشرت ہے جسمین ہر زمانہ کی معاشرت کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے اور نئی ایجادین بیان ہوئی ہین اور دونون تواریخ کے نتایج اور مقابلہ ذہن رسا کے حوالہ ہے - اور اس تاریخ کا اتفاق بعد تحریر چند رسائل علم علام - و گلشن فیض - و مبادی المناظرہ - و اصول مناظرہ - وغیرہ و تنویر العیون - و کشف المعما - و تعلیم نیل - و اعجاز مسیحی - و مفتاح الصرف وغیرہ کے ہوا - ناظرین سے امید ہے کہ میری سعی پر نظر فرما کر دعاء خیر سے یاد فرمائین اور مقتضاے بشریت سے جو خطا ہو اُسکو عفو یا ذیل اصلاح مین لائین - ۱۳۰۹ ہجری قدسی ۱۸۹۱ عیسوی

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم -

مقدمہ اول مین آغاز ظہور حضرت آدم ؑ سے نبی آخر الزمان علیہما السلام تک جو جو ایجادین دنیا مین ہوئین وہ اور اُنکا موجد اور جاے ایجاد مذکور ہین -

اللہ تعالے نے حضرت آدم ؑ ابو البشر علی نبینا و علیہ السلام کو اول علم تعلیم فرمایا قران مجید

سلہ حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدائی طرز معاشرت تو یہہ ہوگی کہ کھانے کو بناس پتی (جنگل پھول) اور ستر پوشی (پہننے) کو درختون کی چھال پہنتے اور بجاے مکان نیلے آسمان کا خیمہ اور بجاے بستر روے زمین کا فرش - حضرت حوا کے فراق و تلاش مین روزانہ کسیطرف دس بیس کوس چلے جب تمازت آفتاب سے بے چین ہوے تو کسی درخت کے سایہ مین کچھہ آرام کیا اور دن ڈھلے پھر جلد سے اور دس بیس کوس چل لیئے اور شام ہوتے ہی رات مین کسی جگہ بسرام کیا پھر تربیت رحمانی اور تعلیم الہامی سے اونپر علوم و فنون کے پھاٹک کھل گئے اور وہ رجل فاضل اور مرد کامل ہوگئے -

مین ہے۔ وَعَلَّمَ آدم ۔ تاریخ الحکما رمین علامہ سہروردی نے نقل کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کو خط وکتابت کا علم عطا ہوا۔ اور اونھون نے اکثر علوم مین کتابین تصنیف فرمائین۔ اور درس تدریس کی آغاز کی اور اپنی اولاد کو۔ علوم وفنون کی تعلیم دی۔

اور امام شمس الدین محمد نے اپنی کتاب نزہتہ القلوب تاریخ حکما رمین زیب رقم کیا ہے کہ صنائع اور پیشون کی اختراع اور ترتیب آلات اور اوزار اور ہتیارون کی ایجاد کی توفیق اول آدمؑ کو ہوئی اور اُسنے اپنی اولاد کو تعلیم دی اور سکایا۔ اور امام مذکور کا بیان ہے کہ مین نے بعض کتابین آدمؑ کی تصنیفات سے دیکھی ہین اور پڑھی ہین اور موصوف الذکر کی عبارت ہے کہ عَاشَ آدَمُ دَہراً طَوِیلاً وکَانَ رجلاً فاضلاً عظیم القدر جلیل الشان اَوَّلُ انبیاء اللہ ورسلہ۔

تعلیم زراعت اور پکانا اور کاتنا بنا بیبل (توراة) مین مرقوم ہے کہ کہ آدمؑ کو فرشتہ خدای پاک نے زراعت وحراثت (کاشتکاری) اور دراس (گیہون کے کھلیان کو گاہنا) اور طحن (غلہ کا آٹا کرنا) اور نخل (آٹا چھاننا) تعلیم کیا اور حضرت حوا کو عجن (آٹا گوندھنا اور خمیر کرنا) اور روٹی پکانا اور کاتنا اور کپڑا بنا سکایا اور تنور بھی اُس ہی عہد کی ایجاد ہے۔

اختراع علم ریاضی وغیرہ ۔ اور تاریخ روضتہ الصفا اور روضتہ الاحباب مین مسطور ہے کہ حضرت آدمؑ کے عہد مین علم ہندسہ اور حساب اور علم طب اور علم موسیقی اور علم طبعیات وآلہیات وغیرہ ایجاد ہوئے۔ اور علم اسماء وخواص اشیا کی ایجاد ہوئی۔ اور تاریخ بدایہ ونہایہ مین رقم ہے کہ تسمیہ (نام رکھنا اور لقب اور کنیت نے آدمؑ سے آغاز پایا۔ کیونکہ نام آپکا آدمؑ اور کنیت ابوالبشر اور لقب صفی اللہ تھا۔

ایجاد تیل و اختراع برتن وغیرہ - اور نہ تواریخ مین مذکور ہے کہ نکاح کا قانون آدمؑ سے آغاز ہوا - اور زیتون کا تیل اور لکڑی کے برتن اختراع ہوے - اور اول مسجد مکہ کی زمین مین بنائی اور عبادت خدائے واحد کی کی - اور توحید کا وعظ کیا - اور مسجع عبارت اور سخن کی موزونیت ایجاد فرمائی - اور آدمؑ نے کاشتکاری کی اوزار تیار کرنے کو لوہا زمین کی مٹی سے نکالا - اور اونھون کے عہد مین ہابیل اور قابیل کے مقدمہ مین قتل کی بابت قصاص (خون کے عوض خون) کا قانون جاری ہوا - اور کرتہ اور عمامہ - اور تہ بند - اور نعلین (جوتہ) آدمؑ کی ایجاد ہین اور عصا بھی آپ کے عہد سے ہے - اور عین المعانی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قبہ اور خیمہ بھی اُس ہی زمانہ کا اختراع ہے - اور مناہج السالکین اور جامع اعظم سے مفہوم ہوتا ہے کہ نیزہ وغیرہ ہتیار بھی تیار ہوگئے تھے - اور چراغ اور ڈول کا کام عصا دیتا تھا - اور لباب التفاسیر مین مرقوم ہے کہ صندوق و تابوت آدمؑ کے عہد مین شمشاد کی لکڑی سے بنایا گیا تھا - اور غسل اور تجہیز اور تکفین کی رسم ایجاد ہوئی -

ایجاد شکار و شراب - اور قابیل نے شکار کی رسم اختراع کی اور تدفین (دفن کرنا) غراب سے سیکہا - اور مزامیر اور طنابیر (جمع طنبور باجے) وضع کیئے اور شراب ایجاد کی - اور حضرت شیثؑ نے اول مسائل شریعت اور علوم حکمت کی تعلیم و تدریس شروع فرمائی - اون کے صحیفے علوم حکمت اور ریاضی اور الہیات اور اکسیر (علم کیمیائی جسمین مرکبات کے خواص معلوم ہوتے ہین کمسٹری) وغیرہ سے لبریز تھے اور اونھون نے رات اور دن کے گھنٹون کی تقسیم اس غرض سے آدمؑ سے سیکھی تھی کہ ہر ساعت مین کیا عبادت واحد حقیقی کی کرنی چاہیے - اور ردا (چادر) کی ایجاد کی -

آغاز بادشاہت وغیرہ - تاریخ اہل عالم اور تاریخ حافظ ابرو وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انوشؑ نے دنیا مین بادشاہت کی طرح ایجاد کی اور اول ملک ایران مین

بموجب تواریخ ایران کے کیومرث نے اور تاریخ معجم و نظام التواریخ و روضتہ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے کہ اونی کپڑا اور گھوڑ ے کا زین اور لگام اوسی کی ایجاد ہین۔ اور بادشاہ کیواسطے ایک ممتاز ٹوپی (تاج) اور تخت ایجاد ہوا۔

آغاز آبادی اور عمارت۔ ابتدائی پیدایش مین آدمی جنگلون اور غارون اور پہاڑون کے دامن مین بسر کرتے تھے۔ جب آدمیون کی کثرت ہوئی تو زمین مین پھیل گئے انمین سے اول قینان اور اُس کے بیٹے مہلائیل نے آبادی اور عمارت کی ایجاد کی اور اول جوار ملک شام مین شہر بابل اور شہر سوس بسایا۔

ایجاد سمور و تعلیم سگ۔ اور تاریخ معجم مین ہے کہ ایران مین ہوشنگ نے پتھر سے لوہا نکالا اور گلایا اور سمور اور روباہ کے پوست سے پوستین بنایا اور درخت کٹوائے اور تازی کتون کو تعلیم دیکر بھیڑ بکری کی حفاظت کیواسطے تیار کیا۔

دریا سے فائدہ اوٹھانا۔ برد بن مہلائیل نے قدرتی چشمون اور دریاؤن اور ندیون سے فائدہ اوٹھانے کی رسم ایجاد فرمائی اور دریائی فوائد پر اولاد آدم کو رہبری کی۔

ایجاد علم نجوم۔ و خوشنویسی۔ و جہاد۔ تاریخ حکما امام شمس الدین شہرزوری اور دیگر تواریخ مین مذکور ہے کہ اول دنیا مین اختراع علم نجوم کا حضرت ادریس ع نے کیا اور اصول اختر شناسی (جوتش) کو رواج دیا اور خط و کتابت مین خوشنویسی کے اصول اور صنعت خیاطت مین عمدہ تراش خراش ایجاد فرمائے۔ اور خدا کے نافرمانون سے جہاد کرنا اور انکی اولاد کو قید (غلام) کرکے توحید اور اصول فرمان برداری سکھانے کا طریقہ جاری کیا اور عید اور نوروز کے ایام مقرر فرمائے۔

آغاز بت پرستی۔ حسب اقوال مورخین کے دنیا مین بت پرستی کی بنیاد

یون قایم ہوئے کہ ملک یمن مین قابیل نے اپنے باپ آدم ؑ کی صورت مجسم بنوائی اور اوریس کے ایک دوست نے افریقہ کے حصہ ملک مصر مین ادریس کی مورت تیار کرائی - اور شام مین پانچ نیک آدمیون - ود - سواع - یغوث - یعوق نسر - نامی کی وفات کے بعد اونکی اولاد نے تصویرین بنائین اور ملک عراق مین سارویہ کے عہد مین اور ملک ایران مین طہمورث کے زمانہ مین اہل زمانہ نے اپنے یارون اور بزرگون کی صورتین اور مورتین فرط محبت سے بنائین اور انکی اخلاف نے تصویرون کو مزین کیا اور بعد ایک مدت کے بیوقوف ان مورتون کو خدا کے مقرب جانکر پوجنے لگے پھر روئے زمین پر اصنام پرستی اور اوثان پرستی پھیل گئی -

آغاز آتش پرستی - اور آتش پرستی کی مذموم رسم یون واقع ہوئی کہ یمن مین قابیل کے عہد مین اور ملک آسیری مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین جب وہ آگ مین ڈالے گئے اور بحکم خدا صحیح و سالم آگ سے نکل آئے تو بیوقوفون کے دل مین یہہ خیال گذرا کہ جو آگ کو پوجے گا تو آگ اُسکو نہین جلائی گی

سلہ ام خاتون نے اپنی بچی جو کہ صورت و سیرت مین حور تھی اور جسنے دس برس کی عمر مین ان اوصاف کی ساتھ جنت کی راہ لی کہ اول قران شریف پڑھا اور اُس مقدس کتاب کو ایسی لحن داؤدی سے پڑھتی تھی کہ سامعین کے دل اُس سے روحی قوت حاصل کرتے تھے - اور کچھ اردو ہی کی نظم و نثر نہین بلکہ فارسی کی بھی ابتدائی کتابین از بر نہین - اور اپنی عمر کے مطابق رسمی لکھہ بھی لیتی تھی - اور ضروری عقائد اور مسائل کو کچھ علمی طور پر حاصل ہی نہین کیا تھا بلکہ عملی طرز پر نماز روزہ کو فرض جانکر اپنے وقت پر خوشدلی سے ادا بھی کرتی تھی - اُسکی تصویر کی دوری ضروری اور مہجوری مجبوری اور محبت طبعی مادری کی وجہ سے دل سے خواہان تھی لیکن یہی امر شرع اُسکے عکس لینے مین مانع آیا ای رب العالمین تو اُس بہشتی روح کو غریق رحمت فرما - آمین - اُسکی پاکیزہ عادتین اور دلاویز باتین بہت یاد آتی ہین - انا للہ و انا الیہ راجعون

اظہار الحق پر ون

اور انبیا کے جو مخالف تھے اونھون نے یہہ خیال کیا کہ نبی آگ کے عذاب سے ڈراتے ہین جو آگ کو پوجین گے اُنکو آگ نہ جلائے گی اور زردشت نے گستاسپ کی عہد مین اپنی تصنیفات مین یہہ لکھدیا کہ جو دنیا مین آگ کو پوجیگا آخرت مین خدا اُسکو آگ کا عذاب نہین دیگا - اور اسفندیار نے اِس رسم مذموم کو بزور تلوار ہند و سندھ اور روم اور شام اور یونان مین تسلیم کرادیا - جسطرح شاہنامہ اور ناسخ التواریخ وغیرہ مین مرقوم ہے -

اختراع جہاز و کشتی و روغن اور سنگ پر کندہ کرنا - اور حضرت نوح ؑ نے فن درودگری کو رونق دی اور جہاز کی دنیا مین بنا قائم فرمائی اور کسائی کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ قیر (درخت صنوبر کا گوند) اور زفت (جو روغن جہازون پر ملا جاتا ہے) اوس جہاز پر لگایا گیا تھا تاکہ اُسکے جوڑون سے پانی اندر نہ آے اور لکڑی پر پانی کا اثر نہو پس جہازون کی حفاظت کا مصالحہ اور رنگ و روغن بھی اُس ہی عہد کی ایجاد ہین - مورخون کا بیان ہے کہ حضرت نوح ؑ نے اپنے جہاز کو تین درجہ کا بنایا تھا مثل سہ منزلے مکان کے اور اسطرح مخلوق خدا کو سوار کرایا تھا نیچے کے درجہ مین مویشی (چوپائے) اور بیچ کے درجے مین انسان اور اوپر کے درجہ مین پرند - اور نوح ؑ نے پتھر پر عبارت کندہ کرنے کی رسم ایجاد فرمائی چنانچہ روضتہ الصفا مین مسطور ہے -

اختراع چھپر و مکان و خیمہ و نمک - اور ترک بن یافث نے وسط ایشیا مین اول لکڑی اور پھوس سے چھپر چھایا اور مکان بنایا اور خیمہ اور خرگاہ کا اختراع کیا - اور بھیڑ بکری کی اون اور بہائم (حیوانات) کے پوست سے لباس احداث و ایجاد کیا اور اُس ہی عہد سے نمک کا استعمال شروع ہوا - اسطرح کہ نوک بن ترک شکار دوست تھا ایک روز جنگل مین شکار کے کباب کرتا کھاتا تھا

ایک لقمہ نمک سار مین گر گیا وہ لقمہ نمکین نہایت لذیذ معلوم ہوا۔ اُس روز سے نمک کھانے مین شامل ہونے لگا۔

اختراع ریشم ۔ روضتہ الصفا مین منقول ہے کہ چین بن یافث نے فن مصوری اور نقاشی اور رنگ برنگ کے کپڑے بُننے اختراع کئے اور ریشم کے کپڑے کو اول چین نے بہم پہونچایا اور اُس سے فائدہ حاصل کیا۔ اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ ہوانگ ٹی نے ریشم ایجاد کیا۔ لیکن ہوانگ کی معنی مالک روے زمین کے ہین شاید چین بن یافث اور بادشاہ ہوانگ ٹی سے شخص واحد ہی مراد ہو۔

اختراع مشک اور سر مین پر رکھنا ۔ اور کتاب مذکور مین مزبور ہے کہ چین بن چین (جسکے نام پر ملک چین متصل ملک چین آباد ہے) نے مشک اسطرح دنیا مین دستیاب کیا کہ ایک روز ایک ہرن شکار کیا اور اُسکے نافہ کے مقام پر ایک گرہ نمایان دیکھی اُسکو نکالا اور توڑا تو خوشبودار پایا اور سکا کر سونگا تو زیادہ خوشبودار پایا پھر تو حکم دیدیا کہ جو اس قسم کا ہرن مارے وہ مشک نافہ جمع کرے۔ اور خوشنما پرندون کے پر جنگ کے وقت سر مین رکھنے کا اُس نے اختراع کیا۔

اختراع باغات ۔ اور اس زمانہ مین پائین باغ اور بستان سرا کا اختراع اسطرح ہوا کہ سیر پسند اور گلگشت دوست طبیعت کے آدمی اُس قدرتی قانون کے موافق کہ گل و ریحان اور سبزہ زار اور آب رو ان ہر انسان[1] کو خطرتی طور پر بھلا معلوم ہوتا ہے

[1] ایک تماشہ گاہ مین چند احباب مختلف خیالات اور متباین مذاہب اور متبائن تحقیقات کی صنایع صانع خدا تعالٰے پر غور کرتے پھرتے اور اپنے اپنے علم کے موافق اُس کا بیان کرتے تھے۔ اُنمین سے ایک صاحب جو ظاہر مین برادری کی خوف سے اپنے تئین ہندو کہتے تھے اور باطن مین قید مذہب سے آزاد اور ہندو دی رسومات اور عبادت تقلید کو خیرباد (جیسطرح آجکل کالجون کے نو تعلیم یافتہ ہندو ہوتے ہین) کئی ہوئے تھی سنس (طبیعات) کے اصولون کو غور کر اور ڈارون کے رکیک خیالات اور تصنیف کو سنے سنائے فرمانے لگے کہ

جب کوہ و صحرا کی سیر و شکار کو جاتے تو خوش نما اور گلدار درخت اور بیلیں پھولدار اور پھلدار کی پیڑون کو

میان سنو کہ اس کرہ زمین مین اول جمادات پیدا ہوئے - پھر اُن سے نباتات نمایان ہوئے - اور نباتات
مین جب جمد گی آگئی تب اونسے حیوانات نے ظہور کیا اور حیوانات کی اقسام جب بندر کے نوع تک پھونچا اور
کسی بندر مین جب شائستگی بڑھگئی تو وہ دم بریدہ مہذب انسان ہوگیا - اور ایسا چند ہزار برس مین ظہور ہوتا ہے -
مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ صانع مطلق نے ہر جنس کو آغاز پیدائش سے ہی جداگانہ پیدا کیا - اور اُسکا
پیدا کرنا آدمی کی ایجاد کی مانند نہین ہے مثلاً انسان نے تیل کے بعد مٹی کا دیا ایجاد کیا بعدہ کاٹھ کی ڈیوٹ
اختراع فرمائی اوس کے بعد پیتل اور چاندی سونے کے فتیل سوز اور شمعدان طیار ہوئے اور اب
انواع اور اقسام کے لمپ موجود ہین - یہہ انسان کا بتدریج ترقی کرنا اُسکے علم کا نقص ہے اور
خدائے تعالیٰ عالم غیب ہر نقص سے منزہ و مبرا ہے -
علاوہ ازین اس عالم کو ایسے اسباب کے سلسلون سے جکڑا ہے کہ اگر ایک کڑی اُنمین سے آپ کھلجائے تو
تو تمام عالم درہم برہم ہو جاوے -
لیکن قادر مطلق نے اپنے اختیارات کو معطل نہین کیا چنانچہ ہم دن رات اُسکے تصرفات کو دیکھتے ہین -
اور خفتہ مُوذین (عجائب مخلوقات) بھی اُس کے تصرفات کا مظہر نہین ہے بلکہ خردمند کو تمام عالم اُسکا مصنر منظر ہے
پھر مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ متھرا اور بندرابن کے بندر نسلاً بعد نسل کرشن جی کے زمانہ سے جسکو بقول
ہنود ۵۰۰۳ برس کی مدت ہوئی چلے آتے ہین اور آجتک اُنمین سے کوئی یقیناً انسان نہین ہوا
پھر آپکا قول کیونکر صحیح مانا جائے -
اور اگر چند قدم اور چلے تو اجودھیا کا میدان نظر آئیگا وہان پر رام چندر جی کے زمانہ سے پہلے کے جسکو بقول
ہنود قریب ۸۶۳۰۷۵ برس ہوئے نسل کے بندرون کی اولاد ہنوز چلی آتی ہے اور اُسمین آجتک کوئی انسان
نہین بنا - اور ایک حیوان گوریلا اور ٹانسن نام ہم شکل انسان جو افریقہ کے بعض مقامات مین پیدا ہوتا ہے
اور حبشیون سے بہت مشابہت رکھتا ہے - اور برما اور آسام مین بھی پایا جاتا ہے اور ہزارون برس سے
اُسکی نسل چلی آئی ہے - لیکن اُنمین کوئی انسان نہین ہوا - اور [illegible]

اپنے ہمراہ لاتے اور قرینہ سے مکانون مین اور مکانون کے نزدیک لگاتے ۔ رفتہ رفتہ وہ باغ گلستان و بوستان ہو گئے ۔

اختراع خوشبو ۔ تاریخ ملوک الارض مین منقول ہے کہ ملک ایران مین منوچہر نے اول پہاڑون سے خوشبودار اور گلدار درخت اور بیلین لاکر آبادی کے نزدیک لگائین اور وہ باغ کہلائین ۔ اور معادن اور روائج دریافت کئے ۔

اختراع سنگ تراشی ۔ اور سنگین مکان اور نہر ۔ جمہور اہل تاریخ کا بیان ہے کہ فن سنگ تراشی اور سنگین ستونون پر پتھر کی عمارت بنانا قوم عاد نے حضرت ہود ؑ کے عہد مین ایجاد کیا ۔ اور زمانہ مذکور مین عمدہ باغ اور اُسمین نہرین اور باغ مین مکانات بننے کا اختراع شداد بن عاد نے کیا جو عربی نسل کا تھا ۔ اور ملوک الارض مین ہے کہ ایران مین اول منوچہر نے نہر کھدوائی ۔

ایجاد چاہ و اسلحہ ۔ آغاز عالم مین انسان دریا کے کنارون پر اور آب شارون کے قرب و جوار مین پانی کی آسانی کے باعث بود و باش اختیار کرتے تھے جب اونکی کثرت ہوئی تو اونھون نے مرغزار جنگل آباد کیے اور کنوئون کی طرح ڈالی ۔ اخبار الزمان وغیرہ مین منقول ہے کہ قوم ثمود نے پتھر نے کوئے کھودے اور لوہے کے اوزارون اور ہتیارون سے کام لیا اور تاریخ الارض مین مرقوم ہے کہ ملک ایران مین طہمورث نے لوہے کا استعمال شروع کیا اور اسلحہ تیار کرائے اور اوزار بنائے اور درندون کو اون کے ذریعہ سے قتل کیا ۔

ایجاد فصیل اور طہمورث نے فصیل (شہر پناہ) کی ایجاد کی ۔ اور عجائب الاخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پناہ کا رواج ذوالقرنین جسکو مسعودی نے اخبار الزمان مین بنام ہرمس لکھا ہے اور حضرت ابراہیم ؑ سے جس کا زمانہ قبل ہے ۔ دیا ہے اور وہ باوجود بادشاہ ہونے کے زنبیل بافی سے اپنی روزی حاصل کرتا تھا ۔

سبب ایجاد چاہ و شاہراہ و حوض و تالاب

اور بعض مورخون کا قول ہے کہ ایران مین چاہ اور شاہراہ کا رواج جمشید نے دیا اور حوض اور تالاب کی ایجاد اور اختراع کا یہہ سبب ہوا کہ جب انسان نہایت کثرت سے ہوگئے اور ریگستان (ریتلی) صحراؤن اور جنگلون مین آباد ہوئے اور کوئے۔ شوارے کھودے اور پانی تلخ اور کھاری نکلا تو انھون نے زمین کھود کر مربع اور مستطیل صورت و شکل وغیرہ کے حوض و تالاب تیار کرکے بارش کا پانی اوسمین جمع کیا اور اپنا کام اُس سے نکالا۔ تاریخ روضتہ الصفا مین منقول ہے کہ ایک حوض حضرت موسےؑ نے تیار کرایا تھا جسنے بنی اسرائیل کو بہت فوائد حاصل ہوئے وہ حوض ایک معجزہ تھا۔

اختراع مناظرہ اور ابحاث

اختراع مناظرہ اور ابحاث۔ اور روضتہ الاحباب و روضتہ الصفا سے مفہوم ہوتا ہے کہ فن مناظرہ اور ابحاث کو حضرت ابراھیمؑ نے آغاز عمر سے ہی خوب رونق دی اُس تاریک زمانہ مین کہ تمام عالم مین بُت پرستی پہلی ہوی تھی اور نمرود آپکو اور لوگ اُسکو پروردگار عالم مانتے تھے اور چاند اور سورج اور تارون کی پوجا پاٹ کرتے تھے۔ ابراھیمؑ نے چند مناظرون مین لوگونکو لاجواب کرکے خدائے واحد کی توحید کو ثابت کردیا۔

پہلا مناظرہ

پہلا مناظرہ ابراھیمؑ کا یہہ ہے کہ ابراھیمؑ نے عہد طفلی مین اپنی ما سے دریافت کیا کہ میرا پروردگار کون ہے ما نے کہا کہ مین ہون ابراھیمؑ نے پوچھا کہ تیرا پروردگار کون ہے ما نے کہا کہ تیرا باپ ہے ابراھیمؑ نے دریافت کیا کہ میرے باپ کا پروردگار کون ہے ما نے جواب دیا کہ بادشاہ نمرود اُس نے کہا کہ بادشاہ کا پروردگار کون ہے ما نے کہا کہ چپ بادشاہ نمرود بڑا پروردگار ہے اُس سے کوئی بڑا نہین ہے پھر ابراھیمؑ نے ما سے دریافت کیا کہ میرا مُنھہ بھتر ہے کہ تیرا ما نے جواب دیا تیرا ابراھیمؑ نے کہا تیرا چہرہ بہتر ہے یا میرے باپ کا ما نے کہا میرا ابراھیمؑ نے کہا میرا باپ زیادہ خوبصورت ہے

یا پادشاہ اسنے کہا تیرا باپ ابراہیم نے کہا اے ماگر آفریدگار میرے باپ کا بادشاہ ہے تو کیون اُسکو اپنے آپ سے بہتر پیدا کیا اور اگر میرا باپ تیرا آفریدگار ہے تو تجھکو اپنے آپ سے زیادہ کیون حسین بنایا اور اگر میری افریدگار تو ہے تو مجھکو اپنے آپ سے حسین تر کیون پیدا کیا پس ماکو لاجواب کردیا۔

دوسرا مناظرہ ابراہیمؑ کا اپنے باپ آزر سے بت پرستون کی جہالت ثابت کرنے کے واسطے بت پرستی ہوا۔ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ ایسی چیز ونکو کیون پوجتا ہے کہ نہ سنتی ہین اور نہ دیکھتی ہین اور نہ تجھکو کسی چیز سے غنی کر سکتی ہین یہہ مناظرہ قران مجید مین مذکور ہے۔ آیت۔ یَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا۔ باپ لاجواب ہوگیا۔

تیسرے مناظرہ مین ابراہیمؑ نے ستارے پرستون کو لاجواب کردیا۔ اول زہرہ اور چاند اور سورج کیطرف علی سبیل تعاقب دیکھا پہلے ہر ایک پر رب کا نام اطلاق کیا پھر الوہیت (اللہ ہونا) کو اونکی اسطرح باطل فرمایا کہ جو چیزین طلوع وغروب سے تغیر پذیر ہین وہ قابل پرستش کے نہین۔ اور کہا یا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ۔

چوتھا مناظرہ حضرت ابراہیم کا نمرود سے ہوا جو اپنے تئین پجواتا تھا اور اور رب الارباب کہلواتا تھا۔ نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو طلب کیا جب آپ دربار مین گئے تو موافق رسم اہل زمانہ کے نمرود کو سجدہ نہین کیا نمرود نے اُسکا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ مین بجز اپنے پروردگار کے اور کسیکو سجدہ نہین کرتا ہون۔ نمرود نے کہا تیرا پروردگار کون ہے آپ نے فرمایا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے نمرود نے کہا مین ایسا کرتا ہون اور دو قیدی جیلخانہ سے نکلوا کر ایک مار ڈالا اور دوسرے کو رہا کیا۔ پھر ابراہیم نے بجا

دیکھو ایک مار ڈالا اور دوسرے کو مین نے زندہ کیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اُسکی کم فہمی اور مخلوق کی کج عقلی کو غور فرما کر ایک روشن دلیل پیش کی اور فرمایا کہ میرا پروردگار مشرق سے آفتاب طلوع کرتا ہے تو مغرب سے نکال۔ نمرود اس معارضہ کے جواب مین چپ اور متحیر ہوگیا۔ قرآن مجید مین یہہ موجود ہے۔ فَبُهِتَ الَّذِی کَفَرَ۔

اختراع منجنیق و منارہ — تاریخ نفح الطیب اور طبری وغیرہ مین مرقوم ہے کہ منجنیق کا اختراع حضرت ابراہیمؑ کے عہد مین ہوا۔ اور ڈھینکلی ایجاد ہوئی۔ اور منارہ نمرود نے بنوایا اور تاریخ ارض مین ہے کہ ذوالمنارہ نے اول منارہ بنوایا اور موجد اُسکا ایک عرب ہے۔ اور منارہ یادگار کی اختراع ملک شام مین حضرت یوشعؑ سے ہے کہ جو آب اردن کے کنارہ پر بنایا تھا۔

ایجاد مکان پتھر و گارہ — جامع اعظم اور روضۃ الاحباب سے معلوم ہوتا ہے کہ گارے اور پتھر کے مکان بنانے کا آغاز حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے اسطرح کیا کہ شہر مکہ مین جو حضرت آدمؑ کا بنایا ہوا خانہ کعبہ تھا وہ منہدم ہوگیا تھا اُسکو دوبارہ گارے اور پتھر سے تیار کیا۔

اختراع جاسوس — صحیفون مین حضرت ابراہیمؑ کی ہدایت ہے کہ سلاطین سچے اخبار کے بہم پہونچانے کو مخبر صادق مقرر کرین۔

سنن ابراہیم — اور اکثر تواریخون مین مرقوم ہے کہ ضیافت کی عادت اور ختنون کی سنت اور پاجامہ کی رسم حضرت ابراہیمؑ کا اختراع ہے اور لبون کے بال لوانا اور بغل اور زیر ناف کے بال صاف کرنا اور ناخن کٹوانا اور مسواک اور مضمضہ (کلی) کرنا اور استنجا پانی سے پاک کرنا حضرت خلیلؑ کا پسندیدہ طریق ہے اور تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ دستار (پگڑی) عہد ابراہیمی مین جاری تھی۔

اختراع منجنیق و منارہ

ایجاد مکان پتھر و گارہ

اختراع جاسوس

سنن ابراہیم

اختراع تلوار و خود و زیور وغیرہ

اختراع تلوار خود زیور وغیرہ ـ اور ایران میں جمشید نے لوہے سے شمشیر (تلوار) اور خنجر (چھری) اور زرہ اور خود (لوہے کی ٹوپی) اور چاندی و سونے اور جواہرات سے عورتوں کے زیور اور بادشاہوں کی آرایش اختراع کی اور ریشمین کپڑے کو رواج دیا اور منفرد اور مرکب دوایوں کا امتحان کیا اور اُس امتحان سے ہر ایک کی طبیعت کو دریافت کیا اور پھر ان سے نافع اور نقصان رساں کو جدا جدا کر دیا ـ اور عہد مذکور میں ضحاک نے کوڑے مارنے اور سولی دینی اور مثلہ (ناک و کان کاٹنا) کی سزا سیاست ایجاد کی ـ

ایجاد اسطرلاب و پنیر

ایجاد اسطرلاب و پنیر ـ اور فن اسطرلاب ایجاد ہوا ـ اور تاریخ اخبار الزمان سے معلوم ہوتا ہے کہ پنیر کی ایجاد حضرت اسمعیلؑ کے زمانہ سے ہے ـ

تعبیر خواب وغیرہ

تعبیر خواب وغیرہ ـ اور جمہور اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ فن تعبیر خواب کو حضرت یوسفؑ نے پایۂ کمال کو پہونچایا اور زبدۃ التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگ برنگ کے رنگین لباس حضرت یوسفؑ کے عہد میں مصر میں جاری ہوئے اگرچہ اختراع اُن کا کچھ پہلے ہو چکا تھا ـ اور اکثر کتب تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ اکثر پیشے مثل ساقی اور خوانسالار اور طباخ اور حاجب اور صاحب دواب (داروغہ مویشی) اور داروغہ جیلخانہ وغیرہ کچھ قبل عہد یوسفؑ سے قرار پا چکے تھے ـ اور طوق اور زنجیر اور بیڑی وغیرہ کا اختراع کچھ قبل سے ہو لیا تھا ـ

ایجاد آئینہ وغیرہ

ایجاد آئینہ وغیرہ ـ اور تاریخ الزمان اور روضۃ الصفا وغیرہ سے یہہ تو معلوم ہوتا ہے کہ کانچ کے گلاس (پیالہ) اور آئینہ اور شیشہ آلات ملک مصر میں بادشاہ ریان بن ولید کے عہد میں جسکے زمانہ میں حضرت یوسفؑ مصر میں موجود تھے ملک شام سے آتے تھے اور گران قیمت پر فروخت ہوتے تھے ـ اس بات سے یہہ امر مستنبط ہوتا ہے کہ اشیاے مذکورہ کی ایجاد ملک شام اور اہل شام سے ہے

لیکن یہہ امر پردہ خفی مین رہا کہ وہ کس زمانہ مین ایجاد ہوئی اور اُن کا موجد کون
بندہ خدا ہے۔

ایجاد نقاب و پردہ

ایجاد نقاب و پردہ۔ نقاب چہرہ پر ڈالنے کی رسم شاید حضرت یوسف ؑ سے جاری
ہوئی کیونکہ اُنسے پہلے کی ہوتی تو تاریخ کچھہ تو اُسکے چہرہ کی پردہ کشا ہوتی۔ نقاب
حضرت یوسف ؑ نے اپنے چہرہ پر اس غرض سے ڈالا تھا کہ اُنکا راز نہ اُنکے بھائیون
پہ پردہ کتمان مین رہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اُنکے حسین چہرہ کو دیکھکر آدمی
محو تماشا ہو جاتے تھے اور کاروبار سے معطل اس وجہ سے اِس رسم کو پسند
کیا اور دروازہ پہ پردہ آویزان کرنے کا زمانہ اور اُسکا موجد دنیا مین ٹھیک نہین معلوم
لیکن قدیم تاریخ مصر مین اُسکا ذکر بادشاہ ریان بن ولید کے عہد مین جو حضرت
یوسف ؑ کا معاصر تھا کیا گیا۔

اختراع معدنیات و اختراع سکہ

اختراع معدنیات و اختراع سکہ۔ قدرت نے انواع و اقسام کے
فلزات (دھات) زمین کے معدنون مین پیدا فرماکر نیچر (فطرت) کو اُنکے روزافزون
پرورش کے واسطے مقرر فرمایا ہے۔ اور ہر طرح کے زر و جواہر کا خزانہ زمین
کے مخزنون مین مدفون کر دیا ہے۔ جب کہ اولاد آدم ؑ کو اپنے پیشون اور حرفون
مین کامیابیان حاصل ہوئین اور ہر شخص کو تمام پیشون کا حاصل کرنا اور فائدہ
اوٹھانا دشوار معلوم ہوا تو انھون نے بطریق تمدن کے آپس مین ایک دوسرے
کے حرفت و صنعت کا فائدہ اسطور سے اوٹھانا چاہا کہ ہر چیز مصنوعی اور محنت کشیدہ
کیواسطے کچھہ عوض ہونا چاہیے۔ اُسکے واسطے ایسے عادل کی تلاش ہوئی کہ بلاکسی
وسواس کے اُسکو ہر وقت مین سب تسلیم کرلین اور ہر ایک کی کاروائی بخوبی
ہو جاوے۔ اِس بارہ مین انسانون کا زمین کے معدنی اشیار کی طرف اسوجہ سے
خیال گیا۔ کہ حضرت آدم ؑ نے لوہا تو پہلے ہی زراعت کے آلات کیواسطے زمین کا پیشہ

چیر کر نکال لیا تھا - اب اُنکی اولاد نے غور کیا اور جو تھیلیان لعل وجواہر سے بھری اور اور جو ہمیانیان زر ونقرہ سے پر پہاڑون کی کمر مین بندھین تھین اُنکو کھود نکالا اور پھر اونپر غور کیا تو میدان عقل مین سونا اور چاندی کو ہر پیشہ ور کی محنت کے معاوضہ کے واسطے عادل معقول قیاس کیا اور یہہ وہ عادل ہے کہ جسکے انفصال سے کوئی فرد بشر انحراف نہین کر سکتا - اور اُس کے فیصلہ سے فریقین راضی ہو جاتے ہین اُسکے ریزون اور ٹکڑون سے اول اول لین دین اور تجارت کی کاروائی چلائی - پھر رفتہ رفتہ اُس سے زیور کے اقسام ایجاد ہوے اور یوسف علیہ السلام کے عہد مین تو چاندی سونے سے ہر قسم کی چیزین بننے لگین چنانچہ مصر کی تاریخ قدیمہ کے ماہرون پر بخوبی روشن ہے اور روضۃ الصفا مین بھی اِس امر کو ظاہر کیا ہے - پھر چاندی و سونے پر سکہ نے اپنا رنگ جمایا اور وہ زر مسکوک درہم ودینار (روپیہ اشرفی) کہلایا حق تو یہہ ہے کہ پھر اونھون نے اپنے سرخ وسفید حسین چہرہ سے اہل دنیا کو اپنا غلام بنایا - اور تاریخ عجم اور نظام التواریخ در وضۃ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے کہ ملک ایران مین اول ہوشنگ شاہ نے کان سے چاندی اور سونا اور دیگر جواہرات نکلوائے اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ بادشاہ ہوانگ ٹی نے روپیہ اور پیسہ کو رواج دیا اور چاندی تانبے کو مسکوک کیا -

جس خدائے قادر نے زمین اور پہاڑون سے چشمہ اور نہرین اجرا فرمائین ہین اُس نے اپنے خاص بندہ حضرت ایوب ؑ سے ملک شام کے شہر دمشق اور رملہ کے وسطی میدان مین موضع ثنیہ کے قریب چشمہ جاری کرایا اور علامہ قیتبی نے اپنی کتاب معارف مین تحریر کیا ہے کہ وہ چشمہ ہنوز جاری ہے اور اُس چشمہ سے دور دور کے لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین گویا علامہ قیتبی کے زمانہ تک وہ چشمہ جاری تھا - اور اُس سے قبل حضرت اسمٰعیل ؑ کے قدم کی برکت سے عرب کے ریگستان مین ایک چشمہ

اختراع فرمایا - جو زمزم کے نام سے شہرۂ آفاق ہے اور شہر مکہ مین جو حجاز عرب کا دار الحکومت ہے خانہ کعبہ کے قریب آجتک موجود ہے جسکا پانی راقم الحروف (محمد محبوب علی) نے پیا ہے

آئینہ - اہل تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت موسےؑ سے قبل ولید بن مصعب فرعون بادشاہ مصر کے عہد مین بنی اسرائیل آئینہ کا کام خوب کرتے تھے اور آئینہ بناتے تھے اور تجارت انواع و اقسام کی کرتے تھے -

ایجاد دایہ اور نعرے خوشی و آتش سنگ - اور جمہور مورخون کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشہ قابلہ (وہ عورت جو عورات کا علاج معالجہ کرتی ہے خصوصاً بچہ جنانے مین نہایت قابل ہوتی ہے اور دوا دارو بچون کی خوب جانتی ہے) کا اختراع حضرت موسیٰ کے عہد سے جاری ہوا - اور ایک رسم یہہ ایجاد ہوئی کہ خوشی کے وقت خوشی کے نعرے مارنا (ہرّا بولنا) اور سنگ چقماق سے آگ نکالنے کا اختراع در صورت بجھجانے اور نہ دستیاب ہونے آگ کے کسیوقت مین ہوا ہو لیکن حضرت موسیٰ کے زمانہ مین موسٰے کی بی بی اور حضرت شعیبؑ کی بیٹی صفورا نام نے ملک شام مین وادی طویٰ کے قریب سنگ سے آگ نکالنے کے عمل کو کام مین لائی چنانچہ تاریخ عین الاخبار اور روضۃ الصفا مصنفہ خاوند شاہ اس خبر کو واضح وظاہر کرتے ہین -

اختراع خضاب و چیچک - قدیم زمانہ کی تاریخ اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ خضاب جو سفید بالون کو رنگین کرنیوالا ہے اُس کے اختراع کا عہد عہد موسیٰ معلوم ہوتا ہے - اور حضرت موسیٰ کے خضاب کے عمل کو اہل تاریخ نے بیان بھی کیا ہے اور اُنسے پہلے کسی شخص کا خضاب کرنا بیان نہین کیا گیا - اور تاریخ الکامل مین مرقوم ہے کہ وسمہ (نیل) کا خضاب عبد المطلب نے ایجاد کیا اور وسمہ ومہندی کا خضاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے - اور چیچک کے مرض کی نسبت

موِرخون کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ سے اس مرض کا ظہور ہوا۔

مٹی کی اینٹ۔ اور مٹی سے اینٹ تیار کر کے مکان بنانے مین مورخون کی اقوال مین اختلاف ہے بعض کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسفؑ کے عہد سے اس کا قالب بنا اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ مین فرعون نے ایک اینٹ پتھر کا مکان بنوایا تھا اور چاندی وسونے کی اینٹ کا ایجاد شدید و شداد نے کیا چنانچہ ائمہ تواریخ کا اسپر اتفاق ہے۔

اختراع زرہ۔ ایجاد زرہ کی اگرچہ حضرت داؤدؑ سے کچھ پہلے ہو لی تھی لیکن حضرت داؤدؑ نے اُسمین وہ صنائع بدائع اختراع فرمائے کہ جس کے سبب سے وہ آپ کی ہی ایجاد خیال کی جاتی ہے۔ باوجود اس تمام صنعت کے جسمین حفاظت مخلوق ہے آپنے کبھی جنگ کی حالت مین زرہ نہین پہنی۔ شاید اسواسطے کہ مورخون کا بیان ہے کہ آپکے ہاتھ مین لوہا مانند موم کے نرم ہوجاتا تھا اور آپ لوہے کا کام بلا ہتوڑے اور اہرن کے بناتے تھے۔ اور احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت مین مرقوم ہے کہ زرہ بنانا حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے تعلیم فرمایا۔

اختراع قانون اور اطمینان عدالت۔ ائمہ تواریخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انفصال مقدمات کیواسطے حضرت سلیمانؑ نے عدالت مین یہہ اختراع فرمایا کہ بروقت اداے شہادت کے گواہ ایک دوسرے سے علحدہ بلائے جائین اور حکام کے روبرو اپنے اپنے علم کے موافق گواہ راست بازی سے گواہی دین اور حاکم عدالت ہر گواہ سے سوالات جرح فرماکر اپنا اطمینان کرے اور بعد اطمینان تمام کے راے قایم فرمائے۔

اختراع پچیکاری۔ اور تاریخ بناے گیتی اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے پتھر کی عمارت مین یہہ اختراع فرمایا کہ سنگ سفید اور سبز اور

مٹی کی اینٹ — اختراع زرہ — اختراع قانون اور اطمینان عدالت — اختراع پچیکاری

زرد وغیرہ کی چٹائیں دیوارون مین لگا کر خوشنما کر دیا اور ستون شفاف پتھر کے ایجاد فرمائے۔ اور چھت اور دیوارون کو انواع اور اقسام کے جواہرات سے مرصع فرمایا گویا بیت المقدس کو جوہری کی دکان بنا دیا۔

اختراع شیش محل - اور حضرت سلیمانؑ نے ایک محل لب دریا فقط آبگینہ د آئینہ کا تیار فرمایا گویا دیکھنے والا پانی کا ایوان خیال کرتا تھا پس شیش محل بھی آپ ہی کی بنیا مین ایجاد ہے اور دوسرا شیش محل اور بنوایا تھا جسمین بقول خاوندشاہ کے وفات پائی اور چونے سے سوائے دیگر امور کے بال صاف کرنا اختراع فرمایا۔

اختراع فرش و عرش و کرسی - اور خالص سونے کا فرش اور عرش (تخت) سلیمانؑ نے اختراع فرمایا۔ اور کرسی کی نشست اپنے وزیر آصف بن برخیا کیواسطے دربار مین ایجاد فرمائی - اور کرسی سونے کی جواہرات سے مرصع اور مکلل تھی اور علاوہ کرسی مذکور کے چار ہزار اور کرسیان دربار مین امرا کیواسطے موجود رہتی تھین۔

اختراع آرہ - اگرچہ لوہار اور بڑھی کے اوزار حضرت آدمؑ کے عہد مین تیار اور مستعمل ہوگئے تھے لیکن آرہ عمدہ طور پر حضرت اشعیاؑ کے زمانہ مین تیار ہوا۔

اختراع پہیا گاڑی و رتھ وغیرہ - گاڑی کے پہیے کا موجد بھی دنیا مین بہت تعظیم اور نہایت تعریف کے قابل ہے افسوس کہ موجد کا نام اور ایجاد کا زمانہ ٹھیک نہین معلوم ہوا لیکن اسقدر تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت دانیالؑ اور ارمیا کے عہد مین گاڑی کا رواج ہوا۔ اور ظن غالب ہے کہ رتھ اہل ہند کی ایجاد ہے۔ ہنود کے عہد کی تاریخ ایسی خراب ہے کہ کسی چیز کی نسبت بطور یقین دعوے نہین کرسکتے کہ یہہ ہند کی ایجاد ہے۔ لیکن ملک خطا کے مورخون کا بیان ہے کہ بادشاہ ہوانگ ٹی نے چھکڑا اور گاڑی اور رتھ ملک خطا مین ایجاد کیا۔

صوم - اگرچہ توحید کے بعد صوم وصلوٰۃ پر عمل اور انکی ہدایت حضرت آدمؑ کے عہد سے شروع ہوئی ہے لیکن ملک عراق کی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ شاہ سارویہ کے عہد مین ادباس (روزہ) بسبب کم پیداوار غلہ کے فقیر بوداسف کے مریدون نے دن مین رکھنا شروع کیا اور جب اُسمین ایک نوع کی یاد الٰہی زیادہ معلوم ہوئی تو وہ مذہب مین دیانت کے طور پر مان لیا گیا - اور ملک ایران مین طہمورث کے عہد مین ایک بڑا قحط پڑا تھا اُسمین ارکان دولت نے یہہ تجویز کیا کہ امیر دولتمند شام کے وقت کھانا کھائین اور دن کا کھانا محتاجون کو دین پھر بعد دور ہونے قحط کے روزہ مذہب مین شامل کیا گیا -

ایجاد پل - اور تاریخ ملوک الارض مین مرقوم ہے کہ شاہ سارویہ کے زمانہ مین دریائی دجلہ کا دنیا مین اول پل بنا - اور محرران اوراق محمد تراب علیؒ کی رائے ہے کہ اول پل جزیرہ سیلون مین حضرت آدمؑ نے تیار کیا جسکو اہل جغرافیہ آدمؑ کا پل کہتے ہین - اور ہنود کا بیان ہے کہ رامچندر کا پل ہے -

اختراع سحر و تریاق وغیرہ - تاریخ کے ماہرون پر یہہ امر روشن ہے کہ حضرت ادریسؑ کے عہد سے سحر و نیرنجات کی آغاز ہوئی - لیکن تواریخ ایران سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملک ایران مین فریدون کے زمانہ مین سحر و افسون ایجاد ہوا - اور تاریخ ارض سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ مذکور مین تریاق سانپون کے زہر دفع کرنے کو اور نباتات کے خواص اجسام ذی روح سے آفات دور کرنے کیواسطے اختراع کیے گئے -

پیدائش خچر - اور تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ فریدون نے گدھے کو گھوڑی پر ڈالکر خچر بہم پہونچایا -

اختراع خراج ولگان وکوس - اور تواریخ ایران مین ہے کہ کیقباد والد ملوک کیانی نے ایران مین اول پیداوار کا دسوان حصہ خراج قایم کیا اور فوج پر اُسکو تقسیم کر دیا - اور نظام التواریخ اور تاریخ گزیدہ مین مرقوم ہے کہ کیقباد نے حضرت الیاسؑ

عہد مین زمین کے فرسنگ (تین کوس یا میل کا ہوتا ہے) مقرر و متعین کیے۔ اور لہراسپ نے فوج کا اول دفتر اختراع کیا اور ایران مین دروازون پر پہرے آوندان کیے۔

تقرر نامہ بر و قاصد۔ اور داراب ابن بہمن نے گھوڑے اور خچر کی دم کاٹنے کی رسم اسواسطے ایجاد کی کہ اون مین تیزی زیادہ ہو۔ اور داراب نے نامہ بر اور قاصد مقرر کیے۔

یونان کی تہذیب۔ تاریخ قدیم یونان۔ اور تاریخ حکماء اور فلاسفہ اور تاریخ سلاطین یونان مین مرقوم ہے کہ جب شاہ سکراب ساکن مصر اپنے علم و ہنر کے ذریعہ سے یونان مین تخت کو رونق بخش ہوا تو اوس کے عہد دولت مین ملک یونان مین آلات دہات اور اسباب فلزات سے تیار ہونے آغاز ہوے۔ اور معادن (کان) سے اشیاء نکالنے کا رواج ہوا۔ اور شاہ ممدوح نے ملک مذکور مین خط و کتابت کا رواج دیا۔ اور کتابت کا اختراع سیدھے ہاتھ کی طرف آغاز ہوا۔ (گویا یونان مین تہذیب مصر سے آئی)

اختراع دھریہ۔ سنہ ۳۹۹۹ھ مین بعد ہبوط آدمؑ کے ملک یونان مین فیلسوف امقندقلیس اپنی کج فہمی کیوجہ سے دھریہ مذہب کا مخترع ہوا۔

آغاز تعلیم نسوان۔ اور سنہ ۴۹۱۰ھ مین بعد ہبوط آدمؑ کے حکیم فیثاغورس نے شہر سوس وغیرہ مین اول تعلیم پر عورتون کی تحریص کی اور ترغیب دی چنانچہ تاریخ الحکماء مین مسطور ہے۔

آغاز تعلیم اطفال۔ اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ بادشاہ ٹیکو نے مدارس اور تعلیم اطفال کا رواج چین مین دیا۔

رواج کلاہ۔ اور کیکاؤس شاہ کے عہد دولت مہد سے ملک ایران مین کلاہ

(ٹوپی) زرین کا رواج ہوا۔

سیاہ ماتمی لباس - اور تاریخ عجم اور ایران مین مرقوم ہے کہ کاؤس نے اپنے بیٹے سیاوش کے ماتم مین سیاہ لباس پہنا تھا پس اُس روز سے ایران مین ماتمی لباس سیاہ قرار پایا (اور اہل یورپ نے بھی ایران سے اس رنگ کو اوڑا لیا)

اختراع نقشہ - اور قدیم تاریخ چین اور ختا سے معلوم ہوتا ہے کہ پادشاہ یوسنے ملک کا نقشہ ایجاد کیا اور اول نو پرگنہ کا نقشہ پیتل پر کھدوایا۔

بازار ہاٹ - تاریخ چین مصنفہ کا کوشین مسطور ہے کہ شن ننگ بادشاہ نے چین مین بازار ہاٹ اور میلا اور طبابت کا اختراع کیا۔

اختراع رصد - تواریخ ختا مین مرقوم ہے کہ اینٹ اور اُسکی عمارت کا ایجاد بادشاہ ہوانگ ٹی نے ملک ختا مین کیا اور رصد بنوایا اور تقویم کو درست کرایا۔

دریافت سورج و چاند گرہن - قدیم تاریخ یونان اور تاریخ الحکما مین مرقوم ہے کہ حکیم تالینوس یونانی نے اول کسوف وخسوف (سورج و چاند گرہن) کے اسباب کو دریافت کیا۔ اور ایک افریقی مصری حکیم نے اپنے آبا اور اجداد کے تجربہ سے جو اونھون نے کسوف وخسوف کی بابت لکھا تھا ایسے اصول قایم کیے کہ جن کی ذریعہ سے کسوف وخسوف کی تاریخ اور وقت ٹھیک دریافت ہونے لگا۔ اور تالینوس حرکت زمین اور سکون آفتاب کا قائل تھا اور تالینوس ۴۸۷۶ھ سنہ مین بعد ہبوط آدم ؑ کے ہوا ہے۔

ایجاد موسیقی - اور تاریخ ایران مین مرقوم ہے کہ فیلسوف فیثاغورس نے فن موسیقی کو ایک جزو ہے اجزاء ریاضی سے استنباط کیا۔ اور فیثاغورس ہبوط آدم ؑ کے ۹۱ سنہ مین ہوا ہے۔ اور تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۸۹۲ سنہ مین بعد ہبوط آدم ؑ کے حکیم اندرو باوس فن موسیقی کا موجد ہوا (قول آخیر صحیح معلوم ہوتا ہے)

اور چین کی تاریخ مین ہے کہ موسیقی کا موجد چین مین بادشاہ فوہ ہوا ہے۔

اختراع جھنڈا۔ اور کاؤ نے جھنڈا اور فوج کے نشان کو ایران مین فریدون کے زمانہ مین ایجاد کیا جب کہ یورپ کا اول مہذب ملک روم قدیم بھی غیر مہذب تھا اور اہل ایران کے ماتحت اور باج گزار جسمین عیص بن اسحاق نے جاکر تہذیب کا سلسلہ جاری کیا اور پھر روم بن عیص نے اُس ملک کو مہذب بنا دیا۔

ایجاد حمام و علم ہوا و علم آب۔ اور تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم سقراط کے عہد سے جو کہ ۴۹۱۰ مین بعد ہبوط آدم کے ہوا ہے اُس سے پہلے حمام تیار ہو گیا تھا۔ اور حکیم بقراط نے ۴۱۱۳ مین بعد ہبوط آدم کے علم ہوا۔ اور علم آب مین ایک کتاب لکھی اور فواید و مضار اُنکے ظاہر کیئے۔

اختراع اقلیدس۔ اور تاریخ حکما مین اور یعقوب بن اسحاق کندی نے اپنی کتاب اغراض مین لکھا ہے کہ اول ابلونیوس نجار نے ایک کتاب رومی زبان مین تحریر کی اُسکی وفات کے بعد ۵۳۱۵ مین بعد ہبوط آدم کے حکیم اقلیدس نے کتاب مذکور کی شرح تیرہ مقالہ مین لکھی اور اُس شرح کا نام اپنے نام پر رکھا۔ پھر اسقلاوس اقلیدس کے شاگرد نے چودھوان اور پندرھوان مقالہ اصل کتاب سے بہم پہونچاکر اُسکا ترجمہ کر دیا اور وہ پندرہ مقالہ اقلیدس کے نام سے مشہور خاص و عام ہوگئے۔

ایجاد سرمہ۔ اور حکیم دیسقوریدوس نے چشم جہان بین (آنکھ) کیواسطے سرمہ لگانا ایجاد کیا۔

اختراع ارغن۔ اور حکیم سقراطس نے ایک آلہ مسمی ارغن بوقی۔ اور ایک آلہ ارغن نہری ایسا اختراع کیا تھا کہ جسکی آواز ساٹھ میل جاتی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایجاد طاقت دخانی۔ مورخین کا بیان ہے کہ دخانی اور بخاری تاثیرات کو جسکے ذریعہ سے دخانی جہاز اور ریل گاڑی اور دخانی کلین آجکل عالم مین جاری ہین اول

اول ہیرون اسکندری افریقی نے اکسو بیس برس پہلے حضرت عیسیٰ سے دریافت کیا تھا اور مفصل حال اسکا اس تاریخ کے حصہ انگلنڈ میں بیان ہوگا۔

سکہ پر صورت۔ تاریخ آثار العجم اور مفاتیح العلوم اور تاریخ ابوحنیفہ دینوری اور کامل التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ گشتاسپ نے سکہ پر ایک جانب آتشکدہ اور دوسری جانب اپنی صورت تاجدار مسکوک کرائی۔

ایجاد پل آہنی۔ اور کتب مسطورہ میں مذکور ہے کہ شاپور بن اشک نے پل آہنی اول دجلہ پر تیار کرایا وہ پل بادشاہ کسریٰ کے عہد تک موجود و قایم رہا۔

چنگ۔ اور شاپور کے عہد میں رامین عاشق ویسہ نے چنگ باجہ ایجاد کیا۔

ایجاد خانہ چوبین وغیرہ۔ اور تاریخ گزیدہ میں مرقوم ہے کہ بلاش بن یزدش نے طارم (خانہ چوبین اور خانہ بلند اور بالاخانہ و بنگلا) ایجاد کیا۔

اختراع پٹکا وغیرہ۔ اور مفاتیح التواریخ میں مرقوم ہے کہ اردشیر ملقب اعمر نے کمر کا پٹکا اختراع کیا اور اپنی کمر پر باندھا اور اعمر مذکور نے پرچہ نویس اور جاسوس و مخبر ممالک میں مقرر فرمائے جنکے ذریعہ سے روزانہ خبر اسکو ممالک محروسہ کی آتی رہتی تھی۔

اختراع چھاپہ۔ اور تواریخ چین اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ چھاپہ قبل ۹۳۲ء میں بادشاہ اودان فی کے عہد میں جو خاندان ہان کا تھا ایجاد ہوا۔ اور اوائل میں اسکی صورت یہہ تھی کہ اول لکڑی کے کندے پر حروف کاٹ کے چھاپے جاتے تھے پھر سات سو برس کے بعد ۱۳۵۰ء میں بہت صفائی حاصل ہوئی پھر ۱۴۴۰ء میں گٹن برگ نے سیسے کے حروف بنائے اور ۱۴۵۰ء میں بیبل کا چھاپہ ایجاد ہوا اور ۱۴۷۵ء میں اسکو بفر کے ڈھالے ہوئے حروف استعمال میں آئے پھر رفتہ رفتہ بہت سی صفائیاں و ایجادیں ہوئیں جو آجکل تم دیکھتے ہو۔

اختراع کاغذ۔ اور تاریخ ڈروی سے مفہوم ہوتا ہے کہ کاغذ اہل عرب نے اختراع کیا اور اُس نے ایسا فائدہ دیا جیسا کپڑے نے۔ اور اہل عرب کے اختراعات مثل کپڑے وغیرہ کا حال اِس تاریخ کے حصہ ہند مین انکی طرز معاشرت کے بیان مین کچھ بیان ہوگا۔ اور تاریخ خطا مین مرقوم ہے کہ قبل ۱۵۵ع مین کاغذ ایجاد ہوا۔

اختراع شطرنج و بازی نرد۔ نوشیروان کے عہد مین ہند سے سیاہ خضاب اور شطرنج بطور تحفہ ایران مین گیا تھا مگر خضاب تو مصر مین حضرت موسیٰ کے عہد مین ایجاد ہوچکا تھا لیکن شطرنج البتہ اہل ہند کی اختراع ہے چنانچہ حیوۃ الحیوان اور تاریخ ابن خلکان مین مذکور ہے کہ سسہ ولد داہر نے راے سہرام کیواسطے ایجاد کی تھی اور وہ جو اور تواریخون مین مسطور ہے کہ اُس کو ابوبکر محمد بن یحیے معروف صولی شطرنجی نے جو کہ بڑا فاضل اور ادیب تھا اختراع کیا وہ محض غلط ہے (لیکن ہنود کی تاریخ مثل دیگر واقعات کی یہان بھی تیرہ و تار ہے) اور حکماء ایران نے شطرنج کے مقابلہ مین بازی نرد اختراع کی۔

اختراع سیسہ و رانگ۔ تاریخ بہنسا مین مرقوم ہے کہ سوریداابن شہلون نے مغرب کی زمین سے سیسہ اور رانگ نکالا اور اُسکو گلا کر بجاے چونہ اور گارہ پتھر کی عمارت مین لگایا بعض اہل تاریخ کا بیان ہے کہ وہ ہی اہرام مصری کا اول بانی ہے۔ اور شہلون نے اول اول سنگ مرمر کی عمارت کا اختراع کیا اور غزالا

اختراع بارود و توپ۔ تاریخ جہان آرا اور دیگر تواریخ مین مرقوم ہے کہ سکندر ذوالقرنین نے اول توپ اور بارود کو اختراع کیا لیکن اُسکو مخفی رکھا۔ پھر ایک شخص علم کیمیا کی جستجو مین تھا کہ ایک روز وہ شورہ اور گندک اور کوئلے کو اوکھلی مین کوٹتا تھا کہ ناگاہ اُس سے آگ پیدا ہوئی اور اُسکو جلادیا اُس شخص نے یہہ فقرہ اپنی کتاب مین بطور رمز کے لکھا کہ اگر کوئی شخص شورہ کو دوسری دو چیزون کے ساتھ کوٹیگا

اختراع کاغذ

اختراع شطرنج و بازی نرد

اختراع سیسہ ۱۹۰۰

اختراع بارود و توپ

تو ایک چیز اُس سے روشن مثل بجلی کے پیدا ہوگی اُس کی تحریر سے ہر شخص متحیر اور حیرت زدہ سا تھا - حتیٰ کہ ایک حکیم نے اس رازِ نہفتہ کو آشکارا کیا کہ ایک حصہ گندک اور کوئلہ کو چھ حصہ شورہ مین جو باہم پیس کر ملا یا جائیگا تو بارود بن جائیگی اور آئینہ فرنگ مین مرقوم ہے کہ ۱۳۹۲ع مین پادری شاہ رینہ نے بارود یورپ مین ایجاد کی - اور اہل اسلام کی طرز معاشرت مین معلوم ہوگا کہ بارود ایشیا مین ۹۰۰ء کے پہلے سے مستعمل تھی -

اختراع آتش رومی و بارود - روم کے دانشمندون نے جسطرح نفط اور گندک اور صنوبر کی رال سے ایک مرکب جس کا خاصہ ہوا لگتے شعلہ زن ہونا (یعنی سلگ اٹھنا) تھا بنایا تھا اوسیطرح چین کے عقلا نے بارود کے اجزا (گندک شورہ کوئلہ وغیرہ) سے بارود کو اختراع کیا -

اختراع آتش رومی و بارود

ہدایات - نبی امی یعنی پیغمبر آخر زمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مخلوق کی بہتری اور فلاحیت کے اصول بیان فرمائے ہین منجملہ اون کے چند یہان بیان ہوتے ہین -

ہدایات

آغاز آزادی غلام - اول حضرت ادریسؑ کے زمانہ سے جو غلامی کی رسم مذموم روے زمین پر ہر قوم مین عالمگیر ہوگئی تھی اور چلی آتی تھی اُس کے لیے اول آزادی کے طریق قائم کئے - بعض گناہ کے کفارہ (عوض) مین آزادی غلام کی تحریک فرمائی - اور باندی غلامون کے ساتھ مین اِس سلوک کی ہدایت کی کہ جو آقا پہنے وہ غلام کو پہنائے - اور جو آپ کھائے اوسے کھلائے - اور جسقدر کہ محنت کر سکے اُس سے زیادہ محنت اُنسے نلی یہہ بھی فرمایا کہ یہہ تمہارے بھائی ہین اُن معاملات سے صاف ثابت ہوگیا کہ غلامونکی آزادی کی رسم اُس عہد سے جاری ہوئی -

آغاز آزادی غلام

دوسرے ممانعت شراب - غلامی سے بدتر جو انسان کی ایک حالت انسان ہی کے فعل سے ہوتی ہے اور وہ قابیل کے عہد سے چلی آتی تھی یہہ ایک ایسی بری حالت تھی کہ انسان انسانیت کے مرتبہ سے گذر کر حیوان سے بدتر ہوجاتا تھا - اور وہ حرکتین

ممانعت شراب

ناشایستہ کرنا تھا جو بعض حیوان بھی نہین کرتے ۔ وہ کیا ہے یعنی شراب پینا اُسکو فقط حرام
ہی نہین فرمایا بلکہ اُس کی خرید فروخت کو بھی منع فرمایا اور اُسکو ایسا ناپاک قرار دیا کہ اگر وہ
کپڑے یا بدن سے لگ جائے تو وہ پاک کیا جائے (انما الخمر والمیسر رجس) درحقیقت جو انسان
کہ انسانون کے غلام ہوتے ہین اُنسے یہہ غلامی شراب کی ذریعہ سے نفس امارہ کی ہوتی ہے
زیادہ ہے کیونکہ یہہ غلامی بیہوشی کی ہے اور وہ غلامی ہوش وتمیز کی ۔

تیسرے خودکشی کی رسم نامعقول کو کہ جسکو لوگ جنت کا وسیلہ جانکر بعض دریاؤ مین ڈوب
مرتے تھے ۔ اور بعض آگ مین اپنے آپ کو جلاکر خاک سیاہ کر دیتے تھے اور بعض کسی حاد
(تیز) آلہ پر اپنے آپکو گراکر ٹکڑے کر ڈالتے تھے اور بعض برفستان اور ناہموار ریستون
مین چلکر اپنی جان کھوتے تھے ۔ اُسکی ممانعت اس مضمون سے ظاہر کی کہ یہ رضامندی
خدا کے طریق نہین ہین نہ خدا ایسے افعال سے ملتاہے نہ اُنسے راضی ہوتا ہے ۔

چوتھے ممانعت ستی ۔ جو عورات کہ اپنے شوہر کے تعشق مین جو بعد وفات شوھر کے
اپنے تئین ہلاک کرنا چاہتی تھین (اُن ملکون کی عورتین شوھر کے ساتھ مرنا زیادہ پسند
کرتی ہین کہ جنمین عورتون کی طرف سے راگ ورنگ مین مردون پر تعشق ظاہر کیا گیا ہے جیسے
ہندوستان مین کہ عورت کی جانب سے مردون پر تعشق کا اظہار ہوتاہے اور اُس اظہار
کی بدولت بموجب قول اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کے شوہر کے ساتھ ستی ہوجاتی ہین)
اُنکو خودکشی کے اصولون سے باہر کرکے باندھ رکھا اور عقد ثانی کے جواز کو قایم فرماکر تسکین دی ۔

پانچوین دخترکشی کی بدرسم کو کہ جو جہلا اور غیر مہذب قوم کے لوگ کسیکے سالے سسر
ہونے کی عار سے یا دان وجہیز کے دینے کی وجہ سے یا خورد ونوش کے فکر سے بیگناہ بچیون
کو مارڈالتے تھے اُسکو اس مضمون سے منع فرمایا۔ اِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ
(اور جب لڑکی جیتی گاڑدی پوچھے کس گناہ پر ماری)

چھٹے آزدواج کا طریق جو ایک مدت مدید سے غیر محدود چلا آتا تھا اور بند نفس

سیکڑون اور ہزارون عورتین اپنی قید مین لاکر اُن غریبون کو بیجا بند رکھتے تھے اُس طریق کو گھٹا کر ایک خاص حد مین محدود کر دیا اور اُسمین بھی ایک عدل کی قید ایسی لگائی کہ سوائے ایک کے دو عورتون سے نکاح کرنا معمولی آدمی کا کام نہین۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً ۔

امر پردہ ۲

ساتوین پردہ کا حکم فرما کر بیجا میل جول عورت اور مرد کا کم کر دیا۔ جن ملکون اور جن قومون مین کہ جا نہ پردہ نشینی عورتون کے واسطے تجویز نہین کی گئی ہے اور عورت اور مرد مخلا بالطبع ہو کر ملتے ہین اُن قومون اور ملکون کا حال اُس میل وجول کے بارہ مین عقلا پر روشن ہے عورت اور مرد کا مخلا بالطبع ہو کر ملنا ایسا ہے جیسے آگ اور بارود کا۔

ممانعت رہبانیت ۳

آٹھوین ممانعت رہبانیت۔ جو لوگ اسطرح پر عبادت کرتے تھے کہ گوشہ مین بیٹھکر خویش واقارب کو چھوڑ کر نکاح اور بیاہ سے اجتناب کر کے قطع تناسل کے سبب ہوتے تھے اُنکو ان الفاظ سے ہدایت فرمائی۔ لَا رَہْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ

ممانعت جوا ۴

نوین ممانعت جوا۔ قمار بازی (جوا) کہ جسمین انسان اپنے مال ہی کو نہین بلکہ اپنی پیاری ہمجلیس (زوجہ) کو بھی نکی پر دھر دیتے تھے اور سب کچھ ہار کر کورے قلاش رہجاتے تھے اور صدہا طرح کے گناہ جو مفلسی کو لازم ہین کرتے تھے اُسکی ہار اور جیت دونون کو ناجائز قرار دیکے حرام فرمایا۔ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

حرمت سود ۵

دسوین ممانعت سود۔ ربا (سود) جسکو ظاہری عقل مثل بیع وشریٰ کی قرار دیتی ہے لیکن عرفان نورانی (قوت ولایت) اور نور نبوت جو قوت عقل سے بالا اور اعلیٰ ہے اور اُنکی معلومات کے روبرو عقل ہنوز مثل اُس بچہ کے ہے جو گھوارہ مین پرورش پارہا ہے۔ اور ایسا ہونا کچھ بعید نہین ہے دیکھو حواس خمسہ ظاہری اور باطنی کے معلومات کو اگر آپسمین ایک کے دوسرے پر پیش کرین تو دریافت نہین کر سکتا مثلاً زبان کی معلومات (مذوقات) آنکھ کے روبرو پیش کرین تو اُنکو آنکھ ادراک نہین کر سکتی

اور کان کے معلومات (مسموعات) کو زبان پہ پیش کرین تو زبان اُسکو دریافت نہین کرسکتی اور قوت تمیز (جو حواس خمسہ سے بالا ہے) کے معلومات کو حواس کے آگے پیش کرین تو تو حواس اُنکی دریافت نہین کرسکتے ہین۔ اور اگر عقل کے مدرکات (معلومات) قوت تمیز کے سامنے پیش کرو تو اُنکے ادراک سے تمیز عاجز ہے اسی طرح پر نور نبوت کے معلومات کو ادراک کرنے مین عقل عاری ہے۔ پس انبیاء اللہ خصوصًا محمدؐ رسول اللہ نے بیاج کو حرام فرمایا اور حقیقت مین بیاج پر روپیہ چلانا ایک بڑی کنجوسی ہے اور نوع انسان کی ساتھ سود لینے مین ایک بڑی بدسلوکی ہے۔ روپیہ والے کو اسمین زیادہ خدا کا شکر ادا کرنا حاصل ہوسکتا ہے کہ غریبون کو بے سود روپیہ قرض دیکر حاجت روائی کرائین اور علاوہ ازین سود خواری خدا کی راہ مین جان نہین دینے دیتی مرد کو نامرد کردیتی ہے۔ کیونکہ جب سود خور اپنا مال بلا سود نہین دیتا تو جان کس طرح دیگا۔ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔

حرام ہونا سور کا۔ گیارہوین اگرچہ سور کے حرام ہونے کو اگلے عقلا اور اہل مذاہب حقہ نے بیان کیا تھا لیکن اُسپر عمل درآمد بہت کم ہوا تھا اسوجہ سے نبیؐ خاتم نبوت نے اس ناپاک جانور کا گوشت ہی صرف حرام نہین فرمایا بلکہ اُسکی خرید و فروخت کو بھی ناجایز قرار دیا۔ اور حقیقت مین یہہ جانور ایسا ہی ہے کہ یہہ حرام ہو کیونکہ مخزن الادویہ اور دیگر کتب طبیہ مین جہان خواص اشیاء کا بیان کیا ہے وہان سور کے خواص مین لکھا ہے کہ گوشت سور مورث حرص شدید اور باعث مخنثی و فساد عقلی اور زوال مروت اور مزیل غیرت و حمیت ہے پس جو لوگ سور کھاتے ہین اُنمین مادہ غیرت اُسیقدر ہے جسقدر اس جانور مین ہے۔

بارھوین متبنیٰ کرنا۔ تبنیت (دوسرے کے بچہ کو اپنی اولاد قرار دینا) کو ناجایز ارشاد فرمایا کیونکہ ہر ایک شخص کا حق اُسکی قربت کی قدر ہوتا ہے اور قرابت کے درجے ہین اور حقوق ان درجون کے قدر ہوتے ہین پس متبنیٰ کرنا (گود لینا) تمام حقدارونکی حق باطل و عاطل کرتا ہے اور ایک غیر آدمی کو حقدار بنا دیتا ہے کہ جو خلاف عقل سلیم و رائے مستقیم ہے۔

اصلاح جہاد - تیرہوین جس جہاد کو کہ حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ السلام نے خداے پاک کی راہ سے بھٹکے ہوے کفار کو راہ راست پر لانے اور ایک خدا کا رستہ دکھلانے کو اور جو درحقیقت کفر و شرک کے بیمارون کیواسطے ایمان اور توحید کی راہ پر لانے اور ہدایت کرنے کو مانند کڑوی دوا کے شفا بخش ہے قایم کیا تھا - اور وہ غیر محدود شرایط کے ساتھ چلا آتا تھا - اور حضرت موسیٰ اور ہارون اور یوشع اور نون اور داؤد اور سلیمان وغیرہم علی نبینا وعلیہم السلام نے جس کو بہت زور و شور کے ساتھ کیا - اُسکو جناب رسالتمآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معقول شرطون سے محدود کر دیا - جسکا کچھ ذکر اہل عرب کی جنگ اور طرز معاشرت مین متفرق مقامات مین ضمناً آئیگا -

چودھوین ناچ رنگ اور رقص سرود اور دیگر ملاہی کو جو تہذیب کے دائرہ سے خارج ہین حرام فرمایا - دیکھو ناچ کے جلسون مین باپ اور بیٹا اور پوتا اور چچا اور بھتیجا - ماموں اور بھانجا - آقا اور ملازم وغیرہ شریک جلسہ ہوتے ہین اور اُس حالت محرک خواہش نفسی مین جس نظر سے دیکھتے ہونگے وہ معلوم - پھر آپسمین کیا رشتہ ناتا ہوا اور دوسری خیالات اِس جلسہ کے جو تہذیب کی گردن پر چھری چلانے والے ہین - وہ عقلمند و نیک روشن راے پر ظاہر ہین -

پندرھوین محبت خلق اللہ - آدم کی پیدائش سے کچھ روز بعد جو تفرقہ آدمیون مین واقع ہوا تھا - اور ہر ملک کے لوگ اور ہر گروہ اپنے تئین دوسرون سے بہتر اور دوسرون کو اپنے سے کمتر سمجھنے لگا تھا - اور یہہ آفت قومون کے قایم ہونے سے اور زیادہ ہوگئی تھی اور جن قومون مین جسقدر جہل زیادہ تھا اوسیقدر یہہ آفت اُنمین زیادہ تھی اور اب بھی جن قومون مین جسقدر جہل موجود ہے اوسیقدر یہہ آفت موجود ہے دیکھو تاریخ چین اہل چین اپنے تئین شیخی سے اہل آسمان کہتے ہین - اور بعضی قومین اپنے تئین سورج اور چاند کی نسل سے قرار دیتے ہین - اور بعضی قومون کا قول تھا اور

اب بھی ہے کہ نیچ قوموں (شودر) کا مال وغیرہ اونچ قوموں کو ہر طرح اپنے تصرف
مین لانا روا ہے پس اس تفرقہ دور کرنے کیواسطے اور تاج شاہی اور کلاہ گدائی
کو مساوی حالت مین رکھنے کے لیے نبیؐ امی نے فرمایا۔ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق
الی اللہ من احسن الی عیالہ۔ اسکا مطلب حالی نے اپنے مسدس مین بیان کیا ہے

یہہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا ۞ کہ ہے ساری مخلوق کنبا خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا ۞ خلایق سے ہے جسکو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین ایمان ۞ کہ کام آئے دنیا مین انسان کے انسان

دیکھو جو اس قول کے پیرو ہین وہ جس طرح نماز کی ایک صف مین امیر و فقیر
اور درویش و بادشاہ شانہ سے شانہ اور ساق سے ساق ملاکر برابر کھڑے
ہوتے ہین اوسیطرح ہر حال مین انسان کو بلا کسی فرق کے اپنے سے کم
نہین جانتے۔ بنی آدم اعضاے یک دیگر اند ۞ کہ در آفرینش بہ یک
جوہر اند ۞۔

حیوانات اور نباتات کے ساتھ سلوک ۔ حضرت انسان کے
سواے حیوانات کے حق مین یون ارشاد فرمایا کہ بیجا اور مالا یطاق تکلیف
نہ دیے جائین۔ اور نباتات کے نسبت فرمایا کہ سایہ دار درخت اور
پھول و پھلدار شجر (پیڑ) نہ کاٹے جائین۔ پس گویا آپ پورے رحمۃ للعالمین
کے مصداق ہین۔

مقدمہ دوم

قبل تاریخی زمانہ ہند و انگلینڈ کے حالات اور مختصر واقعات کل یورپ کی سلطنتون کے بیان مین

ہندوستان براعظم ایشیا کے جنوب مین بشکل مثلث واقع ہے اُسکے شمال مین کوہ ہمالیہ جنوب مین بحر ہند مشرق مین خلیج بنگال مغرب مین بحر عرب ہے۔ توریت[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ حام بن نوحؑ کی اولاد سے دو بیٹے تھے ایک کا نام ہند دوسرے کا نام سندھ تھا اور اُنھون نے اِس زمین کو آباد کیا پس سندھ سندھ کے نام سے اور ہند ہند کے نام سے موسوم ہوا۔ ہندوستان کے قدیم باشندون کے بارہ مین جو اہل ہند نے بیان کیا ہے وہ قابل اطمینان نہین ممالک غیر کے مورخ بیان کرتے ہین کہ قدیم باشندے ہند کے حام بن نوحؑ کی اولاد ہین۔ اور توریت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور اُنکی شکار کے گوشت اور صحرائی چیزون پر گذر تھی اور وہ شکار کھیلنے اور لڑنے کے ہتیار اور دیگر اوزار سنگ چقماق[2] کے بناتے تھے چنانچہ

[1] اور حام کے بیٹے حبشہ اور مصریم اور فوت اور کنعان تھے حبشہ کے بیٹے سبا اور زمیلا اور زغادہ اور فاقو اور دمشق تھے اور رعما کے بیٹے سند اور ہند تھے پس حام کی بیٹی اپنے خاندان اور اپنی زبانون کے موافق اپنے ملکون اور اپنے گروہون مین تھے

[2] جزیرہ ہوامین جو آسٹریلیا کی پشت پر واقع ہے ہنوز آلات جنگ سنگ چقماق اور استخوان کے ہوتے ہین۔

حدود اربعہ

یورپ کے حدود اربعہ اور اُسکی سلطنتین شمال مین بحر منجمد مشرق مین کوہ یورال دریاے یورال بحر خضر جنوب مین کوہ قاف بحر اسود بحیرہ روم مغرب مین بحر اوقیانوس۔

سلطنت ایطالیہ (اٹلی) یعنی روم قدیم

اٹلی

وجہ تسمیہ

وجہ تسمیہ ۔ اس ملک کو اٹلی اسلیے کہتے ہین کہ جب تاتاری قومین یورپ مین ٹیڑی دل کی طرح پھیل گئین اور اُنھون نے اٹلی کی سرزمین پر تسلط کر لیا اور اُن اقوام کا سردار اٹلا نامی تھا لہذا ملک مسطور سردار مذکور کے نام پر مشہور ہوا چنانچہ تاریخ تاتار امر مذکور کو ظاہر کرتی ہے۔ اور ملک ہنگری کے مورخ اہل فرنگ اٹلا کو اپنے بادشاہون کے زمرے مین داخل کرتے ہین لیکن یہ بات اول سے زیادہ محقق ہے کہ قوم ہن کی جو ایک تاتاری قوم ہے اُس ملک مین بود و باش کرتے تھے

نربدا کی گھاٹی سے انکی چھریان اور ہتیار سنگ
چقماق کے نکلے ہین اور وہ اپنے مردون کو دفن
کرتے تھے اور انکی قبرون کے ناتراشیدہ پتھرون
حلقہ دار اور پشتے کی سلون سے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ حروف و علامات سے ناواقف تھے بعض کی
راے ہے کہ کچھ لوگ ہند مین ملک آسیری
کے جسکا دار السلطنت بابل تھا اور ملک مصر[1] کے جو
مصریم بن حام بن نوح کی اولاد تھے اور ترقی پذیر
تھے اور سمندر کے کنارے آباد تھے۔ گوشہ جنوب
و مغرب سے دریا کی راہ سے آئے یہہ مصری چرند
اور پرند کو پوجتے تھے تناسخ کے قایل تھے ڈاڑھی
اور سر کے بال نہ دار و یہہ انکی قدیم تصاویر سے معلوم
ہوتا ہے گوشہ شمال و مغرب سے بہت گروہ اولوالعزم

[1] حضرت موسے کے زمانہ مین جو قبطی بہت بت پرست تھی
بعد غرق فرعون کے ہند مین آبسے از مطلع الانوار۔ اسا ابن رحیعم
ابن سلیمان کے زمانہ مین ملک شام کے بت پرست ہند مین
دریا کی راہ سے اسلیے آئے کہ شام مین بت پرستی کی بدولت نجات
جاتی تھی از تاریخ طبری۔ اور توریت کے سلاطین کی پہلی کتاب
مین لکھا ہو کہ آسا ابن ابیام ابن رحیعم ابن سلیمان نے سدومیون
کو ملک سے خارج کیا اور ان بتون کو جنہین انکے باپ دادون
نے بنایا تھا نکال پھینکا۔

تاہم اُس ملک کا ہن گری ہوا۔ اور
اُسکے پایہ تخت روم کا وجہ تسمیہ یہہ
ہے کہ اُسکو روم بن عیص بن اسحاق
نے آباد کیا ہے۔ قبل رواج دین
مسیحی کے اس ملک مین بتون
کی پوجا پاٹ ہوتی تھی اور آدمیون
کے وحشیانہ برتاؤ تھے سنہ ۴۲ع مین
سینٹ پطر حضرت عیسیٰ کا ایک
حواری روم مین ہدایت کو گیا۔
اور حسب الحکم نیرو بادشاہ روم کے
دار پر کھینچا گیا اور اُسکے بعد آٹھ
آدمی اور توحید کی اشاعت مین
شہید ہوئے پھر سنہ ۳۱۹ع مین سینٹ
ہی جینیوس روم پر غالب آیا
اور اُس نے پاپ لقب پایا اور دین
مسیحی کا رواج دیا۔ اُسکے بعد
اہل یورپ خاص و عام پاپ (پوپ)
کو مدبر مہام اور مقدر خیر و شر تمام
کا جاننے لگے اور پوپ اپنے تئین
نائب عیسیٰ بلکہ نائب خدا کل شاہان
یورپ سے تسلیم کراتا رہا۔ اور تمام

کہ جنکا ذکر حتی الامکان اس مختصر مین بطریق ایجاز
کیا جائیگا فتحمندانہ وارد ہوئے فارسی تواریخ سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ اول ہوشنگ سیامک کا بیٹا کیومرث
کا پوتا دوسرا بادشاہ وسط ایشیا کا ہندوستان پر حملہ
آور ہوا اور بفتح و فیروزی واپس گیا۔ پھر ضحاک
بادشاہ عربی نژاد وسط ایشیا کو فتح کر چند بار ہند مین
آیا چنانچہ **اسدی** مورخ اپنی تاریخ مین لکھتا
ہے۔ **نظم**

بہان سال ضحاک کشورستان
ز بابل بیامد بکابلستان
بہ ہندوستان خواست بردن سپاہ
کہ زفتی بدان بوم ہر چند گاہ

گرشاسپ نامہ مین مرقوم ہے کہ شاہ گرشاسپ ابن
اثرط ہندوستان مین فتحمندانہ آیا۔ سام و نریمان
کے قبضہ مین پنجاب مدتون رہا۔ کہتے ہین کہ افراسیاب
شاہ توران سندھ مین آیا اور راجہ **شنگل** کو ترہٹ
تک ہزیمت دیکر راجہ مذکور کو ہمراہ لیکر گنگ دژ کو جو
مابین ختا و ختن ہے روانہ ہوا۔ اسفندیار روئین تن
پسر گشتاسپ بن لہراسپ اپنے باپ کے فرمان کے
بموجب زردشت کے دین کی اشاعت کیواسطے
ہندوستان پر فوج لایا اور آتش پرستی کا مذہب

سلاطین پوپ کو خدا کا نائب زمین
مین اپنی خوش عقیدگی سے تسلیم
کرتے رہے۔ اور نذر بھیٹ دیتے
رہے۔ اور بغیر سند پوپ کے یورپ
مین کوئی بادشاہ نہین ہو سکتا تھا
اور جو بادشاہ یورپ کا پوپ سے
سرتابی کرتا تھا اُسکو رعایا اُسکے ملک
کی تخت سے معزول کر دیتی تھی
اور اہل یورپ کا یہہ بھی عقیدہ تھا
کہ پوپ جس شخص سے راضی نہوگا
وہ ضرور معذب ہوگا۔ اور جام
جم اور تاریخ اسکاٹ مین مرقوم ہے
کہ جو بادشاہ یورپ کے کسی حصہ ملک کا
قریب الموت ہوتا تھا تو ایک صوبہ
اپنے ملک کا پوپ کو نذر کرتا تھا تاکہ
پوپ اُسکو بہشت عطا فرمائی اور
مال نذر بہشت کا حاصل ہو جائے اور
اسطرح عذاب آخرت سے نجات پائے
اور دیگر تواریخ مین منقول ہے کہ
پاپ بادشاہون کے ہاتھ ملک کے
صوبے لیکر بہشت فروخت کرتا تھا

بزور شمشیر پھیلایا چنانچہ شاہنامہ[1] مین مرقوم ہی نظم

بشد گرد شش تیغ زن پور شاہ
بگرد ہمہ کشوران با سپاہ
بروم و بہ ہندوستان در گذشت
ز دریاے تاریکی اندر گذشت

فرامرز رستم کا بیٹا **کیکاؤس** کے عہد مین ہند پر حملہ آور ہوا بادشاہ **بہمن** بن اسفندیار ہند مین آیا اور شہر بہمن آباد اُسکے آنے کا یادگار ہے - پس ابتدائی قدیم باشندون کو زک دیکر ہند مین داخل ہوے - وے ہند کی تاریخی زمانہ سے قریب تین ہزار برس قبل آئے تھے اور پھر متواتر گروہ کوہ ہمالیہ کے درون سے آتے رہے اور اپنے آبائی طریقہ خانہ بدوشی کو چھوڑ کر بستے گئے اور زبان اُنکی وہی تھی جو اپنے ملک سے اپنے ساتھ لائے تھے اور یہہ جدید مظفر مند قدیم باشندون کو داس (غلام) کہتے تھے اور جنکو مطیع کر لیتے تھے غلام بنا لیتے تھے اور اصلی باشندون کے ساتھ وحشیانہ برتاؤ کرتے رہے اور اپنے تئین آریہ کہتے تھے اسلیئے ہند ہمالیہ سے بندھیا تک آریہ ورت کہلایا اور سورج و آگ و پانی وغیرہ کی پرستش کرتے تھے

[1] فردوسی نے اسفندیار کا آنا ہند مین دقیقی سے نقل کیا ہے -

اور شاہان یورپ خوش ہوکر بہشت خرید کرتے تھے (خاصان اہل یورپ کے عقل کا اس مسئلہ کے عقیدہ سے اندازہ اور جانچہ کرو اور یہہ دیکھو کہ اس قسم کے عقلمند بہشتی بادشاہ خدا کے حضور سے بیخوف ہوکر مخلوق خدا کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہونگے)

سنہ ۹۰ھ مین مسلمہ سپہ سالار نے خلیفہ سلیمان کے عہد مین اٹلی متعلق روم کے اکثر حصہ فتح کیئے تھے -

سنہ ۸۵۵ع مین پاپ لیو چہارم کی عورت مسماۃ جون ایک راہب فلدا بود پر عاشق ہوگئی اور صومعہ (گرجا) مین مردانہ بھیس مین آکر وصال سے تمتع حاصل کرتی رہی اور بعد وفات لیو چہارم کی فلدا بود پاپ کی بجائے تخت نشین ہوا - اور جون کا حمل ناجائز پاپ فلدا بود سے ظاہر ہوا - اس افشائے راز کے پاپ (گناہ) مین یہہ قانون جاری ہوا کہ جو پاپ منتخب ہوتا تھا اُسکو چند اکت

اور جو آپ کھاتے تھے سوم اور جگ مین اپنے معبود دیوتاؤن پر چڑھاتے تھے اور گائے بیل گھوڑے وغیرہ کی قربانی کرتے تھے چنانچہ رگ بید جسمین ایکہزار سترہ رچائین اور دس ہزار پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے (اور جسکی تصنیف قبل سنہ ۱۴۰۰ع اہل نجوم کے نزدیک ہے) ایک اشمید جگ کا حال یون لکھا ہے کہ گھوڑے کو نہلا کر اُسپر قیمتی ساز چڑھا کر اور اُسکے سامنے رنگ برنگ کے حیوانات کھڑے کر کے اُس سے اگنی یعنی آگ کا طواف کرایا اور پھر ستون سے باندھکر اور تبر سے کاٹ کر اُسکا گوشت سیخ پر کباب کیا اور اوبالا اور گولے بنا بنا کر کھا گئے۔ اور رگ بید مین لکھا ہے کہ جب ہم بانجھ گائے یا گابھن گائے یا سانڈون کو بل (قربانی) دیتے ہین تب اے اگنی تو پوری ہماری ہو جاتی ہے۔ اور سوم لتا کی شراب آپ پیتے اور دیوتاؤن پر چڑھاتے تھے چنانچہ رگ وید مین شراب سوم لتا کی صفت مین ایک مقام پر مرقوم ہے کہ تیرا نشہ بہت بھاری ہے پر تیرا کام بڑا اُبکاری ہے۔ اور عورتین بھی مردون کے ساتھ کباب شراب مین شریک حال رہتی تھین دھوتی دوپٹہ پگڑی مردون کا اور ساڑی عورتون کا لباس تھا۔ اور چار کوڑیون سے جوا کھیلتے تھے۔ عورتین بناو سنگار سے باہر بے پردہ چلتی پھرتی تھین

کرسی پر بٹھاتے تھے اور پاپ کا خاص نائب نیچے سے ہاتھ ڈالکر پاپ کے خصیے پکڑتا تھا اور اُس سے دریافت کرتا تھا کہ خصیے رکھتا ہے۔ پاپ اُسکو جواب دیتا تھا کہ رکھتا ہے اور بہت بڑے۔ پس اُسکے بعد خلافت کا تاج پاپ کی سر پر رکھا جاتا تھا چنانچہ تاریخ جہان آرا اور تاریخ اسکاٹ مصنفہ جونا ٹن مین مسطور ہے لیکن اب یہہ قانون منسوخ ہو گیا (یہہ یورپ کے اول درجہ کے مہذب ملک کا حال ہے اور خاصان ملک اور ملت کا بیان ہے۔ اب رہے عوام کالانعام تو وہ بیچارہ کس شمار و قطار مین ہین) سنہ ۱۵۳۲ع مین ہنری ہشتم بادشاہ انگلنڈ نے قلادہ اطاعت پوپ کا اپنی گردن سے دور کیا اور اُسکا خطبہ نام نکلوا کر اپنے نام کا خطبہ جاری کیا چنانچہ تاریخ انگلنڈ مین اُسکا ذکر آئیگا اور سنہ ۱۸۷۰ع مین اکثر شاہان یورپ مثل ہنری پوپ سے برگشتہ ہو گئے لیکن اٹلی مین ہنوز پوپ کا بول بالا ہے۔

(رسوم بذا کچھ کچھ اب بھی جاری ہین) بازار مین شراب بے تکلف بکتی تھی - اور کسبیان برملا اپنا پیشہ جاری رکھتی تھین -

منوسمرت مین یون اقسام لڑکون کے مرقوم ہین ایک وہ جو شوہر کے پردیس رہنے پر عورت کسی غیر مرد سے پیدا کرے دوسرا وہ جو بیاہ سے پہلے کواری نے پیٹ رکھوالیا تیسرا وہ جو بیاہ ہونے سے پہلے ایسے آدمی سے ہوگیا ہو جسکے ساتھ اُسکا بیاہ کیا جائے - چوتھا وہ جو بیوہ عورت سے پیدا ہو - پانچوان وہ جو ایک شوہر چھوڑکے دوسرے سے پیدا ہوا ہو چھٹا وہ جو شودری سے پیدا ہوجائے - اسیطرح اور بہت طریق کے فرزند ہین (یہہ ست جگ کا حال ہے) اور منوسمرت سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین سونا چاندی گویا نایاب تھا - اور کوڑیون کا رواج تھا کیونکہ سخت جرمون کا جرمانہ اسّی کوڑی لکھا ہے - اور استعمال حروف سے یہہ لوگ اسوقت تک ناواقف تھے اِس عہد مین ہند مین تین قسم کے آدمی آباد تھے - ایک اصلی باشندے دوسرے بیرونی جدید باشندے تیسرے قدیم و جدید کی اولاد مخلوط النسل ہنود کا بیان ہے کہ اجودھیا مین پہلا راجہ اکشواکو ہوا مگر اُسکا زمانہ اسقدر بتاتے ہین کہ میزان عقل مین برابر نہین اوترتا - اور نہ اُس عہد کا کچھ آئین و قانون معلوم

مملکت یونان

عرب اور یورپ کے مورخ بیان کرتے ہین کہ یونانی یافث بن نوحؑ کی اولاد ہین اور قدیم تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ سلف مین وہان کے باشندے حیوان منش تھے - غارون اور کنجان درختون مین رہتے سہتے تھے اور درختون کے پھل پھول اور نباتات کی جڑ بوٹی اُنکی غذا تھی اور زراعت اور فن فلاحت سے بالکل ناواقف تھے - قوم فنیقین کا سردار فلاسفوس نام آکر اون پادشاہ ہوا - اور اُس نے بلوط (سیتا سیپاری) کی غذا لذیذ اور کواکب سبعہ (سورج چاند عطارد زہرہ مشتری مریخ زحل) کی پوجا پاٹ ایجاد کی پھر پلسلی سیوم قوم کا بادشاہ ہوا - اور اُس نے مختصر گھر اور حیوانات کے پوست کا لباس اختراع کیا اور زراعت کا رواج دیا - اُسکے بعد یونان بن عابر جو قحطان کا بھائی تھا ملک یمن سے آکر اِس ملک پر قابض ہوگیا - یونان کے بعد اُسکا بیٹا جریوس

ہوتا ہے۔ پُرانوں سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اکشواکو سے رامچندر جی تک جو راجہ دسرتھ کے بڑے بیٹے تھے چھپن راجہ ہوئے۔ اور ان دونوں راجاؤن کے درمیانی زمانہ کے راجاؤن کا سلسلہ وار حال مفقود ہے۔ بالمیک منی نے رامائن کی چوبیس ہزار اشعار مین جسکی تصنیف کا زمانہ قبل سنہ ع قریب ایکہزار برس ہے۔ اول سورج بنسی راجہ رامچندر جی کے لڑکپن اور شادی کا حال اور پھر انکی سوتیلی مان کی سازش سے چودہ برس جنگل کا قیام اور جنگل سے انکی رانی سیتا جی کو اُنکے پرانے طالب لنکا کے راجہ راون کا جبراً پکڑ کر لنکا کو لیجانا اور پھر غمزدہ شوہر کا بندرا اور ریچھ[1] کی مدد سے راون کو شکست دیکر اپنی محبوبہ سیتا کو رہا کرنا اور بعد تمام ہونے مدت جلاوطنی کے رامچندر جی کا مع سیتا جی کے اجودھیا مین واپس آنا اور عرصہ تک راج کرنا اور گھوڑے کی قربانی سند اپنے فرمان روا ہونے کے ثبوت مین کرنا اور سخت قحط اور ایک تیلی یا دھوبی کے طعن دینے کے سبب سے رامچندر جی کے جی مین سیتا جی کی عصمت کی نسبت ایام اسیری مین شک گذرنا اور اس مظنون پر اپنی باوفا بیوی کو جلاوطنی کی سزا دینا اور اُس حق دار کا حیران و سرگردان پھرنا لکھا ہے اور اوسی رامائن سے

حکمران ہوا۔ اور اُس نے اپنے باپ کے نام سے ملک کو مشہور کیا اور بعد ہبوط آدمؑ کے سنہ [illegible] تک یونان کی اولاد ملک یونان مین حکمران رہی سنہ [illegible] مین سکراپ قبطی قوم کا مصری یونان مین مین آیا اور اُس نے لکھنا پڑھنا اور دیگر فنون کو یونان مین سکھلایا چنانچہ اسکا اور بیٹہ کور ہوا۔ اور جو واقعہ اُسکی بیٹے کے زوجہ کے ساتھ ہوا وہ بھی آگے مسطور ہوگا۔

اور سوائے کواکب سبعہ کے یونانی بیشمار بتون کی پوجا کرتے تھے اور سب سے بڑا معبود اُنکا جیوپیٹر تھا۔ اور اُسکا دربار پہاڑ السپس پر جانتے تھے اور جب بادل گرجتا اور بجلی کوندتی تو اُنکا اعتقاد تھا کہ جیوپیٹر غصہ مین ہے اور اپنی آگ کے شعلہ ہر طرف پھینکتا ہے اور یہ عقیدہ حضرت عیسیٰ کے بعد تک رہا جب سولس مسیح کا شاگرد یونان مین گیا اور دین مسیح کا رواج دیا لیکن چندروز بعد تثلیث (باپ بیٹا روح قدس) عقیدہ جما

عبادت

[1] شاید جنگلی اور صحرائی آدمی مراد ہین

کچھ حال اُس زمانہ کا معلوم ہوتا ہے دیکھو راجہ دسرتھ کے چند بیویان تھین اور وہ عورت کے کہنے مین تھے اُسی کی خاطر رامچندر جی کو جلا وطن کیا - ملک جنگل اور درندون سے معمور تھا لیکن اجودھیا آباد تھی اور اُسکی سڑکون پر چھڑکاؤ ہوتا تھا مگر اُسکے باہر ایسا جنگل تھا کہ اسمین راجہ دسرتھ ہاتھی کا شکار کھیلتے تھے - رتھ کی سواری تھی نٹ اور کسبیان ہر طرف موجود تھین مرد کانون مین بالا بازو مین بازو بند گلے مین مالا پہنتے تھے راجہ جنک نے سیتا جی کے جہیز مین ریشمی کپڑے دیے (تواریخ الصین بزبان عربی اور تاریخ چین بزبان فارسی اور تاریخ چین بزبان اردو اور تاریخ چین بزبان انگریزی مصنفہ الکسوس مین مرقوم ہے کہ ریشم کی ایجاد اول چین مین ہوئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے دو ہزار چھ سو چھتیس برس پہلے اور ہند کی تاریخ ایجاد ریشم کی ہند مین شہادت نہین دیتی دوم ریشم کی کمی پیداوار ہند مین اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ریشم ہند کی ایجاد نہین ہے - سوم سنسکرت مین ریشمی کپڑے کا نام چیناننگ شکم لکھا ہے جس کے اول جزو سے معلوم ہوتا ہے کہ اول ریشمی کپڑا ہند مین چین سے آیا - چہارم ریشم کے کیڑون

کے دام مین پھنسکر مشرک کے مشرک ہوگئے سنہ ۱۴۵۳ع کے بعد مسلمان قوم یونان پر حکمران ہوئے اور توحید نے اپنے نورانی چہرہ سے تثلیث کی تاریکی کو روشن کیا مگر سنہ ۱۸۲۹ع سے دولت عثمانی نے اُسکو بصوابدید انگلینڈ وغیرہ گونہ آزادی مرحمت فرمائی -

سلطنت ڈنمارک

ڈنمارک مین ابتدا بادشاہی کا دعویٰ اوڈن نے کیا - اور وہ زرلنڈ کا تھا حضرت عیسےٰ سے اکسواڑتیس برس قبل ہوا ہے - اس سے پہلے ڈنمارگ جنگلون مین گروہ گروہ ہوکر بسر کرتے تھے اور کچھ اپنے امیرون کی ماتحتی مین رہتے سہتے تھے - اور دین مذہب سے بے بہرہ تھے اور کوئی عبادت انکو پسند نہین تھی بلکہ عبادت کو حقیر و خوار جانتے تھے لیکن اُنکے بڑے عابدون کی یہہ عبادت تھی کہ گنجان درخت بوتے تھے اور اون مین خوب گھنے

سلطنت ڈنمارک

دین و عبادت

اور انکی خوراک کے واسطے ہند کی آب و ہوا چین کے مانند مناسب نہین ہے اسواسطے ریشم کے کیڑے جاپان کہین اب ہندوستان مین مین تعجب انگیز نظرون سے دیکھے جاتے ہین - اور جو نئی شکل کا ایک ریشمی کیڑا ہند کے کسی حصہ مین کمیابی کے ساتھہ پایا جاتا ہے جسکا ریشم نہایت خراب اور سخت ہوتا ہے بلکہ درحقیقت ریشم کے دایرہ سے اہل بصیرت کی نظر سے خارج ہے اُسکو ایک صدی پہلے کوئی بھی نہین جانتا تھا اسی سنہ ۱۸۰۰ع مین اُس سے فائدہ اوٹھایا گیا ہے - پس تحقیق مذکورہ بالا سے واضح ہوتا ہے کہ رامچندر جی کا زمانہ چار ہزار برس کے لگ بھگ ہے) اور پشمینے اور مرگ چھالے بھی دیئے ہین بھرت کی دعوت مین ہرن بھیڑ جنگلی سور اور تیتر اور مور کا گوشت اور چند قسم کی شراب مین تھین گنگا کی منت مین سیتا جی نے ہزار گھڑے شراب چڑھانا مانا تھا گویا اس زمانہ مین شراب و کباب بھی تحفہ تھا علم و ہنر کی ہر شخص کو ممانعت تھی رامچندر جی بسوامتر کے شاگرد تھے (اگر رامچندر جی حاملہ سیتا کو جنگل مین نہ نکال دیتے اور دھوکے سے بال کو نہ قتل کر ڈالتے اور خودکشی نکرتے تو ہند کی تاریخ مین اپنا نظیر آپ ہوتے) بالمیک کی رامائن مین مرقوم ہے کہ جب رامچندر جی کے پاس جم راج (ملک الموت)

آداب جیسے کہ جانتے تھے اپنی اپنی طبیعت کے موافق بجالاتے تھے - اور درود (بھاٹ) جو جنگ پر آمادہ کرتے تھے اور ترغیب و تحریص دیتے تھے اُنکو بڑا جانتے تھے اور بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اُنکا بڑا کام مخلوق کی خونریزی اور لوٹ کھسوٹ تھا -

مملکت سویٹزرلنڈ

یہہ ملک سابق مین ضمیمہ فرانس کا تھا اور جولیس سیزر کے زمانہ سے تین تین سو برس کے عہد تک رومیون کے ماتحت رہا سنہ ۴۰۰ع مین اس ملک کو اہل برگنڈی نے فتح کر لیا اور سنہ ۱۰۳۲ع مین اہل جرمن کے قبضہ مین آیا - جرمن والون نے اُنپر سخت ظلم و ستم کئے منجملہ اُنکے ایک یہہ تھا کہ بادشاہ کریسلر نے بازار مین لکڑی نصب کراکے اپنی ٹوپی اُسپر معلق کرا دی اور یہہ حکم دیا کہ اُسکی تعظیم و تکریم شاہانہ کیجائے - اور خفیہ مخبر مقرر کر دئے کہ جو ادائے تعظیم مین درگذر کرے اُسکی اطلاع دو پھر نہ تعظیم کرنے والون کو

کتے کی شکل میں آیا تو اُس کے واسطے تخلیہ کیا اور
لچھمن اپنے بھائی کو پہرے پر کھڑا کر کے کہا کہ اگر کوئی
اس مکان میں آئیگا تو تمہاری سزا موت ہے۔ دُرواسہ
رشی لچھمن جی سے نہیں رکا اور سخت و سست کہکر
مکان میں چلا گیا۔ رامچندر جی لچھمن پر بہت خفا ہوئے
اور بجاے موت کے فرمایا کہ اپنا منھ مت دکھاؤ۔
لچھمن جی یہہ سنکر دریاے سرجو (گھاگرا) میں ڈوب مرے
اور بعدہٗ رام چندر جی نے خودکشی کی یعنی دریاے مذکور
میں جا ڈوبے اور اُنکے بعد اس موت کو نیک جانکر اور
جوش بیقراری سے سیکڑوں اور ہزاروں مرد
اور عورات متمناے سرگ (بہشت) غرق دریا
ہوئے۔ بیاس جی نے مہابھارت میں منجملہ ایک لاکھ
دس ہزار اشعار چوتھائی حصہ میں چندربنسی خاندان
کے دو چچازاد بھائیوں کے جنگ کا حال لکھا ہے جو بدنیت
قطعہ زمین کے کورچھیتر کے میدان میں تھانیسر کے مقام
پر اٹھارہ روز ہوئے تھے اور سو کوروں معہ لشکر کے
قتل ہوے اور پانڈوں کا لشکر بھی بہت تہ تیغ
ہوا اس جنگ میں پانچ پانڈے اور کرشن جی اور چار شخص
اور بچے مہابھارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جنگ

وہ سزائیں دیجاتی تھیں جنکی برداشت
قوت بشری سے باہر تھی۔ ایک بار
ولیم ٹل تیرانداز کو اس تعظیم کرانے نہ کرنے
کے باعث گریس لرنے قتل کا حکم دیا۔
ارکان دولت نے اُسکی سفارش کی
گریس لرنے اس شرط پر اُسکو رہائی
دینا قبول کیا کہ وہ اپنے لڑکے کے
سر پر سیب رکھکر تیر سے نشانہ کرے
اگر کامیاب ہوگا تو خلاصی پائیگا ورنہ
قتل کیا جائیگا ولیم ٹل نے ایسا ہی
کیا اور کامیاب ہوا لیکن اُسوقت
اُسکے ہاتھ میں دوسرا تیر اور تھا
گریس لرنے ولیم ٹل سے دریافت
کیا کہ دوسرا تیر کسواسطے لیا تھا۔
ولیم ٹل نے دلیرانہ جواب دیا کہ اگر
میرا لڑکا مرجاتا تو دوسرے تیر سے
اُس بیگناہ کے خون کا تجھسے عوض
لیتا گریس لرنے غضبناک ہوکر ولیم ٹل
کو جھیل کیطرف قید کو روانہ کیا۔ ولیم ٹل
محافظوں سے رہا ہوکر کوہ الپس میں
مستور ہوگیا اور چند روز کے بعد جھیل کے قریب

۱؎ تاریخ ہند لکھنے کے ترجمہ اور منتخب التواریخ میں مسطور ہے کہ فرید الدین
رودکی کر اشعار کی تعداد دس لاکھ تین سو بیس بیت تک پہونچی ہے۔

عظیم خانہ جنگی تھی نہ کسی ظالم بادشاہ کے معزول کرنے کے لیئے تھی اور نہ بیرونی غنیم کے مدافعت کیواسطے بلکہ اس جنگ کا سبب باہمی حسد تھا اول کوروون نے اپنے باپ کو مجبور کرکے چچیرے بھائی پانچ پانڈوون کو جلاوطن کیا پھر موقع پاکر جنگل مین پانڈو کی جھونپڑی مین دہوکے سے آگ لگادی لیکن وہ بچ گئے ارجن نے سویمبر مین **دروپدی** کو حاصل کیا اور وہ پانچون بھائیون کی بیوی ہوی (اب بھی یہہ ہند کی بعض قومون مین جاری ہے کہ ایک عورت سب بھائیون کے خرچ مین رہتی ہے) پھر کورون کے باپ **دہرت راشٹر** نے اپنے بھتیجون پانڈون کو جمنا کے کنارے وہ زمین دی جہان اب دہلی ہے وہان پانڈوون نے **اندر پرست** بسایا اور جنگ کیا **دریودھن** کورون کا بڑا بھائی بہت چڑا اور **یدہشٹر** پانڈون کے بڑے بھائی کو جوئے پر آمادہ کر معہ ملک اور بھائیون اور انکی رانی دروپدی کے جیت لیا بموجب حکم **دہرت راشٹر** کے بارہ[12] برس پانڈون نے معہ دروپدی جنگل مین کاٹے تیرہ[13] مین برس اس جنگ کا آغاز ہوا جسکا نتیجہ اوپر مذکور ہے اس جنگ مین **بھیم** نے **دوشاسن** اپنے چچازاد بھائی کا سر کاٹ ایک چلو خون پی لیا اور ٹھٹھا مار کر بولا کہ ایسا شیرین شربت کبھی نہین پیا جب **گاندہاری**

کریس لیڈ کو قتل کیا اور یہہ فساد پینتالیس[45] برس تک ملک مین جاری رہا۔ القصہ ۱۶۴۸ع کے عہدنامہ دستفالیہ مین آزادی انکی تسلیم کی گئی اور اُس روز سے وہ سلطنت جمہوری ہوگئی دین مسیح کے پہلے اس ملک کے لوگ بت پرست تھے اور اب صلیب پرست اور تثلیث کے شرک مین مبتلا ہین

سلطنت فرانس[1]

اُسکے باشندے گومر (یافث بن نوح) کی اولاد ہین۔ یہہ لوگ جولیس سیزر کے عہد سے پانسو برس تک رومیون کے ماتحت رہے اور رومی فرانس کو پہلے گال کہتے تھے پھر ۴۱۶ع مین اول سیر فرامند بادشاہ مسلط ہوا اسلیئے اُسکا

[13] کوہ ہمالیہ کے سلسلہ مین۔

[1] فرانس کے جنوبی حصہ کو جو اندلس کی حدود سے ملا ہوا ہے اسکو اہل عرب کے اہل اسلام نے بہت سا فتح کرلیا تھا جبتک کہ اندلس مین انکی عملداری تھی حد ایک مدت تک اہل اسلام کی فرانس مین عملداری رہی تاریخ نفح الطیب عن غصن اندلس الرطیب مین ترجمہ کر کے لکھا ہے نا ... نزہی کی جسکا نام ابن سیو ... تنخواہ ... فرار ... پیکر ... تھی اور اسلیئے تاریخ ... [illegible]

اسکی چچی نے اسے لعنت دیکر کہا کہ ارے تو میرے بیٹے کا لہو پی گیا تو بولا کہ نہین چچی صاحب مینے ذرا سا منھ سے لگا لیا تھا دریودھن زخمی جب خاک و خون مین زمین پر غلطان تھا بھیم نے اُسکے سر پر لاتین ماری تہین

طرز معاشرت۔ ہتیار اور سامان جنگ مہابھارت کے عہد مین وہی تھے جو رامائن کے زمانہ مین تھے سانپ اور بچھو اور گرم تیل کے گھڑے برجون پر بجاے توپون کے ہوتے تھے۔ ملک کی آبادی ترقی پر تھی اصلی باشندے یعنی ان آریا کچھ غلام تھے کچھ غلامون سے بتر آریا ان آریون کو ذلیل و خوار جانتے تھے اور ان سے ہمیشہ بیگار لیتے تھے اور انکی عورتون کو اپنے کام مین لاتے تھے اور وہ پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اُنکے حلق مین کھولتا تیل ڈالا جاتا ان کا مال کیا وہ خود مال آریون کا تھے۔ مردہ شوہر کے ساتھ زندہ عورت جلائی جاتی تھی دروپدی کو کیچک کی لاش کے ساتھ جلانے کو لیئے جاتے تھے اگر بھاگتی تھی تو تلوار سے مارتے تھے ایک راجہ کی ہزارون رانیان ہوتی تھین۔ کرشن جی نے جب بھیل کے تیر کے صدمہ سے انتقال کیا تو بہت انکی عورتون کو بھیل لوٹ لیگئے کچھ جل مرین باقی تتر بتر

نام فرانس ہوگیا چنانچہ تاریخ فرانس مین مرقوم ہے۔ پھر شہزادہ چارلمگن نے سنہ ۸۰۰ع مین شمالی جرمن کو فتح کیا اور مذہب عیسوی کا رواج دیا گویا اس تاریخ سے اس ملک مین تہذیب کا بیج بویا گیا چارلمگن روم کے تخت و تاج کیواسطے بھی منتخب ہوا۔ اور دیگر ممالک کو اُس نے فتح کیا لیکن مرتے وقت اپنی سلطنت کو اپنی اولاد پر تقسیم کر گیا۔ یہہ اندرونی تقسیم بیرونی فتنہ اور ظاہری نزاع کا باعث ہوئی پس اُسکے ممالک مفتوحہ غیر مفتوحہ ہوگئے اور غیرون کے ہاتھ مین چلے گئے۔ اور بعد مدت کے وہ سلطنت جمہوری ہوگئی اور سنہ ۱۸۰۵ع مین نپولین بونا پارٹ نے روس اور اسٹریہ کو شکست دی اور اس جنگ مین چالیس ہزار بندگان خدا کی جان ناحق ہلاک ہوے سنہ ۱۸۰۶ع مین بونا پارٹ نے لشکر پروشیہ کو ہزیمت دی اور اُس لڑائی مین پروشیہ کے تیس ہزار سپاہی قتل ہوے اور دو سو توپین

ہوگئین[1] شاکیہ منی گوتم بدہہ جسکا انتقال ۵۴۳ برس بعمر
پیشتر سنہ ع سے ۸۰ سال کی مین ہوا اسکے نئے مذہب
کی تعلیم نے جو بید کے برخلاف تھی ایک نیا نقشہ جمایا۔

[1] راجہ شیو پرشاد لکہتے ہین کہ دواپر جگ مین دہرم پا[illegible] گوتم دیکھو بیاس جی
کا باپ پراشر ایسے رکھے کا ایک مچھوی کی عورت کو رکھنا بیاس کا دوسرے
کی بیوہ رانی اور لونڈی سے لڑکے پیدا کرنا بلرام اور بھیم کا شراب سے
مست ہونا اور اٹک کے عین دربار مین اسکے سامنے کیچک کا دروپدی
کو جھونٹا پکڑکر لات مارنا اور یہہ دیکھکر وراٹ کا خاموش رہجانا خود
دہرم راج مہاراج یدہشٹر کا جوئے مین اپنی عورت ہار دینا اور
دریودہن کا راج دربار مین اپنی بہاوج دروپدی کو بلاکر زانو پر بیٹھنے کو کہنا
اور پھر اُسکے بہائی دشاسن کا دروپدی کو جھونٹا پکڑکر گھسیٹنا اور
اُسکا کپڑا اوتارنا کرشن کا جرا سندہ کو فریب سے مرواڈالنا یدہشٹر
کا جھوٹ بولکر اپنے گرو دروناچارج کی جان لینا اور یدہشٹر کا اپنے
سولہ برس کے بھتیجے ابھمنو کو چکر بیوہ مین بہیجکر قتل کروانا اور پھر شرم
کے مارے ارجن سے اپنے اس حکم کو چھپانا یا ارجن سے یہہ کہنا کہ تو کرن
سے ڈرکر بھاگ گیا اپنے ہتیار اوتار دے اور اسی بات پر یدہشٹر کے
قتل کو ارجن کا تلوار کھینچنا۔ بھیم کا دریودہن کو جنگ گرز کی رسم کے
برخلاف زانو سے نیچے چوٹ مارنا کلجگ مین بھی خراب سمجھا جاویگا۔
بیاہ کا تو کچھ ٹھکانا نہین تھا تین بہن ایک آدمی سے اور پانچ بہائی ایک عورت سے
بیاہ کرسکتے تھے۔ علاوہ اسکے مغلوب دشمن کی عورتین تو گویا اپنی ہی ہیا[illegible]
منو جی دہرم شاستر مین بیاہ کی یہہ بھی ایک قسم لکھتے ہین کہ ڈاکو[illegible] کی طرح گھر والون کو
مار پیٹ کر روتی اور چلاتی ہوئی عورت کو لے بھاگے۔ (از تاریخ آئینہ نما)

چھنگئین پھر سنہ ۱۸۱۳ع مین دو لاکھ چار ہزار
سپاہ سے اسٹریہ و روسیہ و پروشیہ نے
بوناپارٹ کی ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہ سے
مقابلہ کیا اور لشکر فرانس مغلوب ہوا۔ اسی ہزار ۸۰۰۰۰
طرفین کی جانین تلف ہوئین۔

ممالک جرمن

جرمن کی قدیم تاریخ مثل ہند اور برہما اور
چین اور دیگر ممالک یورپ وغیرہ کے ایک
افسانہ معلوم ہوتی ہے لیکن یہہ امر تحقیق
ثابت ہے کہ ممالک جرمن کو آباد ہوے
بہت تھوڑا زمانہ ہوا۔ اول اول اہل
جرمن اہل روم کے ماتحت رہے اور جب
رومیون سے لڑمرکر خلاصی پائی تو ایک
مدت تک جہالت کی حالت مین سرگردان
رہے۔ پھر سنہ ۶ع مین اہل فرانس
جرمن مین داخل ہوے اور غالب آگئے
سنہ ۸۰۰ع کے بعد تک جرمن کا حال سابق
بدستور رہا۔ آغاز سنہ ۹ع مین چارلمین
جرمن پر مسلط ہوا۔ اور اُسنے جدید
بادشاہی قایم کی لیکن اُسمین تہذیب
و شایستگی ندارد تھی سنہ ۱۰۰۰ع مین جب شاہ

مذہب

ممالک جرمن

اسکے زمانہ مین صوبہ بنگالہ مین وشالی کی رانی بیوا تھی بیاہ کا دستور نہین تھا عورت خود مختار تھی گویا تریا راج تھا اس رانی نے بدھ سے دھرم کا کلمہ سنا اور مرید ہو گئی۔ برہمنون کی غلامی سے عوام وخواص کو آزادی دی اور علم وہنر جو اب تک محدود تھا اُسکو غیر محدود کر دیا۔ جب اُسنے تمام مین تعلیم عام کر دی اور کہا کہ نجات خیالی معبودون کی پوجا پاٹ سے نہین ہوتی بلکہ اپنے اعمال پر موقوف ہے اور برہمن درمیان خدا اور انسان کے شفیع نہین ہین تو برہمن اُسکے دشمن جانی وایمانی ہنگئے شاک منی گوتم (بدھ) کے مذہب نے برہمنون کے مت کو مدتون مغلوب رکھا اور ۲۵۰ برس قبل سے سنہ ۱۰ع تک دونون دین باہم غالب ومغلوب ساتھ ساتھ جاری رہے۔

سکندر اعظم شاہ یونان فیلقوس کے بیٹے نے ۳۲۷ برس قبل سنہ ع کے ہند پر اس غرض سے فوج کشی کی کہ جو خراج ہند سے دارا شاہ ایران کے حضور مین جاتا تھا راجہ فور نے اسکے دینے مین سرتابی کی تھی اسلیئے سکندر نے خودًا ہند مین داخل ہو کر جھیلم کے کنارے راجہ فور (پورس) کو شکست دی مگر اطاعت قبول کرنے پر فور کو تاج بخشی کر سکندر واپس گیا۔ تاتاری قوم تھین جو ہند پر ایک مدت سے حملہ آور تھی اسکا

بوہیمیہ نے جرمن کی شاہنشاہی پیدا کی اور وہ ۱۸۰۶ع تک قایم رہی نپولین بونا پارٹ نے اُس شاہنشاہی کو برباد کر دیا۔ اور مذہبی جھگڑے اُسمین ۱۶۴۸ع تک جاری وساری رہے قبل اختیار کرنے مذہب مسیحی کے اُنکا کوئی مذہب نہین تھا اور اب وہان صلیب پرستی اور تثلیث کا دور دورہ ہے ابھی خدا تو انجی توحید کا وہان بول بالا کرے۔

سلطنت سویڈن اور ناروی

اہل سویڈن کی تاریخ نہایت مجہول ہے ہان اُس ملک کی تاریخ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسے سے ستر برس پہلے اردن نام کہ اصلی نام اُسکا سیپم ہے۔ جب وہ اسکندیہ پر مسلط ہوا تو اُسنے سویڈن مین سلطنت کی بنا قایم کی لیکن اہل سویڈن کا کوئی مذہب نہین تھا اور آپس کی خونریزی اور لوٹ مار مین رات دن جوٹے رہتے تھے۔ یہانتک کہ سنہ ۲۰۰ع مین کرنیس نامی بادشاہ تخت نشین ہوا

سلطنت سویڈن اور ناروی

پہلا راجہ چندر گپت ہوا جو نائین کے شکم سے پیدا ہوا
تھا اس زمانہ کے راجہ شراب مین متوالے اور کسبیون کے
جھنڈ کے شہ بالے بنے رہتے تھے چنانچہ رومی سیاح
کونتس کرتیس بیان کرتا ہے کہ ہندی بڑے شراب
خوار ہین راجہ کے ہمراہ سفر مین کسبیون کے جھنڈ کے
جھنڈ رہتے ہین اور جب راجہ متوال ہوجاتا ہے تو
یہی کسبیان مہاراج کو اوٹھا کر پلنگ پر پہنچاتی ہین۔
اسی چندر گپت کا پوتا **اشوک** اپنے ننانوے بھائیون
کو قتل کرکے راجا بنا۔ آغاز مین وید کا پیرو رہا اور پھر
بدھ مت کا پیشوا بنا۔ جان کشی کی رسم جگ سے دہلی
کی سڑک پر درخت لگوائے **اشوک** ہندوستان
کا مہاراج تھا اُسنے بدھ کے دین کو بہت رونق دی
اشوک کی ایک منظور نظر رانی **تشیہ رکشتا** نام اپنے
بیٹے **کنال** پر عاشق ہوگئی اور اوسنے آشنائی
چاہی **کنال** نے اعراض کیا جب **کنال** ٹکشلا
کو گیا تو رانی نے راجہ کی مہر پروانے پر کر فوج کے نام
روانہ کیا کہ **کنال** کو اندھا کردو۔ جب یہ راز اشوک
پر ظاہر ہوا اشوک نے رانی کو زندہ جلادیا اشوک
نے ۲۲۲ قبل سنہ عیسوی کے انتقال کیا۔

باب اول
ہندوستان مین منجملہ ہنود کی سلطنت کا زمانہ

جب اُس ملک مین امن نے منھ دکھایا

مملکت اسٹریہ

اسٹریہ کو رومی گال بلجیک کہتے تھے
اور سنہ [illegible] مین اسکو اسٹریہ کا خطاب
دیا گیا۔ باقی اُسکے حالات جرمن کی
مانند ہین اور وہان کے قدیم بادشاہون
کے باپ دادا گم نام ہین پھر عوام
کا الانعام کس شمار و قطار مین ہین
چارلس پنجم نے اُسکی بادشاہی کو
استحکام دیا۔

سلطنت نیدرلنڈ یعنی ہالنڈ و بلجیم

یہہ ملک رومیون کے زمانہ مین گال کا
ایک حصہ شمار کیا جاتا تھا اور اسکے باشندون
کے حالات جرمنی باشندون کے قریب ہین

سلطنت پروشیہ

پروشیہ کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے
کہ یہہ ملک دوسرے ملک کے بادشاہون
کے قبضے و تصرف مین رہا ہے لیکن
سنہ ۱۷۰۱ء مین فریڈریک بادشاہی لقب
سے ملقب ہوا۔ اور فریڈریک دوم کے

از سنہ ۵۷ قبل مسیح تا سنہ ۱۱۲ع کل ۱۶۹ سال

راجہ بکرم ملقب بکرماجیت شکاری[1] گندھرب سین[2] جو اپنے باپ اندر کی محبوبہ پر عاشق ہونے کی گستاخی مین گدھے کی صورت بنا (اوسکا بیٹا تھا افسانہ معلوم ہوتا ہے) سنہ ع سے ۵۷ برس قبل اجین مین جو ملک مالوہ مین واقع ہے شیو پرست راجہ ہوا ہے۔ اُسنے دہلی کو فتح کر کشمیر تک اپنا عمل قایم کیا۔ انہین فتوحات کی یادگار مین ہندوستان مین طریقہ تاریخ شماری کا مقرر ہوا جسکا نام سمت بکر وہ سنہ مسیحی سے ۵۷ برس قبل شروع ہوا ہے اگرچہ اس لقب کے اور بھی راجہ ہند مین گذرے ہین لیکن یہہ سب سے زیادہ نامور ہے بکرم نے ستھین[3] کو ملک سے نکالنے مین بعد خون ریزی بے شمار کے ناموری حاصل کی

[1] شہزور۔ [2] دشمن ستھین۔ [3] انکا راجہ کنشک تھا جسکی عملداری کشمیر تھا اُسنے سنہ ۷۸ع مین بودھون کا چوتھا جلسہ منعقد کیا تھا ستھین ہند مین بے شمار تھے انکے فرقے تھے اگر گیتی دوسرا وہائی۔ بعض اہل تفضل کی رائے ہے کہ جاٹ کی قوم قدیم قوم گیتی کی اولاد سے ہے اور وہی کی قوم ہائی کی نسل سے ہے اور بعض فضلا کی یہہ رائے ہے کہ ستھین کی نسل سے کچھ فرقہ راجپوتون کے ہین۔ تحقیق ستھین ہند مین تاتار سے آئے تھے راج ترنگنی مین جو کہلانا پنڈت کی تصنیف ہے مرقوم ہے کہ کشمیر مین تین راجہ ترشک (ترک) ہوئے اور تاریخ لنکا مین مسطور ہے کہ انکا نام ہشک جشک اور کنشک تھا۔

عہد مین پروشیہ مین ترقی و تہذیب نمایان ہوئی

ملک پورتگال

ملک پورتگال

اس ملک کی بنیاد بادشاہت ہنری برگندی نے قایم کی اُس سے پہلے اندلس کے ماتحت تھا (جب کہ اندلس عرب کے مسلمانون کے زیر حکومت تھا تو پورتگال اُسکا ایک صوبہ تھا) پورتگالون نے سنہ سولہ سو اور سترہ سو عیسوی مین ترقی کا پایہ پایا تھا اور شاہ الیوکویرک کے عہد مین پورتگال نے کمال کو پہنچکر روز زوال کیطرف رکھا۔ بقول شخصیکہ۔ ہر کمالی را زوالی۔

مملکت روس

مملکت روس

روس کو پہلے مسکوی کہتے تھے۔ روس کی قدیم تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس مین غیر ممالک کے لوگ آکر آباد ہوئے ہین اور مدتون بے سرے جنگلی بنے رہے اور وحشیانہ بسر کرتے رہے۔ تزک تیموری اور ظفرنامہ مین مرقوم ہے کہ امیر تیمور نے اُسکا پایہ تخت تک فتح کر اپنا ماتحت کر لیا تھا سنہ ۱۳۹ع مین بارریک نامی نے جو اسکندی نویکا رہنے والا تھا

اور

اور بدھ مذہب کی مت کو بڑا صدمہ پہونچایا جو کہ ہند کی عام تہذیب و تعلیم کا مشیع تھا اور برہمنون نے زور پا کر پھر علم برہمنون اور چھتریون مین محدود کر دیا۔ اسی راجہ نے پنڈتون کا نورتن بنایا کالیداس سب کا سردار تھا۔ شکنتلا کی عمدہ ناٹک کی تصنیف بھی نورتنون مین سے ایک کی طرف منسوب ہے راجہ بکرماجیت کے ہی عہد مین تاتاری قومون شک[1] و ہن و جاٹ وغیرہ نے ہند پر بڑے زور شور سے حملے کیے لیکن ناکام رہے۔ مگر سن مسیحی سے قریب چھبیس برس قبل سندھ سے مالوہ تک تاتاری قومون کا عمل ہوگیا ہیرو دوٹس قدیم مورخ یونانی اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ قوم شک اپنے تئین ایسی عورت کی نسل سے بتاتے ہین کہ جسکا نیچے کا حصہ سانپ کا تھا۔ (اور یہ لوگ ناگ کو بھی پوجتے تھے شاید یہی لوگ ہند کی ناگ بنسیون کی اصل ہون چنانچہ راج گندھم اور سرگجا کے ناگ بنسی راجا ابتک اپنی مہرون مین

[1] چین کی پوتھیون مین لکھا ہے کہ سنہ عیسوی سے ۲۰۰ برس پہلے دریا ہوانگ ہو کے راجہ کی لڑکی کا ناک گرسنہ کی چیلی کا نکالا جاتا ہے کی بہن اور چین کے گرد بسنے کی تھی پر کا نکالا جاتا ہے دریا سندھ کے پار جا کر شکون کے راجہ کو چین پر چڑھا لایا اور اپنی بہن کو چڑھایا۔ غالباً لفظ شک سی شاکیہ نکلا اور شاکیہ منی بھی اسی قوم کا ہوگا۔ راجپوت کرنیہ چھتریون مین گنے گئے اور انکو بہت شاکھیں ہو جون کہا ہے ۔ ۲۵ مین قوم یوچی نے پنجاب آ کے حملہ کیا اور فتح پا کر اپنے نام پر شہر یوچی آباد کی اور اسی قوم کی تاتاری نے شہر دہلی کی بنیاد ڈالی (از تاریخ چین)

بادشاہت کی بنیاد کو استحکام دیا اور ۱۵۸۲ء تک اُسکا حال خراب رہا لیکن ۱۶۸۹ء مین جب پطر کبیر تخت نشین ہوا تو اُس نے تبدیل لباس کر کے ممالک کی سیر کی اور قوانین و رسوم مین غیر ملکون کی آگاہی بہم پہونچائی اور وہ بادشاہ حرفت اور صنعت کا ایسا شوقین تھا کہ خود ادنیٰ درجے کے کاریگرون مین داخل ہو کر جہاز سازی کے مکان مین جہاز بنانے کا کام ولایت ہالنڈ اور انگلنڈ مین سیکھا اور جب واپس آ کر تخت پر بیٹھا تو اُس نے ملک کی آبادی اور اہل ملک کے ہنر سکھانے اور مہذب بنانے مین کوشش کی۔

سلطنت اسپانیہ (اسپین) یعنی اندلس

تاریخ نفح الطیب عن غصن اندلس الرطیب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اندلس کی تہذیب کا آغاز ۹۱ ہجری سے ہوا جب کہ اہل عرب نے طارق کی سپہ سالاری مین اُسکو فتح کیا اور اہل عرب نے اندلس مین مدارس قایم کیے پس اکثر اہل یورپ نے بلا واسطہ اور

آگ کا نشان بنواتے ہین) بیتا تخیین آتش پرست بھی تھین کیونکہ اُنکے سکّہ جو ملین ہین انپر انکے معبود اردی تھرو (اگن دیو) کی مورت ہے اور اُسکے کندھون سے شعلۂ آتش نکل رہا ہے اور پھر بعد کے سکّون پر شیو کی تصویر ہے ترشول ہاتھ مین نندے بیل کے سہارے کھڑے سر پر آگ کا شعلہ بھڑکتا ہوا۔

آخر عمر مین شالباہن راجہ دکن سے محاربہ ہوا بکرماجیت قید ہوگیا شالباہن نے کہا جو آرزو ہو بخشون بکرم نے کہا میرے سال کا رواج رہے۔ شالباہن نے ویسا ہی کیا لیکن راجاولی اور راج ترنگنی مین مرقوم ہے کہ سمندر پال جوگی نے راجہ کو خلع کا عمل سکھایا اور جب راجہ خلع کے ذریعہ سے خوبصورت جوان کے قالب مین گیا تو جوگی راجہ کے جسم مین آگیا اور بکرماجیت کو قتل کر سریرآرا ے خلافت ہوا (اسکی فسانۂ عجائب کی حکایت سے زیادہ وقعت نہین)۔

راجہ شالباہن سنہ ۱۳۵

سنہ [illegible]ء مین راجہ شالباہن قوم شک کی نسل کا سوبرس کے بعد ہندوستان مین جانب دکن قوم ستھین کی مخالفت پر آمادہ ہوا۔ اور اُسنے اپنے نام سے سنہ [illegible]ء مین ایک نیا سمت جاری کیا اُسکو سمت شاکہ یا ستھین کہتے ہین۔ یہہ وہ سمت جس سے ہندوستان مین تحقیقات کی

باواسطہ اون مدارس سے تعلیم پائی چنانچہ اُس زمانہ کی تواریخ اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ اُس عہد کے اہل یورپ اپنے تئین اہل عرب کی شاگردی مین داخل کرنے کو فخر کا باعث جانتے تھے۔ اور وہان پر اہل عرب کی حکومت سات سو پانچ برس رہی سنہ ۱۴۹۲ء مین فردیننڈ اور اہل عرب پر آپس کی نزاع کی بدولت غالب آیا سنہ ۱۸۰۸ء مین فرانس کا لشکر اُسپر غالب آیا۔ چارلس چہارم نے مجبوراً بادشاہت سے ہاتھ اوٹھایا۔ اور قید ہوکر فرانس گیا اور بونا پارٹ کا ماتحت ہوگیا سنہ ۱۸۱۴ء مین پھر فردیننڈ بادشاہ ہوا۔

سلطنت روم قبضہ مین اہل اسلام (ترکی) کی یورپ مین

یہہ ولایت قبل ولادت عیسیٰؑ کے اہل روم کے تصرف مین تھی اور اُسمین بت پرستی کی بدرسم جاری تھی سنہ ۳۳۰ء مین بعد بربادی پرانی طیوس کے کانسٹن ٹین نے شہر قسطنطنیہ آباد کیا اور اُسکو پایۂ تخت قرار دیا پھر اُسپر یونانی مسلط ہوگئے سنہ [illegible]ء

تاریخ شماری ہوتی ہے ایک سنہ عیسوی سے ۵۷ برس قبل شروع ہوتا ہے اور دوسرا شاکہ سنہ ۷۸ع کے بعد شروع ہوتا ہے ہنوز مشہور ہین۔ راجہ **شالباہن** کو برہمن لوگ ایک کمھار کا لڑکا بتاتے ہین اور ایک نئی داستان بنا کر اسکا قوم شک سے ہونا چھپانا چاہتے ہین۔

گپت راجہ۔ شاید یہہ آخری بدھ پرست چکروتی راجہ ہے اسکا سن جلوس محقق نہین معلوم ہوا۔ جیسے اور واقعات تاریخی ہنود کی عدم واقفیت فن تاریخ کی وجہ سے قبل زمانہ اہل اسلام کے نہین معلوم ہوتی۔ تعجب کی بات ہیکہ ابوریحان مورخ اور صاحب تاریخ استخری یعنی مورخ ادریسی اور ابو زیدا اور ابن بطوطہ سیاح عرب اور افریقی اور فاہیان اور ہاین شانگ بدھ کے زایر چینی اور ہمراہیان سکندر اعظم و یونانی سفیر مگاس تھنیز اور مورخین جیکا طوس وغیرہ اور طوس وطیسیاس و اہل فارس وغیرہ ہندوستان کا حال اپنے سفرناموں اور تاریخون مین زیب رقم فرمائین لیکن افسوس ہند کے گیانی اُنسے سبق تک نہ لین۔ الا آخر گپت خاندان کے بادشاہ ملک اودھ اور شمالی ہند مین سنہ ۳۱۹ع سے سنہ [illegible]ع تک حکمران اور مخالف ستھین رہے۔ اور ساہ خاندان کے راجہ جو بمبئی کے شمال و مغرب مین سنہ [illegible]ع سے سنہ ۲۳۵ع تک اور بلبھی خاندان کے راجہ جو کچھ اور مالوہ و بمبئی کے شمال و مغرب مین سنہ [illegible]ع سے سنہ [illegible]ع تک (جنکو اہل عرب نے

عبد اللہ ابن عباس رض اور عبد اللہ ابن زبیر اور ابو ایوب رض انصاری رضوان اللہ علیہم نے ممالک روم کو قسطنطنیہ تک فتح کیا۔ ابو ایوب رض انصاری کا مزار قسطنطنیہ کے زیر فصیل ہے اور سنہ ۵۴ھ مین محمد ابن مالک نے جزیرہ ازواد کو جو مجمع الجزایر مین ہے فتح کیا چنانچہ روضتہ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے اور تاریخ عثمانیہ کے فیروز نامہ مین ہے کہ سنہ ۱۴۶۳ع مین مراد خان ثانی نے شہر دار ناتک فتح کیا اور آٹھہ روز کے اندر باسینیا کے ستر قلعون پر قبضہ کیا اور سرویہ اور باسینیا کے لوگون نے دین محمدی اپنی دلی رغبت سے قبول کیا اور سلطان محمد خان نے سنہ ۸۵۷ھ مین قسطنطنیہ کو فتح کیا اور سنہ ۸۸۲ھ مین سلطان وینس کو فتح کیا سنہ ۹۳۳ھ مین سلطان سلیمان خان اول نے ملک ہنگری فتح کیا اور شاہ ہنگری شہر مہج مین ہزیمت پاکر زخم کھا کر مر گیا۔ پھر سلطان نے شہر او فن پر اپنا قبضہ کیا

پایمال کیا) فرمانروا اور ستہین کے مخالفت پر قایم ہے اس زمانہ مین ہند کے باشندے تین طرح کے تھے ایک اصلی ان آریہ دوم آریہ سوم مخلوط النسل اور مذہب بھی اسیطرح مرکب ایک وید کے مسایل سے دوسرے بدھ کی اصول سے تیسرے ان آریہ کی رسوم سے

طرز معاشرت عہد ہنود

لباس خاص - سر پر پگڑی کمر مین کمری (لنڈی) بجاے پیجامہ دہوتی امیرون کے گلے مین گنٹھا کان مین کنڈل بانہو پر بازوبند اور جوتی پیر مین - اور عام لباس ایک دھوتی اور چادر ہوتی تھی (جسطرح عام بنگالی آجکل بنگالے کے دیہات مین دیکھنے مین آتے ہین گویا یہ بنگالی اُسوقت کا نمونہ ہین) عورت کا لباس فقط ساڑہی تھی کرتی وغیرہ ندارد -

خوراک - عام کھانا پیداوار زمین اور چھتریون کے لیئے کچھ شکار اور سوم لتا کی شراب -

تعلیم دینی خاص برہمنون کے لیئے اور دنیاوی چھتریون کے واسطے باقی سب محروم - شودر اگر پڑھنا چاہتا تو منوجی کے قانون کے موافق کھولتا تیل اُسکے حلق مین ڈالا جاتا -

ستی ہونیکی تمام اقوام مین رسم عام تھی -

فتح کیا - اور شہر گراڈ اس کا مع بیس شہرون کے سلطان کے قبضہ مین آیا - اور اہل البنیہ نے بطوع ورغبت دین اسلام قبول کیا اور اس عہد مین پوری ہنگری مشرقی اور مغربی پر قبضہ کر لیا ۹۷۹ھ ۱۵۷۱ء مین سلطان سلیم ثانی نے جزیرہ قبرس اور روس کا دار السلطنت ماسکو تک فتح کر لیا اور سلطان احمد خان اول نے شہر قسطنطنیہ مین ایک جامع مسجد عالیشان نہایت خوش وضع منقش بنوائی اُسمین دو سو طلائی تختیان جنپر آیات قرآنی اور اسماء پیغمبران علیہم السلام کندہ اور ہر لوح مین الماس کے آٹھہ آٹھہ نگین جڑے ہین اس مسجد مین لگائی ہین - ہر ایک لوح کی قیمت پچاس ہزار ڈالر (آجکل مین روپیہ پانچ آنہ کا ہے) قرار پائی ۱۰۳۰ھ ۱۶۲۱ء مین سلطان عثمان ثانی نے ملک پولنڈ مین شہر قوطن فتح کیا ۱۰۳۸ھ مین شہر کہانڈیا

راجہ کی بے انتہا رانیان ہوتی تھین - بیاہ کی بہت قسمین
تھین ایک گندھرپ بیاہ تھا (تعشق) کا اور مغلوبہ قسمین
کی عورتین تو گویا اپنی ہی بیاہتا تھین - ایک قسم بیاہ کی
منوجی نے دھرم شاستر مین یہہ بھی تحریر فرمائی ہے
کہ گھر والون کو مار باندھ کر ڈاکون کیطرح روتی چلاتی
عورت کو لے بھاگے - اور ایک ذات کو دوسری قوم
مین بیاہ شادی کی اجازت نہین تھی (اب بھی نہین ہے)
پردہ رانیان تک نہین کرتی تھین بلکہ منھہ پر نقاب
بھی نہین ڈالتی تھین -

ان آریہ آریون کے ان سول غلام تھے - اور ان آریون
کے مال کے مالک آریہ تھے - منوسمرت سے معلوم
ہوتا ہے کہ شودرون کو مال دار ہونا نہایت نامناسب
ہے اور انکو برھمنون کی خدمت کرنا ہر حال مین واجب
ہے - اور منوسمرت مین مرقوم ہے کہ برھمن اور چھتری
اور ویش پر حسب مراتب رعایت کیجائے اور شودر پر
ظلم و تعدی روا رکھا جائے -

دیوانی فوجداری کا قانون برھمنون کی زبان تھی -
برھمنون کے واسطے کسی جرم پر کوئی سزا نہ تھی
برھمن سخت جرم مین معہ اہل و عیال اور مال گھر سے
باہر کردیا جاتا تھا -

جوا ایک مذہبی رسم تھی - چوری کرنا بھی علم سمجھا جاتا تھا

سلطان محمد خان چہارم نے فتح کیا -
۱۰۸۳ھ مین [illegible] کی و[illegible] سلطنت
شہر ویانا کو مسخر کیا اور صوبہ [illegible]
فتح کیا - اب یورپ مین اہل اسلام
کے بارہ صوبہ ہین - بعد ان کے
اقلاق - بلگیریہ - مقدونیہ - ہرزگونیہ
مونٹ نگر - تھسلی - سرویہ -
بوسنیہ - رومیلیہ - کردینیہ -
البنیہ - اور سلطنت مذکور کے جو
بر اعظم ایشیا اور افریقہ مین ممالک
ہین وہ صوبجات یورپ سے بہت
زیادہ ہین - اور سلطنت مین یہود
اور نصاریٰ اور گبر اور مسلمان باشندے
ہین لیکن اہل اسلام اور قومون سے
زیادہ ہین اب اسمین سلطان عبدالمجید
خان حکمران ہین -

شمس الاخبار اور مہر نیمروز وغیرہ مین مرقوم
ہے کہ ساٹھہ لاکھ سے زیادہ نو مسلم یورپ کے
ممالک سے سلطان المعظم کی عملداری مین آگئے
ہین جنکو سلطان نے آباد کرکے انکے شہرون کے
نام دار البحرہ اور دار الہجرہ رکھے ہین اور

دیکھو کتاب مرچھیتکٹ جو سنہ ۶ کی شروع صدی مین تصنیف ہوئی ہے ایک برہمن چور کا حال مرقوم ہے کہ دیوار مین جنیو سے ناپ کر شاستر کے بموجب سیندہ (نقب) لگاتا تھا۔

ناچ - ناچنا گانا عبادت مین داخل تھا بغیر اسکے دیوتا راضی نہین ہوتے۔

عبادت - سورج اور آگ کو پوجتے تھے۔ دریاؤن پر چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ بعضے حیوانات پوجے جاتے تھے۔ اکثر چرند و پرند مقدس مانے جاتے تھے۔ بہت دیوتاؤن کے نام کے سنگ تراشیدہ کنڈول بتون کی پرستش ہوتی تھی۔ شیو کی لنگ (مذکیر) اور (تربسا) کی تانیت پوجی جاتی تھی (اب بھی ۳۳ کے بجائے ۳۳ کرور دیوتا پوجے جاتے ہین۔ اور چند اوتار بھی پوجے جاتے ہین۔ ہر گروہ کا معبود جدا ہے۔

انسان کی قربانی - بعضے فرقہ اپنی دیوی پر آدمی بل (قربانی) کرتے تھے ہندا پرس مہدہ انسانی قربانی کا نام ہے (سنہ ۱۸۶۶ع کے قحط مین بھی ہگلی کی دیوی پر ایک سر پھولون سے آراستہ اور کلکتہ سے جو کالی سو میل کے فاصلہ پر ہے اوسپر ایک لڑکا گلا کٹا ہوا چڑھا ہوا تھا۔

اور ہوا جیسے جگ اور اشومیدہ اور سومہر کا بہت رواج تھا

سلطنت برطانیہ

انگلستان (جزایر برطانیہ[۱]) براعظم یورپ کے

آگے کی خبرگیری و مدد باب عالی سے ہوتی ہے اور پرستندگان تصویر شیطان ساکن کوہستان حلب جو ایک کرور سے زیادہ تھے اونھون نے اوس تصویر کا پوجنا چھوڑا اور پیشوائے اسلام کے سامنے اوس تصویر کو ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر لائے اور بطوع و رغبت اسلام قبول کیا۔ اور افریقہ مین ملک اوگانڈا کا بادشاہ مع اپنی تیس لاکھ رعایا اور فوج کے مسلمان ہو گیا۔

[۱] برٹن۔ البین۔ ویلس۔ اسکاٹلینڈ۔ ان نامون کی اصل بخوبی معلوم نہین بعضون نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ برٹن۔ برونس کے نام سے نکلا ہے اور برونس سکیس کا بیٹا اور شہر ٹرای کا رہنیوالا تھا بعضے کہتے ہین کہ گال لوگون نے اس جزیرہ کا نام البین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اسکے جنوب و مشرق کے کنارہ پر کھریا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہای لینڈ کے لوگ اسکاٹلینڈ کو اب تک اسی نام سے پکارتے ہین۔ لیکن اسکے اطلے مین کو نہ فرق کر دیا ہے اور البان

ناچ

عبادت

انسان کی قربانی

اور ان قانونون کے پابند تھے ایک جو کوئی کسیکو لڑنے کے لیے ٹوکدیتا تو اس سے لڑنا واجب ہوجاتا۔ دوسرے دو لڑنے والون مین تیسرا شخص مداخلت نکر سکتا۔ تیسرے جو شخص کسی عورت کے خاوند کو مغلوب و زیر کرلیتا وہ شخص اوس عورت کو جیت کرلیجاتا۔ چوتھی موت کو بیغیرتی سے بہتر سمجھتے۔ پانچوین انتقام لینا ثواب مین داخل جانتے تھے۔

اور تمام ہنود ہم خیال یا قریب قریب ہم خیال اس سبب سے رہے کہ وہ غیر قومون سے حتی الامکان الگ تھلگ رہے۔ اور چونکہ اہل ہند مین تقلید کا مواد بہت ہے لہذا مدام تقلیدی رسمیات کے بھور مین غرق رہے اور تحقیق کی سیدہی سڑک سے محروم۔ اور چونکہ ہندوستان گرم اور سیر حاصل ملک ہے اسواسطے اُسکے باشندے سست اور آرام طلب ہین جسمت ہمتون پس اونپر جو حملہ آور آیا فتحمند ہوا۔

ایک پرانگریزی مورخ نے اپنی تاریخ مین سکندر کے زمانہ کا حال ہند کے متعلق یون رقم کیا ہے۔ کہ سکندر کے ہمراہیون نے اس زمانہ کے ہندوستان کے رہنے والون کی راہ ورسم کا حال لکھا ہے ذیل کی لکھی ہوئی باتون سے جو کہ انتخابی ہین اون لوگون کو جو کہ ہندوستان کے حال سے واقف ہین یہ بات

گوشہ شمال و مغرب مین واقع ہے۔

یا البین کہتے ہین۔ یہہ لفظ (البین) سلٹک زبان کا ہے اور اسکے معنی سفید جزیرہ ہے اغلب ہے کہ لفظ البس اور الب سے نکلا ہے۔ ملک ویلس کے رہنیوالے ویلش کہلاتے ہین اسواسطے کہ سکسن لوگون کا قاعدہ تھا کہ جن لوگون کو وہ نہ جانتے تھے اونہین ویلش کہتے تھے کیا عجب ہے کہ یہ لفظ ملیچھ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جسکے اصلی معنی شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہین۔ ویلس کو کمبریا بھی کہتے تھے مگر یہان کے لوگ ہمیشہ سے اپنے تئین سمری کہتے ہین اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ قدیم سمبری سے علاقہ رکھتے ہین۔ اِسکاٹ لینڈ کا نام ایک قوم کے نام سے مشتق ہے جسے اسکوٹی کہتے ہین۔ شاید اس قوم مین اور سیتھینس مین جو یورپ کے شمالی ملکون مین رہتے تھے کچھ مناسبت ہے یہ لوگ (اسکوٹی) اوایل قرن سیوم مین ایرلینڈ کے شمال سے برٹن مین آئے تھے لیکن کئی سو برس کے بعد اسکاٹ لینڈ اونکے نام سے مشہور ہوا جب رومیون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین اس ملک کے جنوبی باشندے شمال کے لوگون کو کیولڈ ڈیون یعنی جنگل کے رہنے والے کہتے تھے

دریافت ہوگی کہ قدیمی باشندے حال کے باشندون سے کتنے ملتے ہین اول ہندوستانیون کا بدن نازک ہوتا تھا۔ [۲] دوسرے وے صرف اناج اور ترکاری کھاتے تھے۔ [۳] تیسرے وے ذاتون اور گروہون مین منقسم تھے اور خاندانون مین پیشے موروثی جاری تھے۔ [۴] چوتھے وہ سات برس کی عمر مین شادی کردیتے تھے اور بغیر ذات مین شادی کرنا منع تھی۔ [۵] پانچوین مرد کانون مین بالے پہنتے تھے اور رنگ برنگ کے جوتے اور برقعے بھی پہنا کرتے تھے اور سر اور کندھون پر کپڑا اوڑھتے تھے۔ [۶] چھٹے وہ منھ پر رنگ ملا کرتے تھے۔ [۷] ساتوین انھین یہ قاعدہ تھا کہ صرف بڑے آدمی چھتری لگایا کرتے تھے۔ [۸] آٹھوین دوباڑھی تلوارین اور کمانین جو کہ پیرون سے کھینچے جاتی تھین رکھا کرتے تھے۔ [۹] نوین وہ جنگلی ہاتھی ایسی تدبیرون سے پکڑا کرتے تھے جسطور پر اب بھی پکڑتے ہین۔ [۱۰] دسوین وہ بہت سفید روئی کے کپڑے بُن لیتے تھے۔ [۱۱] گیارہوین کاٹھ کے گھر بڑے دریاؤن کے کنارے پر واقع ہوتے تھے جنکو کبھی کبھی دریا کے بہاؤ کی تبدیلی کے وقت مٹا لیتے تھے [۱۲] بارہوین ہندوستان مین تاڑ کا درخت ہوتا تھا۔ [۱۳] تیرہوین بڑ کا درخت اکثر ہوتا تھا جسکے نیچے جوگی لوگ بیٹھے رہا کرتے تھے۔

(ان باتون سے ثابت ہوتا ہے کہ جو دستور ہندؤن مین

اور قدیم باشندے انگلستان

(جزائر برطانیہ) کے یافث بن نوح [۱] کی اولاد مین دو قبیلہ ہوے۔ سلٹ [۲] اور گوتھ

چنانچہ اسی وجہ سے رومیون نے اسکاٹ لینڈ کا نام کیلیڈونیا رکھا۔ لفظ انگلینڈ کے مشتق ہونے مین کچھ شک نہین ہوسکتا کہ یہ لفظ انگل لینڈ کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگلی سے مشتق ہے کہ اقوام سیکسن مین سب سے بڑی قوم کا نام تھا۔ چھوٹا جزیرہ یعنی ایرلینڈ اگلے زمانہ مین ایرنی کہلاتا تھا یہ نام سلٹک لفظ ایر سے نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہین۔ رومی لوگ اس جزیرہ کو ہائی برنیا اور السیولا سیکرا بھی کہتے تھے لیکن اب اسکا نام ایرلینڈ اور ایرن مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا پتہ مل سکتا ہے۔ (از وقائع نگار)

[۱] ٹرائی ایک بڑا شہر ایشیاے کوچک مین تھا یہان کے بادشاہ پرایم کے بیٹے پارس پر اسپارٹا کی شاہزادی عاشق ہوئی اور اپنے معشوق یعنی پارس کے ساتھ بھاگ گئی اہل اسپارٹا اپنی شاہزادی کو ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانیکو بڑی ننگ اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر

اب رائج ہین وہ ان دستورون سے جو کہ سکندر کے وقت مین اور دو ہزار ایک سو برس اب سے پہلے رواج رکھتے تھے بہت مختلف نہین ہین)۔

عورت کا نام مرد کے ساتھہ۔ جو عورات مرد کے ساتھہ تعشقانہ طرز معاشرت رکھتے ہین تو اون عورات کا نام مرد کے نام سے قبل وصل کر کے بولا جاتا تھا خواہ اُسکو شوہر نے کسی خاص وجہہ سے جدا کر دیا ہو جیسے سیتا رام کہ سیتا جی کو رام جی نے ایک شخص کے طعن اور شبہہ کی وجہہ سے جدا کر دیا تھا۔ خواہ عورت خود اپنے خاوند سے جدا ہو گئی ہو جسطرح رادہا کشن کہ رادہا اپنے پہلے شوہر کو چھوڑ کر کشن جی کے ساتھہ رہین۔ اور یا مرد عورت سے فرط محبت برتتا ہو جسطرح گوری شنکر کہ شنکر جی گوری جی سے کمال محبت رکھتے تھے۔

عمارت مین درمیان کا صحن کم ہوتا تھا اُنکی محرابین زیادہ نوکدار ہوتی تھین اور عمارتون پر نقش و نگار کرتے تھے اور پتاؤ اُنکے چھتون کے بہت نیچے ہوتے تھے اور وہ گنبد کی ساخت سے ناواقف تھے چنانچہ اُنکے پیمانے مندرون کی مقرنسی بناوٹ اور مخروطی صورت اس امر کی ظاہر شہادت ہے۔

باب دوم

طلوع نیر اسلام ہندوستان مین

تاریخ عرب مین مرقوم ہے کہ جب اسلام کا فتحمند جھنڈہ

سلٹ مقام ویلس کارنوال مین۔ اسکاٹ لینڈ۔ ایرلینڈ۔ وغیرہ مین رہتے ہین۔ اور قبیلہ گوتہ مقامات مذکورہ کے سوائے اضلاع شاداب اور بقاع پست ترین سکونت پذیر ہین

ٹرائی پر چڑہائی کی دس برس تک لڑائی رہی آخر سنہ ۱۱۸۴ قبل حضرت مسیح کے اسپارٹا والون نے اہل ٹرائی کو شکست دی اونمین سے ایک شاہزادہ انیس نامی اپنے بڈھے باپ انکیزیز کو اپنی پیٹھہ پر لاد کر بھاگا اور یورپ کے ملکون مین آوارہ و سرگردان رہا اسکنیس اسی انیس کا بیٹا تھا۔ اس لڑائی کے حال مین ہومر شاعر یونانی نے جسے ابو الشعرا کہتے ہین ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اُسکا نام الیڈ ہے اور اُسکا ترجمہ انگریزی اشعار مین پوپ شاعر نے کیا۔ (از مترجم وقائع نگار)

ف قوم سلٹ کے قریب ہی قریب **برٹان** لوگ ہین یہہ لوگ صوبہ **برٹانک** کے رہنے والے ہین جسے اگلے زمانہ مین **ارموریکا** کہتے تھے اور وہ فرانس کی انتہائی مغرب مین واقع ہے۔ (از وقائع نگار)

ہندوکش پہاڑ کی چوٹیون پر اپنا پھریرہ لہرانے لگا اور
توحید کے سورج نے اپنی روشن شعاعون سے شرک
کی تاریکی زابل اور کابل سے زائل کی۔ بیسیون (لنکا)
مین بسبیل دریا آفتاب توحید پرتو افگن ہوا تو ہنود نے
اپنے ہمسایہ اہل اسلام کو ستانا شروع کیا پس ۴۴ھ ۶۶۴ع
مین امیر معاویہ بن ابی صفیان کے عہد مین۔ اول امیر مہلب[1]
بن ابی صفرہ ہند مین داخل ہوا۔ اور بموجب اصول اسلام
کے اول اسلام (توحید) کی دعوت کی جب جواب
مین انکار ہوا تو جزیہ (خراج) چاہا جب ہنود نے دونون
سے انکار کیا تو صف آرائی کی ٹھہرائی اس لڑائی مین
ہندی اہل اسلام سے کئی چند زیادہ تھے لیکن عرب نے
اہل ہند کو شکست دی اور دس ہزار انفار گرفتار کیے
پھر تو گروہ کے گروہ بت پرستون کے خدای واحد
کی وحدانیت پر ایمان لائے۔ مہلب بن ابی صفرہ
ملک مفتوحہ کو اہل اسلام کے حوالہ کر واپس گیا پھر
ہند کے ہنود اور نئے مسلمانون مین امیر ناصر الدین
سبکتگین کے عہد تک خفیف چھیڑ چھاڑ رہی۔ جن مورخون نے
۱۵ھ (۶۳۶ع) مین حضرت عثمانؓ کی خلافت مین اہل عرب کا حملہ ہند پر

یونانی مورخ **ہیروڈوٹس** نے اپنی
تاریخ مین قبل ۴۵۰ حضرت مسیح کے اون
معادن ٹین کا ذکر کیا ہی جنکے لالچ مین افریقہ
اور اسپانیہ کی جہازان انگلستان مین آئی تھی۔
جرمنی مورخ **ٹاسیٹس** اور **ڈریوڈس**
سکیولس اور **جولیس** قیصر روم
نے انگلستان کا حال سابق یون بیان کیا ہے
کہ اس ملک مین جنگل اور ترائیان بہت ہین
اور سمندر کے کنارے چند قطعات مزروعہ
ہین۔ وسط مین زراعت بالکل نہین ہوتی
لوگون کی اوقات بسری صرف دودھ
اور گوشت سے ہوتی ہے۔ شمال کے
رہنیوالے درختون کی جڑ اور پتے کھاکر
بسر کرتے ہین اور جانورون کی کھال
پہنتے ہین۔ دست و پا برہنہ کو نیل سے
رنگین کرتے ہین **جولیس** کا قول ہے
کہ یہہ لوگ پیدل اور گھوڑون اور
رتھون پر لڑتے ہین۔ اُس زمانہ کی زمین
سے جو اشیا برآمد ہوی ہین اُنسے معلوم
ہوتا ہے کہ لڑائی کی گاڑی کی دھریون
مین ہنسیان جڑی ہوتی تھین اور

[1] تاریخ ملوک الارض مین ہے کہ قوم حمیر کے ایک بادشاہ الحارث الرائش
نے ہند پر حملہ کیا جو اول حملہ اہل عرب کا تھا مگر یہہ حملہ قبل قبول
اسلام کے معلوم ہوتا ہے۔

لکھا ہے خطا کی ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ سنہ ۲۴ھ مین
منصب خلافت پر منصوب ہوئے تھے۔
حجاج نامہ اور حاجی محمد قندھاری کی تاریخ مین مسطور
ہے کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عرب اور
سراندیپ (لنکا) مین آمدو شد تھی۔ آغاز اسلام مین
حاکم سیلون نے اسلام کے حالات دریافت کرکے
بت پرستی سے توبہ کر صحابہ کے عہد مین اسلام اختیار
کیا تھا اُسنے خلیفہ ولید عبد الملک کے واسطے تحفے
جہاز مین روانہ کیے تھے اور کچھہ حاجی بھی جاتے
تھے راجہ دیول (ٹھٹھہ) نے جہاز کو لوٹ لیا اور
آدمیون کو قید کیا بچے ہوؤن نے حجاج بن یوسفؒ
حاکم عراق سے فریاد کی حجاج نے خلیفہ سے غزاو
انتقام کی اجازت سے سترہ برس کے نوجوان
عماد الدین محمد قاسم بن عقیل ثقفی کو معہ سامان
قلعہ کشائی اور ملک گیری کے چھہ ہزار فوج پر
سپہ سالار کر شیراز سے سنہ ۹۳ھ مین روانہ کیا۔
محمد قاسم مقام دیول (ٹھٹھہ) کہ دریا کنارے ہے
پہنچکر اُترا اور ٹھٹھہ کا محاصرہ کیا اُسمین ایک بتخانہ
کہ درحقیقت قلعہ تھا جسمین چار ہزار راجپوت اور
تین ہزار برہمن مسلح اور ایک طلسم جسکو وہ لوگ ... محافظ

سلہ یہ اول شخص ہین جنھون نے دریا عبور کرکے ہند پر حملہ کیا۔

اُنکے برچھی کے پھل اور تیرون کے پیکان
سنگ چقماق اور برنج کے تھے جولیس
کا قول ہے کہ یہہ وحشی ہزارہا آدمیون کو
بڑے بڑے جھانکڑون مین بند کرکے
جلادیتے ہین۔ اور چور اور مجرم کی قربانی
اکثر کرتے ہین کیونکہ اُنکے عقیدہ مین
اُنکے معبود مجرم کی قربانی کو زیادہ
پسند کرتے ہین اور اگر مجرم نہین
ملتا تو بے گناہون کو بے تکلف قربان
کرڈالتے ہین۔ لہذا اُنکے مذبح آدمیون
کے خون مین رنگین رہتے تھے۔ مذہب
انکا ڈرواڈ تھا اور اُنکے ملاؤن
کا نام ڈرواڈس تھا۔ یہہ لوگ
سوائے خدا کے سورج چاند اور سانپ
اور درخت بلوط کی بھی پوجا پاٹ
کرتے تھے۔

باب اول

انگلستان مین رومیون کی سلطنت کا زمانہ ۵۵ برس قبل مسیح سے سنہ ۴۱۰ع تک تمام ۴۶۵ سال۔

جولیس قیصر روم جب گال یعنی فرانس

سلہ عربی زبان کی ... ہار ... جولیس ... فرمودہ ہے

بنایا تھا کہ کوئی اسپر غالب نہ آئے پہلے محمد قاسم نے
جعوبہ نامی منجلیق انداز کو حکم دیا کہ اس نشان پر سنگ
باراني کرو۔ جعوبہ نے بم کے سے گولے ایسے پتھر مارے کہ
نشان اور طلسم سب ٹوٹ پھوٹ گیا طرفین سے گھمسان
کی لڑائی ہوئی اہل عرب نے فتح پائی چار دیواری کو مسمار
کیا بہت غنایم ہاتھ آئے اور صدہا آدمی گرفتار ہوئے
غنائم کا خمس حجاج کو روانہ کیا اور باقی لشکر پر بانٹ دیا
پھر شہر **ہرون** (نیرون) کی طرف متوجہ ہوا راجہ ہرون
کا بھن آباد کے قلعہ مین جا چھپا شہر فتح ہوگیا۔ محمد قاسم
نے ہرون کو ایک مسلمان کے حوالہ کر شہر **سیوان**
کی راہ لی راجہ **کچرائی** نے مقابلہ کیا راجہ کو شکست
ہوئی **نیرون** نے راہ فرار لی محمد قاسم ظفرمند ہوا
اہل شہر کو امان دی پھر **سلہم** کے قلعہ کو فتح کیا اس
اثنا رمین دو ہزار سوار عربی حسب طلب محمد قاسم حجاج
کے روانہ کیئے ہوے پہونچے۔ ادھر راجہ نے پچاس
ہزار سوار راجپوت اور سندی اور ملتانی جمع کر
محمد قاسم سے لڑائی کی ٹھرائی محمد قاسم بھی چھہ
ہزار سوار سے مقابل ہوا پھر بیچ مین کھڑے ہوکر
کہا کہ اے اہل اسلام اے فاتحان سند تمہارے
بزرگون نے عزت کی زندگی پر بھی شہادت کے شربت
کو پسند کیا ہے پھر کیا تمکو منظور نہوگا بڑھو چند محاربہ

فتح کر چکا تو اُس نے سنہ ۵۵ قبل مسیح اسّی
جہازون مین بارہ ہزار فوج لیکر آبنائی
ڈوور سے عبور کر انگلستان پر حملہ کیا
لیکن طوفان کیوجہ سے ناکام گیا۔ گرمی
کی فصل مین پھر چالیس ہزار کا لشکر لایا
اور **کیسیولانس** کو شکست دی
اور چند آدمی یرغمال کے طور پر لیکر اور
کچھ خراج سالانہ مقرر کرکے **گال** کو
واپس گیا۔
سنہ ۴۳ء مین رومیون نے دوسرا
حملہ کیا اور اپنی رعایا انگلستان سے ہتھیار
چھین لیے۔ (جیسے گورنمنٹ انگریزی
نے بعد غدر سنہ ۱۸۵۷ء کے رعایا ہندوستان
سے) سنہ ۷۸ء مین قیصر **ڈومشین** کی
طرف سے **اگرکولا** انگلستان کا گورنر یعنی
حاکم مقرر ہوا۔ اور اُسنے انگلستان کے
وحشی بے ہنرون کو عمدہ عمدہ ہنر و فنون
سکھا کر انسان بنائے اسی گورنر کے زمانہ مین

اور یہ موافق اصل زبان رومی و یونانی کے ہیکیونکہ
حرف یائے رومی اور یونانی کو انگریزی مین
حرف جیم سے تبدیل کرلیتے ہین۔

آرڈر (راور) کے میدان مین ہوے لیکن کسی کا غلبہ بہ تیقین
سے معلوم نہین ہوا - آخیر لڑائی مین راجہ راے داہر
ہاتھی پر سوار ہو کر میدان جنگ مین آیا محمد قاسم نے بھی
قادر مطلق پر اعتماد کر فوج کی صف آرائی کی اور بہادران
عرب نے اشعار رجز پڑھنے شروع کئے اول فرداً فرداً
بہادران عرب و ہند نے ہنر دکھائے اکثر عرب کی ایک ایک
جوان نے ہند کے دس دس اور بیس بیس پہلوانون
کو برچھی اور تلوار سے قتل کیا - جب لڑائی مغلوب
نظر آئی تو راے داہر نے خود حملہ کیا عرب کی نفط
اندازون نے ایسی آگ برسائی کہ ایک شعلہ جوالہ کے
صدمہ سے راجہ کا ہاتھی راجہ کو لے بھاگا اور دریا مین
گھسگیا - محمد قاسم کے لشکر نے تعاقب کیا اور راے داہر
کو مار لیا باقی ہنود نے قلعہ آرڈر (راور) مین پناہ لی -
اہل عرب نے قلعہ کے تسخیر کی فکر کی راجہ کا لڑکا برہمن
آباد کے قلعہ مین بھاگ گیا لیکن راجہ کی بیوی پندرہ
ہزار راجپوت لے قلعہ سے نکل اہل عرب سے آ لڑی -
محمد قاسم نے تو عورت سے جنگ عار خیال کر التفات
نکی لیکن فوج کو جنگ کی اجازت دی - اہل عرب نے
ظفرمند ہو کر قلعہ راور کا محاصرہ کیا قلعہ والے
محاصرہ سے عاجز ہو کر اپنی عورت اور بچون کو آگ
مین جلا کر ایسے لڑے کہ سب مارے گئے جب عرب کے سوار

اہل انگلستان نے رومیون کا لباس
اور زبان اور طرز معاشرت اختیار کیا -
آخر مین اول صدی عیسوی کی پطرس
یا پولوس حواری نے انگلستان
مین مذہب مسیح کا رواج دیا - کچھ مدت
کے بعد بعض اہل انگلستان یعنی اسکاٹلینڈ
نے سرتابی کی رومیون نے خوب گوشمالی
کی - یہہ لوگ بالکل وحشی تھے ایک
خنجر ایک تلوار بیڈول بجاے پیکو لوہے
کے زنجیر مین معلق رکھتے تھے اور ایک
برچھی جسکے ایک جانب گھنٹی لگی رہتی تھی
اور ایک بے ڈول چمڑے کی ڈھال
اپنی حفاظت کے واسطے رکھتے تھے
(تیر کمان کے استعمال سے نابلد تھے)
چھہ صوبون پر رومیون نے انگلستان
کو منقسم کیا انگلستان کی اس زمانہ کی
کیفیت اور تاریخ (مثل ہندوستان کے)
مجہول ہونا معلوم ہے کیونکہ مانند اور
وحشی قومون کے ان لوگون کو تاریخ
سے کچھ مناسبت نہین رہی - رومیون
کی بدولت کچھ حالات معلوم ہوتی مین

قلعہ مین داخل ہوے تو چھہ ہزار راجپوت نے اور مقابل ہو کر عدم کی راہ لی اور تیس ہزار گرفتار ہوئے اور دو لڑکیان بھی راجہ کی اسیر ہوئین جنکو حجاج کے پاس خلیفہ کے لیئے روانہ کیا اور دیول (ٹھٹھہ) کے تمام ملک کو امراء عرب پر تقسیم کر دیا - اور برہمن آباد اور **ملتان** کو فتح کر ملتان کو دار الملک قرار دیا - اور مسجدین بنائین اِس وقت اہل اسلام یورپ مین دریا ابرو کے گرد کے ممالک اور ہند مین دریائے گنگا تک فتح کر چکے تھے - ایک سو چودہ برس تو اہل عرب خصوصًا بنی تمیم سندھ مین حکمران رہے پھر قوم سومرکان اور سمگان کے مسلمان فرقہ فرمان روا رہے - اور تاریخ خلفا مین امام سیوطی نے لکھا ہے کہ اہل عرب نے المہدی ابو عبد اللہ محمد بن المنصور کے عہد خلافت سنہ ۱۶۰ھ مین **جبل** ربد پہاڑ اربی وغیرہ کو فتح کیا - اس وقت اہل اسلام کے تحت و تصرف مین کل عرب اور اکثر حصہ افریقہ کے تھے اور ایشیا مین - عراق - شام - ایران - خراسان - مازندران - طبرستان - آذربایجان - سجستان - مکران - (بلوچستان) - سیستان - کرمان - قہستان - خجستان - تخارستان - ترکستان - مغربی خیوہ - بخارا - ترکمان - وغیرہ اور ترکستان مشرقی

(جیسے مسلمانون کی بدولت ہند کے) سنہ ۲۸۸ء مین **کاراشیس** بادشاہ بن بیٹھا اور زبردستی اپنے دعوے کو سلاطین روم سے قبول کرایا سنہ ۲۹۶ء مین **کاراشیس** کو برٹن کے ایک شخص **الکٹس** نے کٹار سے مار کر سلطنت انگلستان پر قبضہ کیا - وہ بھی تین برس کے بعد رومیون کی لڑائی مین مارا گیا - اور انگلستان مین رومیون کی دوبارہ سلطنت قایم ہوئی رومیون کی تعلیم نے اہل انگلستان کو تجارت و زراعت وغیرہ کے طریق اور سڑکون پر کنکر بچھانے کے اصول بتائے - سکّہ کے رواج کا بھی یہی زمانہ معلوم ہوتا ہے اور اُس زمانہ مین سکّہ پر چیونٹون کی شکلین مسکوک ہوتی تھین - رومی انگلستان مین اپنی چھاونیون مین (مثل انگریزون کے ہندوستان مین) الگ تھلگ رہے لیکن تعلیم و تلقین مین اونھون نے اہل انگلستان کے بخل نہین کیا (جیسا آریون اور

تاتارہ - گرگان - کیش - نخشب - فرغانہ - چاچ - اور **قتیبہ** رح نے خوارزم - وسمرقند - اور چین فتح کیا چنانچہ تاریخ طبری مین مسطور ہے - آرمینہ اور اُسکے ملحقات اور ہند مین سندھ اور دریا گنگ تک اور سیلون (لنکا) اور یورپ مین اسپین اور نصف فرانس الطالیہ روم تھی اندلس (اسپین) کو ۹۱ھ مین **طارق** نے فتح کیا تھا -

طرز معاشرت اہل عرب

طرز معاشرت خوراک خرما - گیہون کی روٹی - چاول اور پیداوار زمین اور گوشت مرغ دنبا بھیڑی - بکری - شتر - وغیرہ کا مذبوح - شراب کا استعمال مطلق موقوف خرید و فروخت ممنوع شرعًا حرام - اور عمدہ غذایون سے فالودہ روغن پستہ مین ترکیب دیکر تیار کرنا کھانا - اور ادنیٰ سے بڑھا ہوا یہہ کھانا تھا کہ مغز استخوان کو شہد مین معہ مصالحون کے پکانا کھانا -

لباس سر پر کلاہ اُسپر عمامہ عربی - سردی مین عمامہ کے تلے نیمہ - گلے مین قمیص (کرتہ) زانو تک اُسپر صدری پھر اُسپر ردا - یا عبا (چوغہ) عربی نیم ساق یا قدرے نیچا - ٹانگون مین تہ بند یا پاجامہ ٹخنون تک اور امام ابو یوسف[1] رح نے اپنے عہد قاضی القضاۃ مین

بیدوالون نے اہل ہندوستان کے ساتھ بخل کیا) سنہ ۴۱۸ع مین بادشاہ **اولولیس** نے اہل انگلستان کو اپنی حکومت سے آزادی دی -

طرز معاشرت اہل انگلستان کی رومیون کے عہد مین

انگلستان کے عہد عتیق کی تاریخ تو مثل ہندوستان کے قدیم زمانہ کی مانند وحشی قومون کے بے نام ونشان ہے لیکن جو غیر ممالک کے مورخون نے لکھا ہے اُس سے جو حال معلوم ہوتا ہے لکھا جاتا ہے -

خوراک - جولیس قیصر روم کا بیان ہے اور اسیطرح تاریخ کالیرین مرقوم ہے کہ اس زمانہ مین خوراک شمال کے رہنے والون کی درختون کی جڑ اور اُنکے پتے تھے اور زمین کی جڑی بوٹی پہ بسر کرتے تھے - اور وسط ملک کے لوگون کی اوقات بسری صرف چوپایون کے دودھ اور جانورون کے گوشت پہ ہوتی تھی

[1] اسلام مین اول قاضی القضات کا خطاب امام ابو یوسف کو ہوا

طرز معاشرت اہل عرب

لباس

عوام اور علما کے لباس مین یہہ امتیاز کیا کہ علما طیلسان اور پہنا کرین اور خلفاے عباسیہ کے عہد مین فوج کا لباس (وردی) سیاہ تھا اور باقی شرفا کو سبز لباس پسند تھا۔ پاؤن مین جرابین اور جوتا

تعلیم۔ اہل سلام کی تعلیم مین کسی قوم اور مذہب کی قید نہین عام ہے بتون کو توڑنا شرک و کفر سے اورون کو بچانا اُنکا شعار۔ عورتین برقعہ پہنکر خدائی واحد کی عبادت نمازین مردون کے شریک جماعت فرض ہوکر ادا ے فرض کرتی تھین

آداب حرب۔ لشکر حضرت صدیق اکبر کے نصایح کا کار بند رہتا تھا وہ یہہ ہین بارآور اور سایہ دار درخت نہ کاٹے جائین۔ کھیتیان پامال نہ کیجائین۔ عورتین۔ بچے۔ بوڑھے۔ اور ضعیف اور مریض ہرگز نہ قتل کیجائین اور راہب اور مقتدایان دین جو معبد مین عزلت گزین ہوگئے ہین انپر تلوار نہ بلند کیجاے۔ اور بھاگتون کو قتل نہ کیا جاے۔ اور اہل عرب کی سپاہ مین جو مسجد کے مصلے پر نمازیون کی صفون کے آگے نماز کی امامت کرتا تھا وہ ہی میدان جنگ مین بہادران اور دلاور مجاہدون کی صفون کے روبرو اعلے درجہ کی سپہ گری کے ساتھ افواج کو حسن تدبیر سے لڑاتا اور خود لڑتا تھا

کیونکہ زراعت سے کم واقف تھے صرف سمندر کے کنارے چند قطعات مزروعہ ہوتے تھے۔ رومیون نے کھیتی کیاری کو انگلستان مین رواج دیا۔

مورخ ٹاسیٹس اور جولیس کا بیان ہے کہ لباس مین فقط جانورون کی کھال پہنتے تھے اور چرند و پرند کے بال اور پرون سے بھی اپنی پوشاک بناتے تھے اسیطرح تاریخ انگلنڈ اسکاٹ مین مرقوم ہے۔ اور جولیس قیصر روم کی تصویر کے معاینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین بادشاہ تک گھٹنون کی برابر گھٹنا پہنتے تھے۔ اور نیچے کا حصہ برہنہ رہتا تھا۔ اور سر کے بال بڑے بڑے مانند عورتون کے اور دونون جانب سینہ پر چھوٹے ہوئے رکھتے تھے۔ اور برٹن کے جنوبی لوگ جو اہل فرانس سے میل جول رکھتے تھے وہ چند رنگ کے اونی کپڑے پہنتے تھے

اور اپنی شبیہ ہوتی تو اس سے زیادہ دوست رکھتا کہ اپنا سا سر وپائی کو دوست رکھتا ہے۔ اور بر وقت لڑائی کے اگر امیر فوج کو بھی مخالف فوج کا کوئی شخص اپنے مقابل لڑنے کیواسطے بلاتا تو سردار تنہا اُس سے جنگ کرتا اور مدد اور تنہا نہ لڑنے کو اپنی عار کا باعث جانتا تھا۔

آلات جنگ[1] جو اہل ہند کے پاس تھے وہ ہی اہل عرب کے ساتھ تھے لیکن قلعہ کشائی کا آلہ **منجلیق** جو بجائے گولہ قلعہ پر کام دیتا تھا اور آلہ **نفط۔ اندازی** (بارود وغیرہ) جسکے شعلہ جوالہ سے گھوڑے دشمن کے بھڑک جاتے تھے اور ہاتھی مُنہ موڑ میدان جنگ سے بھاگ جاتے تھے اہل عرب ہند میں لائے تھے۔ اور روضۃ الصفا میں ہے کہ خلیفہ مامون کے عہد میں عرادہ (توپ) کا نقشہ جم گیا تھا۔

طرز حکومت۔ ملکی انتظام نہایت خوب تھا کیونکہ اہل اسلام کے اصول شریعت کی رو سے یہہ امر ضرور ہے کہ

اور سونے اور چاندی اور برنج کی زنجیرین پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر مین زیور پہنتے تھے۔ اور قیصر روم جولیس کا بیان ہے کہ اہل انگلنڈ بجائے روپیہ چاندی اور سونے کی انگوٹھیان اور زیور استعمال کرتے ہین۔ اور تاریخ گلاڈ نمہ اور فوائح نگار انگلستان مین مسطور ہے کہ یہان کے لوگ دست و پا برہنہ کو نیل سے رنگین کرتے تھے (جیسے ہند کی نیچ قوم) اور تاریخ یورپ مصنف ولیم ہینک اور تاریخ جام جم مین مرقوم ہے کہ ہاتھ پیر کو گل ارمنی مین بھی رنگتے تھے اور تاریخ تاج انگلنڈ مین مرقوم ہے کہ اس عہد کے آدمی مثل جنگلی آدمیون کے جنگل مین بلا جھونپڑون اور مکانون کے وحشی ملکون کے وحشیون کی طرح وحشیانہ بسر کرتے تھے۔

ہتھیار۔ مورخ ڈیوڈ ہیوم اور جولیس کا قول ہے اور نیز تاریخ ممالک میں مرقوم ہے کہ انکے برچھون کے پھل اور بعد کو تیرون کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے ہوتے تھے۔ اور تاریخ و قائع نگار

[1] مدارج النبوت۔ روضۃ الاحباب۔ مواہب لدنیہ۔ احسن القصص۔ میں مرقوم ہے تلوار۔ زرہ۔ خود۔ تلوار کی چند قسمیں تھیں باعتبار ساخت کے دو دہاری اور سیف عجمی۔ قبضے انکے سونے اور چاندی کے اور جواہرات سے مرصع۔ زرہ بکتر کئی نوع کی تھیں بعض میں چاندی اور سونے کے حلقے عمدہ طور پر لگائے جاتے تھے۔ خود کئی قسم کے تھے سونے اور چاندی کا کام اوس پر نفیس ہوتا تھا۔ سپر۔ ڈھال چند طرح کی تھیں مدور گول مستطیل اور مثلث شکل سپر انواع اقسام کے نقش سے کندہ اور بہت قسم کے تھے۔

ایک عوام جماعت کے اجماع اور اتفاق سے ایک
دیانتدار خدا ترس متقی اور پرہیزگار حکمران اور حاکم
مقرر کیا جائے یہانتک کہ اگر حاکم بعد تقرر کے قرآن شریف
اور حدیث لطیف کے برخلاف عمل کرے تو قابل معزولی
ہے اور اہل اسلام کی حکومت قانون پر منحصر تھی
یعنی قانون حکومت کے تابع نہین تھا بلکہ خود حکومت
قانون کے تابع تھی - اور قانون ایسا کہ جسمین تاج اور
برکی (فقیری) ٹوپی اور دوشالہ اور کمبل برابر ہین - اور
محکمہ دیوانی اور فوجداری اور مال کے حاکم امین (منصف)
قاضی (جج) مفتی وغیرہ تھے - اور مرافعہ کی عدالت
(اپیل) اور بڑے کامون کے لیے مجلس شورہ (کونسل)
تھی - قومی پنچ بھی فیصلہ کرتے تھے - ذمی یعنی وہ
رعایا جو اہل اسلام کے سوا اسلامی حکومت مین
رہتے تھے اُنکے معاملون کا تصفیہ اُنکی قوم کے بزرگون
کے سپرد کیا جاتا تھا شاید جب ہی سے ہند مین پنچایت
کی بنا ہوئی - اور جو معاملہ عدالت مین پیش ہوتا تھا
وہ موافق اصول قوم کے ہوتا تھا (اسٹامپ کی علت
سے رعایا بری تھی) ذمی کے حقوق وہ ہی تھے جو
مسلمانون کے تھے صرف جزیہ (خراج) دینا پڑتا تھا جسکو
حق حفاظت کہنا چاہیے - ذمی اپنی مذہبی رسوم بے
روک ٹوک حسب دلخواہ ادا کرتے تھے اور جیسے پہلے ہندو انہ

انگلستان مین ہے کہ یہ لوگ بالکل وحشی
تھے ایک خنجر (چھری) ایک تلوار بینڈولی
اور بجائے پٹکہ لوہے کی زنجیر مین معلق
رکھتے تھے اور ایک برچھی جسکے ایک
طرف گھنٹی لگی رکھتے تھے اور ایک بیدوڈول
چمڑے کی ڈھال اپنی حفاظت کیواسطے
رکھتے تھے -

عبادت - سوائے خدائے واحد کے
اہل انگلنڈ چاند سورج اور سانپ اور
درخت بلوط وغیرہ کو پوجتے تھے جولیس
کا بیان ہے کہ یہ وحشی اپنے معبودون
باطلہ (دیوتاؤن) پر بے گناہ انسانون کو
بے تکلف قربان کر ڈالتے ہین - اور پھر مذہب
مسیحی نے یہان رواج پایا لیکن اول
صدی مین ہی اُسکے توحید کے نورانی
چہرہ کو تثلیث کی تاریکی نے تیرہ و
تار کر دیا - مورخ سکپولس رقمطراز ہے
کہ رومیون نے اِس ملک مین زراعت
اور تجارت کا رواج دیا اور زر مسکوک
اور سکہ جاری کیا - اور راستون کے
نشیب و فراز کو ہموار کرایا - تاریخ یورپ

عبادت

سلطنت سے مقرر ہوتا تھا اُسکو حکومت اہل اسلام
جاری رکھتے تھے دیکھو سندھ کے برہمنون نے
جب محمدؐ قاسم سے عرض کیا کہ خزانہ راج سے ہمکو مندرون
کے لیے آدھ آنہ روپیہ ملتا تھا اب انکی مرمت کیواسطے
درکار ہے مرحمت فرمائی محمدؐ قاسم نے اسکے دینے
مین تردد کیا اور خلیفہ کو لکھا خلافت سے جواب آیا
کہ جو سابق سے مقرر ہے اُسکو بحال رکھو۔ محمدؐ قاسم
نے برہمنون کو بلاکر جو حساب سے برآمد ہوتا تھا عطا کیا۔
امام غزالی علیہ الرحمتہ نے لکھا ہے کہ خلافت کے زمانہ
مین خلفاے رسول اللہ اور بعد اُنکے بادشاہ اسلام
اس بات کو پسند کرتے تھے کہ لوگ انکی خطا پر گرفت کرین
گو وہ منبر ہی پر کیون نہ بیٹھے ہون چنانچہ ایک مرتبہ
حضرت عمرؓ بن الخطاب منبر پر خطبہ پڑھنے مین فرمانے
لگے کہ اے لوگو جو شخص تم مین سے مجھہ مین کچھہ کجی دیکھے
وہ میری کجی کی اصلاح کردے اس بات کو سنتے ہی
ایک نوجوان اُنمین سے اُٹھا اور اُسنے کہا کہ ای عمرؓ
قسم ہے خداے پاک کی اگر ہم تجھہ مین ذرا بھی کجی دیکھتے
تو ہم اس تلوار کے زور سے سیدھی کردیتے حضرت
عمرؓ نے یہہ سنکر خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ الحمد للہ اس
امت مین ایسے لوگ موجود ہین کہ عمرؓ سے شخص کی
کجی کو تلوار کے زور سے سیدھا کر سکتے ہین۔ اور مدعی

مصنفہ ولیم پینک اور تاریخ جام جم
مولفہ فرہاد میرزا کا بیان ہے کہ جولیس
کی آمد کے زمانہ مین اہل انگلستان
سترہ قبیلہ مین منقسم تھے اور ہر گروہ
کا سردار جدا جدا تھا اور سب لکھنے پڑھنے
سے ناواقف تھے رومیون نے اُنکو لکھنا
پڑھنا سکھایا۔ تاریخ وقائع نگار انگلستان
مین مرقوم ہے کہ اُنکی ملاؤن کا نام ڈرواڈس
تھا۔ اور وہ بلوط کے درختون کے نیچے
رہا کرتے تھے اور وہین اپنا پوجا پاٹ
کرتے تھے۔ اور سال مین تین دن عید
کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے کہ
جب اناج بویا جاتا ہے۔ اور ایک عید
اُسوقت کرتے تھے جسوقت اناج پکتا ہے
اور ایک عید اُسدن جسدن غلہ کاٹا
جاتا تھا۔ علاوہ ان تین عیدون کے
ہر سال مین اُس مہینے کی چھٹی تاریخ
جو قریب دسوین ماہ مارچ کے شروع
ہوتا تھا اُنکے یہان نوروز ہوتا تھا
اس عید مین یہہ دستور تھا کہ اُنکے
ملاؤن مین سب سے بڑا ملا سونے کی چھری

اور مدعا علیہ عدالت مین ایک حالت مین ہوتے تھے
انصاف
چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ
کے پاس آیا اور اُسنے حضرت علیؓ پر کچھ دعوی کیا حضرت
علیؓ اُسوقت حضرت عمرؓ کے برابر بیٹھے تھے پس حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابوالحسنؓ تم بھی مدعی کے برابر جا کھڑے
ہو پس حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے ارشاد کے موافق کھڑے
تو ہوگئے مگر چہرہ آپکا متغیر ہوگیا لیکن جب مقدمہ فیصل ہوگیا
اُسوقت حضرت علیؓ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مدعی
کے برابر ہونے سے خفگی کے کیا معنی تھے حضرت علیؓ
نے فرمایا کہ مین مدعی کے برابر کھڑا ہونے سے نہین
خفا ہوا بلکہ مین اس سبب سے خفا ہوا کہ آپنے دشمن کے
سامنے میری کنیت کے ساتھ مجھکو پکارا۔

دورہ
مقریزی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کا دورہ
رعیت کے حال کے دریافت کے واسطے اہل عرب کے آغاز
آمدنی ملک
اور اقوم المسالک مین منقول ہے کہ خلفائے راشدین
کے عہد مین ملک مصر کا خرچ ستر کروڑ روپیہ تھا۔ پس
اسپر قیاس کرو اُن ممالک کو جو سوائے ملک مصر کے
اہل عرب کے قبض وتصرف مین تھے۔ اور ابن خلدون
کی تاریخ مین مسطور ہے کہ رشید عباسی کے زمانہ مین جو
محصول سلطنت کا بیت المال مین آتا تھا وہ ساڑھے
سات ہزار قنطار سونا تھا جو ایک پدم چالیس کرور سکہ

بلوط کے درخت پر کی بیل کاٹ کاٹ کر
نیچے پھینکتا تھا اور جب اُس مقدس
بیل کی ٹہنیان گرنے لگتی تھین تو
اور ملا اپنے سفید قباؤن کے دامن
پھیلا کر ادہنین لے لیتے تھے۔ ان
رسوم کی علامتین ابتک موجود ہین
خصوصًا انگلستان کے جنوبی صوبون
مین کہ وہان کے لوگ ابتک مئی کی
عید مین خوشیان مناتے ہین اور
تماشے کرتے ہین۔ اور جب اناج کاٹا
جاتا ہے تو اُسوقت بھی ایک عید کرتے
ہین۔ اور وسط گرما کی عید مین شام
کو آگ کی روشنی کرتے ہین۔ اور کرسمس
(یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو
درخت پر سے بیلین کاٹتے ہین۔

تعلیم اہل تواریخ کا بیان ہے کہ اہل
انگلستان قبل آنے جولیس قیصر روم کی
لکھنے پڑھنے سے بالکل نابلد تھے اور
نوشت وخواند اُنکو مطلق نہین آتی
تھی اور تاریخ انگلستان مصنفہ گارڈنر
مین مرقوم ہے کہ رومیون نے اہل انگلنڈ کو

نفرقی کے بیڑ بر ہوتا ہے (افسوس ہند کا اس زمانہ کا جدا
ماحصل ہمکو معلوم نہین ہوا) اور قرۃ العیون مین مرقوم
ہے کہ جسکو فرانسیسی زبان سے شیخ احمد زراقی نے
ترجمہ کیا ہے کہ مسلمانون نے آٹھ برس کے زمانہ مین جسقدر
ممالک فتح کئے اُسقدر ملک رومیون نے آٹھ صدی مین
بھی فتح نہین کیئے۔

صنعت

صنعت۔ اور تاریخ اقوام الممالک فی معرفتہ احوال
الممالک مین مذکور ہے کہ اکثر اہل اسلام ہی کی صناعیان
اہالیان یورپ کے ہان ہنوز رائج ہین اور جو یورپین
منصف مزاج ہین وہ مسلمانون کے قدیمی علم و فضل
کو اور صناعی مین سب قومون سے انکے سابق ہونے
کو تسلیم کرتے ہین۔ اسیطرح تاریخ ڈروی مین مرقوم ہے
جو فرانس کے وزیر اعظم کی تالیف ہے۔

ایجاد پیمایش وغیرہ

ایجاد پیمایش وغیرہ۔ اور اہل عرب نے کرے کی پیمایش
کا آغاز کیا اور صحرائی سنجار کی مسافت کو ناپ کر بغدادی
علمانے خلیفہ ہارون رشید کے عہد مین کرویت زمین
کو ثابت کر دیا اور وہی مورخ لکھتا ہے کہ اقلیدس
کی شرح اول اہل عرب نے کی اور زیچ بطلیموس کو
درست کیا۔ اور اعتدال اوقات کا اختلاف اور
منطقۃ البروج کی تحریج کا حساب اور سنین شمسی اور
زمنی کا اختلاف لکھا اور اسمین چند دقیقون کا فرق نکالا

لکھنا پڑھنا سکھایا اور وحشی حیوانون
سے انسان بنایا۔

باب دوم

زمانہ قوم سکسن کا انگلستان مین سنہ ۴۱۱ سے سنہ ۱۰۶۶ تک تمام ۶۵۶ سال

رومیون نے جب انگلستان کو آزاد
کیا تو اہل انگلستان اپنی کم لیاقتی سے
ملک کا انتظام نکر سکے اور اہل انگلستان
کا سقیم حال دیکھکر ڈینمارک اور جرمنی
اور پکٹ اور اسکاٹ لوگ شمالی و
مشرقی ملک کو غارت اور تاراج
کرنے لگے۔ اور بستیون کو جلا کر خاک سیاہ
کر دیا اور اس زمانہ مین باہم اہل انگلستان
مین نفاق کا مادہ مشتعل تھا۔ مدتون
یہی کیفیت انگلستان کی رہی۔
پھر سو برس تک دریائے **الب** اور
رہاین کے دوآبہ کے لٹیرون کے
گروہ کے گروہ جو قوم **جوٹس** اور
انگلس اور **سکسن** سے تھے
انگلستان مین آئے اور اوسپر قابض

ایجاد کاغذ۔ اور کاغذ اہل عرب نے ایجاد کیا اور اُسنے ایسا فائدہ دیا جیسا کپڑے کی ایجاد نے دیا
تقطیر آب۔ پانی کی تقطیر کے طریق عمدہ ایجاد کیئے۔
اور علم جغرافیہ مین اہل عرب نے اپنی سیر و سیاحت اور دور دورانہ ممالک پر فتح نصیب ہونے سے عمدہ نکات اور مقامات ظاہر کیئے۔ اور عمدہ حوض اور فوارے اور سنہری نقاشی کی بنیاد قایم کی۔
اور تجارت کو اہل عرب نے کوہ ہمالیہ سے کوہ پیرینی تک جو فرانس اور اسپین کے مابین ہے پھونچا دیا۔
اور تاریخ ڈرڈی مین ہے کہ ایام ماضیہ مین کوئی سلطنت اسقدر وسعت و فسحت مین نہین ہوئی۔
اختراعات علوم۔ اور اہل عرب نے اور بہت ایسے علوم ایجاد کیئے کہ جنکے نظیر اور قومون مین باوجود عمدہ شایستگی کے اب تک موجود نہین۔ علم اسماء رجال اُن ہی کی ایجاد ہے جسپر کتب تواریخ اور کتب سیر وحدیث کی روایات کے صحت وسقم کا دار مدار ہے
ڈاکٹر اسپرنگر کا قول ہے۔ کہ علم اسماء الرجال پر مسلمان جسقدر ناز کرین زیبا ہے۔ ہمکو پانچ لاکھ عالمون کا تذکرہ انکی کتابون مین ملتا ہے۔ علم سیر کے اول یہی موجد ہین جسمین سیر النبی اور سیرت شامی وغیرہ ہے۔ اور علم اصول کے یہی مخترع ہین جسمین

ہو گئے اور اونھون نے سات ریاستین قایم کین۔ جو ہفت ریاستہائے سکسن مشہور ہین۔
ان ریاستون کے بادشاہ آپس مین لڑتے جھگڑتے رہتے تھے اور لڑائی کے زمانہ مین جو حال رعایا کا ہوتا ہے وہ معلوم۔ پس ان لڑائیون مین لوگ عیسائی مذہب کو بھی بھول گئے تھے۔
۵۹۶ء مین پوپ گریگری نے کچھ نوجوان قوم انگلس کے خریدے اور اونھین پڑھا لکھا کر واسطے ترویج دین مسیحی کے روانہ کرنا چاہا لیکن بجائے انکے اگسٹاین راہب کو مع چالیس راہبون کی واسطے تعلیم مذہب مسیحی کے انگلستان کو روانہ کیا۔
اول دین مسیحی ایتھلبرٹ بادشاہ کینٹ نے قبول کیا۔ اور کچھ عرصہ بعد سیبرٹ بادشاہ اسکس نے بھی دین مسیحی قبول کر کے اپالو دیبی اور ڈیانا کا مندر کھدوا کے پیطرس اور پولوس حواری کا گرجا بنوا دیا۔

توضیح - وتلویح - وتصریح وغیرہ ہین -
علم مناظرہ کے یہی بانی ہین جنمین ابحاث باقیہ اور رشیدیہ اور اصول مناظرہ وغیرہ ہین - علم کلام کے یہی موجد ہین جنمین شرح عقاید نفسی وجلالی وغیرہ ہین - اور علم فقہ اور علم حدیث اور علم تفسیر جنمین صدہا کتب موجود ہین اہل اسلام سے مخصوص ہین علم جبر و مقابلہ کی اختراع ابوموسٰی سے ہے - چنانچہ اہل یورپ[1] ہنوز الجبرہ بولتے ہین جو عربی لفظ ہے اور اہل عرب نے سفرنامے اور احوال سفر کے قلم بند کرنے کی ابتدا کی اور مشاہیر اور معروف لوگون کی زندگی کے حالات تواریخ[2] مین درج کرنا اختراع کیا اور علم معنی اور علم بیان

[1] چنانچہ مورخ فرانس سدیو نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے -
[2] ہنری الیٹ نے اکیسواُنچاس جلد کتاب تواریخ مصنفہ اہل اسلام متعلق ہند جمع کی تھین اور دو سو سے زیادہ کی تلاش تھی جسکی فہرست چھاپکر تقسیم کی تھی اور وہ اُسکے مرنے کے بعد انگلستان بھیجی گئین تاریخ جبروتی مین مرقوم ہے کہ اہل اسلام نے ایک ہزار تین سو کتابین تواریخ کی لکھین جنمین سے تاریخ ابن اثیر بارہ[12] جلد مین اور تاریخ بغداد مصنفہ ابوبکر پندرہ[15] جلد مین اور تاریخ مرو بیس[20] جلد مین اور تاریخ مرات الزمان چالیس[40] جلد مین اور تاریخ حافظ ابن عساکر ستاون[57] جلد مین ہے وغیرہ وغیرہ اور جب سے ایک ہزار ہا اور تصنیف اور تالیف ہوئی ہین -

اور شاہ اڈون نے بعد عیسائی ہونے کے دین مسیحی کی بہت اشاعت کی اور قدیم دیوتاؤن کی پوجا پاٹ قطعًا ترک کردی اور کولیفی مجتہد نے بت شکنی مین سبقت کی -
جزیرہ آیونا مین راہب کولمبا نے ایک عیسائی مدرسہ قایم کیا تھا اور اُسکے توابع نے اسکاٹلینڈ اور انگلینڈ مین مدارس جاری کیے تھے - کولمبا راہب موحد تھا اور کلیسائی روم کے (کیونکہ یہہ صلیب پرست اور تثلیث کے قایل ہین) مخالف تھا - لہذا پھر صلیب پرست موحدون کے سدراہ ہوئے - اور باطل (برعکس) حق پر غالب آیا -
القصہ گھٹ کر یہہ سلطنتین تین باقی رہگئین اور اُنکے بادشاہون مین بادشاہ افا قدرے اچھا تھا اور اُسکے سکون اور تمغون سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مہذب بھی تھا -

سلطنت بادشاہ ہیوٹرک

اور علاوہ بدیع جمیمین اسرار البلاغت اور معیار البلاغت وغیرہ کتب ہین اس عمدگی سے بیان کیا کہ جسکا نظیر اور زبانون مین کالمعدوم ہے -

ایجاد گھڑی - اور اہل عرب نے دریافت اوقات کا آلہ بنایا جسکو گھڑی کہتے ہین ابو عبد اللہ نے ایک عجیب دھوپ گھڑی ایجاد اہل عرب کا حال لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ کمرے مین دن کی گھڑیون کے شمار کے موافق چھوٹے چھوٹے طاق ہین اور ان طاقون مین شیشے لگے ہین - ان شیشون کے بیرونی رخپر زرد رنگ دیا ہے اور اندر کیطرف سبز - اور یہہ صنعت رکھی ہے کہ دن کی ایک ایک گھڑی جو جو گذرتی ہے وہ وہ ایک ایک طاق کے شیشے کا اندرونی سبز رنگ باہر کیطرف ہو جاتا ہے اور بیرونی زرد رنگ اندر کیطرف ہو جاتا ہے گویا یہہ گھڑی ہے اور اسی سے دن کا اندازہ کیا جاتا ہے - اور بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ خلیفہ مامون رشید کے عہد مین ایک عرب نے ایک گھڑی اس قسم کی تیار کی تھی کہ ہر گھنٹہ پر اُسکا پردہ خود بخود کھلتا تھا اور اُس سے ایک پتلا بصورت انسان نکلتا تھا اور اوقات کی مقدار

بعد وفات انگا کے ہبوٹرک نے سلطنت غضب کر کے ایڈبرگا انگا کی بیٹی سے شادی کر لی ایڈبرگا اپنے شوہر کو زہر دیکر فرانس کو بھاگ گئی اور اٹلی مین جاکر بھیک مانگ کر مرگئی -

بادشاہت اگبرٹ

بعد وفات بیوٹرک انگلستان پر اگبرٹ قابض ہوا - اب جو سلطنت قایم ہوی اُسکا نام انگلینڈ رکھا گیا - کیونکہ جن تین قومون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اُنمین قوم انگلی سب سے قوی تھی -

طرز معاشرت اہل انگلستان کی عہد قوم سکسن مین

اس عہد کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل انگلستان نے کچھہ خوراک اور پوشاک وغیرہ مین معتدبہ اختراعات اور ترقی نہین حاصل کی تھی کیونکہ ایک تو باہمی نفاق اور آپس کے لڑائی جھگڑا ان مین

اور گھڑی ·

بادشاہت اگبرٹ

طرز معاشرت اہل انگلستان کی عہد سکسن مین -

خلیفہ مامون رشید کے عہد کی گھڑی -

کی مناسب گھنٹہ بجاتا اور پھر پردہ مین چھپ جاتا تھا۔

ایجاد دھوپ گھڑی۔

ایجاد دھوپ گھڑی۔ دھوپ گھڑی (سن اول) کی ایجاد فقہا نے اسطرح کی کہ جب جنگل مین ظہر و عصر کے وقت کی شناخت دشوار ہوی تو زمین کا سطحہ صاف کرکے ایک لکڑی نصیب کی اور جب اُسکا سایہ کم ہوتے ہوتے کم ہونا موقوف ہوگیا تو اُسکا نام سایہ اصلی رکھا اور جب اصلی سے زیادہ ہونے لگا تو ظہر کے وقت کا آغاز مانا اور سایہ اصلی پر جب ایک مثل یا دو مثل زاید ہوگیا علی اختلاف القولین تو عصر کا وقت ہوگیا۔

ایجاد ریت گھڑی و پانی گھڑی۔

لیکن ریت گھڑی اور پانی گھڑی کی ایجاد کا زمانہ صحت کے ساتھ معلوم نہین ہوا۔

ایجاد گھوڑدوڑ و علم اصول۔

ایجاد گھوڑدوڑ و علم اصول۔ آثار اعلام الوری اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ شتر اور گھوڑدوڑ وغیرہ اہل عرب مدینہ کی ایجاد ہین۔ اور علم اصول محمد حنیفہؒ نے ایجاد کیا۔

ایجاد ڈاک و ہرکارہ۔

ایجاد ڈاک و ہرکارہ۔ منتظم ابن جوزی اور اعثم کوفی اور روضۃ الصفا مین ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت مین قادسیہ کے مقام پر جو لڑائی جسمین شہر مداین فتح ہوا سعد بن ابی وقاص اور یزدجرد آخری بادشاہ ایران کے سپہ سالار رستم

مبتلا تھے اور دوسرے باہر کے حملہ آوروں سے جو کہ بستیون کو جلاتے اور مالون کو لوٹتے اور آدمیون کو قتل کرتے اور مخلوق خدا کی جانون کو بہت بیرحمی سے تلف کرتے تھے۔ نہایت بے چین اور بے آرام تھے۔ کم سے کم چارسو برس تک تو سارے ملک مین یہی لوٹ کھسوٹ اور لڑائی جھگڑے رہے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جدال و قتال آداب اور اخلاق کے خلاف ہے پس وہ اُنکا مصلح اور تہذیب کنندہ کیونکر ہوتا۔ اور اگر اُنکے امراؤ کو قتال و جدال اور لڑائی جھگڑون سے کچھ تھوڑی سی بھی مہلت ملتی تھی تو وہ اپنا جی ہرن کی شکار اور باز کے شکار اور کھیل کود وغیرہ سے بہلاتے تھے پس اُس زمانہ کے عمدہ سے عمدہ شایستہ اور اچھے سے اچھے مہذبون کی

فرخزاد سے واقع ہوئی تھی اُسمین جلد خبر آنے کیواسطے بکارے کی ڈاک قایم کی گئی تھی جو تیلی قون کی مانند خبر رسان تھی۔ اور اسیطرح تاریخ ابن اثیر مین مرقوم ہے۔

ایجاد اسیائے بادی ۔ مستغفی اور غنیہ اور روضتہ الصفا سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسیای ہوا (ہوا کی چکی) کا رواج و ساخت حضرت عمرؓ کی خلافت کی پہلے سے تھا

دربان ۔ مقصد الوری اور مقصد اقصی اور روضتہ الصفا مین منقول ہے کہ خلفاء رسول اور اُنکے عہد کے حکام اپنے دروازہ پر دربان اور چوکی پہرہ اس غرض سے نہین رکھتے تھے کہ اہل معاملہ بے تکلف آئین اور اپنی داد رسی چاہین۔

ایجاد شفاخانہ وغیرہ ۔ عبد اللہ بن سہیل نے کتاب اوایل مین نقل کیا ہے اور نیز روضتہ الصفا مین مرقوم ہے کہ اول محمل حجاج ابن ابو یوسف نے ایجاد کیا۔ ولید ابن عبد الملک نے ہر نابینا کیواسطے ایک آدمی راستہ چلانے اور پھرانے کو مقرر کیا اور جذامیون کو جدا مکان مین رکھنا قرار دیا اور اُنکی خدمت کیواسطے ہر ایک کے لیے ایک خدمتگار مقرر کیا اور اُنکی خوراک اور پوشاک اور علاج کا انتظام خزانہ سرکاری سے کرادیا اور جسکے دونون پیر

طرز معیشت اس زمانہ کے نیم وحشی قومون سے بھی گئی گذری اور بھونڈی تھی

اسلحہ ۔ تاریخ انگلنڈ کالیر مین مرقوم ہے کہ دزدان غارت گر انگلستان اپنے تئین سلطان البحر کہتے تھے اور جن ہتیارون سے مارتے دھاڑتے اور کاٹتے چھانٹتے تھے وہ کلہاڑی اور برچھی اور گرز تھے۔

بت پرستش ۔ اس لوٹ مار اور بے چینی کے ایام مین لوگ مذہب عیسائی کو بھی بھول بسر گئے تھے اور مذاہب باطلہ جاری ہو گئے تھے۔ لیکن ایک مدت کے بعد پھر بت توڑے گئے اور مندر اور کفار کے معبد مسمار کیئے گئے چنانچہ وقائع نگار انگلستان اور تاریخ جام جم مین مرقوم ہے۔ اور آپالو دیبی کا مندر جو ویسٹ منسٹر مین تھا اور ڈیانا دیبی کا مندر بھی کھدوا ڈالا اور بجائے اُنکے پطرس حواری اور پولوس حواری کے نام کا گرجا بنایا گیا۔

سکہ و تمغہ ۔ اور بادشاہ افغانے

لئیے تھے اسکو بھی ایک خدمتگار دیا اور روضتہ الصفا
مین منقول ہے کہ ہشام ابن عبد الملک نے ضعیف
مردون اور عورتون اور اندھون وغیرہ کے واسطے
ایک ایک خدمتگار اور خوراک اور پوشاک اور طبیب
مریضون کے علاج کیواسطے خزانہ شاہی سے مقرر کیا۔

مجلس شوریٰ۔ اگرچہ مجلس شورہ اہل اسلام کے احکام
الہی سے ثابت اور مقرر تھی لیکن ولید ابن عبد الملک نے
[illegible] اونے ایک میر مجلس مقرر فرماکر انفصال مقدمات
کے لیے ارباب جلسہ (کونسل) قرار دی تھی چنانچہ
روضتہ الصفا مین منقول ہے۔

لگان زمین۔ موضح قران اور دیگر کتب تفاسیر
مین مشرح مسطور ہے کہ اہل عرب مسلمان لگان زمین
کی پیداوار پر بیسوان حصہ اُس زمین کا جسکو پانی دیا
جاتا تھا یعنی چاہی پر اور دسوان حصہ بارانی پر لیتے تھے۔
اور نہ یا اونتیس حصہ حق زمیندار تھا اہل اسلام کا دستور
تھا کہ جو زر لگان جس ملک اور جس موضع کا ہوتا اُسکو
اوسی موضع کے مناسب امور مین صرف کرتے اور جب
مصارف سے زیادہ ہوتا تب بیت المال مین جمع کیا جاتا۔

امن۔ اہل عرب کی سیرت مین داخل تھا کہ جسکو
اپنی امن مین لیلیتے تھے اگرچہ اُسکا دشمن سلطان
زمان ہوتا اور اُسکو طلب کرتا تو اپنی جان دینے مین

سکون اور تمثون کا رواج دیا جسسے اُسکا
زمانہ کچھ شائستہ اور مہذب معلوم ہوتا ہے

عمارت اور پتھرون کو تلے اوپر
رکھکر بڑی بڑی عمارتین بناتے تھے چنانچہ
اون بیڈھنگی عمارتون مین سے اسٹونہنج
ضلع ولٹ شیر مین اور اسٹنس جزایر
ارکنی مین ابتک موجود ہین جو اگلے
زمانہ کے لوگون کی یادگار ہین اور
اُس عہد کی کیفیت کو زبان حال سے
مفصل بیان کرتی ہین۔

باب سوم

عہد بادشاہان سکسن سنہ ۸۲۷ء سے سنہ ۱۰۱۷ء تک تمام ۱۹۰ سال

جرمنی کے جنگلی جو ملک ڈنمارک مین
خانہ بدوش تھے اونھون نے **اگبرٹ**
کے زمانہ مین انگلستان پر حملہ کرنے
شروع کئے اور ملک کی لوٹ مار مین
مشغول رہے (کیا خدا کی شان ہے
یہی قوم انگلستان پر چند روز بعد
فرمان روا ہوی) سنہ ۸۳۶ء مین شاہ
اگبرٹ مرگیا اور اُسنے چار بیٹے [illegible]

انگلو ... بیچ نہیں ہوتا تھا لیکن مہمان اور امان ہوائی کو نہیں دیتے تھے۔

ایجاد ڈاک لنگرخانہ وغریب خانہ وحوض وچاہ وغیرہ۔ محمد ابن علی مصری کا بیان ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے بر سر راہ چاہ اور حوض اور تالاب اور مسافرون کے قیام کو مکان بنوائے اور زبیدہ رشید کی زوجہ نے اشیاء مذکورہ اور بغیر ہی اور لنگرخانہ اور رباط وغیرہ تیار کروائے۔

ڈاک۔ روضۃ الصفا اور دیگر کتب تواریخ مین منقول ہے کہ ۱۷۵ ہجری مین خلیفہ ہارون رشید نے ڈاک جاری کی تھی کہ روزانہ خبر امیر لشکر کو پہونچتی تھی اور سرائے اور غریب خانہ غربا کیواسطے بنوائے۔

عجیب بناوٹ۔ اور دوسری صدی ہجری مین محمد ابن سہل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ منتصر باللہ کے عہد دولت مین کپڑے کی بناوٹ مین یہہ اختراع ہوا تھا کہ اس مین عبارت اور ہیئت وصورت حسب مطلوب کی بنجاتی تھی۔ اور خلیفہ مذکور نے شفاخانہ اور دار القرائت بنوائے (پڑھنے کا مکان)۔

کتب خانہ ومدارس۔ اور تاج الدین علی مورخ بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ خلیفہ ناصر الدین نے ضیافت خانہ اور مسافرخانہ بنوائے اور عام کتب خانہ رفاہ عام کے واسطے کھلوایا

اوسبرگا سے جو اسکے ساقی کی بیٹی تھی چھوڑی۔ اور وہ چارون بترتیب بادشاہ ہوئے تاریخ گارڈنر مین مرقوم ہے کہ اگبرٹ کے عہد مین انگلستان مین کثرت سے خونریزی اور ابتری پھیلی ہوئی تھی۔ اگبرٹ نے چھوٹی ریاستون اپنی ماتحت سے یہہ معاہدہ کرایا کہ اُس سے اور آپس مین نہ لڑین جھگڑین اُسکے زمانہ مین ڈنمارک وغیرہ سمندر کی راہ سے کشتیون مین آتے تھے اور کنارے کے ملک کو جلاتے اور آدمیون کو قتل کرتے اور مال کو لوٹ کر واپس چلے جاتے تھے۔ اور مونگون (زاہدون) کو زیادہ لوٹتے تھے اور مثل بھیڑون کے ذبح کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مونگ زیادہ مالدار ہین اور لڑ نہین سکتے۔

بادشاہ اتھلولف

اول اتھلولف بادشاہ ہوا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین انگلستان کی رعایا پر پوپ نے اس غرض سے ٹیکس

ایجاد ڈاک لنگرخانہ وغریب خانہ وحوض وچاہ وغیرہ

ڈاک

عجیب بناوٹ

کتب خانہ ومدارس ومسافرخانہ

اور مدرسون کو رونق دار کر دیا۔

نمونہ تکلفات عرب - مسرف اہل عرب کے تکلفات بھی جہان سے نرالے تھے۔ دو شخصون کا مشت نمونہ کی طور پر یہان ہم بیان کرتے ہین۔ سنہ ۲۰۹ ہجری مین حسن ابن سہل نے اپنی لڑکی فوران کی شادی جو مامون بن ہارون رشید کے ساتھ کی تھی اُسکے بے نہایت تکلفات مین سے دو باتین نقل ہوتی ہین - ایک یہہ کہ کاغذ کے پرچون پر قیمتی مال و اسباب لکھکر مجلس عقد مین لٹائے گئے تھے اور جسکے جو پرچہ ہاتھ آیا اُس نے پرچہ مذکورہ کی تحریر کے موافق وکیل حسن سے جو اس کام کے واسطے مقرر ہوا تھا وصول کر لیا - اور دوم یہہ کہ زربفت کے فرش پر دولھن کے سر پر ہزار موتی چڑیا کے انڈے کے برابر سونے کی کشتی مین نثار کیے گئے تھے۔

دوم خلیفہ مستکفی کے زمانہ مین بعض امرا کے بیت الخلا (پاکخانہ) مین سونے کی زنجیر اس غرض سے معلق رہتی تھی کہ بعد آبدست کے اُس سے ہاتھ پونچھین اور برابر مین مشک رہتا تھا کہ دماغ معطر رہے۔

ایجاد شمع لاک و پل آہنی وغیرہ - اور اہل عرب خط پر شمع لاک وغیرہ سے لگا کر روانہ کرتے تھے جسطرح آجکل پارسل روانہ ہوتے ہین۔ اور میجے کا حصہ نیزہ کا

باندھا کہ روم مین ایک انگریزی مدرسہ قایم کرے (اسسے بھی یہہ امر مزید ہے کہ چرچ انگلستان کا خرچ ہندوستان پر سرکار انگریزی نے مقرر کر رکھا ہے) اور یہہ رسم بھی جاری ہوئی کہ ہر شخص اپنے مال کا دسوان حصہ پادریون کو دے (دکیا خوب کون کمائے کون اوڑائے) اور چہار شنبہ مخصوص تھا کہ ڈینس لوگون سے محفوظ رہنے کے لیئے دعا کی جاوے - اور **اتھلولف** کا جانشین **اتھلبالڈ** ہوا۔

شاہ اتھلبالڈ

اور وہ اپنی سوتیلی مان **جوڈتہ** کو اپنے کام مین لایا پھر وہ **بالڈون** کے ساتھ بھاگ گئی - اور یہہ بھگوڑی ولیم منصور کی زوجہ کے بزرگون مین ہے (دکیا مہذب مان اور بیٹا تھا) شاہ **اتھلبرٹ** کے عہد مین ڈینمارک سنہ ۸۶۲ء مین جزیرہ **ٹھنیت** پر چڑھ آئے - شاہ **اتھلبرڈ** پر ڈینمارک کی بڑی یورش رہی اور **ڈمرٹن** کی

رکاب کے کپڑے مین لگاتے تھے - اور اُنکے ممالک مفتوحہ مین لوہے کے پُل تیار ہوگئے تھے - اور آلہ پیمایش آب اگرچہ مصر کی ایجاد ہے لیکن اہل اسلام نے اسکو عام کردیا تاریخ مصر مین مرقوم ہے کہ آجتک یہہ رسم شہر قاہرہ مین جاری ہے کہ ایک مسجد کے صحن مین ایک مینار ہے اور اُسپر دریائے نیل کے چڑھاؤ کے درجون کے نشان بنے ہوئے ہین شہر کی ہرگلی کوچہ مین ہر روز منادی ہوتی ہے کہ دریائے نیل مین اسقدر چڑھاؤ ہوا -

ایجاد تار بافی جوتی اور عنبر کی بتی - ادخاتون زبیدہ نے موم بتی کی بجائے عنبر کی بتیان اور تار بافی موتی کی جھالر دار جوتیان ایجاد کین - اور اہل عرب نے کاروان سرائین تیار کرائین -

سیرت اسلام - اہل عرب کی عادت تھی کہ جس ملک مین وہ گئے وہان انھون نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنا دین اور اپنے اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا اور جس قوم نے اسلام قبول کیا تو اُس قوم سے بت پرستی اور ارواح پرستی اور آدم کشی اور اطفال کشی اور سیوتت چھوٹ گئی - اور جادوگرون اور نجومیون اور ڈائینون اور دیوتون پر اعتقاد ایک لخت دور ہوا - اور اسلام نے

لڑائی مین بادشاہ کے زخم کاری لگا الفرڈ کو اول انگلستان مین ارل یعنی امیر کا خطاب ہوا - اڈمنڈ کو ڈینمارک نے مارڈالا اسی عہد مین قحط وو با آئی جس سے انسان و حیوان انگلستان کے دونون ہلاک ہوئے -

شاہ الفرڈ

اکتہ۸ع مین **الفرڈ** ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا - اس بے علم کو اسکی مان نے اسطرح شوق دلایا کہ جس دیوان مطلا پر اُسکے بیٹے راغب تھے اُسنے کہا کہ جو تم مین سے اسکو پہلے پڑھے یہہ اوسیکا مال ہے - اس انعام کو الفرڈ نے پایا اور علم کا شوقین ہوگیا **الفرڈ** کو ڈینس نے **ولٹن** مین شکست دی اور بہ زخطیر لیکر **وشکس** چھوڑ کر مرسیا کا قتل وغارت نہایت بیرحمی سے شروع کردیا **کھتم** - **الفرڈ** کی گرفتاری کیلیے

شراب خواری وقمار بازی اور رنڈیون کو معدوم
کردیا اور دیگر امور فحش مثل رقص وغیرہ کی ممانعت
کردی اور مردون اور عورتون کا بیجا میل وجول
دور کرکے ایک حد تک پردہ قایم کردیا جوکہ عفت
اور عصمت کا بڑا سبب ہے اور کثرت ازدواج کو جو مذہب مین بکثرت چلا
آتا تھا اُسکو ایک محدود قاعدہ سے محدود کیا اور اُس حد مین بھی
عدل کی قید کو شریک کیا جسکا نباہ سواے عادل
کے غیر ممکن ہے۔

ایجاد رخصت۔ اور جلال الدین سیوطی
کی تاریخ الخلفا مین مرقوم ہے کہ خلیفہ ثانی کے
زمانہ سے ہر سپاہی کو چھ مہینہ کے بعد ایک ماہ
کی رخصت کا قاعدہ جاری ہوا۔ اور اہل عرب
اکثر قوانین اور ضوابط کے مخترع ہوے۔

ایجاد رخصت و قوانین

اور اہل اسلام نے اصول اسلام کی رو سے
علما کے اختیارات نہین قایم ہونے دیے
بخلاف ہندوؤن اور عیسائیون کے کہ اونھون
نے برہمنون اور پادریون کے اختیارات کو قایم
ہونے دیا جسکی وجہ سے اُنکے جال مین ہنوز
گرفتار ہین۔ اِس عہد مین سونے کے سکہ (اشرفی)
کو دینار اور چاندی کے سکہ (روپیہ) کو درہم کہتے تھے

آزادی غلام۔ اہل اسلام کی غلامی اور

آزادی غلام

چپن ہم پر جو دریا **اون** پر
واقع تھا چڑھ آیا **الفرڈ** بھیس
بدلکر سور کے گلے مین جا چھپا۔ جس
غریب کی **الفرڈ** نے پناہ لی تھی
اُسکی بی بی نے کہا کہ ذرا روٹی
دیکھتے رہو جل نجاے بادشاہ کو
اپنے تردد مین کچھ خبر نہین رہی
اور روٹی جل گئی۔ جب عورت نے
دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا
اور طمانچہ رسید کیا اور کہا کہ پالنے
مین چست اور روٹی کی اولٹ پلٹ
مین سست۔ ۸۷۸ع مین الفرڈ
نے اپنے دوستون کو جمع کرکے ڈنس
کو **ایتھنڈون** پر شکست دی
۸۹۳ع مین ڈینس پھر حملہ آور
ہوے اور جنوبی **انگلستان** کو
تین برس تک خوب نہب و غارت
کیا۔ **الفرڈ** نے فوج کے تین حصے
کیے ایک گروہ بلاد کی حفاظت
کے واسطے رکھا اور دو حصے اسلیے
کہ ہر ایک باری باری سے لڑے

اور قومون کی آزادی کے برابر ہے کیونکہ اہل اسلام میں جو مالک کھاتا ہے وہی غلام کو کھلاتا ہے اور جو مالک پہنتا ہے وہی غلام کو پہناتا ہے اور تحصیل علوم اور ادائے فرایض مین شرعًا دونون مالک و مملوک برابر ہین۔ اسلام نے غلامون کی آزادی کی راہ بتائی چنانچہ کفارہ قسم اور روزہ توڑنے وغیرہ مین غلامون کی آزادی کا حکم دیا اور ہر حال مین آقا کو غلام کی رعایت کی ہدایت کی جسکا منشا یہہ ہے کہ غلام بارہان آزاد ہون۔ ایسا کسی دین نے نہین کیا۔

اہل اسلام کی باندیان ۔ تاج العروس اور تذکرۃ الخواتین اور مشاہیر النسا مین مرقوم ہے کہ باندیان اسلام کی بدولت تعلیم پاکر فاضلہ و شاعرہ ہوگئین اور انکے نام نامی صفحہ روزگار پہ مشہور ہین یہہ شرف دنیا مین آدم سے اس دم تک کسی قوم اور مذہب کو حاصل نہین چنانچہ چند نام انکے یہان رقم ہوتے ہین ہبہ بریرہ جاریہ حضرت عائشہ صدیقہ اور بریکہ باندی نبی زہرہ اور حسنہ باندی مہدی عباسی اور خیرہ باندی ام سلمہ اور صفیہ باندی عبدالرحمن اور زیادہ تفصیل انکی اگر مطلوب ہو تو کتب مسطورہ اور اللبیب اور ابن اثیر اور ابن جوزی دیکھو۔

اور کھیتی کے کام مین مصروف رہے اس بادشاہ نے تحصیل اور تعلیم اور ترغیب علم مین کوشش کی اور علما کو جمع کیا اور خود کتابون کا ترجمہ کیا انمین ایک ترجمہ حکایات لقمان حکیم زبان سکسن مین ہے۔ اور امرا کے لڑکون کی تعلیم کے بارہ مین ایک قانون نافذ کیا۔ اور کالج اکسفرڈ قایم کیا۔ اور دن کے تین حصہ کیے ایک سلطنت کے کاروبار مین اور دوسرا مطالعہ کتب اور عبادت مین اور تیسرا سونے اور کھانے اور تفریح مین۔ اور مقدار اوقات کے دریافت کے لیئے ایسی مشعل تیار کی کہ ایک گھنٹہ مین تین انچ جلتی تھی (معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ تک دھوپ گھڑی یا پانی گھڑی یا بالو گھڑی یا اور اقسام مروجہ گھڑی کے انگلستان مین نہین تھے) الفرڈ نے

نکاح - تاریخ ابن خلکان مین مرقوم ہے کہ صفیہ جو لونڈی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی جس رات صفیہ کا نکاح سیرین کے ساتھ ہوا اس رات محفل نکاح مین سترہ غازیان بدر شریک تھے جن مین سے ایک کی بھی موجودگی ایمانی دور مین نہایت ہی موجب برکت اور اہل محفل کے لیے باعث فخر و مباہات خیال کیے جاتے تھے اونھین غازیان بدر مین سے جو صفیہ اور سیرین کی محفل عقد مین شریک تھے ایک ابی کعب انصاری تھے جنکی عظمت و شان و جلالت کو ہر مسلمان جانتا ہے - ابی ابن کعب نے نکاح کے بعد دولون دولھا دولھن کے لیئے درگاہ رب العزت مین بہت کچھ دعائین مانگی - علاوہ برین جب صفیہ عروس بنائی گئی تو اُس زنانی مجلس مین تین امہات المومنین ازواج مطہرات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے بابرکت ہاتھون سے صفیہ کی آراستگی کی اور اُسکو خوشبو وغیرہ لگا کے معطر کیا - اور خیر و برکت کی دعائین دین - یہان سے اندازہ کرنا چاہیے کہ مسلمانون مین غلامی اگر تھی تو کیسی چیز تھی - اور غلامون کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جاتا تھا - دیکھو اسلام ہی کے صدہا غلام

انگلستان کو اضلاع پر تقسیم کیا اور ضلع کو چکلون پر اور ہر چکلے کے دس حصہ قرار دیے -

تاریخ گارڈنر مین مرقوم ہے کہ الفرڈ نے ڈینمارک سے محفوظ رہنے کو ایک جہازون کا بیڑا بنوایا اور اُسکو دریا مین چھوڑا اُسکے ذریعہ سے ممالک کو ڈینمارک کے حملہ سے محفوظ و مامون کیا - پھر ۸۷۸ء مین ویڈمور کے صلح کی بدولت انگلستان کے دو حصہ ہو گئے - جنوب و مغرب انگریزون کے قبضہ مین رہا اور شمال و مشرق مین ڈینس - الفرڈ نے اگلے آدمیون کے قانون جمع کیے اور کچھ اپنی جانب سے اُنمین داخل کیا اور اوسپر عمل درآمد کا حکم جاری کیا - الفرڈ نے مونگون (زاہدون) کی نفس کشی کو نا پسند کیا -

شاہ اڈورڈ ملقب بہ کلان

۹۰۱ء مین الفرڈ اعظم کے بعد

حکمران اور بادشاہ ہوئے۔

اور پوری طرز معاشرت اسلام کی قران مجید اور کتب
تفاسیر اور احادیث خصوصًا صحاح ستہ اور کتب
فقہ۔ اور کتب سیر اور اخلاق اور کتب تصوف
مثلاً احیاء العلوم وغیرہ مین مرقوم ہے یہہ مختصر اسکی
گنجایش نہین رکھتی۔

باب سوم

خاندان غزنین کی حکومت سنہ ۹۷۶ع سے سنہ ۱۱۸۶ع تک کل ۲۰۹ سال

سلطان ناصر الدین سبکتگین حاکم خراسان نصیر
دقیقی کا غلام تھا اور بقول اکثر کے الپتگین کا غلام
اور داماد تھا۔ سنہ ۳۶۶ھ مین غزنین کے تخت پر
سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور ہندؤن کی چھیڑ
جو مسلمانون سے امیر مہلب بن ابی صفرہ کے
زمانہ سے چلے آتی تھی اسکی طرف توجہ کرنیوالا
تھا کہ راجہ جیپال نے سنہ ۳۷۱ھ مین افغانون
پر حملہ کیا۔ سلطان ناصر الدین نے سخت
لڑائی کے بعد شکست دی اور ہندؤن کی واپسی
کا راستہ بند کردیا۔ جیپال نے عاجز ہوکر پچاس
ہاتھی نذر کئے اور دس لاکھ درہم دینے کا وعدہ
کیا اور چند معتبرون کو اول مین دیا جب راجہ کو

اسکا بیٹا اڈورڈ ملقب بہ کلان تخت
نشین ہوا۔ اور مدرسہ عالیہ کیمبرج
قایم کیا سنہ ۹۲۵ع مین اتھلسٹن
ولد غیر حلال شاہ اڈورڈ کا جانشین
ہوا۔ اس بادشاہ نے کتب مقدسہ
سماویہ کا ترجمہ سکسن زبان مین کرایا
اور تجارت کی ترغیب دی۔ سنہ ۹۴۱ع
مین اڈمنڈ۔ اتھلسٹن کا
جانشین ہوا۔ اور اسکو لیولیف چور
نے کٹار مار کر مار ڈالا۔ اسکا جانشین
اڈرڈ ہوا سنہ ۹۵۵ع مین اڈوی
اڈرڈ کا جانشین ہوا۔ اڈوی
ذلیل وخوار اور بدباتون کا عادی
تھا۔ مرتبہ شاہی کا کچھ لحاظ اسکو
نہ تھا۔ پس لوگون نے بلوی کرکے
تخت سے معزول کیا اور وہ
ملک کے غم مین مرگیا۔ سنہ ۹۵۹ع
مین بجائے اڈوی اوسکا
بھائی اڈگر مصلح سریر آرائے سلطنت
ہوا۔ اور رعایا ویلس کا خراج
تین سو سر بھیڑیون کے ہر سال

مورخون کا بیان ہے کہ محمد الدین ابو ایوب انصاری

واپس آنے کی اجازت سلطان نے دی - اور اپنے
ملازم روپیہ لانے کو راجہ کے ساتھ کئے - راجہ
جیپال مکان مین پہونچتے ہی سارا قول و قرار
بھول گیا برہمنون نے ایفائے وعدہ سے انکار کرایا
اور نخوت کی راہ سے بادشاہی ملازمون کو اپنے
آدمیون کے عوض مین قید کیا سلطان نے یہہ خبر
سنکر فوج کشی کی دہلی اجمیر کالنجر - قنوج وغیرہ
ہند کے کل راجاؤن نے سپاہ اور روپیہ سے
جیپال کی مدد پر کمر باندھی **جیپال** ایک لاکھ
سوار اور پیادہ بے شمار لیکر سلطان کے مقابلہ کو
نکلا - سلطان نے پہاڑ کی بلندی سے **جیپال**
کی فوج کا معاینہ کیا تو لشکر ہنود کو فوج شاہی سے
کئی چند زاید پایا - لیکن سلطان کو کچھ ہراس نہین
ہوا - اور کہا شیر کو گایون کی زیادتی سے کیا خوف
اور شاہین کو کھلنگون کی کثرت سے کیا ڈر اور فوج
کے سردارون کو حکم دیا کہ پانسو جوان نوبت بہ نوبت
لڑتے رہین جب اول تھکجائین تو دوسرے پانسو

صحابی جنکا شہد قسطنطنیہ کی دیوارون کے نیچے ہے اُنکے
پوتے یوسف کا خاندان بعض کوہستان سندہ مین اُسوقت
تک حکمران رہا جبکہ سبکتگین نے ہندوستان کے گوشہ شمال
و مغرب کے دردن سے سر نکالا -

مقرر کیا شاہ اڈگر نے ٹوزن اور پیمانون
کی حد خاص انگلستان مین مقرر کی -

شاہ اڈورڈ

۹۷۵ء مین **اڈگر** کے بعد اُسکا بیٹا
اڈورڈ تخت نشین ہوا - اور اپنی
سوتیلی مان کے پاس جو اپنے بیٹے
کا بادشاہ ہونا چاہتی تھی شربت پیتے
کٹار سے مارا گیا -

بادشاہ اتھلرڈ

اڈورڈ کے بعد **اتھلرڈ** بادشاہ
ہوا - یہہ بادشاہ کاہل تھا اسکے زمانہ
مین ڈینیس اور دریائی چور ملک کو
تاخت و تاراج کرتے رہے - اُسنے
۱۳ نومبر ۱۰۰۲ء مین اپنی بیوقوفی
سے ڈینس کی تمام قوم کو قتل کیا
شاہ **سوین** ڈینمارک کے بادشاہ
نے یہہ سال بہ ملال سنکر انگلستان پر
حملہ کیا اور لندن تک فتح کرلیا - **اتھلرڈ**
بھاگ کر جزیرہ **وائیٹ** مین روپوش
ہوا پھر نورمنڈی اپنی دوسری بی بی
کے پاس بھاگ گیا - **سوین** تخت

تازہ دم جائین ۔ اسی انداز سے شاہی لشکر لڑتا رہا
جب راجہ کی فوج مین آثار ہراس ظاہر ہوئے۔
شاہی سپاہ نے ایک ساتھ ہلا کر دیا اور ایسے آپڑے
جیسے باز کبوترون پر۔ ہنود بھاگے۔ مسلمانون نے
دریائے نیلاب تک تعاقب کیا۔ بے شمار فوج
جیپال کی تہ تیغ بیدریغ ہوئی۔ ملک مفتوحہ
مین خطبہ اور سکہ جاری ہوا۔ اور خدائے واحد کی
عبادت شروع ہوئی۔ اس پادشاہ نے وسط
ایشیا مین اکثر کار نمایان کیے یہہ بادشاہ بڑا شجاع
اور رحم دل تھا اور عدل دوست اور رعیت پرور
تھا اپنے ملک مفتوح ہند مین اول سبکتگین نے
مسجد بنائی **مآثر الملوک** مین مسطور ہے کہ سلطان
محمود نے ایک باغ اور ایوان بے نظیر بنوایا تھا اور
اسمین ارکان دولت اور اپنے باپ ناصر الدین
سبکتگین کی دعوت کی۔ ناصر الدین سبکتگین نے
فرمایا کہ یہہ محل و باغ نہایت عمدہ اور ستھرہ ہے لیکن
ایسا ہمارا امیر بنا سکتا ہے تمکو ایسی عمارت تیار کرنا
چاہیئے جو سلاطین کو دشوار ہو۔ سلطان محمود نے
دریافت کیا وہ کیا ہے ناصر الدین سبکتگین نے فرمایا
کہ رعیت کی رفاہیت اور عدل اور علما کے
حال پر کرم و فضل۔

بعد مر گیا اور ملک مفتوحہ اپنے
بیٹے **کینیوٹ** کو دے گیا لیکن
سکسن کی مدد سے **اتھلرڈ** پھر آیا
اور **کینیوٹ** نے انگلستان
چھوڑ دیا اور اہل سکسن جو بطور
یرغمال تھے اُنکے ناک کان اور
ہاتھ کٹوا ڈالے۔ **اتھلرڈ** نے پھر
ڈینس کا قتل شروع کیا۔ لہذا
ڈینمارک حملہ آور ہوئے **کینیوٹ**
شہر **سنڈوچ** سے رعایا کو قتل
کرتا اور مکانات جلاتا ہوا دار السلطنت
کی طرف جاتا تھا کہ اس اثنائے
مین اتھلرڈ مر گیا اور **اڈمنڈ** اسکا
بیٹا بادشاہ ہوا۔ **اڈمنڈ** نے
کینیوٹ سے بعد کشت و
خون کے مصالحہ کر لیا۔ اور مصالحہ
کے ایکماہ بعد **اڈمنڈ** مر گیا پھر تو
کینیوٹ تمام انگلستان
کا بادشاہ ہو گیا۔

باب چہارم
سلاطین ڈینمارک کی حکومت

امین الملتہ ویمین الدولہ سلطان محمود بن ناصر الدین سبکتگین

سلطان محمود بعد وفات ناصر الدین **سبکتگین** سنہ ۹۹۷ھ مین سولہ برس کی عمر مین اورنگ آرائے سلطنت ہوا۔ اور خوارزم و ترکستان و عراق۔ و خراسان وغیرہ کو قبض و تصرف مین لایا۔ خلیفہ بغداد نے خلعت فاخرہ مع خطاب امین الملتہ ویمین الدولہ کے عنایت فرمایا۔ چونکہ سلطان پکا مسلمان اور توحید دوست تھا ہندوستان کی ازالہ شرک و بت پرستی پر مایل ہوا۔ سنہ ۳۹۱ھ ۱۰۰۱ع مین راجہ **جیپال** سے لاہور کی سرحد پر جنگ ہوئی۔ سلطان کے ساتھ دس ہزار سوار تھے اور راجا کی فوج بارہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل تین ہزار ہاتھی تھے۔ دونون طرف سے بڑی سرگرمی کے ساتھ لڑائی ہوئی۔ انجام کار مسلمان فتحمند ہوئے اور راجہ نے قید ہوکر بند عنصری سے رہائی پائی بعض کا قول ہے کہ وہ خود چتا پر چڑھکر جل گیا اس جنگ مین پانچ ہزار ہندو علف تیغ ہوئے پھر سلطان نے آگے بڑھکر جیپال کی دار الحکومت کو فتح کیا اور بہت مسجدین بنائین دین اسلام کا رواج دیا۔ شرک کو مٹایا توحید کو پھیلایا۔ اوایل بہار مین سلطان قلعہ بھٹنڈا پر

انگلستان مین سنہ ۱۰۱۷ع سے سنہ ۱۰۳۵ع تک تمام ۱۸ سال شاہ کینیوٹ

سنہ ۱۰۱۷ع مین **کینیوٹ** سریر آرائے انگلستان ہوکر شاہزادہ **اڈوی** بیگناہ کا قاتل ہوا۔ ایک بار شدت غضب مین بادشاہ نے ایک سپاہی قتل کر ڈالا پھر فوج سے خایف ہوکر تاج اور شاہی عصا اہل فوج کے روبرو رکھکر کہا کہ میرے جرم کی سزا دو اہل فوج نے سکوت اختیار کیا تو بادشاہ نے خود اپنے اوپر اسقدر جرمانہ کیا کہ قانونی مقدار سے نو حصہ زاید تھا لیکن **کینیوٹ** خوشامد پسند نہین تھا۔ بڑھاپے مین اُسنے زہد و تقویٰ اختیار کیا اور روپیہ دیکر اپنے مظلوم مقتولون کی مغفرت کے لیئے دعا کرائی اور حاجیون کا لباس پہن عصا ہاتھ مین لے **پوپ** کی زیارت کو گیا۔ (نو سو چوسٹھ کے بلی حج کو چلی)

غزنین کو راہی ہوا۔

پھر سنہ ۱۰۰۴ع موسم خزان مین بھٹنیر پر ملتان کی حدود سے توجہ فرمائی۔ راجہ بجے رائے تین روز لڑکر چوتھے دن باوجود کثرت سپاہ وفیل کے اپنی کم ہمتی سے فوج کو سلطان کے مقابل کر سندھ کو بھاگا سلطانی فوج نے تعاقب کر راجہ کو حوالہ خنجر آبدار کیا۔ اس جنگ مین منجملہ غنایم کے دوسو اسی ہاتھی سلطان کے ہاتھ آئے۔ بوجہ حمیت دینی بہ نیت اخراج ملتان کی سیدھی راہ چھوڑکر کہ اُسمین داؤد بن نصیر فرمان روا تھا سلطان نے بھٹنیر سے غزنی کی راہ لی۔ اثنائے راہ مین راجہ انندپال سد راہ ہوا۔ جب راجہ سلطان کے مقابلہ مین آیا شکست کھاکر کشمیر کے پہاڑون مین جاچھپا۔

سنہ ۱۰۰۶ع مین ملتان پر سلطان اسوجہ سے حملہ آور ہوا کہ ابو الفتح حاکم ملتان نے الحاد اختیار کیا تھا۔ اور ہنود سے ملکر درپے تخریب سلطان تھا۔ جب ابوالفتح نے الحاد سے توبہ کی اور اجرائے اصول شرعی کا وعدہ کیا اور بیس ہزار درم سالانہ کا معاہدہ کیا تو سلطان واپس گیا۔

سنہ ۱۰۰۷ع مین سلطان نے ہندوستان مین آکر راجہ سنکھ پال (آب پاشا) کے جلجلد مسلمان

کینیوٹ کے بعد سنہ ۱۰۳۶ع مین سلطنت اُسکے دو بیٹون ہیرلڈ اور ہارڈی کینیوٹ پر تقسیم ہوگئی ہیرلڈ کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریائے ٹیمس ملی۔ بعد انتقال ہیرلڈ کے ہارڈی کینیوٹ آیا اور اُسنے یہہ کام نہایت نامردی کا کیا ہیرلڈ کی نعش قبر سے نکلوا اور سر جدا کر دریائے ٹیمس مین پھنکوا دیا۔ پھر آپ بھی مرگیا۔

پھر انگلستان مین دوبارہ حکومت اہل سکسن کی سنہ ۱۰۴۲ع سے سنہ ۱۰۶۶ع تک تمام ۲۵ سال

شاہ اڈورڈ

سنہ ۱۰۴۲ع مین بعد وفات شاہ ہارڈی کینیوٹ کے اڈورڈ بادشاہ ہوا۔ اور اپنی مان ایما کا کل سرمایہ اُسکی بدذاتی کیوجہ سے ضبط کرلیا اس بادشاہ کے دربار مین فرانسیسی وضع اور زبان زیادہ

ہونے کے مرتد ہوگیا تھا گوشمالی کی اور اُسکے
کردار کی سزا دیکر اسلام کے احکام ملک مین
جاری کیئے راجہ **انندپال** بھٹنیر پر مدد ہوا تھا
اور اہل اسلام کا ایذا رسان تھا اسلیئے سنہ ۳۹۹ھ
مین سلطان نے اُسکی تادیب کا قصد کیا انندپال
ہند کے راجاؤن سے مدد کا خواہان ہوا۔ راجہ
اوجین اور گوالیار اور کالنجر اور قنوج دہلی اور
اجمیر وغیرہ نے **انندپال** کی مدد کیواسطے
فوج اور روپیہ بےشمار روانہ پنجاب کیا۔
اور مالدار عورتون نے اپنے زیور فروخت کر
راجہ کی مدد کی اور غریب عورتون نے سوت کاتکر۔
جب دونون لشکر مقابل ہوے تو چالیس روز
آمنے سامنے پڑے رہے راجہ کا لشکر دن بدن
زیادہ ہوتا جاتا تھا سلطان نے اپنے لشکر کی
دو جانب احتیاطاً خندق کھدوادی۔ کھکر قوم
کے ہنود نے ایک حشر برپا کر رکھا تھا۔ لہذا سلطان
نے جنگ کا شروع کرنا پسند کیا اور میمنہ ومیسرہ
وقلب درست کر کے ہزار تیر انداز آگے بڑھے
اور لڑائی شروع ہوئی۔ جب راجہ کی فوج
کو بحیلہ جنگ اسلام کے بہادر اپنی جانب آگے
بڑھا لائے اور پھر حملہ کیا تو باوجود احتیاط کے

پسند تھی۔ اسکے زمانہ مین چند
بلوے ہوے پینسٹھ برس کی
عمر مین مرگیا ایک مجموعہ قانون
اپنا یادگار چھوڑ گیا۔

شاہ ہیرلڈ

اڈورڈ کے بعد ہیرلڈ بادشاہ ہوا۔
سنہ ۱۰۶۶ع مین شاہ نوروی انگلستان
پر حملہ آور ہوا اور اپنے زور مین
آپ گرا۔ پھر **ولیم** رئیس
نورمنڈی حملہ آور ہوا۔ شاہ
انگلستان بھی اپنی فوج لیکر
جسکے ہتیار بڑے بڑے تبر تھے
مقابل ہوا۔ (اس زمانہ مین
انگلستان مین بھی تبر عمدہ ہتیار
تھا) اور میدان جنگ مین تبر سے
مارا گیا اس جنگ سے انگلستان
فرانسیس کا ماتحت ہوگیا۔

طرز معاشرت اہل انگلستان کی قوم سکسن اور ڈینمارک کے عہد مین

خوراک مین اُنکے بڑے بڑے

تیئتیس ہزار کھکرون نے قلب مین گھسکر تین ہزار
مسلمانون کو شربت شہادت پلایا لیکن تیر اندازان
شاہی کے تیر برسانے اور نفط (بارود) انداز
کے شعلہ جوالہ اور آواز سے راجہ کا ہاتھی روگردان
ہوکر ایسا بھاگا کہ تمام فوج کے پیر اوکھڑ گئے اور
اور ہزارون سپاہی ہندی فوج سلطانی کے
ہاتھ سے تہ تیغ ہوے - ہزیمت نصیبون کا تعاقب
فتحمندون کی جانب سے عبد اللہ طائی نے چھ
ہزار عربی سوارون سے اور ارسلان حاذب نے
دو ہزار ترک اور افغانون سے دو شبانہ روز کیا
اور آٹھ ہزار راجہ کے سپاہیون کو شربت مرگ
تلوار آبدار سے چکھایا اور تیس ہاتھی اور بیشمار غنیمت
ہزیمت خوردون کی لیکر سلطان سے آملے بعد اس
فتح کے سلطان محمود قلعہ بھیم (نگر کوٹ) کی طرف متوجہ
ہوا - اور نگر کوٹ کا محاصرہ کیا تین روز کے بعد قلعہ کا
دروازہ کھل گیا آدمیون کو امان دی سلطان خود
قلعہ مین گیا قلعہ کو بتکدہ پایا - قلعہ سے یہ مال برآمد ہوا
سات لاکھ دینار اور سات سو من سونے چاندی
کے برتن اور دو سو من خالص سونا - اور دو ہزار
من چاندی اور بیس من جواہرات -
سنہ ہجری کو نگرکوٹ کے باہر ایک جشن کیا جسکے دربار مین

اور سکے مچھلی اور شکار اور سور کے
گوشت کے ہوتے تھے - اور تاریخ
انگلستان کالیر اور تواریخ گلڈاس
مین مرقوم ہے کہ اہالیان انگلستان
اکثر سور کا گوشت کھاتے تھے اور
علاوہ سور کے گوشت کے شکار
کا گوشت اور اقسام اقسام کی
مچھلیان اور ان چھنے آٹے کی
روٹیان اور دال بھی تناول کرتے
تھے - اور گیہون کی روٹی اور بکری
بھیڑی کا گوشت اور گائے کا گوشت
نہایت لطیف اور بہت عمدہ غذاؤن
مین شمار کیا جاتا تھا اور امیرون مین
بھی بڑے بڑے ذی عزت امراء
کے دسترخوانون پر بطور تحفہ موجود
ہوتا تھا - بعد کھانا کھانے کے
مے نوشی یہانتک ہوتی تھی کہ پادری
تک بدمست ہو جاتے تھے - اور
مشروبات مین انکو میڈ زیادہ مرغوب
تھا - میڈ پانی اور شہد کی تخمیر سے
بنتا تھا - بچا کچا کھانا غلامون کے

چاندی سونے کے تخت بچھوائے اور بے انتہا بخشش
کی اور بڑی روشنی کی اور آتش بازی بھی چھوڑی
پھر دار الخلافت غزنین کو واپس گیا۔
سلطان سنہ ۴۰۱ھ مین ملتان کو آیا اور مخالفین مذہب
کو سخت سزا دی اور وہان کے حاکم کو قلعہ غور مین قید کیا۔
سنہ ۴۰۲ھ مین سلطان تھانیسر پر اس غرض سے
حملہ آور ہوا کہ چکرسوم کے بتخانہ کو خاک مین ملائے
اور بندگان خدا کو شرک سے بچائے اور یہہ بھی
سنا تھا کہ تھانیسر کے تالاب پر ہنود جان چھوڑنا
نجات کا نتیجہ جانتے ہین لہذا عازم ہوا کہ اس فعل
شنیع کے رسم کو مٹائے۔ راجہ نروجس نے اس
راز سے آگاہی پاکر پیغام دیا کہ اگر آپ اس ارادہ سے
باز رہین تو مین پچاس ہاتھی نذر کرون۔
اور راجہ انندپال نے پچاس ہاتھی اور دیگر
تحایف سالانہ نذر کا لالچ دیا۔ لیکن سلطان نے
ایک کی نمانی اور فرمایا کہ ماحی (مٹانیوالا) شرک ہونا پسند
کرتا ہون اور تھانیسر پہونچکر بتخانہ کو گرا دیا اور
سوم چکر کی مورت کو اپنے ہمراہ غزنین
لیگیا اور ایک شاہراہ پر نصب کر دیا۔ اس بار بھی
سلطان کے بیشمار دولت ہاتھ لگی اور حاجی محمد
قندہاری نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ منجملہ غنایم کے

حوالہ ہوتا تھا وہ اُنکی غذا تھا۔ اور
تاریخ گلڈاس اور وقائع نگار
انکی محفل
انگلستان مین اُنکی محفل کا حال یون
مسطور ہے کہ بعد کھانے اور مے
نوشی کے اُنکی محفل مین عورت۔
اور مرد۔ اور مہمان۔ اور میزبان۔
بچے اور بوڑھے اور نوجوان سب
جمع ہوکر پانچ تار کا بجتارہ اپنی
اپنی باری سے بجاتے تھے اور
اوسپر کچھہ راگ گاتے تھے۔ اون
لوگون کی محفل بدمستی اور شہوت
پرستی کی تصویر ہوتی تھی۔ اور
بدمستی کے عالم مین شور و غل اور
طوفان بے تمیزی سونے کے وقت
تک ہوتا تھا۔ پھر یہہ بدمست جہان
ناچتے کودتے تھے وہین مع کپڑون
گھاس پھوس پر پڑکر سوجاتے تھے۔
پوشاک
پوشاک اس زمانہ کی پوشاک
کا حال ہمکو ٹھیک ٹھیک تواریخ
مین نہین ملا کہ کیا لباس تھا لیکن
اُس عہد کی شاہی تصویرون کے

ایک یاقوت ساڑھے چارسو مثقال کا جسکی قیمت
مین جوہری حیران رہگئے دستیاب ہوا - اور لاکھون
آدمی مشرف باسلام ہوے دو لاکھ آدمی غزنین
کو سلطان کے ہمرکاب گئے - پھر قلعہ نندنہ پر
جو بالناتھ پہاڑ پر ہے لشکرکشی کی راجہ نردجن پال
تو کشمیر کے پہاڑون مین جا چھپا اور قلعہ بعد محاصرہ
اور آلات قلعہ کشائی کے ذریعہ سے فتح ہوگیا - اور
اکثر آدمی توحید سے واقف ہو شرک سے توبہ کر
اصول اسلام کے پیرو ہوے - قلعہ کو ایک امیر
کے سپرد کر سلطان روانہ ہوا -

سنہ ۴۰۶ھ سنہ ۱۰۱۵ع مین کشمیر مین قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا
لیکن بسبب برف اور کثرت پانی محاصرہ اوٹھالیا -
اور غزنین پھونچکر وسط ایشیا مین اکثر کام عمدہ
اور نمایان اور رفاہ عام کے کیئے -

سنہ ۴۰۹ھ سنہ ۱۰۱۸ع مین سلطان ایک لاکھ سوار اور تیس ہزار
پیدل سے قنوج[1] پر حملہ آور ہوا مگر وہان کے
راجہ کورہ نے جاہ و جلال دیکھکر اطاعت
قبول کرلی اور بقول حبیب السیر کے مسلمان
ہوگیا - پھر میرٹھ کی طرف توجہ ہوئی راجہ ہردت
تو بھاگ گیا - مگر سلطان نے قلعہ مہاون کو فتح کیا

[1] سلطان کوہ سوالک کے قریب و جوار سے ہوکر آیا تھا -

دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ننگے
سر اور سر پر لمبے لمبے بال ڈاڑھی
گھوٹم گھوٹ گلے مین کوٹ اُسکے نیچے
کچھ اور لپٹرا - اور ٹانگون مین گھٹنا پتلون
پنڈلیان برہنہ اور پیرون مین
بوٹ یہ بادشاہون کا لباس تھا -
غربا بے چارے کس شمار و قطار مین ہین

مراتب انسان - انگلستان
مین بادشاہان قوم انگلوسکسن اور
ڈینمارک کے زمانہ مین تمام قوم کا
سردار بادشاہ ہوتا تھا - اور بادشاہ
کے مرنے کے بعد بادشاہ کا نہایت
قریب تر رشتہ دار بادشاہ بنایا جاتا
تھا - اور بادشاہ کے بعد امیرون
کا مرتبہ تھا - امراء کو بادشاہ اپنی
جانب سے اضلاع کا حاکم مقرر
فرماتا تھا - اُس زمانہ مین امراء کو
امراء کے اضلاع کی مالگذاری اور
جرمانہ کے روپیہ کی آمدنی کا ایک
تہائی حصہ ملتا تھا اور باقی دو تہائی
روپیہ حق بادشاہ تھا کم سے کم ایک لاکھ

مراتب انسان -

ڈھائی لاکھ روپیہ اور تیس ۳۰ ہاتھی اہل قلعہ نے نذر کیئے۔ سلطان **مہابن** کی جانب نہضت فرما ہوا مہابن کے راجہ **کلچند** نے معہ بیوی اور بیٹی ہاتھی پر سوار ہو **جمنا** اوترنا چاہا لیکن سلطانی فوج نے تعاقب کیا راجہ نے پہلے بیوی بیٹی کو قتل کیا پھر خود۔ خودکشی کی مہابن سے اسّی ہاتھی اور مال بکثرت لشکر شاہی کے ہاتھ آیا۔ بعد ازین سلطان متھرا پہونچا اور بتون کی عزت کو خاک مین ملایا تاکہ جہلا اُنکی پوجا پاٹ سے باز رہین۔ توحید کے قایل ہون۔ ان دنون متھرا دہلی کے متعلق تھی لیکن راجہ **دہلی** نے خوف کے مارے دم نہ مارا **متھرا** سے بے شمار مال سلطان کے تصرف مین آیا ازانجملہ ایک طلائی مورت تھی جسکا وزن ۹۸۳۰۰ مثقال تھا اور اُسکے توڑنے کے بعد ایک یاقوت کا ٹکڑا نکلا جسکا وزن ۴۵۰ مثقال تھا۔ تاریخ **الفی** مین مرقوم ہے کہ چند قلعہ جمنا کنارہ کے اور فتح کئے۔ قلعہ **منج** کے لوگ دل توڑ کر لڑے سلطان نے **منج** کو فتح کر ایک امیر کے حوالہ کیا اور خود قلعہ چند پال کی طرف روانہ ہوا۔ راجہ چند پال پہاڑون مین بھاگ گیا۔ سلطان نے خزانہ کا انتظام کر راجہ چند رائی کی طرف توجہ فرمائی۔

ہیگلیجہ تک رئیس تہنس کہلاتا تھا اور چھوٹے رئیسون مین شمار کیا جاتا تھا۔ قصباتیون اور کسانون کا یکسان مرتبہ تھا اور سب سے کمتر مرتبہ تھا

فوج۔ بادشاہ کو جب لڑائی درپیش ہوتی تھی تو ایام جنگ وجدال مین امرا اپنی رعیت محکوم کو مجبور کر کے بادشاہ سلامت کی کمک اور امداد کے واسطے لیجاتے تھے۔ اور اُن ناتجربہ کارون کا ناحق خون کرتے تھے۔

غلامی۔ مورخ بیڈ کا بیان ہے اور نیز تاریخ انگلستان کالیر مین مرقوم ہے کہ قوم انگلو سکسن فاتح نے اپنی غریب مفتوحون کو اسقدر غلام بنایا تھا کہ قریب قریب دو ثلث (دو تہائی) کے آدمی غلام تھے جسطرح ہندوستان مین آریون نے غریب اُن اچھوتون کو اس لیئے باندھ غلام بنایا تھا

چندرائی بھی چندپال کی طرح فرار ہوا۔
کہتے ہین کہ راجہ چندرائی پاس ایک ہاتھی
نہایت عمدہ تھا سلطان اُسکا بڑی قیمت سے
خریدار ہوا ایک روز رات مین ہاتھی خود کھلکر
سلطانی خیمہ کے دروازہ پر آکھڑا ہوا۔ سلطان
نے اُسکا نام خدا داد رکھا۔ سلطان نے غزنین
مین پہونچکر جدید مدرسہ اور جامع مسجد بنوائی
اور تعلیم مطابق اصول اسلام کے عام کردی
ممالک مقبوضہ اور مفتوحہ مین بھی حکام ماتحت
نے مدارس وغیرہ بنوائے اور الناس علی دین
ملوکہم کی راہ چلے۔ ہفت اقلیم مین ہے کہ غزنین مین ہزار مدرسے تھے
سنہ ۴۰۹ھ مین سلطان نے اس وجہ سے ہند کا
قصد کیا کہ راجہ کورہ حاکم قنوج کو ہندوستان
کے آدمی سلطان کی اطاعت کے سبب برا
کہتے تھے اور راجہ کالنجر نے اسوجہ سے راجہ قنوج
کو مار ڈالا۔ جب سلطان جمنا کے کنارہ پر
پہونچا راجہ نردجن پال۔ نندا راجہ کالنجر
کی اعانت کے واسطے سلطان کا سد راہ ہوا
کچھ حصہ سپاہ سلطانی نے جمنا سے عبور کر
نردجن کو شکست دی اور اسکے لشکر کو
تتر بتر کردیا راجہ فرار ہوا آخر سلطان کالنجر پہونچا

اور سوا اُنکے جو شخص لڑائی
مین میدان جنگ وغیرہ سے
گرفتار ہوکر آتا یا علت قرض
یا اور کسی جرم مین ماخوذ ہوتا تھا
تو وہ غلام بنایا جاتا تھا باندی
اور غلامون کی خرید و فروخت
مین بھی ایک رسم عام تھی۔ اور
لوگ لونڈی اور غلامون کی
تجارت سے بڑے بڑے فواید
اوٹھاتے تھے غلام کی قیمت
بیل کی قیمت سے چوگنی ہوتی تھی
اور غلام نہایت ذلت اور خواری
کی حالت مین بسر کرتے تھے
شہر برسٹل بردہ فروشی کی ایک
بڑی منڈی مشہور تھی۔
قوم انگلوسکسن اور قوم ڈینمارک
کے اخلاق اور عادات نہایت
ناشایستہ اور غیر مہذب تھے کثرت
شراب خواری اور بدتمیزی تمام اُنکی
عمدہ سلاطین کا شعار و دثار تھا
چنانچہ تواریخ کے ماہرون پر روشن ہے

نندا کے پاس چھتیس ہزار سوار اور پینتالیس ہزار پیدل اور بقول بعض مورخین ایکسو پینتالیس ہزار پیدل اور چھ سو چالیس ہاتھی مست تھے۔ اول تو سلطان نے ہدایت اطاعت کی بعد انکار کرنے راجہ کے بے نیاز کی درگاہ مین نیاز مندانہ دعا مانگ کر جنگ پر مستعد ہوا۔ راجہ رات مین خوف کھا کر بھاگ گیا۔ سلطان غنیمت بکثرت لیکر جسمین پانسو اسّی ہاتھی تھے غزنین کو روانہ ہوا۔ پھر ملک قیرات اور ناردین کو فتح کیا اور بت پرست و مشرک خداے واحد کی توحید کے قایل ہوکر مسلمان ہو گئے۔ سنہ ۱۰۲۲ء مین کل ممالک مفتوحہ ہند مین سلطان کا خطبہ و سکہ جاری ہوا اور لاہور اور اُسکے مضافات (گرد) مین حکام اہل اسلام مقرر کئے۔

سنہ ۱۰۲۳ء مین سلطان عازم **کالنجر** ہوا۔ جب گوالیار پہونچا اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیا گوالیار کے راجہ نے پینتیس فیل دیکر اطاعت قبول کر لی۔ سلطان نے روانہ ہو کر قلعہ **کالنجر** کا محاصرہ کیا۔ راجہ **نندا** نے عاجز ہوکر تین سو ہاتھی پر مصالحہ کر لیا اور ہاتھیون کو بے فیلبانون کے قلعہ سے باہر اہل اسلام کے امتحان کے واسطے نکالدیا۔ مسلمان ہاتھیون کو پکڑ سوار ہوتے لشکر سلطانی مین لے آئے۔ راجہ

اور رعایا کا ادنے قیاس عقلی دین ملوکیہم پر کر لو۔

عدالت۔ انفصال مقدمات کے واسطے کچھ محکمہ جات ملک مین مقرر تھے۔ اور احکام اور قوانین کا اجرا اور وضع حکام کے متعلق تھی۔ تاریخ انگلستان مین مرقوم ہے کہ اس عہد مین عام جرم چوری اور خون ریزی شمار کیا جاتا تھا جسکی سزا کچھ جرمانہ تھا اور سختی ہوی تو یہانتک سختی ہوی کہ کچھ مدت بعد چوری کی سزا قتل مقرر ہوا لیکن کنیوٹ نے چوری کی سزا قطع اعضا مقرر کئے۔ اور **مجرم کی صفائی** کے دو طریقے تھے ایک قسم معہ تصدیق قسم کھتر گواہ تک اور دوسری در صورت عدم تصدیق گواہان۔ امتحان آگ اور پانی کا اسطرح کہ کھولتے پانی سے لوہا۔ یا پتھر بر صفہ ہاتھ سے نکالنا یا جلتی لوہے کی پٹری

اور راجہ کے آدمی دیکھکر اچرج (تعجب) مین
رہگئے۔ راجہ نندا نے سلطان کی توصیف مین اپنی
تصنیف سے چند اشعار خدمت شاہی مین بھیجے
سلطان سخن فہم تھا اونکے مضمون سے محظوظ ہوکر
پندرہ قلعہ اور ملک وغیرہ راجہ کو مرحمت فرمایا اور
غزنین کو واپس گیا۔ اور غزنین سے ترکستان
کی طرف متوجہ ہوا اور بلخ پہونچکر وہان کے
ظالمون سے مخلوق کو امان دی۔

سنہ ۴۱۵ھ / ۱۰۲۴ع مین سلطان محمود پر ظاہر کیا گیا کہ **سومنات**
بت ہنود کے عقیدہ مین تمام بتون کا بادشاہ
ہے اور تناسخ (آواگون) مین ارواح کا تقسیم
کرنیوالا اور مد وجزر (جوار بھاٹا) دریا کا اوسکے
چرن (قدم) چھونے کو ہوتا ہے۔ سلطان عقیدہ
مذکور کے باطل کرنے اور مخلوق خدا کو شرک
سے بچانے کی غرض سے عازم **سومنات** جو
لب دریا ہے ہوا۔ اور ملتان سے گذر کر اجمیر کے
قلعہ کو فتح کرتا ہوا اور چند قلعہ اثنائے راہ کے
مفتوح کر نہروالہ کی راہ سے **سومنات**
مین خیمہ زن ہوا۔ اہل شہر اور جو راجہ **سومنات**
کی مدد کو آئے تھے دروازہ بند کر آمادہ جنگ ہوئے
اور قلعہ پر چڑھ کر باواز بلند کہا کہ ہمارا معبود سومنات

ہاتھ مین پکڑ کر تین قدم چلنا پھر بادری
اوسکے جھلسے ہاتھ پر صاف ریشمی کپڑا
لپیٹ کر او سپر کلیسائی کی مہر کر دیتا
تھا اور اوسکو تیسرے دن کھولتا
تھا اگر بالکل زخم اچھا پاتا تو مجرم
بری ہوتا تھا ورنہ مبتلائے بلا رہتا تھا۔

عمارت۔ اس زمانہ کی تواریخون
سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کے
اشراف اور اجلاف مدتون تو
جھونپڑون اور چھپرون مین بسر
کرتے رہے۔ چھ سو برس کے زمانہ
مین اونھون نے صرف یہہ ترقی کی
کہ لکڑی کے مکانات کڈول بنانے
لگے۔ مکانات تو درکنار بلکہ بادشاہی
محلات اور بڑے بڑے گرجے بھی
کڈول لکڑی کے بنے ہوتے تھے
اور اچھی طرح جڑے بھی نہین ہوتے
تھے چنانچہ تاریخ تاج انگلنڈ اور
وقائع نگارہ انگلستان مین مرقوم ہے
کہ الفرڈ بادشاہ کی محلسرا کی دیوارون
مین اتنے اتنے بڑے اور اسقدر

تم سبکو ایکبار قتل کرنے کے لیئے یہان کھینچ لایا ہے۔
تین روز سخت جنگ طرفین سے رہی۔ اخیر دونون
طرف کے بہادرون نے بڑی جانبازی کی آخر جنگ
مین سلطان نے بے نیاز کی جناب مین نیازمندانہ
فتح وظفر کی دعا مانگ کر حملہ کیا اور پانچ ہزار کو
میدان جنگ مین قتل کر مخالفون کو شکست دی
اور سومنات کو فتح کر لیا کچھ لوگ کشتیون مین سوار
ہو کر بھاگے سلطان نے پہلے ہی انتظام کر دیا تھا۔
سلطانی کشتیون کے سپاہی گرفتار کر لائے۔ جب
سلطان محمود نے مندر کے اندر جا کر بت کا توڑنا
چاہا تو پجاریون نے اُسکی عوض بے انتہا دولت
دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن سلطان نے فرمایا کہ
مین بت فروش مشہور ہونے سے بت شکن مشہور ہونا
دنیا و آخرت مین پسند کرتا ہون اور اپنا گرز
اس زور سے مارا کہ بت پاش پاش ہو گیا۔ وہ
بت سنگ تراشیدہ مجوف تھا اُسکے ٹکڑے غزنین
کو گئے زین المآثر سے معلوم ہوتا ہے کہ سومنات
سے بے انتہا دولت سلطان کو حاصل ہوئی منجملہ
اُسکے دو سو من سونے کی ایک زنجیر تھی بعد انتظام
سومنات کے سلطان راجہ پرم دیو کیطرف متوجہ
ہوا کہ جسکا نہر والہ پایہ تخت تھا اور سومنات سے

چوڑی چکلی دراڑین تھین کہ ان دراڑون
مین سے ہوا کے جھوکے آتے
تھے اور مشعلون کو بجھا بجھا
دیتے تھے تو بادشاہ نے اُنکے
واسطے لالٹینین بنوائی تھین ساتوین
صدی کے اخیر اور آٹھوین صدی
کے آغاز مین چھوٹے چھوٹے
بے تراشے پتھرون کے بھدے
واہیات بدنما مکانات پختہ بننے شروع
ہو گئے تھے۔

سکہ۔ اس زمانہ مین انگلستان مین
سکے تو جاری اور رائج تھے لیکن
یہہ بات اچھی طرح نہین معلوم کہ
سکے مذکور انگلوسکسن ہی کے تھے
یا غیر قوم اور غیر ملک کے تھے بعض
مورخون کا خیال ہے کہ انگلوسکسن
کے عہد مین غیر ملک کے سکے رائج تھے

زبان۔ خالص انگریزی زبان
پر انگلوسکسن زبان کا بڑا بھاری
اثر پڑا محققون کا بیان ہے کہ انگریزی
خالص کے الفاظ کی اصل انگلوسکسن

شکست کھا کر قلعہ کھندیہ مین جا چھپا تھا جسوقت لشکر نے محاصرہ کیا پرم دیو مجھولون کے بھیس تنہا بھاگ گیا۔ سلطان نے قلعہ پر قبضہ کر وہان کا راجہ دابشلیم نامی کو بنا بر جزیہ مقرر کر غزنین کی راہ لی۔ اس کامیابی کے صلہ مین خلیفہ بغداد القادر باللہ عباسی نے سلطان کو کھف الدولہ والاسلام کا خطاب عنایت فرمایا۔

سنہ ۴۱۷ھ مطابق سنہ ۱۰۲۶ع مین سندھ کی راہ سے سلطان اُن قومون کی گوشمالی کے واسطے روانہ ہوا جنہون نے سومنات سے واپسی کے وقت لشکر شاہی سے گستاخی کی تھی۔ اس بار سلطان کے ساتھ جنگ بحری کا سامان بھی تھا ایک ہزار کشتیان جنگی اسطرح کی تیار کرائین تھین کہ جن مین تین تین سیخین آہنی نصب تھین ایک رو برو اور دو دو دونون بازؤن پر پس ہر کشتی مین سپاہی مسلح بٹھلائے اور اُنکو آلات آتش افشانی نفط اور باروت سے دیکر روانہ جنگ کیا۔ دشمن بھی آٹھ ہزار کشتیان لیکر مقابل ہوئے لیکن سلطانی کشتیون نے سب کو ٹکرا کر توڑ دیا اور دشمن مغلوب ہوئے سلطان بعد فتح و فیروزی غزنین کو واپس گیا۔ اور وسط ایشیا مین جو لوگ بدمذہب اور ملحد تھے سزا دیکر راہ راست پر لایا۔ تاریخ بنامی گیتی مین مرقوم ہے

کی زبان ہے چنانچہ کتب مقدسہ سماویہ انگریزی ترجمہ مین اور جو زبان کہ انگلستان کے گھرون مین اور سڑکون پر بولی جاتی ہے اُسمین اکثر الفاظ انگلوسکسن ہین۔ ڈینمارک کی گو سلطنت انگلستان مین رہی لیکن زبان پر اُسکا کوئی بھاری اثر نہین واقع ہوا۔

مذہب۔ اس زمانہ کے حالات مین مورخون نے بیان کیا ہے کہ قوم انگلوسکسن کا مذہب نہایت زشت اور بیہودہ اور کفر و بت پرستی تھا اور یہہ مذہب کل اقوام شمالی یورپ مین جاری اور ساری تھا حتی کہ ان بت پرستون نے ہفتہ کے ہر روز کو ایک خاص دیوتا سے مخصوص کر رکھا تھا۔ پس جسطرح ہندو ہفتہ مین ہر روز کو سات تارون کے نام سے مخصوص کرکے ہر روز ہر ایک کی پوجا پاٹ کرتے ہین اور اُنکو اپنا دیوتا جانتے ہین۔

کہ سلطان نہایت فقیر دوست تھا اور درویشون سے
نیازمندانہ ملتا تھا۔ طبقات ناصری سے معلوم
ہوتا ہے کہ سلطان ایسا علم دوست اور سخی
تھا کہ غریب طلبا کو طلائی (سونے کا) شمعدان مع
کافوری شمع کے بخش دیتا تھا۔ سلطان عادل ایسا
تھا کہ نوشیروان سے تشبیہ دینے مین شرم آتی ہے۔
دیکھو تاریخ فرشتہ اور دیگر تواریخ مین مسطور ہے کہ
ایک روز ایک غریب نے سلطان سے سلطان کے
بھانجے کی شکایت ایسے الفاظ مین بیان کی کہ
سلطان آبدیدہ ہوا اور اپنے دل مین عہد کیا کہ
جب تک مظلوم کا انصاف نہین کردونگا اور ظالم
کو سزا نہین دے لونگا پانی اور کھانا نہین پیونگا
اور کھاؤنگا تیسرے دن مقدمہ پایہ ثبوت کو پہنچا۔
بھانجے کو سزا کردا اور دیگر تیسرے روز پانی نوش
فرمایا اور کھانا کھایا۔ سلطان رات کو بہ تبدیل لباس
گشت کرتا تھا اور دن کو مظلومون کی داد دیتا تھا۔
الآخر سنہ ۴۲۱ھ مین ۶۳ برس کی عمر کے بعد ۳۵ برس
سلطنت کرکے سلطان باخلاق انصاف دوست
شجاع و دلیر نے وفات پائی۔ لفظ سلطان کا اول
محمود نے ہی اپنے اوپر اطلاق کیا ہے۔ سلطان
سخن فہم اور شعرا کا قدردان تھا عنصری کا ایک رباعی کے

اسیطرح قوم انگلوسکسن نے ہفتہ مین
ہر روز کو ایک خاص دیوتا کے نام سے
مخصوص کر رکھا تھا چنانچہ سنڈے
(اتوار) منڈے (سموار) یہہ سب
بت پرست ان دو دن مین سورج
اور چاند کی پوجا کرتے تھے اور باقی
دن اور دیوتاؤن کے ساتھہ مخصوص
تھے اور سٹرڈے (سنیچر) زحل کی
پرستش کے واسطے مخصوص تھا
اور ہنوز یہہ نام دنون کی انگریزی
مین اُسی طرز پر باقی ہین۔ اور
یہہ قوم باوجود عیسائی مذہب
اختیار کرنے کے بھی کفر اور بت
پرستی مین منہمک رہتی تھی (قوم
سکسن کے عادات و اخلاق اور
رسوم مذہبی اور ہند کے آریون
کی خو بو اور ستارہ پرستی اور پوجا پاٹ
وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون
کے بزرگ کہین ملے جلے رہے ہین۔
تعلیم۔ قوم انگلوسکسن اور ڈینمارک
مین درس تدریس اور لکھنے پڑھنے

صلہ مین تین بار جواہر گران مائے سے منھ پر کر دیا۔ فردوسی کو ایک لاکھ سکہ مروج عطا فرمایا لیکن وہ اپنی کم نصیبی سے مستفیض نہو سکا اور ایک قصیدہ کے صلہ مین عصایری کو چودہ ہزار روپیہ عطا کیا ایسی ہی ہزارہا حکایات ہین اس مختصر مین نہین بیان کی جا سکتی جامع الحکایات، و تاریخ فتح بلاد اور کتاب مقامات مصنفہ ابونصر مشکانی مین مطالعہ فرمائیے سلطان کو حمیت دینی اور مذہبی جوش بے انتہا تھا چنانچہ اسکی بت شکنی سے ظاہر ہے ایاز راجہ کشمیر کا بیٹا تھا اسکی عہد طفلی مین عیاران کشمیر نے جبکہ وہ باپ کے ساتھ شکار گاہ مین تھا تنہا پاکر اُس لعل بے بہا کو بدخشان مین جا بیچا اور اسلامی تعلیم و تربیت سے صورت و سیرت مین ایک سا ہو گیا۔ شدہ شدہ غزنین پہونچا اور سلطان کے دربار مین ممتاز ہوا۔

سلطان مسعود

بعد وفات سلطان محمود کے اسکا بیٹا سلطان مسعود سریر آرائے خلافت ہوا اور سنہ ۴۲۱ھ مین مکران بلوچستان اور کچھ مین اپنا خطبہ اور سکہ جاری کیا۔ وسط ایشیا مین کارنمایان کیئے اور قوم

نہایت کم چرچا تھا اور اگر تعلیم و تعلم کا کچھ چرچا تھا تو خانقاہون مین تھا باقی خیر و صلاح اور انکی بڑے بڑے علاؤن اور عالی رتبہ پادریون کا شغل مطبوع اور پسندیدہ شیشون پر تصویر کھینچنا تھا آتشی گھڑی۔ شاہ الفرڈ نے مقدار اوقات کے لیئے ایسی مشعل تیار کی کہ ایک گھنٹہ مین تین انچی جلتی تھی۔ اور شاہ اڈگر نے وزن اور پیمانون کی حد خاص انگلستان مین مقرر کی۔

باب پنجم
انگلستان مین عہد شاہان نورمن ۱۰۶۶ء سے ۱۱۵۴ء تک
تمام ۸۸ سال

ولیم منصور کی ۱۰۶۶ء مین اہل سکسن نے جب بادشاہت قبول کی تو اہل نورمن نے مقام وست منسٹر مین آگ لگا کر لوٹ لیا۔ اور بادشاہ نے امرائے سکسن کی جاگیرین اپنے

سلجوق کے مقابلے کے واسطے جے سنگھ کو جو
ہندی فوج کا سپہ سالار تھا روانہ کیا ہند سے
اُنکا تعلق نہین لہذا اُنکا رحم کرنا ترک
کیا گیا سنہ ۴۲۴ھ [1] مین قلعہ سرستی کو کشمیر مین اسواسطے
مسمار کیا اور وہان کے راجہ کو سزا دی کہ اُس نے
کچھ تاجر مسلمان قید کر رکھے تھے۔ انہین ایام
مین ہندوستان مین ایسا قحط پڑا اور وبا آئی
کہ جیسے آدمی زراعت اور حرفت قایم کرنے کے
واسطے نہایت کم رہگئے۔ ہند کی ریاستون پر
سلطان کی جانب سے امیر الامراء (مانند ولیسرائے)
تولک بن حسین تھا سنہ ۴۲۴ھ مین سلطان نے
غزنین مین ایک ایوان شاہی بے نظیر بنوایا
اور اُسمین ایک تخت طلائی انواع جواہرات
سے مکلل و مرصع رکھایا اور اوسپر ایک تاج زرین
ستر من سونے کا اقسام جواہرات سے (جڑاؤ) سونے

قبضہ کے واسطے نورمن کی امیرون
کو دیدین۔ اور نورمنڈی کے گرجے
انگلستان کے اسباب غنیمت سے
آراستہ کیے۔ اور امراء مخالف مقتول
کی بیبیون اور بیٹیون کی شادی
اہل نورمن سے کرادی اودو
بہ اور ولیم نے اہل سکسن پر ایسا
ظلم و ستم اختیار کیا کہ ملک مین
بلوے ہوگیا اور شہر یورک کا محاصرہ
ہوا ولیم نے یورک بنوک شمشیر
چھین کر لوٹ لیا اور شہر یورک
اور ڈرہم مین آگ ہر جگہ لگا دی
اور قتل عام کردیا اور معمورہ
عالم کو جنگل بنا دیا قریب ایک
صدی کے اُس زمین پر ہل نہین چلا
اہل سکسن نورمن لوگون کے ہاتھ
لٹتے لٹتے مفلس قلاش رہگئے
زمین چھنگئی۔ اور خانقاہین لوٹ
لیگئین۔ تاج انگلنڈ مین سے
کہ ولیم کی اطاعت جب رعیت نے
قبول نہین کی تو اُس نے غضب

[1] سالار ساہو سالار مسعود غازی کا باپ سلطان محمود
کی طرف سے بھرائچ کا حاکم تھا جب سنہ ۴۲۴ھ مین درد سر کے
عارضہ سے فوت ہوا تو سالار مسعود جو سلطان محمود کا بھانجا تھا
اور سنہ ۴۰۵ھ مین اجمیر مین پیدا ہوا تھا اپنے باپ کی وفات کی
خبر سنکر بھرائچ مین آیا اور وہین سنہ ۴۲۴ھ مین شہید ہوکر مدفون
ہوا یہ شہید بت پرستی مٹانے کے واسطے آیا تھا لیکن جاہل
مشرک اس شہید کی قبر پوجتے ہین —

کی زنجیر مین آویزان کرایا اور دربار عام فرمایا - پھر
ہند کی طرف متوجہ ہوا اور ہانسی کے قلعہ کو
چھہ روز کے محاصرہ مین فتح کیا ہانسی پر حاکم مقرر
کر راجہ دیپال ہری سے قلعہ سونی پت
کو فتح کیا - اور اردگرد کا انتظام کرکے اپنے بیٹے
ابو المجدود کو حاکم لاہور فرما غزنین کی راہ لی -
سلطان مسعود نے کچھہ کم بارہ برس سلطنت
کی - یہہ سلطان بڑا خلیق اور کریم الطبع اور
شجاع تھا اُسکو رستم ثانی کہتے تھے - اسکا تیر
برگستوان توڑ کر فیل کے جسم مین گھس جاتا تھا
اور اُسکا گرز کوئی شخص ایک ہاتھہ سے نہین اٹھا
سکتا تھا اور علما و فضلا کے ساتھہ بہت سلوک
کرتا تھا - ابو ریحان کو قانون مسعودی کے
صلہ مین ایک فیل چاندی دی - اور روضتہ
الصفا مین لکھا ہے کہ اسقدر خیرات کرتا تھا کہ
رمضان مین ایک دن ایک لاکھہ روپیہ مستحقون
اور محتاجون کو عطا کئے - اور اُسکی آغاز
سلطنت مین ممالک محروسہ مین بکثرت مسجدین
اور مدارس بنے -

ابو الفتح قطب الملتہ شہاب الدولہ سلطان مودود بن سلطان

ملک نارتھمبرلنڈ کو پامال کیا اور
اُسکے باشندون کو جلا وطن
اور مال کو لوٹ لیا اور گھرون
مین آگ لگادی مورخون نے
لکھا ہے کہ ایک لاکھہ سے زیادہ
آدمی اُسمین تلف ہوئے - ولیم
نے جن اہل نورمن نے مخالفت
کی اونکو قید کیا اور ہر قیدی کا
دہنا پاؤن کٹوالیا اور اوڈو
اپنے برادر کو انجھا ولم البجواۃ قید
رکھا - اور بادشاہ اور اُسکے بیٹے
رابرٹ مین جنگ ہوئی اور
رابرٹ نے ان جان مین باپ
کا ہاتھہ زخمی کیا شاہ نے ایک
قانون بنام فورسٹ لا بنایا
جسکا منشا یہہ تھا کہ جو ہرن وغیرہ
مار لیگا اُسکی آنکھین نکلوائی جاینگی
اور گھنٹہ جسکے بجنے پر رات کو آگ
اور چراغ بجھا دئے جاتے تھے
اور اس حرکت سے عام ناراض
تھے اور ایک ہی مین انگلستان کا جبر

مسعود بن سلطان محمود

سنہ ۱۰۴۱ع میں سلطان مودود اورنگ خلافت
پر رونق افروز ہوا- اور وسط ایشیا کے انتظام
میں مشغول تھا- ہند میں امیر مجدود سلطان
مودود کے بھائی کا انتقال ہوگیا- دہلی کے
راجہ نے موقع پاکر یہ مضمون ظاہر کیا کہ نگرکوٹ
کے بت نے خواب میں ارشاد کیا ہے کہ میں غزنین
سے ناراض ہوں اب تمہاری مدد کرونگا اور ایک
بت نگرکوٹ کی مورت کی صورت پوشیدہ
ہوا یا- جب خواب کی شہرت ہوئی تو ہند کے
اور راجہ دہلی کے راجہ سے اتفاق کر جنگ پر
آمادہ ہوے- ہانسی اور تھانیسر کو مسلمانوں
سے چھین راجہ نے نگرکوٹ کا محاصرہ جا کیا اور
ایک رات بت مذکور کو ایک باغ میں خفیہ نصب
کرادیا- فجر کو جو ہندو نے دیکھا تو راجہ کو خبر کی
راجہ پابرہنہ بت کے قدموں پر جاگرا- اور ظاہر
کیا رات بھر میں غزنین سے تشریف لائے ہیں
ٹھاکر جی کو ٹکان ہے کل درشن کرنا- اب اہل ہند
کے دل بڑھ گئے- ادھر اہل اسلام نگرکوٹ کو
لاہور سے باہمی نفاق کی وجہ سے مدد نہیں بھیجی
ناچار اہل اسلام نگرکوٹ نے راجہ سے جان کی امان پر

بنام ڈومسڈی بک جسمیں
ہر علاقہ کی وسعت اور اسمیں مزروعہ
علف زار- ترائی- و جنگل کی
مفصل کیفیت تھی- بادشاہ نے پھر
ٹیکس ڈین گلڈ جاری کیا رعایا
کا مال و اسباب ضبط کرلیا- تواریخ
سکسن میں مسطور ہے کہ شاہ ولیم
نہایت سخت مزاج اور نہایت طماع
تھا اور خود رائے اور حریص بھی تھا
اور عاشق شکار اور ترش رو تھا- شاہ
فرانسیس شاہ ولیم کی موٹاپے پر کہیں
ہنسا تھا- بس اتنی بات پر دونوں
بادشاہوں میں جنگ ہوئی اور یہی
جنگ شاہ ولیم کی موت کا باعث ہے-

بادشاہ ولیم روفس

سنہ ۱۰۸۷ع میں بعد وفات ولیم منصور
اسکا منجھلا بیٹا ولیم روفس
تخت نشین ہوا- اور اسکا بڑا بیٹا رابرٹ
اپنی سستی اور کاہلی سے اور اپنے بھائی
کی جور و تعدی سے بعض حصہ نورمنڈی کے
بھی دے چکا تھا کہ روسا نورمن اور

صلح کر لاہور کی راہ لی۔ جس بتخانہ کو سلطان
محمود نے خراب کیا تھا اُسکی مرمت کر بت اپنی
جگہہ پر نصب کیا۔ سابق سے زیادہ اب نگرکوٹ
مین بت پرستی ہونے لگی راجہ نے لاہور کی
طرف توجہ کی۔ جب مسلمانون نے باہمی نفاق
کو اتفاق سے بدل لاہور سے نکل میدان
جنگ مین صف آرائی کی ہنود نے اِس حال
سے آگاہی پاکر راہ فرار لی اور راجہ نے دہلی
دیکھی۔ یہہ سلطان نیک صورت و سیرت تھا
اِس نے سرائے مسافرون کے واسطے بنوائی
اور کار خیر کیئے۔ اِس سلطان کے بعد سلطان
ابو جعفر اور **ابو الحسن** اور **عبد الرشید**
اور **فرخ زاد** تاج شاہی سے ممتاز ہوئے
اور وسط ایشیا مین کار نمایان کرتے رہے
لیکن ہند کا حال بدستور رہا۔

ظہیر الدین سلطان ابراہیم بن سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی

فرخ زاد کے بعد سلطان ابراہیم
نے دیہیم شاہی کو عزت بخشی۔ آغاز مین تو

اور شاہ فرانس تھے دونون مین اسبات
پر مصالحہ کرا دیا۔ کہ ان مین سے ایک
مرجائے تو دوسرا دونون کے
ملک پر قابض ہوجاے۔ تاریخ
جوناٹن مین مرقوم ہے کہ سنہ ۱۰۹۴ء
مین قسیس (پادری) پیتر ہرمت
نامی بیت المقدس کی زیارت کو
گیا اور وہانسے واپس آکر بیت المقدس
کو مسلمانون کے قبضہ سے نکالنا
چاہا۔ اور عیسائیون کے تصرف
مین لانا۔ اور تمام یورپ مین پھر کر
جہاد کے فتوے دیکر بادشاہون
اور رعایا کو جنگ پر آمادہ کیا چنانچہ
رابرٹ نارمنڈی کا نواب نارمنڈی
کو ولیم روفس کے پاس رہن کرکے
روانہ جنگ ہوا۔ سنہ ۱۰۹۵ء مین عیسائی
مجاہد بیت المقدس کی رہائی کے
واسطے فرانس مین جمع ہوے اور
مجاہدالدین کی علامت یہہ قرار دی
کہ ایک سرخ دھجی سینہ کے بائین
طرف سلی تھی پہلا گروہ فوج مجاہدالدین

عیسائی جہاد

تو وسط ایشیا کی طرف متوجہ رہا سنہ ۴۷۲ھ مین ہند کی
طرف توجہ فرمائی اور اون مقامات کو فتح کیا جو ابتک
فتح نہوے تھے - اول قلعہ اجودھن (پٹن) جسمین
شیخ فرید شکر گنج کا مقبرہ ہے پھر قلعہ روپال
جو پہاڑ کی چوٹی پہ تھا اور جسکے ایک طرف گنجان درخت
اور دوسری طرف دریا اپنی موجون سے تھپیڑ دیتا
تھا فتح کیا - پھر قلعہ دورہ جسمین وہ خراسانی
رہتے تھے جنکو افراسیاب نے خراسان سے نکالکر
ہندوستان مین لبایا تھا - اور بت پرستی انکا
مذہب تھا اول سلطان نے اسلام کی دعوت کی
پھر جزیہ چاہا جب نمانے تو لڑائی ہوئی فتح کیا -
یہہ سلطان عنفوان شباب سے متقی اور پرہیزگار
تھا معہ رمضان کے سال مین تین مہینے کے روزہ
رکھتا تھا اور رعیت پروری اور عدل و انصاف
مین نہایت سعی کرتا تھا علما کی بہت عزت ملحوظ
رکھتا تھا جامع الحکایات مین لکھا ہے کہ امام
یوسف سجاوندی کا وعظ سنا کرتا تھا اور خیرات
بہت کرتا تھا سلطان خط نسخ مین بڑا خوشنویس
تھا ایام سلطنت مین ہر سال ایک قران شریف
لکھتا تھا اور ایک سال مکہ معظمہ اور دوسرے
سال مدینہ منورہ ارسال فرماتا تھا ایام سلطنت ہی

عیسائی کا جسمین لوگ المان (جرمن)
اور فرانس - اور مجار - اور اٹلی -
وغیرہ کے تھے - کنٹو اور پیٹر ہرمت
کی سرداری مین بیت المقدس کے
جانب روانہ ہوکر اثنائے راہ مین
مقصد کو نہ پہونچکر مسلمانون کی
تیغ کا طعمہ (غذا) ہوگئی دوسرا گروہ
فوج کا اسلام بول (قسطنطنیہ)
کی طرف سے روانہ ہوا اور وہ
ایک لاکھ سوار اور چھہ لاکھ پیادے
تھے اور دوسو کشتیان جب اسلام بول
کے قریب آئے الکسی اسلام بول
کے بادشاہ نے وحشت ظاہر کی اور
مجاہدین سے معاہدہ کیا کہ میرے ملک
مین ظلم اور تعدی نکرین لہذا مجاہدین
مسیحی خلیج قسطنطنیہ سے گذر کر ازنیقیہ
مین وارد ہوے اور شہر نیسہ کا محاصرہ
کیا ایک سخت لڑائی کے بعد مسیحی
مجاہدین نے شہر نیسہ کو فتح کیا اور
وہان سے بڑھکر انطاکیہ کا محاصرہ
کیا اور نو ماہ تک یہہ محاصرہ رہا ب

اور ۹۲ برس کی عمر کے بعد وفات پائی - بعد سلطان
ابراھیم کے اُسکا بیٹا علاءالدولہ مسعود اور اُسکے
بعد سلطان الدولہ ارسلان بادشاہ ہوا -

سلطان معزالدولہ بھرام شاہ

ارسلان کے بعد اُسکا بیٹا معزالدولہ بھرام
شاہ تخت آرا ہوا - اور اول مرتبہ ۵۱۲ھ میں
ہند مین آیا پھر چند بار آیا اور اکثر ان شہرون
کو فتح کیا جو فتح ہوئے تھے اور مروج دین اسلام
ہو - اپنے امراء کو مقرر کر غزنین کو روانہ ہوا -
اور ایران و توران کے ضبط و ربط مین رہا -
یہہ بادشاہ علم دوست تھا اور عالمون و فاضلون
کا قدردان - اکثر کتابین اُسکے زمانہ مین تصنیف
ہوئین شیخ نظامی اور سنائی بھی اسی عہد مین
تھے - بعدہ بھرام کا جانشین ظہیرالدولہ خسرو
شاہ ہوا - اور اُسنے شاہ علاءالدین غوری
کے خوف سے لاہور کو تخت گاہ قرار دیا - اور
سات برس کی بادشاہت کے بعد اس دار ناپائدار
سے رحلت کی - اور اُسکی بجائی اُسکا بیٹا خسرو ملک
تخت نشین ہوا - اور تخت گاہ لاہور مین ممالک مقبوضہ
ہند کو عدل و انصاف سے مزین کیا - اور غزنین مین
جاکر وفات پائی -

باغی سیان ترکمان والیئے انطاکیہ نے
عیسائیون کو نہایت شجاعت کی ساتھہ
روکا لیکن اس ٹیڑی دل کو اُسکا قلیل
گروہ نہ روک سکا اور انطاکیہ فتح ہوگیا عیسائی
مجاہدون نے بے انتہا بے گناہ اہل اسلام کو
قتل کیا اور اُنکی مال کو لوٹ لیا اُسکے
بعد دمشق سات ماہ کی محاصرہ مین مفتوح
ہوا اور شہر معرہ مین عیسائی مجاہدون نے
ایک لاکھ خدابندگان کی خون ناحق سی اپنی تلوار
کی پیاس بجھائی (انجیل مین ہے کہ تیرے
سیدھے گال پر جو طمانچہ مارے تو بایان
گال بھی اُسکی طرف پھیر دے - واہ رے
اہل مسیح کہان یہہ تسلیم و رضا اور کہان
وہ ظلم و ستم و جور و جفا مصرعہ
ببین تفاوت رہ کجاست تا بکجا
پھر شہر حمص کی راہ سی ۱۰۹۹ء مین
بیت المقدس کے نواح مین پہونچکر
اور اُنتالیس ۳۹ روز کے محاصرہ کی بعد
بیت المقدس مسجد اقصیٰ مین سترہ ہزار
مسلمانون اہل توحید کو قتل کیا اور
ایک ہفتہ مقدس شہر مین عیسائیون نے

امیر سبکتگین سے خسرو ملک تک گیارہ بادشاہ
ہوئے اور دو سو برس تک ہند مین حکمران رہے۔

طرز معاشرت عہد خاندان غزنین

وہی تھا جو سابق فتحمند اہل اسلام کا تھا۔ خوراک
مین سرد ملک کے میوے اور لباس مین شلوار اور
پوستین مزید تھا ہمیشہ چمڑے کے موزے پہنا
کرتے تھے۔

طرز معاشرت عہد خاندان غزنین

انتظام صیغہ مال و دیوانی و فوجداری و تعلیم
علوم بھی موافق اہل عرب کے تھا۔ تجارت کا سلسلہ
بھی زمانہ کے موافق جاری تھا۔ سلطان **مسعود** نے
مسافرخانہ اور سرائے کی بنا ڈالی اور رواج
دیا۔ سلطان **محمود** نے سڑکون پر چوکیدار
مقرر کیے محمود کے عہد مین ہند مین جنگی کشتیان
بنین اور بحری جنگ ہوئی اور بارود کا
استعمال ہوا۔ حکیم ابوالقاسم حسن بن احمد
عنصری نے جو ندیم سلطان محمود غزنوی کا تھا
اسنے اپنی نظم مین توڑیدار بندوق کے استعمال کا
ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایشیا مین
یورپ سے پہلے بندوق کا ایجاد ہوا۔ اور
سکندرنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بندوق
دارا و سکندر کی لڑائی مین تھی چنانچہ حضرت

انتظام

مسافرخانہ

ایجاد بندوق

قسائیون کی طرح قتل عام جاری رکھا۔
لیکن ابتدا مین جو سات لاکھ مسیحی مجاہد
روانہ ہوئے تھے اور پھر انھین خرچ
خرچ اور گروہ گروہ ہر روز شامل ہوتے
رہے اُن مین سے بیت المقدس تک پچیس ہزار
زندہ رہے اور باقی سب کے حیات کی پیالہ کو
اہل اسلام کی تلوار کے پانی نے لبریز کر دیا
فتح کرنے کے بعد اہل مسیح نے فرولفری
نامی کو اپنا بادشاہ قرار دیا اور مسیحی اور
اہل اسلام ایک مدت تک لڑتے
جھگڑتے رہے۔

القصہ روفس جب ایک قومی رئیس
نورمن کے مقابلہ مین جنگ سے عاجز آیا تو
رئیس مذکور کو خرید سے بلا کر تیس برس تک
قید رکھا روفس نہایت فضول خرچ تھا
اور رالف پادری کے ذریعہ سے
زبردستی لوگون سے روپیہ لیتا تھا اور
کذاب بھی تھا روفس بڑا لوٹیرا فضول
خرچ عیاش کذاب اور بیرحم تھا۔

بادشاہ ہنری اول

سنہ ۱۱۰۰ع مین **ہنری** اول ملقب

بادشاہ ہنری اول

نظامی رقم طراز ہین۔ **بیت**

بشمشیر پولاد تیر و تفنگ
گذرگاہ بر مور کردند تنگ

اور عہد مذکور مین عربی فارسی کے مدارس جاری
ہوئے۔ طلائی شمع دان اور شمع کا رواج ہوا۔
ظروف انواع و اقسام کے رائج ہوئے۔ قنوج
اور کالنجر اور سومنات وغیرہ مین توحید نے رواج پایا۔
نمائیش اشیا کو محمود نے ایجاد کیا۔ اور ایک قدرتی
عجائبات سے عجائب خانہ بنایا۔ اور علما و
فضلا کی پنشن کا دستور مقرر کیا۔ اور مختلف زبانون
کی عجیب عجیب کتابین جمع کین اور اُس کتب خانہ
سے فائدہ پہونچایا۔ اور ہند مین زبان اردو کی
بنیاد اس عہد سے پڑی (اور ہنود کی ریاستون مین
وہی طرز معاشرت تھا جو پہلے فتحمندان اہل اسلام
کے ہندوستان مین جاری تھا) اور خدائے
وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے واسطے مسجدین
بنوائین۔ ایک عربی سیاح استخری سنہ ۹۵۱ء مین
رقم طراز ہے کہ ملتان کے ہندؤن نے بجائے
دھوتی پائجامہ پہننا شروع کر دیا ہے۔ ریشمین
کپڑے کا رواج ہند مین پہلے سے تھا اور چین سے
آتا تھا۔ یہہ چین والون کی ایجاد ہے۔ لیکن

بہ لوبکلرک (فاضل) غاصب سلطنت
رابرٹ بعد وفات شاہ ولیم روفس کے
سریر آرائے انگلستان ہوا۔ اور مٹیلڈا
شاہ ملیکم کی بیٹی سے شادی کر لی
اسوجہ سے قوم نورمن اور سکسن مین
میل جول ہوگیا۔ اور دونون قومون
سے قوم انگریز پیدا ہوئی۔ شاہ ہنری
نے اول رابرٹ سے سالانہ تین ہزار
مرکس پر مصالحہ کیا پھر اُسکو بجبر معاف
کرایا۔ اب دونون بھائیون مین لڑائی
ہوئی رابرٹ گرفتار ہوکر تیس برس
قید بھگت کر مرگیا۔ انگلستان مین اول
مٹیلڈا نے پتھر کا پل دریائی لی پر
بنوایا۔ شاہ ہنری رعایائی انگلستان
کو نہایت حقیر جانتا تھا اور صرف اس
قابل تصور کرتا تھا کہ جسطرح ممکن ہو اُس سے
روپیہ لیکر خوب عیش کیجئی اور دل کے حوصلے
نکالیے۔ اور یہہ خیال خام دل مین لگیا
کہ میری سلطنت بر اعظم یورپ مین
ہو جائے۔ مثل شاہ روفس کے شاہ
ہنری بھی بے رحم و بے وقار و عیاش تھا

پہنچنی کے برتن سندھ مین مسلمان لائے اور حلبی
آئینہ کا رواج دیا جو شامیون کی ایجاد ہے چنانچہ
حضرت سلیمانؑ نے ایک شیش محل بلقیس کے واسطے
بنوایا تھا جسکی زمین بھی آئینہ کا تھی اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ سکندر سے پہلے
ایجاد ہوا۔

وجہ کم رواج مذہب اسلام۔ اور ہندوستان
مین مانند ابتدائی ممالک مفتوحہ کے مذہب اسلام کا
کم رواج سوائے دیگر امور کے اس وجہ سے زیادہ
ہوا کہ آخر زمانہ کے حکام اہل اسلام کا مزاج
بدلتا چلا گیا۔ اہل اسلام سردار نہایت سرگرم دیندار
واعظون سے دنیادار بادشاہ ہوگئے اور اپنے
سچے مذہب اسلام کے پھیلانے مین جو خدا اسے
رحیم وقوی کی توحید کا نبیع ہے پورے پورے
راغب ہوئے۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظم عمرؓ
رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس کو تشریف فرما
ہوئے تو تیار ادر کھانے پینے کا سامان ایک ہی
اونٹ پر لادھا۔ اور اسی پر سوار ہوگئے اور
خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ جب دن
کے کام کا بقیہ رات کو پورا کرچکتے تھے تو چراغ
اسلیے گل کردیتے تھے کہ بیت المال کا تیل

الالیاقت علمی مین اُس سے زاید تھا حکایات
لقمان کا اُسنے ترجمہ کیا۔ تخت انگلستان
پر اول خطبہ کہا۔ قوم کو علم کی ترغیب
دی۔ بعض انگریزون نے اُسکی ترغیب
سے ملک اسپین یعنی اندلس مین مسلمانون
سے آکر علم طب اور ریاضی سیکھا۔
ہنری نے جنس کے عوض نقد خراج لیا۔
اہل بلجیم نے انگلستان مین ہنر شالبافی
کا رواج دیا۔ ہندوستان مین صدہا برس
سابق سے رایج تھا۔

بادشاہ اسٹیون

۱۱۳۵ء مین اسٹیون شاہ ہنری
کے بعد بادشاہ ہوا۔ اس عہد کے امرا
رعایا کا مال واسباب خوب لوٹتے تھے
اور اکثر بادشاہ کے مقابل فوج لیکر
ہو جاتے تھے۔ ڈیوڈ شاہ اسکاٹ
لینڈ نے نہایت سفاکی سے خون ریزی
کی اور چند بار کمال بیرحمی سے ملک کو
تاراج وغارت کیا پھر شاہزادی ماٹلڈ
بادشاہ کے مقابل ہوئی اور اُسکو شکست
دیکر گرفتار کر کے مقید کردیا اور خود ماٹلڈ بادشاہ

انکے ذاتی کام مین صرف ہووے اور بعد
انکے سو برس کے اندر خلیفہ مہدی ایسا ہوا کہ
بالنسواونٹ پر صرف برف لدوا کر منگاتا تھا اور
خلفاے عباسیہ کے ایک ایک دن کا خرچ
پہلے چارون خلیفون کے عہد خلافت کی برابر
پڑا اور جون جون زمانہ کا امتداد ہوا دون
وحون وہ کیفیت بڑھتی چلی گئی ۔

منصب خلافت ۔ خلافت کا منصب جو اجماع
اور اتفاق رائے پر موقوف تھا وہ سلطنت سے
بدلکر بادشاہت کا ایک موروثی عہدہ ہوگیا تھا۔
لیکن شاہی دربارون مین تمام لوگ آسانی سے
بادشاہون تک پہونچتے تھے۔ اور بادشاہ
اپنے روزمرہ کے عام دربارون مین جنمین کثرت
سے لوگ حاضر ہوتے تھے عرضیون کی تحقیقات
کرتے تھے اور بہت سے اور کام انجام دیتے
تھے۔ اِس سے رعایا کو تو دادرسی کا فایدہ
تھا اور بادشاہون کو یہہ بڑا نفع تھا کہ نئے
نئے طریقون اور جدے جدے طورون سے
انواع واقسام کے احوال انکو معلوم ہوتے
تھے۔ اور بادشاہ کے ملکی انتظام مین چند نئے
ہوتے تھے اور تمام کے کام علحدہ علحدہ۔

ہوی اور اُسکی بادشاہت کو
پادریون نے بھی تسلیم کرلیا۔ لیکن
ماڈ کے غرور کی وجہہ سے بلوے ہوگے
ماڈ فرار ہوے اور اسٹیون رہائی
پاکر پھر بادشاہ ہوا۔ جنگ کے ایام
مین روسا نے رعایا کو بیرحمی سے
لوٹا اور قید کیا شاہ اسٹیون کے عہد مین
مدام خانہ جنگیان رہین لہذا وہ ایسا
نہین تھا جیسا بادشاہون کو ہونا
لازم ہے۔

طرز معاشرت اہل انگلستان کا قوم نورمن کے عہد مین

طرز معاشرت اہل انگلستان کا قوم نورمن کے عہد مین ۔

قوم نورمن کا طریقہ معیشت اہل انگلستان
کے طرز معاشرت سے پاکیزہ اور
معتدل تھا۔ امرا نورمن کے دستر
خوانون پر چند طرح کے شیربال اور
پکوان اور اقسام اقسام کے سالن
اور شکار کیے ہوے جانورون کے
گوشت اور اہلی حیوان اور طلون
کے گوشت ہوتے تھے۔ چنانچہ
جو گوشت آجکل انگلستان مین انگریزون کے

کسی کے متعلق فوج کا کام ہوتا تھا اور وہ سپہ سالار کہا جاتا تھا - اور کوئی وزیر مال و خزانہ اور صیغہ تعمیرات اور بیوتات اور دیگر محکمجات وغیرہ وغیرہ اور ان سب پر ایک وزیر اعظم ہوتا تھا جو اپنی حسن لیاقت وفہم وفراست اور دیگر وزرا کی صوابدید کی مناسبت سے سلطنت کا کام انجام دیتا تھا - یہ وزرا ہر طرح ملکی کام کے انجام اور انتظام مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتے تھے اور ہر طرح میدان جنگ مین ایک لائق سپہ سالار کی مانند حرب اور ضرب کے کام انجام دیتے تھے -

صورت اہل اسلام - اس عہد کے اہل اسلام نہایت قوی جثہ اور تنومند اور زیادہ سفید و سرخ رنگ اور نہایت قوی دست اور تندرست ہوتے تھے سینے انکے چوڑے سے چکلے اور جوڑ بند کے پورے اور چہرہ مہرہ کے رعب دار ہوتے تھے -

خاندان غور کی حکمرانی ہندوستان مین ۵۸۲ہجری سے ۶۰۲ تک کل ۲۰ سال

میزون پر پہنچنے جاتے ہین انکی نام نورمن زبان کے الفاظ مین ہین مثلاً ویل (حلوان کا گوشت) مٹن (بکری کا گوشت) بیف (گائے کا گوشت) پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان مین غذاؤن کی مزہ دار بنانے اور تبدیل کرنیکا باعث نورمن لوگ ہوئے ہین - لیکن غربا کی غذا مین غریب تغیر ہوا تھا - اہل نورمن دن رات مین تین وقت کھانا کھاتے تھے - فجر کو نو بجے اور شام کو چار پانچ بجے - اور رات کو سونے سے پیشتر کچھ تھوڑا سا کھا پی لیتے تھے -

شراب - نورمن کے امیر غیر ملکون کی شراب منگا منگا کر نوش جان کرتے تھے اور جسوقت خوب چھکا جاتے تھے تو اسوقت ایک دوسرے کا جام بنام نہاد سلامتی پیتے تھے - اور غریب لوگ اپنے ملک کی بنی شراب کو پیکر اپنے جی کی ہوس اور نفس کی خواہش

ل اکثر تواریخ کی کتابون مین مرقوم ہے کہ ماہ رجب ۵۸۹ھ مین

صورت اہل اسلام

خاندان غور کی حکمرانی

اوقات غذا

شراب

جب ضحاک تازی شاہ کے اقبال کا جھنڈہ
فریدون فتحمند کے ہاتھہ سے سرنگون ہوا
تو ضحاک کی نسل کے دو جوان ساہم و
سور نام غور کے پہاڑون مین پناہ گزین
ہوئے۔ اور وہان پر اپنی سردارانہ بسر کرنے
لگے۔ جب توحید کے سورج نے اسلام کے
آسمان پر طلوع ہوکر افغانستان کو اپنی
نورانی شعاعون سے روشن کیا تو شنسب
نامی سردار نے جو ضحاک تازی کی اولاد سے
تھا شرک وکفر کی تاریکی سے نکلکر جناب امیر
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضور مین دولت
ایمان سے مشرف ہوکر غور کی حکومت کا
فرمان حاصل کیا۔ سلطان محمود کے زمانہ
مین حاکم غور محمود کا محکوم ہوگیا تھا۔ جب
سلطنت غزنین مین ضعف کے آثار پیدا
ہوئے تو حکام غور نے آزاد ہوکر غزنین پر حملے

کواکب سبعہ سیارہ نے سوم درجہ میزان مین کہ برج
ہوائی ہے ایک دقیقہ پر قران کیا۔
اور انگریزی کتابون مین مسطور ہے کہ ۱۷ ستمبر ۱۱۸۶ع مین
قران واقع ہوا جبطرح نوح علیہ السلام کے زمانہ مین
برج سرطان مین ہوا تھا۔

پوری کرتے تھے۔

پوشاک - وضعدار

پوشاک۔ نورمن لوگون کے
عہد مین لباس نے بھی نئی قطع
ایجاد کین۔ مورخ کالیر لکھتا ہی
کہ وضع دار کی یہہ قطع تھی کہ دھاری
گھومگھوٹ سر پر مخملی ایک چھوٹا سا
ٹوپ اور سر کے تلے لمبے بال کندھون
پر چھٹکے ہوئے گلے مین ڈھیلم ڈھال
گھٹنون تک کرتا۔ کارچوبی کمربند
کمر مین۔ ایک تنگنا پتلون ٹانگون
مین۔ اور ان پر زرق برق لبادا
نا شمیدار جسپر بہت بھاری سنہری
جھالر لگا ہوا۔ اور پیر مین لمبے لمبے
موزے بہت دور تک نیچے
کے کرتے مین بندھے ہوئے۔ ان پر
جوتے جنکے دراز پنجے بیل کے
کے سینگ کی مانند بلند ابر۔ اور
چاندی سونے کی زنجیرون سے گھٹنون
تک بندھے ہوتے تھے۔ اور

لباس پادری

پادری کا لباس نہ بھی وضعداران
کی نازک پوشاک کے مانند تھا فقط

شروع کے خسرو شاہ غزنویون کے حملہ سے تاب
نہ لاکر لاہور مین جو اُسکے قلمرو واقع ہند کا تختگاہ
تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا غزنین کو چھوڑ کر آرہا تھا
اور جب امیر شہاب الدین نے جو سلطان شہاب الدین
محمد غوری کے عرف سے زیادہ مشہور ہے۔ اور
جو کہ **شنسب** عربی اور ضحاک تازی کی نسل کا ایک
نوجوان اور اولوالعزم شاہزادہ تھا ہند کی تسخیر کی
طرف توجہ فرمائی تو خسرو ملک نے جو محمود کی نسل
کا اخیر بادشاہ تھا اطاعت قبول کر لاہور سے غزنین
آکر وفات پائی اور کشور ہند کے ممالک مقبوضہ
جو خسرو ملک کے تحت و تصرف مین تھے وہ سلطان
شہاب الدین کے تسلط مین آئے۔

سلطان معزالدین بن بہاء الدین

محمد نام بادشاہ دہلی ملقب بہ سلطان شہاب الدین محمد غوری

جب سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ملتان کو
قبضہ سے اور اوچہ کو قوم بھاٹ سے کہ وہان
کے راجہ کو رانی نے ہنگام محاصرہ اس غرض سے
مار دیا کہ خود معہ اپنی بیٹی سلطان کے گھر مین آجائے
اور مزے اوڑائے۔ **بیت**

اُنکا ایک تمغہ اجتہاد ایک موٹی
خاتم طلا زاید تھا۔

بھاٹ کی وضع۔ کندھے پر تنبور
بازو پر چاندی کا جوشن۔ گلے مین ایک
زنجیر اُسمین ایک مضراب بندھی ہوئی۔

مسخرے کی وضع۔ چھوٹی ٹوپی سر پر
رنگ برنگ کے کپڑے بدن مین۔ بہت
سی گھنٹی باندھی ہوئے۔ موزہ ایک سرخ ایک زرد

حاجی۔ بیت المقدس کے حاجی
کی وضع۔ چھوٹی سی ٹوپی جسکی گرد بہت
سی گھنٹیان لگی ہوئین سر پر۔ ہاتھ مین
لاٹھی جسکے نیچے لوہے کی شام۔ اور
اوپر خرمے کی شاخ لگی ہوئی۔ پاؤن
مین کھڑاؤن موزے ندارد۔

عورتون کا لباس۔ اندر ریشمی
کرتے اُنپر ڈھیلم ڈھالے لمبی آستینون
کے جامے زمین کو چومتے ہوئے۔

یہودیون کے لباس مین ایک چھوٹی
چوگوشیا ٹوپی زرد رنگ کی بہ لا امتیاز تھی

غلام کا لباس۔ لونڈی غلامون
کی بہری گت تھی۔ بدن مین بغیر صاف

اگر زن نیکو بودی ورا ے زن
زنان را مزن نام بودے نہ زن

اور دیول۔ ٹھٹھہ کے ملک کو سندھ تک اور لاہور کو کل فتح کرلیا تو ۵۸۶ھ ۱۱۹۱ء مین تسخیر دہلی کی طرف توجہ فرمائی اور قلعہ سرہند کو راجہ پتھورا کی فوج کو شکست دیکر فتح کیا اور ضیاء الدین کو قلعہ دار کرکے تلاوری کو جو تھانیسر کے قریب ہے نہضت فرما ہوئے۔ اس عرصہ مین راے پتھورا راجہ اجمیر معہ اپنے بھائی کھانڈے راے والیٔ دہلی اور دیگر راجاؤن کے ساتھ متفق ہو دو لاکھ سوار اور تین ہزار ہاتھی ہمراہ لیکر محمد غوری کے مقابل ہوا اگرچہ بادشاہ کے پاس لشکر راجہ سے کئی چند کم تھا۔ اوسی میدان مین دونون طرف سے صفوف آرائی ہوئی اور لڑائی شروع ہوئی بعد گھمسان کی لڑائی کے فوج سلطان کی میمنہ اور میسرہ نے اپنی جگہہ چھوڑ دی اور ہراول بھی ہار گیا تو محمد غوری کو ایک ندیم نے راے دی کہ مناسب ہے کہ حضور لاہور کی طرف عنان مراجعت معطوف فرماوین بادشاہ نے اس امر کو نہین قبول کیا اور قلب کی فوج سے حملہ آور ہوکر راجہ کی صفین توڑ دین بلکہ دل توڑ دیئے۔ کھانڈے راے سپہ سالار دہلی نے

چمڑے کے کپڑے پہرین سور کے چمڑے کا جوتا جسمین ایک تسمہ لگا ہوا وہ تسمہ ران پر لپٹا ہوا۔ غلام کے گلے مین ایک پیتل کا پٹا (مثل کتے کے) پڑا ہوا جسمین غلام کے مالک کا نام کندہ ہوتا تھا۔

لباس جنگ ۳

لباس جنگ۔ سر پر خود اسپر کلغی بدن مین چمڑے کے کپڑے اور فولادی زرہ۔ اور ڈھال جسپر تین کھل اور ایک مہرکہ بنا ہوا ہوتا تھا۔

خواب گاہ ۴

خواب گاہ۔ اوسوقت مین لوگون کی خوابگاہون مین پلنگ اور نرم بستر کی بجائے بھیڑ اور بیل وغیرہ کا چمڑا ہوتا تھا لیکن بڑے امیرون کی کمرون مین کچھ واہیات سا کاٹ کا پلنگ اور اوسپر موٹے کپڑے کا پلنگ پوش ہوتا تھا۔

قانون ۲

قانون۔ تاریخ گاڈنز اور تاج انگلنڈ مین مرقوم ہے کہ قوم نورمن نے انگلستان مین قانون سکسن کو معدوم کرکے اپنا قانون جاری کیا جسکا نام فیوڈل سسٹم تھا قانون مذکور کی رو سے بادشاہ زمین

جب یہہ ماجرا دیکھا تو اپنا ہاتھی شاہ کے گھوڑے
پر ڈالدیا شاہ نے اُسکے منھہ پر نیزہ ایسا مارا کہ اُسکے
دانت گرگئے لیکن بادشاہ کے بازو پر بھی سخت برچھا
لگا اور اُسی بیہوشی مین ایک خلجی پیادہ بادشاہ کا
ردیف ہوکر شاہ کو لاہور کی طرف لے اوڑا اور
یہہ لڑائی راجہ کے ہاتھہ لگی سنہ ۵۸۸ھ ۱۱۹۲ع مین سلطان
شہاب الدین بغرض انتقام دہلی پر حملہ آور ہوا۔
اور لاہور پہنچکر قوام الملک **رکن الدین** حمزہ کو
واسطے ترغیب اسلام و تحریص اطاعت کے اجمیر
بطور سفیر روانہ کیا۔ بروقت ملاقات سفیر کو راے
پتھورا نے بتون کی قسم کھاکر نہایت سخت مغرورانہ
جواب دیا اور تمام ہند کے راجاؤن سے فوج
فراہم کرلیا۔ کہتے ہین کہ ڈیڑہ سو راجہ اس جنگ
مین راجپوت شریک تھے۔ سلطان نے بھی اُنکا
استقبال فرمایا دونون لشکر تھانیسر کے قریب
سرستی ندی کے کنارہ پر مقابل ہوئے راے
پتھورا کے لشکر مین تیس ہزار سوار اور پیادہ بیشمار
تھے تاریخ فرشتہ مین جو راجہ کے نامہ کی نقل کی
ہے اُسمین مرقوم ہے کہ تین ہزار ہاتھی سے زیادہ
اور پیدل اور توپچی اور تیرانداز بیحساب تھے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توپ کا استعمال کچھ پہلے

تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور اُسکی بعد سردار تھے
تعلیم کا یہہ دستور تھا کہ قبل مناصب حاصل
ہونے کے بادشاہ اور امیر و فقیر امیرزادون
کی خواصی کرتے تھے پھر حسب لیاقت درجہ
پاتے تھے یعنی خواصی کے بعد مصاحبی کا
درجہ تھا اور اُسکے بعد سرداری کا
جو سرداری کے رتبہ کو پہنچتا تھا سردار
ہونے کے دن رات کو مطلق نہین سوتا
تھا اور کسی گرجے مین جاکر اُن بہادرون
کی قبرون مین جو جنگ مین مقتول ہوئی تھی
تنہا چپ کھڑا رہتا تھا اور اُن کی اسلحہ کو
اس نظر سے دیکھتا تھا کہ یہی ہتیار مجھکو ملینگے
اور سرداری کا تمغہ یہہ تھا کہ جوتہ مین سونے
کے کانٹے لگا دیئے جائین۔ اور اسی عہد
مین اہل انگلستان نے علم طب ڈاکٹری
اور ریاضی اہل اسلام کے مدارس ملک
اسپانیہ مین حاصل کیا۔
بندوبست۔ ملکی انتظام یون تھا
کہ بادشاہ بڑی اضلاع اپنے امرا کو مقرر کرتا
تھا۔ اور امرا اپنی اضلاع کو شریفون پر
بانٹ دیتے تھے اور شریف اپنے حصہ کا

جاری ہوگیا تھا۔ القصہ اوسی میدان مین لڑائی
کی صف آرائی ہوی۔ بادشاہ نے چار حصہ فوج
کے کرکے نوبت بہ نوبت لڑنے کا حکم دیا۔ چند بار
لڑائی دونون طرف غالب ومغلوب رہی۔ آخرکار
سلطان نے بارہ ہزار سوار سے قریب چار بجے
شام کے حملہ کیا اور راجپوتون کی صفون کو درہم
برہم کر دیا اور شکست فاش دی۔ رائے **پتھورا**
سرستی کے کنارے گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور
بہت راجہ معہ کھانڈے رائے والئ دہلی کے میدان
جنگ مین مقتول پائے۔ قلعہ **سرستی** و **ہانسی**
و**سمانہ** و**کھرام** و **اجمیر** لشکر اسلام کے قبضہ
مین آئے۔ سلطان اجمیر سے دہلی مین آیا اور وہان
رائے پتھورا کے کسی عزیز کو خراج گذار بنا کر اور
قصبہ کھرام مین اپنے غلام **ملک قطب الدین**
ایبک کو اپنا قایم مقام کرکے سوالک کی راہ سے خود
بدولت نے غزنین کو رونق دی۔ ملک **قطب الدین**
نے چند روز کے بعد دہلی اور میرٹھ کو فتح کر کے حکام
اسلام مقرر کیے اور ۵۸۹ھ ۱۱۹۳ع مین قلعہ کول وغیرہ
فتح کر دہلی کو دار السلطنت مقرر کیا اور سلطان کے
نام سے خطبہ اور سکہ جاری کیا اور شعائر اسلام
کو رواج دیا۔ اور اسی سال مین سلطان شہاب الدین نے

ٹھیکہ کاشتکارون کو دیتے تھی۔

لگان زمین۔ مراتب مذکورہ بالا
مین ہر سردار اپنی ماتحتی سے یہہ اقرار
کرا لیتا تھا کہ تمکو جنگ مین شریک ہونا پڑیگا
زمین کی یہی مالگذاری تھی۔ اسامی
سرکار کو غلہ یا مویشی یا روپیہ نہین دیتی
تھی اگر دیتی تھی تو کچھ تھوڑی سی یہہ چیزین
دیتی تھی۔

فوج۔ جب بادشاہ کو کوئی لڑائی
درپیش ہوتی تھی تو بادشاہ امیرون
کو طلب فرماتا تھا۔ اور امیر شریفون کو
اور شریف اپنی رعیت اور متعلقون
کو فراہم کرکے بادشاہی علم کے گرد جمع
ہوتے تھے اور اپنے سردارون کے ہمراہ
بادشاہ کی جانب سے مفت لڑتے تھے
(اس طریقہ مین یہہ نقصان تھا کہ امیرون
کو بڑا اختیار و اقتدار حاصل تھا اور
اکثر امرا آپس مین لڑتے مارتے رہتے
تھے دوم امیر بادشاہ سے منحرف ہو جاتے
تھے۔ سوم ملک فوج کے قبضہ مین رہتا
تھا) اور پادری بھی بڑے بڑے سیاہ

لگان زمین۔

فوج۔

غزنین سے آکر جی چند راجہ قنوج کو جو راٹھور تھا جسنے اپنے آپ کو کل راجاؤن پر فرمان روا ہونے کی تقریب مین اشومیدہ (گھوڑے کی قربانی) جگ کیا تھا اور جلسہ عام سے راے پتھورا جی چند راجہ قنوج کی لڑکی کو لے بھاگا تھا قصبہ چند وار واٹاوہ کے قرب وجوار مین شکست دی اور راجہ مارا گیا اور اُسکی لاش مصنوعی دانتون کے ذریعہ سے پہچانی گئی اور پھر سلطان بنارس تشریف فرما ہوا اور وہان کے اطراف کا انتظام کر ملک کو ملک قطب الدین کے حوالہ فرما کر غزنین کی راہ لی۔ اور ۱۱۹۶ء سنہ ۵۹۲ھ مین ملک قطب الدین نے ہیمراج کو جو پرتھی راج پتھورا کے عزیزون مین سے تھا بوجہ بغاوت پامال کیا اور اجمیر مین حاکم مسلمان مقرر ہوا ۱۱۹۷ء مین قلعہ بیانہ اور قلعہ گوالیار فتح کیا اور نہروالہ پہنچکر گجرات فتح کیا اور راجہ بھیم دیو کو شکست دی اور ۱۱۹۹ء مین قلعہ بداؤن کالپی وغیرہ مفتوح اور ۱۱۹۹ء مین ہی سلطان کے سپہ سالار بختیار خلجی نے صوبہ بہار فتح کرکے ۱۲۰۳ء مین راجہ لکشمی سین سے ملک بنگالہ فتح کیا اور راجا پایہ تخت ندیہ سے بھاگ کر جگناتھ کے مندر مین سیوک بنگیا اور وہین

جیسے زرق برق پہنکر میدان جنگ مین آموجود ہوتے تھے۔

آلہ حرب۔ آلات جنگ یہہ تھے۔ برچھا۔ چوڑی تلوار۔ خنجر۔ تیر و کمان۔ تبر۔ گرز۔ چوبین یعنی جسکے سرے پر ایک لوہے کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوا تھا۔

نیزہ بازی۔ وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ نیزہ بازی اُس زمانہ کے امیرون کا اور سردارون کا خاص شغل تھا جس مقام پر یہہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک چار دیواری کھنچی ہوتی تھی اور اندر اونچے اونچے برآمدے ہوتے تھے اُنمین امیر اور امیرزادیان بیٹھتی تھین اور باہر غریب تماشائیون کے جھگٹے ہوتے تھے اور اکھاڑے کے باہر دونون جانب لڑنے والے سردارون کی خیمے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنکی بڑی قدر و منزلت اُس زمانہ مین تھی زرہون وغیرہ مین کیلین ٹھوکتے تھے اور اُنکے

مرگیا سنہ ۶۰۲ھ سنہ ۱۲۰۶ع مین سلطان شہاب الدین
ہندوستان مین قوم کھکر کی گوشمالی کیواسطے
آیا - اور اُسکے کردار کی سزا دی - یہہ قوم
سوالک کے پہاڑون مین بستی تھی اور سلسلہ
لب آب نیلاب - اندس کے کنارہ تک
تھا یہہ لوگ مسلمانون سے نہایت عداوت
رکھتے تھے اور اہل اسلام کے قتل کو اپنے
عقاید مین بہشت مین داخل ہونیکا سبب
جانتے تھے - اِس قوم مین جسکے لڑکی پیدا
ہوتی تھی تو وہ اپنے گھر کے دروازہ پر
کھڑا ہو کر لڑکی کو اوٹھا کر کہتا تھا کہ کوئی اس
لڑکی کو اپنی زوجیت مین قبول کرتا ہے - اگر
کوئی قبول کرتا تھا تو اُسکو دیدیتا تھا - ورنہ
اُس معصوم لڑکی کو سنگین دل باپ اُسیوقت
مار ڈالتا تھا اور اُنمین ایک عورت کے چند
شوہر ہوتے تھے - ان شوہرون مین برادر
ہونیکی کچھ قید نہ تھی (بخلاف دروپدی جی کی)
اس قوم بت پرست کا سردار اسلام کی اصولون
پر غور کر کہ بتون کی عبادت سے روگردان
ہوا - اور خدائے واحد کی توحید کا اقرار کر کہ
سلطان غوری کے روبرو آ مسلمان ہوگیا

ہتھوڑون کی کھٹکھٹاہٹ دور تک
سنائی دیتی تھی - جب یہہ سامان
ہوچکتا تھا تو جن سردارون کی لڑائی
بدی ہوتی تھی وہ چالاک گھوڑون
پر سوار اکھاڑے مین آتے تھے اور
اُنکے آگے بہت سی نقیب صدائے
قرنا سے اُنکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے
تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے
تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائے
انعام لائے اور سرآمدون پر روپیے
اور اشرفیون کی بوچھاڑ ہوجاتی
تھی - اکھاڑے کے بیچ مین سرداران
مبارزہ طلب قدوم مخالف کے منتظر
رہتے تھے اور جب یہہ سردار میدان
کارزار مین آتے تھے تو جسے اپنا
نقطہ مقابل قرار دیتے تھے اُسکے
سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے
اگر سر نیزہ سپر مخالف سے مس ہوجاتا
تھا تو شمشیر آبدار و نیزہ خونخوار
سے کارزار درپیش ہوتا تھا اگر پای
سنان سپر مقابل سے مقابل ہوتا تھا

سلطان نے خلعت فاخرہ اور چیزین جواہر سے
مرصع اور اُس ملک کی حکومت کے فرمان عطا
فرمائے اور لاکھون آدمی اُسکی قوم کی اسلام
سے مشرف ہوے - لیکن دور دراز ملک کے
لوگ اپنے طریق پر رہے اور قوم تراہیہ کے
صنم پرست بھی جو مابین پنجاب اور غزنین رہتے
تھے بتون کی بے بسی دیکھکر کہ اپنی غلیظ آلودہ
مکھی نہین اوڑا سکتے خداے قادر کے قایل ہوئے
اور انہین ایام مین چار لاکھ زنار دار بھی بخوشی
خاطر مسلمان ہوے القصہ جب سلطان
شہاب الدین کو ہندوستان کے انتظام
کا پورا اطمینان ہوگیا تو سلطان نے اون
تاتاری قومون کی گوشمالی کیطرف توجہ فرمائی
جو حدود چین سے متصل تھین اور مسلمانون
کو ایذا دیتی تھین - پس اس ارادہ پر لاہور سے
روانہ ہوا - اور جب دریاے انڈس کے
کنارہ پر لشکر سلطانی خیمہ زن ہوا تو بعض اشرار
قوم کھکر نے جو اپنے آبائی مذہب بت پرستی
پر قایم تھے اور جنکے رشتہ دار قریب لڑائی
مین مارے گئے تھے - دشمن بارگاہ شاہی
کو دیکھ گئے اور رات کے وقت سونیکی حالت مین

تو فقط کارنمائی اور ہنر آزمائی سلاح
صلاح سپر نظر ہوتی تھی - صداے
قرنا پر میدان کے دونون جانب سے
پہلوانان پیل تن تھرن تھرن گھوڑے
اوڑاتی ہوئی بیچ بیچ مین آکر اس زور
سے ٹکراتے تھے کہ دیکھنے والی دہشت
مین آجاتے تھے اگر یہہ دونون
پہلوان برابر کے ہوتے تھی تو اسقدر
نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برچھون
کی ٹکڑے اوڑ جاتے تھی اور گھوڑی
شل ہوکر گھٹنون کی بل گر پڑتے تھی
لیکن اگر ایک نے دوسرے کے خود یا سپر پر
خوب تاک کر ضرب لگائی تو یہہ کم بخت
پہلوان چکرا کر پشت زین سے زمین
پر گرتا تھا اور اُسکے زخمون سے
خون بہا جاتا تھا اور بدن زرہ کے
بوجھ سے چور ہوجاتا تھا - یہہ جان
جوکہم کی لڑائی کہ نورمن لوگون
کی دانست مین تماشا سے
لطیف و شغل
دلپذیر تھا - اکثر دو یا تین دن رہتی تھی

دہوکے سے خرگاہ شاہی مین داخل ہوکر سلطان
کو ایسا زخمی کیا کہ جان بر نہو سکا۔ قاتلون نے
بھی گرفتار ہوکر اپنے کردار کی سزا پائی ۔
سلطان شہاب الدین شہید کے جنازہ کو باشان
و شوکت معہ چار ہزار تختہ خزانہ کے غزنین لیگئے
اور جنازہ ایک حظیرہ عالیشان جو وسط گلستان
مین واقع تھا دفن کیا۔ اس سلطان نے
غزنین کے خزانہ مین نہایت کثرت سے زر و نقرہ
چھوڑا۔ ایرانی اور ہندوستانی اکثر مورخون
نے لکھا ہے کہ اسکے خزانہ مین پانسو من الماس
نفیس (جواہر) سوائے سونے چاندی کے
تھے پس دیگر نقود و اموال کو اسپر قیاس کر لو۔
یہہ سلطان بڑا عادل اور بہت خدا ترس اور
مخلوق خدا پر مہربان تھا اور علما و صلحا کو عزت
سے رکھتا تھا اور انکی خدمت کرتا تھا۔ اشاعت
علوم اور توحید مین سرگرم تھا اکثر بت خانون
کو اس غرض سے خراب کیا اور معبد خدائے
وحدہ لاشریک کی یاد کیواسطے بنوائے کہ خدا کے
بندہ سوائے خدائے واحد کے کسی کی
بندگی نکرین ۔
سلطان سخی اور قناعت گزین بھی تھا جو بت

اور پہلے دن پہلوان جبیر غالب آتا
تھا انکے گھوڑے اور زرین انعام
مین پاتا تھا اور علاوہ اسکے جبن
امیرزادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ
نازنین بخطاب ملکہ کشور حسن و محبت
باقیماندہ معرکون کی کارفرما اور
صدر نشین ہوتی تھی دوسرے دن
گھمسان کی لڑائی ہوتی تھی جسمین
ایک ایک گروہ پہلوانون کا لڑتا
تھا یہانتک کہ بادشاہ یا کوئی
بڑا رئیس چھڑی سے اوسمین اشارہ
کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو
سردار اس جنگ مغلوبہ مین غالب
آتا تھا وہ تمام گرد و غبار مین
اٹا ہوا کارفرمای معرکہ یعنی ملکہ
کشور حسن و محبت کے حضور مین
آکر جھک جاتا تھا اور معشوقہ فتنہ ساز
اپنے دست نازنین سے اس عاشق
جانباز کو تاج عزت سے سرفراز
کرتی تھی ۔ جب سردار لڑ چکتے تھے
تو نیچ قوم کے لوگ بازی کرتے تھے

سلطان غیاث الدین برادر کلان نے انتقال کیا
تو اُس جوانمرد نے ولایت غور اور ترکستان اور
خوارزم وغیرہ دیگر وارثون کو دیکر آپ خطۂ غزنین
پر قناعت کی۔ سلطان شہاب الدین غلامون
پر شفقت اور اُنکی تربیت و تعلیم ایسی کرتا تھا
کہ بعضے باپ بھی اپنی اولاد کی نہین کرتے اور
جب تک سلطان کے ایک دختر پیدا ہوئی تھی
کوئی لڑکا نہین تھا ایک ندیم گستاخ نے کہا کہ
کیا خوب ہوتا جو خدائے منّان سلطان کو فرزند
کرامت فرماتا تاکہ وارث تاج و تخت ہوتا۔ سلطان
نے جواب دیا کہ اگرچہ بادشاہون کے معدود چند
فرزند ہوتے ہین میرے چند ہزار فرزند ہین جو میرے
بعد ممالک کے میرے نام سے حکمران ہونگے اور
ایسا ہی ہوا سلطان کے چند غلام بادشاہ ہوئے
چنانچہ غزنین مین سلطان تاج الدین اور ہند
مین سلطان قطب الدین وغیرہ یہہ سب
مذہب اسلام کی خوبی ہے جسنے غلامون
کی آزادی کی جابجا ہدایت کی اور غلامون کو
بھائیون سے تعبیر کیا اس عہد مین ہند مین
توپ کا رواج بھی ہوگیا تھا۔ اور ہندو جنگ
کیوقت سنکھ بجاتے تھے اور مسلمان اللہ اکبر

اور یہہ کھیل یعنی تیراندازی اور گتکہ بازی
اور سینڈھے لڑانا اونہین بہت پسند تھی
اُنکی گتکہ بازی ایک قسم کی بنَیٹی ہوتا تھا
اُسکی کیفیت یہہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیان
قریب دو فٹ کی لمبی بیچ سے پکڑ لیتے تھے
اور کبھی یہہ اُسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی
وہ اُسکو مارتا یہہ وار خالی دیتا تھا کبھی
دونون پڑتے تھے۔ اسی بنوٹ بازی کی مشابہ
اُن لوگون کی کُشتی بھی تھی۔

انفصال مقدمہ۔ اور جسطرح
سکسن لوگ مجرمون کی آزمائش آگ اور
پانی سے کرتے تھے اوسیطرح نورمن لوگ مجرم
کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہہ قصوروار ہوگا
تو خدا خود اسے سمجھیگا (یہہ بہت برا
قانون تھا جسمین مالدار عزت و [illegible]
کا نقصان اور بدمعاش اور پہلوان
کا فائدہ متصور تھا)

جہاد اور اُسکی علامت۔ اس عہد کے
عیسائی جہاد کی بھی شوقین تھی اور اُنکے
مجاہدین کی علامت صلیب مسیحی تھی
انگلستان کی سفید۔ فرانسیس کی سرخ

انفصال مقدمہ

جہاد اور اسکی علامت

نعرہ مارتے تھے جسّے دل دہل جاتے تھے

پرتھی راج کے زمانہ تک ہندوستان مین

راجسوجگ اور **سویمبر** (لڑکی جلسہ

عام مین اپنا شوھر پسند کرلے) اور بیاہ مین

زبردستی کرنا جاری رہا چنانچہ **پرتھی راج**

اپنے خلیرے بھائی **جے چند** کی بیٹی کو

زبردستی **سویمبر** سے چھین لے بھاگا۔

اس زمانہ مین ہندوستان مین اصول اسلام

دھڑلے سے جاری ہوئی جسکے ذریعہ سے

یہہ فواید ظاہر ہوے دختر کُشی کی رسم موقوف

کی گئی۔ اور ایک عورت چند شوھرون کے

بیاہ سے باز رکھی گئی اور زبردستی سے

بھاگنے کی رسم مٹ گئی۔ اور ستی ہونیکی رواج

مین بھی ممانعت کی گئی اور شرک بھی حتی الامکان

کم ہوا۔ اور توحید پر بہت زور دیا گیا۔ قمار بازی

کو مٹا دیا۔ اور شراب خواری کو گھٹایا۔ ان

آریون **شودر** کو جو آریے پڑھنے لکھنے سے

منع کرتے تھے وہ ممانعت اوٹھا دی اور

تعلیم عام کردی۔ اور آریہ جو ان آریون

کو غلام بنائے رکھتے تھے اُنکی تکلیف مین

تخفیف کی بلکہ غلامی سے آزادی دی۔

بلجیم کی سبز۔ جرمن کی سیاہ۔ اٹلی کی

زرد تھی (کیا خوب جبن مذہب کا پیشوا یہہ کہے

کہ تم اپنے دشمنون کو پیار کرو۔ اور جس مذہب

کا یہہ مسئلہ ہو کہ جب تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے

تو تو اوسکی طرف دوسرا گال بھی کردے۔

اُس مذہب مین خونریزی اور مردم کُشی

کے کیا معنی) اور ۱۰۹۵ء مین مسیحی مجاہدون

نے بائین جانب سینہ کی سرخ کپڑی کی ایک

صورت سلوائی۔ اور یہہ علامت

یورپ مین آغاز نشان کی ایجاد ہے

عمارت۔ نورمن لوگون نے ایک یہہ بات

عمارت مین پیدا کی تھی کہ محراب دار گول

دروازہ بنوانے لگے تھے اور دریچے

نشتر نما گوتھ کی عمارت کی مشابہ رکھتے تھے

اور قلعہ ایسا مضبوط اور مستحکم بناتے تھے

کہ جنکے بھروسہ پر اُس زمانہ کے امیر بادشاہ سے

اکثر مقابلہ کرتے تھے اور اُن قلعون کی

وجہہ سے سربرآوردہ ہوتے تھے۔

لقب۔ اہل نورمن نے انگلستان مین

القاب شخصی اور خاندانی رسم کو رواج دیا

مثلاً آدم اسٹرانگ (قومی بازو) ٹیلر (درزی)

بنائے راجپوتانہ۔ اسی زمانہ مین راجپوتانہ کی ریاستون کی بنیاد پڑی۔ قنوج اور شمالی ہند کے راجپوتون کے گروہ کے گروہ جو راٹھور اور تومر اور چوہان وغیرہ کے نام سے موسوم تھے۔ مسلمانون سے دور رہنے کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دریائے اندس کے مشرقی ریگستان کے قریب جا بسے جسکو اب راجپوتانہ کہتے ہین۔

راجپوت کی اصلیت۔ راجپوت کی تحقیق اہل تواریخ نے اسطرح کی ہے کہ ہند کے راجاؤن کے مکانون مین باندیین اور اصیلین اور حرم مین ہزارہا رہتی تھین۔ باندیین اور اصیلین دن بھر محلون مین کام کرتین اور رات کو واسطے خواہش فطرتی کے باہر نکالدی جاتی تھین وہ رات مین اپنی خود پسند معشوقون کے گھر رہکر گندرپ بیاہ کر تخم بھم پھونچاتی تھین اور حرم مین بھی بسبب ہونے پردہ اور اقتضائے طبیعت سے مجبور ہوکر اصیلون کے ذریعہ سے خواہش طبعی کی خواہان ہوکر کامیاب ہوتی تھین اور اسطرح سے جو بچے بھم پھونچاتی تھین وہ راجاؤن کی طرف اپنی عزت افزائی کے واسطے

زبان۔ نورمن لوگون کے زمانہ مین زبان نورمن اور زبان سکسن کا بڑا مقابلہ رہا اور زبان نورمن بسبب شاہی زبان ہونے کے مکتبون اور گرجون اور کچہریون مین بولی جاتی تھی لیکن سکسن زبان آخر مین فتحمند رہی اور انگریزی جدید کے تین خمس الفاظ اور محاورات کا یہی زبان ماخذ ہے چنانچہ جام جم اور تاریخ کالیر مین مرقوم ہے۔

غلامی۔ جسطرح اہل سکسن کے زمانہ مین انگلستان کی بدنصیب رعایا دو تہائی غلام اور ایک تہائی آزاد تھی اسیطرح مورخ انگلف اور جیوفری اور کالیر کا قول ہے کہ اہل نورمن کے عہد مین قریب قریب کل کے سکسن والے غلامی کی حالت مین رہے۔

چاہ کن را چاہ در پیش

شروع عہد سلطنت سلاطین نورمن سنہ ۱۰۶۶ع مطابق ۴۵۸ھ مین انگلستان کی مردم شماری دو ملیان (بیس لاکھ) تھی۔

باب ششم

انگلستان مین سلاطین پلنٹیجنٹ کا زمانہ ۱۱۵۴ع سی ۱۴۸۵ع تک کل ۳۳۱ سال

منسوب کرتی تھین اسیطرح پر جب انبوہ کثیر ہوگیا تو وہ گروہ راجپوت کے نام سے مشہور ہوا ہندوستان مین اہل یورپ اور سلطان شہاب الدین غوری کی فتوحات کا مقابلہ جسب ملک ہندوستان کو فرنگستان **یورپ** کے اولوالعزمون نے سنہ ۱۴۹۸ع **واسکوڈگاما** کے زمانہ سے سنہ ۱۸۵۷ع تک اور حقیقت مین گویا آجتک صدہا حیلہ وحکمت سے قریب قریب چار صدی مین حاصل کیاہے اوسی ہندوستان کو سلطان شہاب الدین غوری نے سنہ ۱۱۹۱ع کے پہلے حملے سے جو دہلی پر کیا تھا سنہ ۱۲۰۳ع تک جسمین اُسکے سپہ سالار **بختیار خلجی** نے بنگالہ پر ڈلٹا تک تسلط کیا بارہ برس کے قلیل زمانہ مین نہایت مردانگی اور شجاعت سے بلاحیلہ ... لوٹ حاصل کیا اور انگلستان نے تو آجتک ہندوستان کو تمام وکمال فتح نہین کیا کیونکہ باعتبار تقسیم ملکی کے ہندوستان کے چار حصہ ہین اول برٹش انڈیا یا عملداری سرکار انگریزی - دوم ممالک محفوظ یا ریاستہائے باج گذار - سوم ریاستہائے خود مختار - چہارم عملداری غیر - اول اور دوم کے

پلین ٹیجنٹ لغت لاطینی مین جھاڑ کا نام ہے اور اس خاندان کے بانی نے بوقت روانگی حج بیت المقدس انکساری سے جھاڑ کی ٹہنی کو کا تاج زیب سر کیا اور یہی شعار اُسکے جانشینون نے اختیار کیا لہذا وہ اُنکا لقب ہوگیا

بادشاہ ہنری دوم ملقب بہ کرٹ منٹل سنہ ۱۱۳۳ع ولادت سنہ ۱۱۵۴ع جلوس سنہ ۱۱۸۹ع وفات

سنہ ۱۱۵۴ع مین بعد **اسٹیون** کے **ہنری** دوم ملقب بہ کرٹ منٹل تخت نشین ہوا - اور راون امرا کے قلعے مسمار کیے جو غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے بادشاہ اور **بکٹ** اسقف اعظم سے ان بن ہوگئی اور بادشاہ نے سرداروں سے کہا کہ یہہ سب نامرد میری روٹی کہاتے ہین اور یہہ مجکو ایک پادری کے ہاتھ سے نہین چھڑاتے - چار سردار گئے اور **کنٹربری** کے بڑی گرجے مین گھس کر پادری کو بیرحمی سے ہلاک کیا اور نہایت ظلم وستم سے بیچارہ پادری کا دماغ پارہ پارہ کرکے محراب کلیسا مین ڈالدیا

سوائے خود مختار ریاستین اور ممالک ذیل گورنمنٹ
انگریزی کے قبضہ اقتدار سے ہنوز باہر ہین -
فرانسیسون کی عملداری جسکا دار السلطنت
چندرنگر ہے جو بنگالہ مین واقع ہے اور انکے
پاس پانڈیچری اور **کاریکال** جو کرناٹک
کے کنارہ پر ہے - اور **ماہی** جو ملابار کے کنارہ
پر ہے اور **اودیا** جو اضلاع گوداوری مین
ہے موجود ہین اور پرتگال والون کے پاس
جسکا دار الحکومت **گوا** ہے انکے تسلط مین گوا ڈمن
اور ڈیو مین جو احاطہ بمبئی مین واقع ہین - علاوہ
برین یورپ کی کل سلطنتین قرضہ قومی اور غیر
قومی کے مقروض ہین - لیکن سلطان شہاب الدین
کسیکا قرضدار نہین تھا اور ایک بات مین دنیا
کے کل بادشاہون سے بازی لیگیا - یورپ
اور ایشیا اور افریقہ اور امریکا کے کسی بادشاہ
کے خزانہ مین نہ تھا اور نہ ہے جو اسکے خزانہ
سے برآمد ہوا جیسا کہ اہل تواریخ نے زیب رقم
کیا ہے - یعنی سوائے نقدی اور مال کے
پانسو من الماس نفیس (جواہرات) تھے -

سلطان قطب الدین ایبک مشہور
بہ لک بخش

سنہ ۱۱۷۲ع مین کچھ ملک ایرلنڈ فتح ہوا اور
شاہزادہ **جان** کی بیوقوفی سے کہ وہان
اُسنے امراء کو ذلیل کیا تھا غدر ہو گیا -
شاہ ہنری کی خلف ناخلف باغوائے شاہ
فرانس اپنے باپ کی حکومت نہین مانتے
تھے چنانچہ یہی امر اُسکی موت کا
باعث ہوا - یہہ بادشاہ جیسا دانا
و دور اندیش تھا ویسا ہی متکبر و حریص
تھا شیرین زبان اور مردم سازی
اُسکی بے رحمی کی پردہ دار تھی - نصارٰی
نے اہل اسلام سے اُسکی عہد مین بیت المقدس
کے واسطے جنگ کی لیکن میدان جنگ اہل
اسلام کے ہاتھ رہا تجارت کو ترقی
ہوئی شیشہ کا رواج انگلستان مین اسی
عہد مین ہوا اس سے پہلے انگلستان مین
کوئی جانتا بھی نہ تھا - اور ہنری نے
شہر ونچسٹر کے بدلے لندن دار السلطنت
انگلستان مقرر کیا -

بادشاہ رچارڈ سنہ ۱۱۵۷ع ولادت
سنہ ۱۱۸۹ع جلوس سنہ ۱۱۹۹ع وفات

سنہ ۱۱۸۹ع مین رچارڈ ملقب بہ شیر دل شاہ

قطب الدین کو ایک تاجر ترکستان کا نیشاپور
مین آکر قاضی فخر الدین بن عبد العزیز کے ہاتھہ
جو امام ابو حنیفہ رح کوفے کی اولاد سے تھے
بیچگیا - قاضی فخر الدین نے اپنے بچون کے
ساتھہ اپنے فرزندون کے مانند تعلیم و
تربیت کرائی علوم وفنون اور خوشنویسی
مین جب کمال کو پہونچا تو قاضی صاحب نے
انتقال فرمایا بعدہ اپنی حسن لیاقت سے
سلطان شہاب الدین کی خدمت مین پہونچا
اور ذی شعوری سے مقرب ہوگیا - ایک
رات حسب عادت سلطان شہاب الدین
نے جو اپنے مقربون کو کثرت سے انعام
بخشا تو قطب الدین کو بھی بہت انعام
عطا فرمایا قطب الدین نے بعد اختتام
مجلس کے کل انعام خدمتگارون اور فراشون
پر تقسیم کردیا - سلطان اس بات کو سنکر
بہت خوش ہوا اور قطب الدین کو امیر
کا خطاب عطا کیا پھر حسن خدمت سے امیر
آخوری کا رتبہ پایا - خراسان کی لڑائیون
مین کارنمایان اور بہادری کی تھی سلطان
نے خلعت و انعام دیا سلطان نے

ہنری دوم کا جانشین ہوا - اور قاطع
شرک و حامی توحید اہل اسلام کے ساتھہ
مذہبی جنگ کیلئے روپیہ جمع کرنے کی تدبیرین
کین اول بادشاہی عہدے اور خدمات
بیچین دوم اضلاع مقبوضہ ملک
اسکاٹ لینڈ دس ہزار مرکس
لیکر چھوڑدیئے سوم یہودیون پر
بڑا ظلم ہوا تاج پوشی کی روز جب وہ
بیچارے نذرین لائے تو وہ مال کے
لالچ مین کافر قرار دیے گئے بس ہزارون
بیگناہ قتل کیے گئے اور اُنکے مکانون
مین آگ لگادی اور مال و اسباب لوٹ
لیا شاہ رچارڈ خود اُنکی لوٹ مین
شریک تھا قلعہ یورک مین پانسو
یہودی مع اہل و عیال پناہ گیر ہوئے
تھے سب تہ تیغ ہوئے - اسیطرح ہر
شہر مین اُن مظلومون کی آواز
آہ وزاری بلند تھی - اس طریق سے
فراہمی روپیہ کے بعد شاہ رچارڈ
اور فلپ شاہ فرانس اور لیوپولڈ والیے
اسٹریا اہل اسلام سے ۱۱۹۰ع مین

راجہ اجمیر اور دلی کی لڑائی مین اُسکی لیاقت
اور شجاعت کا اندازہ کرکے بعد فتح جنگ کے
اُسکو ہندوستان مین اپنا نائب اور سپہ سالار
مقرر فرمایا اور اُسنے وہ فتوح حاصل کین
جو سلطان شہاب الدین کے ذکر مین مذکور ہوچکین۔
علاوہ ازین سلطان کا مقدمتہ الجیش ہوکر
جے چند راجہ قنوج و بنارس کو شکست دی۔
بعد فتح بنارس اور سیر مضافات بنارس کے
جب سلطان غزنین کو واپس گیا۔ تو تمام
ہاتھی مقبوضہ جنمین ایک ہاتھی سفید تھا معہ
فرمان فرزندی قطب الدین کو عطا فرمایا۔
اسکے بعد قطب الدین نے جملہ ہندوستان
کے سرکشون کو زیر کرکے سلطنت سے
معزول کیا یا اپنا مطیع اور باجگزار کرلیا پھر
جب سلطان شہاب الدین کھکڑون کی گوشمالی
کو آیا تو سلطان قطب الدین اور شمس الدین
التمش نے بھی دلیرانہ کارنمایان کیے اور
جب سلطان شہاب الدین شہید ہوا اور
سلطان کا بھتیجا سلطان محمود بن سلطان
غیاث الدین غور مین تخت نشین ہوا تو اُسنے
سلطان قطب الدین کو کہ اسوقت تک ملک

تیسرے جہاد پر آمادہ ہوی۔ اثنائے راہ
مین چالیس ہزار اونس سونا شاہ **ٹنکرڈ**
سے اُسکی بہن **جون** کی جہیز مین
رچارڈ نے زبردستی لیا۔ جزیرہ صنوبہ
مین رچارڈ نے **برنگیریا** سے اپنی شادی
کی اور وہان کے بادشاہ **ایزک** کو
گرفتار کرکے مقید کیا۔ لڑائی کے مرکز شہر
عکہ پر ایک برس مین پہونچا جہان لاکھون
نصارٰی گرد سپر تہ خاک اور اہل اسلام
کے مقابلہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہان بڑی
بہادری اور تہور کی رزم آرائیان ہوئی
ہین۔ اہل اسلام کی طرف سے صرف
سلطان صلاح الدین غازی اہل
تثلیث کا مقابل تھا۔ اور شہر یافہ کے
میدان مین توحید نے تثلیث کو ایسی شکست
دی کہ حامیان صلیب مسیحی کے سردار کو
گریز کرتے ہی بنی۔ بعض عیسائی مورخون
کا بیان ہے کہ شاہ رچارڈ نے بسبب فاقہ
کشی اور بیماری مجاہدین مسیحی کے
مراجعت کی۔ بہرحال میدان جنگ
اہل اسلام کے ہاتھ رہا۔ اور تیسرا

قطب الدین مشہور تھا چتر اور امارت بادشاہی
اور خطاب سلطانی اور خط آزادی ہندوستان
کو روانہ فرمایا پس سلطان قطب الدین نے
سنہ ۶۰۲ھ / سنہ ۱۲۰۶ع مین لاہور کے تخت پر جلوس شاہی
فرمایا اور عدل و سخاوت سے مخلوق کو امن
اور چین مین خوش حال اور فارغ البال رکھا۔
انعام اور اکرام مین لکھو کھا روپیہ دیڈالتا
تھا۔ اسیواسطے لکبخش مشہور تھا۔ طبقات
ناصری مین لکھا ہے کہ بختیار خلجی کی فتح تک بنگالہ
مین چلن کوڑیون کا تھا اور ندیا کا راجہ
لکشمن سین لاکھ سے کم دان نہین دیتا تھا
توگویا اُس زمانہ مین دو لکبخش ہوگئے۔
(روپیہ اور کوڑیون کا تفاوت ظاہر ہے)
اور تاریخ تاج الماثر جو سلطان قطب
الدین کے واقعات کی تفصیل کا آئینہ ہے
اُسمین مرقوم ہے کہ سلطان قطب الدین ہندوستان
کے کل راجاؤن باجگذار کا فرمانروا اور تمام
مسلمان سردارون اور اقبالمند سپہ سالار
اور فتحمند سپاہیون کا جو ہند مین قسمت
آزمائی کو آئے تھے حکمران تھا اور دلی
کو اسلامی شہرون کی مانند آئین ہند سے آراستہ

جہاد اہل اسلام سے سنہ ۱۱۹۲ع مین ختم ہوا
اور تاریخ تاج انگلنڈ مین ہے کہ سنہ ۱۱۹۰ع
مین سلطان صلاح الدین صفدی
بادشاہ مصر دو لاکھ فوج لیکر (بغیر
مدد بادشاہان اسلام کے) تنہا
عیسائیون کے مقابلہ و مقاتلہ کو بجانب
شام روانہ ہوا۔ اور شاہان یورپ
مین سے رچارڈ بادشاہ انگلینڈ ایک لاکھ
فوج سے اور فلپ اگسٹس والیے
فرانس اور شہزادہ اٹلی بذات خود
معہ اپنی فوجون کے اور دوسرے
بادشاہون کی فوجین معہ الی مدد اور
رعایا کے سلطان صلاح الدین سے
مقابل ہوئین اول جنگ مین شام
کی حدود پر سلطان صلاح الدین کا
پلہ ہلکا رہا اور دوسری لڑائی مین
عیسائیون کو شکست دیکر شہر طبریہ
فتح کیا پھر بیت المقدس فتح کیا اور
شہزادہ حکمران کرک کو قتل کیا اور
شہر عکہ اور بلاد مجاوران اور یافا
اور صیدا اور بیروت پر تسلط ہوا اور

کرکے جشن کیا - اور ہند مین چند عمدہ عمارتین تعمیر کین
اور اول دلی مین جامع مسجد جسکے سڈول ستونون
پر عمدہ سنگ تراشی کا کام بنا ہے اور اب
وہ قطب شاہ کی مسجد مشہور ہے بنوائی - اور
وہ گاؤدم لاٹ جسپر قران شریف کی آیات
پچیکاری کے کام سے لکھی ہوئین ہین پرانی دلی
کے ویرانہ سے سربلند کئے ہوئے نظر آتی ہے
جسکو قطب مینار کہتے ہین اوسی اپنے بانی کی
یادگار ہے سلطان قطب الدین نے لاہور کے
مقام پر چوگان بازی مین گھوڑے سے گرکر سنہ ۶۰۷ھ
مین وفات پائی یہہ بادشاہ شجاعت اور سخاوت
مین بے نظیر تھا مغرورون کی گردن کشی ناپسند
کرتا تھا - اخلاق حمیدہ سے موصوف تھا - اصول
جہانداری اور آئین شہریاری خوب جانتا تھا -

سلطان شمس الدین التمش

سنہ ۶۰۷ھ مین بعد وفات سلطان قطب الدین
کے باتفاق رائے مجلس امرا نے آرام شاہ
کو جو سلطان کا غلام اور متبنی تھا بادشاہ
تجویز کیا لیکن اوسکی آرام طلبی نے صوبون مین
مادہ سرکشی کا پیدا کیا اسواسطے دوسری مرتبہ
امرا کی یہہ تجویز ہوئی کہ آرام شاہ معزول

اور صلیب حقیقی کو جو قبہ صخرہ پر نصب تھی چھین
لیا اور بقیۃ السیف عیسائیون نے اپنی اپنی
گھر کی راہ لی - گویا یون فیصلہ اس جنگ
کا ہوا سلطان صلاح الدین نے اٹھائیس
روز بیت المقدس مین انتظام وقیام
کیا پھر عکہ اور صور اور تہو مین پر متصرف
ہوا لیکن رچارڈ بادشاہ انگلستان
نے عکہ کا محاصرہ کیا اور ایک مدت جنگ
رہی شہر عکہ اور شہر عسقلان کو
رچارڈ نے چھین لیا آخرالامر صلح ہوگئی اور
سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس
رچارڈ کے حوالہ کیا - یہہ مسیحی مورخون کا
بیان ہے - اور وقائع نگار انگلستان اور
تاریخ کالیر مین مرقوم ہے کہ حامیان
صلیب مسیحی قریب دیوارہای بلدہ مقدسہ
یروشلیم (بیت المقدس) پر پہنچ گئے لیکن
بسبب لڑائی اور فاقہ کشی اور بیماری
کے مجاہدین عیسوی کی لشکر مین قلت
ہوگئی تھی اور آپس کی نااتفاقی اور بغض
وحسد نے اونکی تعداد کم کردی تھی لہذا اونکے
سردار نامدار شاہ رچارڈ نے مجبور ہوکر

اور شمس الدین جو سلطان کا غلام اور داماد
تھا بدایون سے آکر بادشاہ ہوا پس سلطان
شمس الدین ۱۲۱۱ع مین دہلی مین آکر خفیف
محاربہ کے بعد سریر آرائے سلطنت ہوا اور
ملک مین خوب انتظام کیا ۱۲۱۶ع / ۶۱۲ھ مین سلطان
تاج الدین نے ہند مین آکر فساد برپا کیا سلطان
شمس الدین نے بعد شکست دینے اور
اسیری کے تاج الدین کو بدایون مین قید
فرمایا ۱۲۲۱ع / ۶۱۸ھ مین سلطان جلال الدین خوارزم
شاہ جو **چنگیز خان** سے منہزم ہوکر لاہور
کیجانب آیا تھا سلطان شمس الدین نے
اوسکو دفع کیا اور **چنگیز خان** بھی دریائے
اٹک سے واپس گیا اور دلی اوس بلاے بیدرمان
سے محفوظ رہی **چنگیز خان** کو حلال و حرام
مین امتیاز نہین تھا **انگلستان** کے مولف
نے لکھا ہے کہ سور کا گوشت تک کھا جاتا تھا
۱۲۲۵ع / ۶۲۲ھ مین لکھنوتی اور بہار مین جا کر
غیاث الدین خلجی کی سرکشی دور کی اور ۱۲۲۶ع
اور ۱۲۲۸ع مین سرکشان رنتھمبور اور
منڈو کی گوشمالی کی اور ۱۲۲۹ع / ۶۲۶ھ مین بغداد
کے خلیفہ عباسیہ کے حضور سے ایلچی مع خلعت آیا

مراجعت کی حالانکہ وہ غنیمت بیت المقدس
جسکی طمع مین اوسنے مواجب خسروانہ
ترک کردیے تھی اوسکے سامنے جلوہ گر تھی
غرض جہاد تمام ہوا اور جب بادشاہ انگلستان
اوس ارض مقدس سے وداع ہوا تو دست
دعا بلند کرکے اوسے فضل و رحمت الٰہی کی سپرد کیا۔
تاریخ اورشلیم مین مرقوم ہے کہ اول محاربہ اہل
مسیح اور اہل اسلام سے ۱۰۹۹ع مین واقع
ہوا۔ اور اونکے دفع کیواسطے خلیفہ مستعلی
باللہ نے جو بنی فاطمہ سے مصر مین تھا لشکر
روانہ کیا چونکہ فریقین کی فوجین ایک
مساوی حالت مین تھین۔ چند
لڑائیون مین کسیکی فتح و شکست نمایان
نہوئی۔ اہل اسلام کی جانب سے زفت اور
قطران لکڑیون کے ذریعہ سے جو پھینکا تو
اوس سے آگ اہل مسیح کے لشکر مین لگنی شروع
ہوئی اوس سبب سے مسیحیہ نکو ہزیمت
نصیب ہوئی ۱۱۰۱ع کی جنگ مین
فرانس کے دو سو تئیس سردار مقتول ہوگئے
تھے اور شلیم کے حکمران کو قید کرلیا تھا
اور باقی کو اونکی خواہش کے بموجب صحیح و سالم اور

سلطان بہت خوش ہوا اور آداب اطاعت
بجالایا اور سنہ ۶۳۲ھ ۱۲۳۴ء مین اوجین اور
بھیلسہ کے متمردون کو راہ راست پر
لایا اور مہاکال وغیرہ کی مورتون کو دلی
لاکر مدفون کیا اور بندگان خدا کو شرک
سے بچایا سنہ ۶۳۳ھ ۱۲۳۶ء مین بیمار ہو کر عالم عقبیٰ
کا راہی ہوا۔

یہہ سلطان نیک سیرت اور خوبصورت
اور عدل دوست اور شجاع تھا۔ جوہر
مردم شناسی اور حسن نظم مین بے بدل تھا۔

ملکہ رضیہ بیگم

سلطان شمس الدین کے بعد اسکا بیٹا
سلطان رکن الدین فیروز سریر آرا ے
سلطنت ہوا لیکن بسبب آرام طلب ہونے
کے امرا نے معزول کر کے سلطان شمس الدین
التمش کی بڑی بیٹی ملکہ رضیہ کو سنہ ۶۳۴ھ ۱۲۳۶ء مین
اورنگ حکومت پر جلوہ نما کیا۔ حقیقت مین
ولیعہد بھی یہی تھی باپ کے عہد مین مہمات
ملکی مین دخل دیتی تھی اور فرمان روائی
کرتی تھی جب سلطان نے ولیعہد کیا تھا وزیرون
نے التماس کیا کہ فرزند کے ہوتے دختر کا

فرانس کو روانہ کر دیا۔ اور قیدیون
کے ساتھ سلطان صلاح الدین نہایت
اخلاق اور جوانمردی سے پیش آیا کچھ
قیدیون کی رہائی کیواسطے تو عیسائیون
نے روپیہ دیا اور چھڑا لیا اور تین ہزار
قیدیون کو سلطان نے بلا فدیہ کے
رہا کر دیا۔ آخر لڑائیون کا انجام یہہ
ہوا کہ رچارڈ نے صلاح الدین کو
صلح کی درخواست دی اول شرط
اُسمین یہہ تھی کہ بیت المقدس اور
فلسطین اور صلیب حقیقی کو واپس دے
صلاح الدین نے اس شرط کو نا پسند
کیا آخر اسپر صلح ہوئی کہ عیسائی
یروشلیم کی زیارت بلا ادا ے جزیہ کے تین
برس تک کرین۔ اس معاہدہ کے بعد
رچارڈ بلا حصول مقصد واپس گیا۔
اور سنہ ۱۲۲۸ء مین چھٹا حملہ ہوا عیسائیون
کی جانب سے فریڈریکوس بادشاہ المانیہ
(جرمنی) کا تھا اور مسلمانون کیطرف سے
ناصر الدین ابن سیف الدین الملک مصر تھا
بعد چند محاربون کے مصالحہ ہو گیا۔

ولیعہد کرنا زیبا ہین سلطان نے فرمایا کہ پسر ناخلف سے لڑکی بہتر ہوتی ہے - اگرچہ یہ صورت مین عورت ہے لیکن سیرت مین مرد ہے الغرض ملکہ رضیہ نے اپنی فہم و فراست اور کار آگاہی کی زور سے انتظام ملکداری اور رعیت پروری اور عدل خوب کیا - نظام الملک جنیدی کو وزیر بنایا - قرآن مجید باداب پڑھتی تھی اور اور علوم مین دخل رکھتی تھی مہمات جنگی خود انجام دیتی تھی گویا رزم مین ایک مردانہ شیر تھی - لہذا تاریخ مین بجاے سلطانہ کے سلطان رضیہ بیگم کے مردانہ لقب سے مشہور ہے سلطان رضیہ نے جمال الدین یاقوت حبشی کو کہ میر آخور تھا امیر الامرا کا خطاب دیا - چونکہ اس حبشی سے امرا چشمک رکھتے تھے اس خطاب سے امرا رنجیدہ ہوے اور قابو پاکر حبشی کو قتل کیا اور سلطان رضیہ کو قید اور معز الدین بہرام بن سلطان شمس الدین التمش کو بادشاہ بنایا اور ملکہ رضیہ کو قتل کر ڈالا -

اس بی بی نے تین برس چھہ مہینے چھہ روز بادشاہت کی اور یہی اول بی بی ہے کہ جسنے دہلی کی تخت پہ فرمانروائی فرمائی -

مگر اُس مین فریقین کی عوام کیطرف سے کچھہ نارضامندی سی رہی -

پھر سنہ ۱۲۲۸ع مین ساتوان حملہ اورشلیم پہ عیسائیون کا ہوا - اور اُسوقت مین سلطان اپنے بھائی کی بغاوت کو دفع کر رہا تھا لہذا اہل مسیح سے مصالحہ کر لیا - اس کے بعد آل چنگیز کا دورہ دورہ ہوا اور اونہون نے اورشلیم کو خوب لوٹا اور آدمیون کو قتل کیا آخر کار سنہ ۱۲۴۴ع مین سلطان مصر ملک مظفر سیف الدین نام اُسپر قابض و متصرف ہوگیا - (اگرچہ یعنی جہادی لڑائیون کا مفصل حال انشاءاللہ ہم تاریخ جہادی مین تحریر کرینگے) حالت مراجعت مین شاہ رچارڈ کا جہاز تباہ ہوا - اور وہ حاجیون کے بھیس مین تھا کہ گرفتار ہوگیا رعایاے انگلستان نے اُسکا دس لاکھہ روپیہ گیرندہ کو دیکر چھوڑا لیا - ایک ذلیل بات پہ شاہ رچارڈ فرانس مین لڑکر مارا گیا رچارڈ نے دس برس بادشاہت کی لیکن انگلستان مین فقط چھہ مہینے رہا - اُسکی بادشاہت

معز الدین بھرام شاہ

سنہ ۶۳۷ھ و ۱۲۳۹ع مین امراؤ کے اتفاق سے تخت شاہی
پر جلوہ فرما ہوا اور نظام الملک مہذب الدین
اپنے سالے کو امور ملکی اور مالی کا مدار المہام
کیا۔ یہہ شخص بے باک تھا اور اکثر کام بدون
اجازت شاہی کے کرڈالتا تھا اور بادشاہ
کی بعض باتون سے ناخوش بھی تھا۔ جب
سنہ ۶۳۹ھ و ۱۲۴۱ع مین لشکر چنگیز خانی نے لاہور
کا محاصرہ کیا اور مخلوق خدا کو ستایا۔ بادشاہ
نے نظام الملک کو معہ دیگر امرا اور فوج دیکر
چنگیزی لشکر کے دفع کے واسطے روانہ
کیا۔ اثناء راہ مین اول تو نظام الملک نے
امیرون سے سازش کرنا چاہا جب یہہ تدبیر
بیکار ہوی تو دریاے بیاس پر جہان
سلطان پور اب آباد ہے پہنچکر ایک
فرضی عرضی اس مضمون کی روانہ کی کہ
جسقدر میرے ہمراہ امرا آئے تھے مخالف
ہوگئے کوی ایک دل نہین اس حالت مین
دشمن سے کارزار کرنا خلاف دانش ہے اگر
حضور تشریف لائین تو یہہ فساد رفع ہو۔ بادشاہ
اسکی مکاری سے آگاہ نہ تھا بلاغور عرض داشت کے

رعیت کی فقر و فلاکت کا باعث ہوی۔
یہہ بادشاہ شجاع اور سپاہی منش تھا۔ جہاد کا
فائدہ یہہ ہوا کہ ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ کھلگئی
اور آئین انگلستان مین تغیرات ہوئے
جنکی وجہ سے ہوس آف کومنس
یعنی محکمہ عوام مقرر ہوا۔

شاہ جان سنہ ۱۱۹۹ع جلوس سنہ ۱۲۱۶ع وفات

سنہ ۱۱۹۹ع مین جان بجای شاہ رچارڈ
اپنے بھائی کے اورنگ آراے سلطنت
انگلستان ہوا اور اپنے برادر زادہ مدعی
ریاست آرتھر کو رون کو جیل مین
اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اور الینور مدعی
سلطنت اپنی بھتیجی کو مادام الحیواۃ قید
رکھا۔ شاہ جان نے خانقاہون سے تمام راہبون
کو نکالدیا اور مال و اسباب ضبط کرلیا لہذا پوپ
نے تمام پادریون کو ممانعت کردی کہ نہی
کسی رسم مین دخل نہ دین پس سنہ ۱۲۰۸ع سے سنہ ۱۲۱۴ع
تک انگلستان مین عبادت قطعاً ترک
رہی۔ مردے بے نماز مدفون ہوگئے گرجے
بند رہے۔ پھر پوپ نے شاہ فرانس کو حکم دیا
کہ اس فاسق کو معزول کر جان حکم مذکور سے

جواب مین لکھا کہ بالفعل تالیف قلوب سے
کارروائی کرو اور آئندہ اس فرقہ گردن زدنی
کی پاداش ضرور ہوگی - نظام الملک نے یہہ
فرمان فوج کو سنا باغی بنا اور خود باغی ہو
دہلی کا محاصرہ کیا ساڑھے تین مہینے مین دہلی
کو بغیر لڑے لے بادشاہ کو قید کر زندان زندگانی
سے رہائی دی معز الدین بہرام شاہ کی
سلطنت دو برس ایک ماہ پندرہ روز رہی -

سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ -

بہرام شاہ کے بعد امیر الامراء اسمٰعیل
نے بزور بادشاہ ہونا چاہا لیکن ارکان دولت
نے سلطان علاء الدین کو قید سے رہائی دیکر
سنہ ۶۳۹ھ مین بادشاہ بنایا اور سلطان شمس الدین
کے دو بیٹون ناصر الدین اور جلال الدین کو
قید سے نکال بھرائچ اور قنوج کا حاکم کیا اور
اور نظام الملک کو جزاے اعمال مین قتل کیا
علاء الدین نے آغاز مین خوب انتظام
کیا مخلوق کو آرام دیا سنہ ۶۴۲ھ مین مغلون کی
فوج نے بنگالہ کے شمال و مغرب پر لکھنوتی

دب گیا اور ہزار مرکس (یا پنج روپیہ
دس آنہ آٹھ پائی کا ہوتا ہے) سالانہ خراج
پوپ کو دینا قبول کیا - امراے انگلستان اس
ظالم و جابر بادشاہ سے عاجز ہو کر برخلاف ہوئے
اور اتوار کے روز لندن پر قبضہ کر لیا اور مقام
رنی میڈ مین بادشاہ سے فرمان
میگنا چارٹا پر دستخط کرا لیے - جو کہ
اہل انگلستان کی آزادی و راحت کا باعث
ہوا - اس فرمان مین یہہ بھی مسطور ہے کہ
ممالک غیر کے تجار مجاز ہین کہ انگلستان
مین رہین اور جب وہان سے جائین تو
اُنسے کچھ جبرانہ لیا جائے (قبل اس سے
تاجر انگلستان مین جا کر ثابت نہین آتا تھا)
جان نے باوجود قسم شرعی کے فرمان
مذکور کے خلاف کرنا شروع کیا - امیرون نے
شاہ فرانس کو لکھا کہ آپ ہمارے ملک کی حکومت
قبول فرمائیے - شاہ لوئی فرانس بندرگاہ
سینڈوچ مین وارد ہوا اور جان
اسکے مقابلہ کو روانہ ہوا اثناے راہ مین مرگیا
بعض مورخین کا قول ہے کہ اُسنے اسقدر
شراب کی زیادتی کی کہ بیمار ہوگیا اور

کے قرب و جوار مین تبت کی راہ سے جہانسے محمد بختیار خلجی تبت اور چین کو گیا تھا چڑھ آئے تھی شکست دی اور مغل ہزیمت کھا کر لکھنوتی چھوڑ گئے اور سنہ ۱۲۴۶ء مین قندہار کی جانب سے مغلون نے اوچھ پر حملہ کیا سلطان نے انکو شکست دی اور دہلی واپس آیا اور عیش و آرام کے دریا مین غرق ہوگیا۔ اور انتظام و انصاف کی راہ سے انحراف کیا امراء سلطنت نے شاہزادہ ناصر الدین کو بھرایچ سے بلا کر تخت نشین کیا اور علاء الدین کو معزول کر مقید کیا۔

اس نے چار برس ایک ماہ ایک روز بادشاہت کی اور قید مین جان دی۔

سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش

سنہ ۱۲۴۶ء مین امراء کے اتفاق سے قصر سفید مین ناصر الدین باپ کے تخت پر جلوہ فرما ہوا اور اپنا خطبہ اور سکہ ملک مین جاری کیا اور ملک غیاث الدین بلبن کو جو اسکے باپ کا داماد اور غلام تھا چتر اور دورباش دیکر

جان بر نہو سکا۔

جان کے عہد مین نیکنامی کی چٹھیون کا رواج ہوا۔ اور لندن مین ہر سال ایک کوتوال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے۔

اہل تواریخ کی راے ہے کہ کوئی عمدہ بات شاہ جان کی درج تاریخ نہین[1] بڑا نامرد اور خبیث الباطن اور بیحیا اور کذاب تھا اور اپنے زمانہ کے بدکارون مین تمام سے بدتر۔

شاہ ہنری سوم ولد جان جلوس سنہ ۱۲۱۶ء وفات سنہ ۱۲۱۶ء

سنہ ۱۲۱۶ء مین جان کا جانشین ہنری سوم دس برس کے سن مین ہوا ان ایام مین وزراء کام کرتے رہے جب وہ سترہ برس کا ہوا تو رعایا نے تمام جائداد منقولہ کا پندرہوان حصہ فرانس پر حملہ کرنے کے لیئے اس شرط پر دیا کہ شاہ فرمان عام کی تصدیق و توثیق تیسرے مرتبہ کرے۔ بادشاہ فرانس کے حملہ مین ناکام رہا سنہ ۱۲۴۲ء مین ایک اور جنگ ہوئی

[1] از تاریخ کالیر وقائع نگار انگلستان۔

وزیر بنایا اور فرمایا کہ امور سلطنت مین تمکو
اپنا نائب کرتا ہون ایسا کام نکرنا کہ قیامت کے
روز بے نیاز کے حضور مین مجھے اور تجھے
شرم سے سر جھکانا پڑے ۔ غیاث الدین
نے بھی جودت طبع اور خرد خداداد سے
عمدہ انتظام کیا اور پنجاب و سند کے
جو امیر پوری اطاعت نہین کرتے تھے معزول
فرماکر اُنکے فرزند و اقارب کو انکا جانشین
فرمایا۔ اور سنہ ۶۴۶ھ ۱۲۴۸ع مین ناگور کے فتنہ کو رفع
کیا اور راجہ نرور (جہاردیو) کو جسنے دولاکھ
پیدل اور پانچ ہزار سوار کے بھروسے پر سرکشی
اختیار کی تھی شکست دیکر سزا دی اور نرور
اور چندیری اور مالوہ مین لایق حکام مقرر فرمائے۔
اور شیر خان نے جو غیاث الدین کا چچا زاد
بھائی تھا غزنین کو مغلون سے فتح کرکے
سلطان ناصر الدین کے نام کا خطبہ و سکہ
جاری کیا۔ اور سنہ ۶۵۵ھ ۱۲۵۷ع مین مغلون کی فوج جو
ملتان پر آگئی تھی اُسکو سلطان نے دفع
کیا۔ اور سنہ ۶۵۹ھ ۱۲۶۰ع مین غیاث الدین حسب الحکم
سلطان کے راجپوتانہ اور سوالک کے راجاؤن
کو سرتابی کی سزا دیکر دوسو پچاس ۲۵۰ سردار

پھر مصالحہ ہوگیا۔ بعدہ امرا نے بلوا
کیا رئیس لیسٹر نے لندن پر قبضہ کر لیا
اور تاجران غیر ممالک کو جو وہان مقیم تھے
لوٹ لیا اور صدہا بیچارے یہودیون ناکردہ
گناہ کو طعمہ تیغ بیدریغ کیا۔ شاہ ہنری
بھی شکست کھاکر گرفتار ہوگیا رئیس
لیسٹر نے ۱۲۶۵ع مین ایک پارلیمنٹ
مقرر کی جسمین پادری اور امرا بجائے
ہوس آف لارڈس یعنی محکمہ
امرا کے تھے اور وکلا اہل دیہات و قصبات
بمنزلہ ہوس آف کومنس یعنی
محکمہ عوام کی تھی۔ شاہزادہ اڈورڈ
اور رئیس لیسٹر سے مقام ایوشیم مین بڑی
گھمسان کی لڑائی ہوئی اور رئیس مذکور
مارا گیا اور ہنری رہائی پاکر دوبارہ بادشاہ
ہوا۔ پھر چندروز بعد مر گیا ہنری کی عہد
مین اُسکا چھوٹا بھائی رچارڈ رومیون
کے ساتھ جہاد چہارم مین اور اُسکا بیٹا
اڈورڈ مجاہدین سینٹ لوی کا شریک
ہوکر جہاد پنجم مین اہل اسلام سے لڑنے گیا لیکن
دونون ناکام آئے اور اہل اسلام منصور و فتحمند رہے

گرفتار کرلایا اور اُسی سال مین **ہلاکو خان** کا ایلچی جب حوالی دہلی مین آیا تو غیاث الدین نے اظہار شوکت شاہی کے لیے دہلی کے باہر پچاس ہزار سوار زرق برق سلاح دار اور دو لاکھ پیدل مسلح اور دو ہزار ہاتھی اور تین ہزار عرادہ آتشبازی (توپین) جا کر تھوڑی دور پر سفیر کا استقبال کیا اور لشکر کے روبرو سے گذران کر قصر سفید مین لیگیا جہان سلطان شاہانہ تجمل سے مع صدہا سرداران اور امرا ر نامدار اور راجاؤن ہندوستان اور پچیس شاہزادون ماوراء النہر اور عراق اور خراسان کے جو چنگیز خان کے صدمہ سے ہندوستان مین آ گئے تھے تخت پر رونق افروز تھا اس جشن کی کیفیت قاضی منہاج سراج نے جو جشن مین موجود تھا اور جسنے طبقات ناصری سلطان ناصر الدین کے نام پر لکھے ہے خوب لکھی ہے۔ باوجود اس اقتدار کے سلطان اپنی خوراک قرآن مجید کی کتابت سے حاصل کرتا تھا اور خزانہ شاہی سے اپنے صرف مین کچھ نہین لاتا تھا ملک کا محصول رفاہ عام مین صرف ہوتا تھا

اہل تاریخ کی رائے ہی کہ شاہ **ہنری** سادہ لوح وکاہل سفیہ بزدل تھا۔ اور اُسکے عہد مین اہل جیم نے انگلستان مین مین کپڑا بنا۔ اور پچائی کاٹ کی مشعلون کی شمعون کا رواج ہوا اور سکہ طلائی کا رواج ہوا اور پتھر کے کوئلے کی تجارت کا رواج ہوا

شاہ اڈورڈ اول ۱۲۷۲ء جلوس ۱۳۰۷ء وفات

۱۲۷۲ء مین **اڈورڈ** اول ملقب بہ طویل الساقین بجاے **ہنری** بادشاہ ہوا اور ملک **ویلس** و اسکاٹ لنڈ کی فتح کی فکر کی۔ ویلس کے لوگ جنگل اور پہاڑی کھوؤن کے دربند کے تھے لہذا شاہی سوارون سے عاجز تھی۔ آخر الامر بادشاہ پانچ برس **ویلس** مین پھرا اور لڑا جب اُسکا رئیس مارا گیا تب **ویلس** کی آزادی وخودسری جاتی رہی۔ اور رئیس کے بھائی کو پھانسی دیدی۔ اور کہتے ہین کہ شاہ **اڈورڈ** نے ویلس کے کل شاعرون کو اس غرض سے قتل کرا دیا کہ انکے اشعار سے تاثیر شجاعت

اس سے کنوے اور معبد اور خانقاہ اور سرائین اور نہرین اور شاہ راہین طیار کرائی جاتی ہین اور صلحا اور علما اور مستحقون اور محتاجون کی پرورش ہوتی تھی اسطرح کل آمدنی ملک کی کار خیر مین خرچ ہوتی تھی۔ نظام الدین احمد نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ سلطان ناصر الدین سال مین دو قران مجید لکھتا تھا اور اوسکی قیمت سے اپنی خوراک وغیرہ کا گذارہ کرتا تھا ایک مرتبہ کسی امیر نے بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قران مجید خوشامد کی راہ سے زیادہ قیمت پر خرید لیا جب سلطان کو یہہ بات معلوم ہوئی تو ممانعت کردی کہ آیندہ کسیکو یہ افشا نہو کہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے خفیہ فروخت ہو تاکہ میری وجہہ حلال مین فرق نہ آئے اور یہہ بھی منقول ہے کہ سلطان کے کوئی لونڈی اور خادمہ سوای ایک بی بی منکوحہ کے نہ تھی وہ ہی سلطان کی روٹی پکاتی تھی ایک روز ملکہ نے کہا روٹی پکانے سے میرے ہاتھ ہمیشہ آزار پاتے ہین اگر ایک خادمہ ہاتھ آئے تو میرا ہاتھ بچے

انگلیہ یہہ سنکر کہین انکی ہم وطنون کو غیرت و حمیت نہ آجای اور وہ جنگ سے باز آئین۔ پھر فرانس کی لڑائی کیواسطے اول یہودیون کو لوٹا دوم رعایا پر ٹیکس چندہ چندہ مقرر کرکے روپیہ لیا سوم تاجران لندن کی کوٹھیون مین جسقدر اون اور چمڑا تھا اُسنے دو مرتبہ ضبط کر کے بیچڈالا۔ اس اثنا مین ملک ویلس مین بلوی ہوا اُسکو دفع کیا تو اسکاٹلنڈ مین بلوی ہوا۔ اور بلا انفصال بادشاہ مرگیا۔ یہہ شاہ بہادر سپاہی و انصرام و انتظام امور ملکی مین مشاق تھا لیکن ظالم اور طماع بھی زاید تھا سنہ ۱۲۹۰ع مین تاکیجا ندہ یہودی لوٹ مار کر انگلستان سے نکالدئے گئے اور اس عہد مین ینجکی اور عینک اور مشرقی ممالک کا غذ اور شہر ونس کے آئینہ کا رواج انگلستان مین ہوا

شاہ اڈورڈ دوم سنہ ۱۳۰۷ع جلوس سنہ ۱۳۲۷ع وفات

سنہ ۱۳۰۷ع مین اڈورڈ دوم بجای اپنی باپ کے تخت نشین ہوا۔ اور ایک اپنی دوست

سلطان نے جواب مین فرمایا کہ بیت المال (خزانہ)
محتاجون کے واسطے ہے نہ اپنی آرام و آسایش کے
لیئے۔ تم صبر کرو خداے تعالے آخرت مین جزاے
خیر دیگا۔ سلطان کو محتاجون کی دلداری یہانتک
منظور تھی کہ ایک مرتبہ ایک حاجتمند سلطان کے پاس
پڑھنے کی حالت مین آیا اور اُسکی نظر فیہ پر پڑی
سلطان سے کہا کہ ایک فیہ زاید ہے سلطان نے
دوات قلم منگا کر ایک پر حلقہ کھینچدیا اور اُسکی
حاجت روا کر کے بخوشی رخصت کیا اُسکے جانے
کے بعد حلقہ کو چاقو سے چھیلدیا حاضرین مین سے
ایک نے دریافت کیا کہ حضور نے حلقہ کیون کھینچا
اور کیون دور کیا سلطان نے فرمایا کہ وہ حاجت
لیکر آیا تھا اگر مین کہتا کہ زیادہ نہین ہے تو اُسکا
عیب ظاہر ہوتا اور شرمندہ واپس جاتا اسواسطے
مین نے حلقہ کھینچا اور دور کیا کہ کاغذ سے رقم کا
چھیلنا آسان ہے اُس کدورت کے دور کرنے
سے جو دل پر آجائے۔ یہہ سلطان حفظ مراتب
اور آداب کا بھی بہت پابند تھا۔ مشہور ہے کہ
محمد نامی سلطان کا ایک ندیم تھا اور سلطان کی
عادت تھی کہ اُسکو سواے محمد کے نہین پکارتا
تھا۔ ایک بار اُسکو خلاف عادت تاج الدین کہکر

فاجر کو وزیر کیا امرا نے اتفاق کر کے اکیس
امیرون کی کونسل شاہی محل کے انتظام
اور امور سلطنت کی انصرام کیواسطے
مقرر کر کے وزیر کو قتل کیا۔ اس اثنا مین
شاہ بروس نے شاہ اڈورڈ کو
دو بار شکست دی سنہ ۱۳۱۴ع اور سنہ ۱۳۲۲ع مین
ایسا قحط ہوا کہ شاہی دسترخوان پر بھی
کچھ قدرے قلیل روٹی ہوتی تھی غربا حشرات کی
جڑ اور گھوڑے اور کتے کا گوشت کہاتی تھی
جب قحط گیا تو وبا آئی امیرون نے نوکر چاکر
موقوف کر دیے اور اونھون نے چوری اور
ڈکیتی شروع کی۔ الغرض خونریزی
اور غارتگری اور تاراجی تمام ملک مین خوب
ہوئی۔ بادشاہ نے نواب لنکسٹر کو قتل کر دیا
بادشاہ کی بی بی سے لڑائی ہوئی ملکہ فرانس
مین بھاگ گئی اور اُسکا بیٹا بھی وہین
چلا گیا۔ ملکہ موصوفہ فرانس کی فوج لائی
بادشاہ ویلس مین بھاگ گیا اور ملکہ کا
مطیع ہوگیا۔ پارلیمنٹ نے اُسے معزول کر
اُسکے بیٹے کو بادشاہ کیا۔ یہہ بادشاہ تمام
روز سیر و شکار مین بسر کرتا تھا اور تمام شب

بلایا اور کام بتایا - ندیم کام انجام دیکر گیا اور تین دن حضور مین حاضر نہین ہوا سلطان نے دربار مین طلب فرمایا اور سبب عدم حاضری کا دریافت کیا - ندیم نے کہا کہ حضور نے جو بجائے محمدؐ کے تاج الدین سے خطاب فرمایا تو مجکو اس بیگانہ وار خطاب سے خیال ہوا کہ شاید حضور کے مزاج مین کچھہ تغیر نے راہ پای اس وجہ سے تین روز بیقرار و بے چین رہا - سلطان نے قسم کھا کر کہا کہ میرے دل مین تیری طرف سے کچھہ گرانی نہین ہے لیکن اسوقت مین باوضو نہین تھا مجکو شرم آئی کہ محمدؐ کا نام بے وضو زبان پر لاؤن اسواسطے تاج الدین کے لقب سے بلایا -

۱۲۶۵ء مین سلطان ناصر الدین نے بیمار ہو کر بہشت بریں کی راہ لی - یہہ سلطان بڑا خداترس رعیت نواز شجاع اور عاقل عادل باذل فاضل تھا ہند کی تاریخ مین یہہ سلطان بے نظیر ہے -

سلطان غیاث الدین بلبن ۱۲۶۵ء سے ۱۲۸۷ء تک

۱۲۶۵ء مین ناصر الدین محمود کے لاولد جانے کے بعد وزراکی صواب دید سے وزیر غیاث الدین بلبن جو

ناچ ورنگ مین مشغول رہتا تھا اور تلون مزاج اور کاہل الوجود تھا - اس عہد مین کالج ڈبلن قایم کیا گیا -

شاہ اڈورڈ سوم ۱۳۲۷ء جلوس ۱۳۷۷ء وفات

۱۳۲۷ء مین اڈورڈ سوم بجاے اڈورڈ دوم اپنے باپ کی تخت نشین ہوا - والیٔ اسکاٹ لنڈ نے انگلنڈ پر حملہ کیا لیکن جنگ کی نوبت نہین آئی اور تنخاصمین مین مصالحہ ہوگیا اب بادشاہ کا چچا مارا گیا - اول تو شاہ اڈورڈ نے نواب مورٹیمر کو ایک درخت پر لٹکا کر پھانسی دی - دوم اپنی مان ملکہ ازابلا کو قید کیا اور ستائیس ۲۷ برس لڑائیان گرد ائین اب ملک فرانس پر اہل فرانس سے ٹھنی - کئی دفعہ فتح اور چند بار تیر اندازی کی وجہ سے شکست ہوئی آخر شاہ اڈورڈ نے ۱۳۴۶ء مین کرسی اور کیلی کو فتح کیا - اور لکھا ہے کہ پہلے توپ کا استعمال اسی جنگ کرسی مین ہوا - اس عہد مین بوجہہ عدم صفائی مکانات و سڑکون اور کثافت آدمیون کے انگلستان پر ایسی (کالی بلا) وبا نازل ہوئی

التمش کا غلام اور داماد بھی تھا تخت کو رونق
بخش ہوا۔ اور ملکی انتظام کے واسطے مناسب
قانون جاری کیئے۔ اور خفیہ نویس مقرر کیئے
تاکہ کوئی خبر پوشیدہ نہ رہے۔ فوج کو خوب
شایستہ بنایا۔ جن چالیس امراء کے زمرہ نے
جنمین سے وہ آپ بھی تھا **التمش** کے بعد
باہم مدد اور تقسیم ملک کا معاہدہ کیا تھا انکو موقع
سے سخت سزائین دیکر اُنکا توڑ دیا اور ملک اس
صدمہ سے بچالیا۔ اور خداترس اور شریف کو
عہدہ پر مامور فرماتا اُسکا قول تھا کہ کمین کو کارفرما
کرنا جوتی کو سر پر رکھنا ہے خوشامدی اُسکے
دربار مین بار نہین پاتے تھے سلطنت کے
مدت العمر مین رذیلون سے گفتگو نہین کی میر بازار
نے ایک مقرب کی معرفت بڑی نذر کا لالچ دیکر
سلطان سے ہم کلامی چاہی۔ فرمایا کیا ہیبت
شاہی مین فرق نہین آئیگا لہذا نامنظور۔ موافق
اصول اسلام کے ارکان دولت اور ادنی رعیت
اُسکی عدالت مین برابر تھی چنانچہ صوبہ دار
بدایون ملک نعیق نے نشے کی حالت مین فراش
کو مارا چوٹ بیجا لگی مر گیا سلطان جب دورہ
مین بدایون پہونچا فراش کی عورت نے استغاثہ کیا

کہ شہر اوجڑ گئے اور قبرستان آباد ہوگئے
۱۳۵۶ع مین پھر انگلستان اور فرانس مین
جنگ شروع ہوئی چند بار لڑکر بادشاہ
فرانس معہ لڑکے کے گرفتار ہوا۔ آخیر
عمر مین **اڈورڈ** ایک بدوضع عورت
الس پرس نامی پر ایسا فریفتہ
و فریفتہ ہوا کہ اُسنے بادشاہ کو اپنا
مطیع و فرمانبردار بنالیا اور بادشاہ سے
بادشاہی غرور اور نخوت دور کیا۔
القصہ اسی بلا مین مبتلا مر گیا۔
شاہ اڈورڈ عقلمند و بہادر تھا لیکن
طامع و ظالم بھی بیحد تھا اُسکے عہد تک
انگلستان مین یہہ دستور تھا کہ جب شاہ عازم
سفر ہوتا تھا تو غلہ اور مواشی اور چارہ گھاس
اور گھوڑے اور گاڑیان اور دیگر ضروریات
سفر بار برداری وغیرہ بادشاہ و ہمراہیان
بادشاہ کے واسطے ضبط کیجاتی تھین اور بادشاہ
اڈورڈ نے اس ظلم مین اور ترقی دی تھی کہ
غریبون کو پکڑ پکڑ کر ملاح بناتا اور تاجرون
کے جہاز بیگار مین پکڑ کر جنگ مین شامل کرتا
تھا اس عہد مین **ڈیوک** کا خطاب

سلطان نے ملک تغیق کو سزائے قصاص دی۔ ایسا ہی معاملہ حاکم اودھ کے ساتھ کیا شیخ عین الدین کی ملحقات سے معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ شاہزادہ وسط ایشیا کے چنگیز خان کے صدمہ سے دہلی مین پناہ گزین تھے اور سلطان کے دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے سفر مین جب دریا پر پہونچتا پہلے ضعیفون اور عورتون اور بچون اور چارپایون کو پار بھجواتا اور آپ توقف فرماتا کہ ہر ایک کا آسائش سے بیڑا پار ہوا۔ سلطان ایام شاہی مین نماز اور روزہ کا زیادہ پابند تھا۔ اشراق و تہجد گزار بھی تھا اور بعد جمعہ کے زیارت قبور کرتا اور عیادت بھی فرماتا اور اہل مصیبت کا شریک تعزیت ہوتا۔ اور اکثر وعظ کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا سلطان شکار دوست بھی تھا دہلی کے اردگرد بیس۲۰ بیس کوس تک شکارگاہ تھی گا ہے فجر سے سوار ہو ریوا اڑی تک شکار کھیل شام کو دارالخلافت دہلی مین واپس آتا جب یہہ خبر ہلاکو خان کو بغداد مین پہونچی تو کہا کہ سلطان بلبن بیدار مغز اور پختہ کار ہے ظاہر مین شکار کا بہانہ ہے اور باطن مین سواری کی ورزش اور رعیت کی جاسوسی ہے جب سلطان نے

جاری ہوا۔ کولون مین سوارٹز نامی نے بارود ایجاد کی (لیکن فرانس کے وزیر اعظم کی تاریخ ڈروی مین مرقوم ہے کہ اہل عرب نے بارود کو اور قومون سے ہماری طرف نقل کیا۔ اور تاریخ چین جو عربی زبان مین ایک عرب کی تصنیف ہے اُسمین بارود کو چینی ایجاد قرار دیا ہے) اور تحقیق وہ ہے جو محرر اوراق محمد تراب علی نے مقدمہ مین تحریر کیا ہے۔

شاہ رچارڈ دوم ۱۳۷۷ء جلوس ۱۳۹۹ء معزول

۱۳۷۷ء مین رچارڈ دوم اڈورڈ سوم کا پوتا بادشاہ ہوا۔ اور ہر شخص دایہ پندرہ سالہ پر ایک شلنگ (آٹھ آنہ) ٹکیس مقرر کیا گیا یہہ باعث بلوی ہوا۔ دہاقین نے لندن مین آگ لگادی اور جیم کے بڑے ازون کو قتل کر ڈالا۔ رچارڈ نے مفسدون سے چند شرایط پر مصالحہ کیا لیکن پھر بلوی ہوا۔ ٹایلر بانی فساد مارا گیا۔ ہو شاہ نے وعدہ عفو تو کیا لیکن دغا کیا اور پندرہ سو آدمیون کو پھانسی پر چڑھا

اس بات کو سنا تو ہلاکو خان کی فراست پر آفرین
فرمائی اور فرمایا قواعد جہانداری کے وہ ہی
خوب جانتا ہے جس نے ملک گیری کی ہو۔
سنہ جلوس کے آخر مین اُن میواتیون کا استیصال
کیا جنہون نے نہب وغارت پر کمر باندھی تھی۔ اور
انتظام کے واسطے تھانہ مقرر فرمائے۔ دوآبے اور
کٹہیر کے مفسدون کو بھی سخت سزا دیکے ملک کو
پاک وصاف کر دیا۔ سپاہ کو عمدہ طور پر آراستہ کیا
اور بڈھون کی کمی تنخواہ پر پنشن مقرر کرنی چاہی۔
بڈھے سپاہی ملک فخر الدین کوتوال کے
پاس کچھ تحفہ لائے اور رو کر کہا کہ ہم نہین جانتے
تھے کہ پیری مین ہمارا یہہ حال ہوگا ورنہ جوانی
مین وہ کام کرتے جو پیری مین کام آتا۔ کوتوال
نے تحفہ نہین لیئے اور کہا کہ اگر رشوت لونگا تو
میری بات مین اثر نہین ہوگا۔ پس دربار مین
پریشان حالت سے گیا سلطان نے پریشانی
کا حال دریافت فرمایا عرض کی کہ مین نے
سنا ہے کہ دیوان مین بڈھون کی عرض
قبول نہین ہوتی ہے اگر قیامت مین بھی درگاہ
خدائی مین بڈھون کی عرض مردود ہوگی تو
ہمارا کیا حال ہوگا سلطان اُسکے مطلب کو سمجھکر

اس زمانہ کے پارلیمنٹ نے بہت افزائی اور بے رحمی
مین بے عدیل تھی لہذا بادشاہ کے اور مصاحبون
کو مروا ڈالا اور باقی مقربون کے مال و اسباب
کو ضبط کیا۔ اپنی حیات کے آخر سن مین شاہ
رچارڈ مطلق العنان ہو گیا تھا نواب
ہیروفرڈ نے بادشاہ کو مقید کیا اور
پارلیمنٹ نے رچارڈ کو معزول کر نواب
ہیروفرڈ کو بخطاب ہنری چہارم
بادشاہ کیا۔ شاہ رچارڈ دوم متلون المزاج
اور کاہل الوجود تھا دن بھر سیر و شکار مین مصروف
اور رات بھر ناچ رنگ مین مشغول رہتا تھا
اور اسمین زنانہ پن بھی تھا (گویا اپنے وقت
کا واجد علی شاہ اودھ تھا) اس بادشاہ
نے کاریگرون پر بڑا ظلم کیا اور قلعہ ونڈسر
مفت بنوا لیا۔ اور یہہ رسم ایجاد کی کہ بوقت
ادائے رسوم تاجداری ایک سردار دستانہ ہاتھ
سے اتار کر پھینک دے اور کہے کہ جسکو بادشاہ
کی سلطنت مین کچھ کلام ہو بسم اللہ آئے
ہمین گو و ہمین میدان۔ اور یہہ رسم ہنوز باقی ہے
طرز معاشرت سلاطین پلینٹیجنٹ
کے عہد مین اہل انگلستان کا

زار زار رویا اور فرمایا کہ پوری تنخواہ کی پنشن دو۔
سنہ ۱۲۶۹ع مین خان معظم شیر خان صوبہ دار لاہور
اور ملتان فوت ہوا تیمور خان کو اُسکی جگہ
مقرر کیا جب مغلون نے زیادہ یورش کی تو
سلطان نے اپنے بیٹے **محمد سلطان** ولیعہد
کو چتر دورباش اور دیگر لوازم شاہی عنایت
فرما کر بروانہ لاہور وغیرہ فرمایا۔ یہہ شاہزادہ
نہایت لایق اور علم دوست تھا۔ **امیر خسرو**
مصنف قران السعدین **محمد سلطان** کی
سخن فہمی اور ذکاوت کے مقر ہین۔ شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی سے بھی دو مرتبہ تحفہ روانہ
کر کے التماس کی کہ آپ ملتان آئی آپ کے
واسطے خانقاہ تیار ہوگی اور دہات وقف ہونگے
لیکن شیخ نے پیری کا عذر کیا اور امیر خسرو
کی سفارش کی۔ سنہ ۱۲۸۰ع مین طغرل بیگ حاکم
بنگالہ نے سرکشی کی اور اُسکی سزا پائی طغرل
کی فتح کے شکریہ مین مطالبہ مال کے قیدی
رہا کیے اور بقایا رعایا پر جو دفترون مین موجود
تھے بخش دیے۔ سنہ ۱۲۸۴ع مین شاہزادہ
محمد سلطان مغلون کی لڑائی مین بہادری
سے مارا گیا جب یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی بہت بے الم

غذا۔ مورخ رابرٹ اور کالیر کا بیان ہے کہ
بمقابلہ نورمن لوگون کے اس عہد کے امیرون
اور شریفون مین رفتہ رفتہ تہذیب اور
شایستگی آگئی تھی اور آہستہ آہستہ لطافت
اور نفاست آچلی تھی۔ گرم مصالحون کے
استعمال سے کھانون کا مزہ ذائقہ دار اور
خوشگوار ہوگیا تھا (یہہ تمام ملک شام کے
اہل اسلام کا طرز جہادی زمانہ مین اڑایا تھا)
لباس۔ تاریخ وقائع نگار انگلستان مین
مرقوم ہے کہ شاہ اڈورڈ سوم کی اہل دربار
کے لباس سے اُس زمانہ کی وضع خوب معلوم
ہوجاتی ہے۔ وضعدارون کی پوشاک یہہ تھی
کہ چوڑے چوڑے آستینون کے کرتے آدھی
سفید آدھی نیلے۔ پاتجامے گھٹنون سے
بھی اونچے۔ جرابین رنگ برنگ کی۔
جوتون کی نوکین اتنی لمبی کہ سنہری زنجیرون
سے کمر بند مین باندھی جاتی تھین۔ ڈھالین
لمبی لمبی بلدار۔ بالون کے جوڑے پیٹ پیچھے
دُم سے لٹکتے ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیان
انپر عجیب و غریب جانورون کی صورتین کھڑی
ہوتی اور ٹھوڑی کی نیچے دامنون سے بندھی ہوئی

غذا ۲۰
لباس مرد و زن ۲۱

کیا اور ۱۲۸۶ء میں اسّی برس کی عمر میں فردوس
برین کو رخصت ہوا - اس بادشاہ عادل اور
ہمہ صفت موصوف کا زمانہ مخلوق کے واسطے
نہایت امن امان اور چین چان کا گذرا - اس
زمانہ میں سوائے علما و فضلا کے بہت درویش
بھی کامل تھے جیسے شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج
اور شیخ بہاء الدین زکریا اور شیخ صدر الدین
اور شیخ بدرالدین خلیفہ خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی -

اور بلبن نے اپنے لڑکے کو یہہ نصیحت فرمائی
کہ شاہوں کی باطنی آرائش سے فضیلت حاصل
ہوتی ہے اور ظاہری آرائش میں امیر فقیر
دونوں برابر ہیں -

سلطان معز الدین کیقباد
۱۲۸۶ء سے ۱۲۹۰ء تک

یہہ بقراخان ولد بلبن حاکم بنگالہ کا
بیٹا تھا ۱۲۸۶ء میں اپنے دادا کی وفات
کے بعد امرا کی غلبہ رائی سے تخت نشین
ہوا - تربیت تو کیقباد نے عمدہ پائی تھی نیک
مودبوں کی صحبت میں رہا تھا اُنکی نگرانی کی وجہ سے

بیگمات کی پوشاک میں ایک چیز نہایت
عجیب تھی کہ ٹوپیاں چھجے دار ہوتی
تھیں اور بعض ٹوپیاں دو فٹ اونچی
ہوتی تھیں اور انکے اوپر سے رنگ برنگی
آبدار فیتوں کی قطار مثل قوس قزح
کے لہراتی تھیں - سائے بڑی لمبی چوڑے
پھنتی تھیں اور کمر چینیں رنگ برنگی
اور اُنکے سنہرے بٹوا لوان میں سیشن قینچی
کی جوڑی لگی رہتی تھی اور
خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑوں
پر سوار ہوکر سیر و شکار کو جاتی تھیں
شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شاہزادی
بوہیمیا نے عورتوں کی سواری کیواسطے
یکرخہ زین ایجاد کیا (یہہ حال تو امرا
کا تھا لیکن غربا کا حال پتلا تھا) اور
دستانے اس زمانہ میں امارت (امیر ہونا)
کی علامت تھی - تواریخ مذکورہ بالا
میں مرقوم ہے کہ اڈورڈ سوم کی
عہد میں مرد داڑیوں کو جل دیتے کر
چڑہاتے تھے اور عورتیں مردوں
کا لباس پسند کرتی تھیں اور چست تھیں

لذات نفسانی کے گرد نہین پھرا تھا۔ لیکن سلطان ہوتے ہی مطلق العنان ہوگیا۔ اور جوانی دیوانی نے عیش رانی مین مشغول کیا۔ بادشاہ کے اس شیوہ کو دیکھکر تمام امرا عیش و کامرانی مین مصروف ہوے۔ تکلیف اُٹھہ گئی اور تکلف آگیا۔ یہہ سچ ہے کہ ادبار کا پیش خیمہ عیاشی اور تکلف ہے۔ ارباب نشاط ڈہونڈہے سے نہین ملتے تھے شراب کی قیمت دس گونہ ہوگئی تھی یہہ حال دیکھکر وزیر نظام الدین کے دماغ مین ہوس بادشاہی سمائی اول تو اُسنے کیخسرو جو بلبن کا ولیعہد اور پوتا اور محمد سلطان کا بیٹا اور لاہور کا حکمران تھا حیلہ سے قتل کرایا۔ اور امرا پر بھی یہہ وزیر ایسی ہی آفت لایا۔ جب بیٹے کے حالات بغرا خان نے سنے اول تو بنگالہ سے نصیحت نامہ تحریر کیا۔ جب اُسپر عمل درآمد نہین دیکھا تو خود دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ وزیر نے بادشاہ سے فوج تیار کرا مقابلہ پر آمادہ کیا۔ جسوقت طرفین کی فوجین دریای سرجو کے کنارہ پر ایک دوسرے کے مقابل ہوئین اسوقت قدرتی محبت کا دریا موجزن ہوا باپ اور بیٹے مین ہوتی ہے اور وہ بہی

علامت خوشی ۲

علامت خوشی۔ اس عہد مین خوشی کا نشان ایک پارچہ سفید سر پر باندہنا تھا چنانچہ ہنری سوم کی جلوس کی خوشی مین تمام اہل انگلستان خیرخواہان سلطان کو حکم ہوا تھا کہ بادشاہ کی جلوس مین مہینہ بھر تک ایک سفید کپڑا اپنے سر پر باندہے رہین (جسطرح آجکل سیاہ کپڑا غمی کی علامت مین بازو پر باندہا جاتا ہے[1]۔

تجارت ۳

تجارت مین یہہ ترقی ہوئی تھی کہ چھپرون کے بدلے کھپریلین پڑنے لگین تھین اور محرابین کنگرہ دار بننے لگین تھین اور نقش و نگار اور گلکاریان دیوارون پر ہونے لگین تھین۔ اور شیشے کے دروازون اور مٹی کے برتنون اور کوئلے کی آگ اور بجاے لکڑی کی مشعل کے شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آرایش زیادہ ہوگئی تھی۔ لہذا اس زمانہ کی طرز تجارت کو گلزار کہتے ہین دشیشہ نے انگلستان مین ہنری دوم کی عہد سے رواج پایا ملک شام سے اُسکو مجاہدین انگلستان مین لیگئے تھے۔

اسباب خانہ ۴

اسباب خانہ۔ اہل تواریخ کا بیان ہے کہ

[1] یہہ ہندوؤن کے یہان ہند مین غمی کی علامت ہے۔

سبب باہم ملاپ کا ہوگیا۔ بعدہٗ امرا نے اسکو زہر
کو زہر سے مار دیا اور جلال الدین خلجی کو
نظام الدین کے اختیارات دیکھ وزیر کیا۔
جلال الدین نے چند روز مین ولیعہد کم
عمر کو اپنے قبضہ مین کر بادشاہ جو کثرت شراب اور
تعیش سے مفلوج ہوگیا تھا اور جن کے باپ
کو بادشاہ نے قتل کرایا تھا اُن سے مروا دیا اور
خود بادشاہ ہوگیا (جسطرح جوانمردی اور شجاعت
حصول سلطنت کا باعث ہے اسیطرح عیش
اور عشرت زوال ریاست کا پیش خیمہ ہے)۔

طرز معاشرت عہد خاندان غوری

ہنود کا طرز معاشرت قریب قریب مرقوم بالا
کے تھا بہ حملون کی بدولت بہت پستی ترقی
پر تھی۔ اور اہل اسلام کا طرز معاشرت بھی
اپنے پہلے فتحمندون اہل اسلام کی مانند تھا۔
کچھ نفاست لباس مین اور لطافت غذا مین مع
اقسام کے زیادہ ہوگئی تھی۔

لباس۔ گرمی کے موافق باریک کپڑے ہندوستان
مین ہر قسم کے عمدہ بنتے جاتے تھے اور سردی کے

اسباب خانہ داری ہنوز بہت قلیل تھی چنانچہ
بڑے بڑے معقول زمینداروں کی گھرون
مین عمدہ کائنات یہ تھی کہ دو ایک پلنگ
دو تین پیتل کے برتن۔ تین چار مونڈھے
چھ سات پھکنیان و سینے ہوتی تھی۔

زراعت۔ کھیتی کیاری ہر شخص کو
پسند تھی کیونکہ وہی ایک پیٹ بھر کا
ذریعہ تھا تاریخ انگلنڈ مین ہے کہ زراعت
کا شغل علما اور رہبان کو بھی مرغوب
و مطبوع تھا چنانچہ ایک اسقف اعظم
اور اُسکے مرید راہب گھاس کاٹا کرتے
تھے اور لانکے گٹھے باندھا کرتے تھے یہی
راہب باغون کی ترقی کا باعث ہوئے۔

مزدوری اور روپیہ۔ اس زمانہ
کی مزدوری اور روپیہ کی قدر مزدوری کی
مقدار سے اندازہ کرو گھسیارہ آٹھ پائی
روز اور مزدور ایک آنہ روز بڑھئی ایک آنہ
چار پائی اور دھوبی دو آنے روز پاتا تھا
تاریخ مین مذکور ہے کہ اُس زمانہ کا یہ
قانون تھا کہ کوئی شخص اپنی قرب وجوار سے
دور جاکر مزدوری نکرے لیکن ضلع ڈربی

عیش — طرز معاشرت عہد خاندان غوری — لباس

لیئے گرم کپڑے دوسرے ملک سے بھی آتے تھے کاشانی مخمل کاشان سے اور سقرلاط ولایتی ایران سے اور اطلس وغیرہ دوسری جگہہ سے آتے تھے۔

انتظام مالی اور ملکی دیوانی اور فوجداری لایق حکام کی وجہ سے عمدہ تھا۔

تعلیم علوم کی عام تھی بلا قید مذہب اور قوم کے۔

تجارت زمانہ سابق سے ترقی پر تھی۔ زیادہ تر اہل عرب تجارت پیشہ غیر ملکون کا مال ہند مین لاتے تھے اور ہندوستان کی اجناس دوسرے ملک کو لیجاتے تھے۔

فوج و اسلحہ۔ فوج اصول قواعد سے واقف تھی اور قواعد دانی کی وجہ سے تھوڑی فوج بہت انبوہ پر غالب آتی تھی۔ سلطان شہاب الدین کے عہد مین وہ فوج بھی تھی جو سفر مین درخت وغیرہ کاٹنے اور سڑک صاف کرنے کا کام دیتی تھی (سفرمینا) اور کچھ توپ کا بھی رواج ہو چلا تھا اگرچہ استعمال کے طریقہ نہایت کم معلوم تھے اور ناصر الدین محمود کے عہد مین تو تین ہزار توپ دہلی مین موجود تھین۔ مراۃ السلاطین سے

اور اسٹافرڈ اور لنکشیر اور اسکاٹ لنڈ اور ویلس کے لوگ اس حکم سے مستثنی تھے۔

تجارت کا رنگ ڈھنگ بادشاہ رچارڈ کی عہد مین ملک شام کے اہل اسلام سے انگلستان کے لوگون نے اوڑایا تھا گویا بڑا فائدہ جہاد کا یہہ ہوا۔ سب تجارتون مین اون کی تجارت بہت بڑھی ہوئی تھی بلکہ اون کی تجارت بادشاہ تک کرتا تھا چنانچہ فرانس بادشاہ انگلستان کو مضحکہ کی طور پر بادشاہ پشمینہ فروش کہتا تھا۔

فوج چار فرقہ پر منقسم تھی ایک سوار اور سوار جلو شاہی۔ دوسرے سواران سبک سیر یابو ون پر سوار۔ تیسرے تیرانداز وہ دو قسم کی کمانین رکھتے تھے ایک نیم کش جنسے پردار تیر لگاتی تھی دوم خمیدہ جنسے سادے تیر مارتے تھے چوتھے پیادے جنکے ہاتھون مین آہنی دستانے انہین پر جھنیان سر پر جھلم اور گلے مین دوہری کرتیان۔

نیزہ بازی۔ اس عہد کی نیزہ بازی نورمن کے امرا کی نیزہ بازی سے کم نہین تھی یہہ کرتب اور ایجاد ہو گئے تھے کہ نیزہ سے حلقہ آہنی

معلوم ہوتا ہے کہ التمش کے عہد مین بندوق کا رواج ہو چلا تھا۔

غلامی۔ اور دین اسلام کی بدولت ہندوستان مین اس عہد مین غلامی مبدل بہ سلطانی (بادشاہی) ہوی یعنی غلام بادشاہ ہونے لگے۔

ممانعت اشیاء ناجائز۔ اور دختر کُشی کی ممانعت کی گئی۔ اور ایک عورت چند شوہرون کے تصرف سے باز رکھی گئی۔ اور اس رسم کو کہ زبردستی لے بھاگنا بھی ایک قسم کا بیاہ ہے مٹایا گیا۔ اور ستی ہونے کے رواج مین بھی مداخلت کی گئی۔ اور قمار بازی کو مٹایا۔ اور شراب خواری کو گھٹایا۔ اور شرک اور بے انتہا معبودون باطل کی پرستش سے باز رکھنے مین طرح طرح سے کوشش کی گئی۔

توحید و عبادت۔ اور توحید اور خدا ے واحد کی عبادت کے لیے سعی بلیغ کی گئی۔ اور ہند مین ایک معبود (اللہ) کی عبادت کی واسطے مسجدین تیار ہوئین۔ گویا اس زمانہ سے یہان توحید آئی۔

تاریخ۔ اور علم تاریخ کا رواج ہند مین

مثل چوڑہی کے گھوڑے کو خوب پیٹی دیکر لیجانا۔ دوسرا ایک کاٹ کی معلق مورت جسکے ہاتھ مین ایک کاٹ کی تلوار ہوتی تھی برچھا مثل میخ کے لگانا جسکا برچھا بیچا بیچ تصویر پر پڑتا تھا تو وہ تلوہ نکل جاتا تھا اور جبکا ذرا ہٹ کے لگتا تھا تو تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جب وہ سوار اسکے پاس سے گذرتا تھا تو وہ کاٹھ کی تلوار اُس نارٹھی پر اس زور سے پڑتی کہ معاذ اللہ۔ اور بچے بیبون کو تیر اندازی کا زیادہ شوق بلکہ بادشاہی فرمان تھا کہ اتوار کو اور عید کے روز نماز کے بعد تیر اندازی کیا کرین۔ اس ہی زمانہ مین ڈھال پر تین شیرون کا صورت کھچا ایک بادشاہان انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہے ایجاد ہوا وقائع نگار انگلستان مین رقوم ہے۔

لہو و لعب مذکورہ بالا کی سوا گھوڑ دوڑ اور سانڈون کی لڑائی ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کو مرغوب پسند تھی۔ علاوہ ان کھیلون کے چکر پھینکنا اور گیند کھیلنا اور مرغ بازی لڑانا خاص و عام کا خاص شغل تھا۔

غلامی ۔

ممانعت اشیاء ناجائز ۔

توحید اور عبادت ۔

تاریخ ۔

لہو و لعب ۔

مسلمان فتحمندون کی بدولت ہوا جسکے
سبب سے نہایت عمدہ صدہا تاریخین دیکھنے
مین آتی ہین اور ہزارون باتین مفید معلوم
ہوتی ہین -

عورت کا بادشاہ ہونا

عورت کا بادشاہ ہونا - اور لایق کو
بادشاہ بنانا اگرچہ عورت ہی ہو ہند مین
اس عہد مین ہوا چنانچہ سلطان رضیہ کا
بادشاہ ہونا اس امر پہ شاہد ہے -

سڑک

سڑک - اور سڑکون کی آغاز شہر مین
اگرچہ راجہ دسرت کے عہد سے معلوم ہوتی
ہے لیکن بعد راجہ اشوک کے زمانہ سے
ملک کے بعض حصون مین بننی شروع ہوگئین
اور اس خاندان کے وقت مین دارالسلطنت
سے ہر صوبہ تک اور ہر صوبہ سے بڑے
بڑے شہرون تک سڑکین تیار ہوگئین
اور درخت سایہ دار اور پانی کا بھی انتظام
کیا گیا -

رفاہ عام کے کام

رفاہ عام کے کام - اور مرأۃ السلاطین
اور طبقات ناصری مین مرقوم ہے کہ سلطان
ناصرالدین نے کنوی اور معبد اور خانقاہین
اور سرائین اور نہرین اور شاہ راہین

انتظام ملکی

انتظام ملکی - قانون فیوڈل سسٹم کا
عمل درآمد بادشاہ رچارڈ تک تو جاری
رہا لیکن جب سے وکلا رعایا پارلیمنٹ
مین شریک ہوئے قانون مذکورہ کو
زوال آیا اور اُسکی باقی رہی سہی بنیاد
کو محاربات روزنز نے بالکل منہدم
و معدوم کر دیا - تاریخ انگلستان مصنف
کالیر اور دیگر تواریخ مین مرقوم ہے
کہ اس زمانہ کے پارلیمنٹ بھی حیرت
افزائی اور بے رحمی مین بے عدیل تھے -
بادشاہ کی بے اعتدالی پر بادشاہ کے
مصاحبون پر بلا نازل ہوتی تھی چنانچہ
ایکبار بادشاہ رچارڈ دوم نے
پندرہ سو آدمیون کو پھانسی پہ
چڑھا دیا - اہل پارلیمنٹ نے بادشاہ
کے کچھ مصاحبون کو تو مروا ڈالا
اور باقی مقربون کے مال و منال کو
چھین لیا -

بیت بیگار

بیت بیگار کا وہ عالم
تھا کہ رعیت غلامی کی حالت سے
بھی بدتر تھی جب بادشاہ کہین کو
عازم سفر ہوتا تھا تو غلہ اور مویشی

اور محتاجون کی پرورش کے لئے محتاج خانے طیار کرائے - یہہ سب رفاہ عام کے کام ہین - اور خفیہ نویسی کا صیغہ بھی ایجاد ہوا - اور قانون مختص المقام بھی اجرا ہوا اور ملک کا دورہ رعیت کی حالت دریافت کرنیکو جاری ہوا - پل کا رواج بہت پہلے سے تھا - اور راستہ کے امن کے واسطے چوکیان مقرر ہوئین

خفیہ نویسی و قانون مختص المقام

ایجاد پنشن - اور بڈھے ٹھیرہ سپاہیون کے لیئے پنشن کا رواج جاری ہوا لیکن پوری تنخواہ جو ایام ملازمت مین تھی -

ایجاد پنشن

لوازم شاہی - اور لوازم شاہی مین چتر اور دورباش کا شامل ہونا داخل ہوا -

لوازم شاہی

معافی لگان اور رہائی قیدی - اور نادار کو بقایا لگان بخش دینا اور خوشی مین مطالبہ مال کے قیدی رہا کرنیکا طریق جاری ہوا - اور چھتری کا رواج قبل سے تھا - لیکن چھتر خاص شاہی لوازم مین گنا جاتا تھا -

معافی لگان اور رہائی قیدی

زبان - اور سلطان ناصر الدین کی بدولت زبان فارسی کو ہند مین رونق ہوئی -

زبان

اور چارہ اور گھاس اور گھوڑہ اکا دیا اور دیگر ضروریات سفر باربرداری وغیرہ بادشاہ اور ہمراہیان بادشاہ کیواسطے ضبط کیجاتی تھین اور بادشاہ اڈورڈ دوم کو گرفتار کرکے بجبر ملاح بنایا تھا - بادشاہ کی جال سے اس زمانہ کے ملازمان شاہی کا حال قیاس کرلو کیونکہ بادشاہ مثل دریا کے ہی اور امیر وزیر اور ملازم مانند نہر اور شبح اور گول کے پس جیسا پانی دریا کا ہوگا اسیطرح نہر اور شبح اور گول کا ہوگا - بیت نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

اس زمانہ کے امیرون کو بخاری اور سپہ گری مرغوب تھی اور درحقیقت شہ زوری اور سپاہ گری کی بڑی قدر تھی - وہ زمانہ اس مثل کا مصداق تھا جسکی لاٹھی اسکی بھینس - اور ایک نرالا قانون جاری تھا جو شخص ایرلنڈ کا لباس پہنتا یا وہان کی زبان سیکھتا تو وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ اور جرمانہ

ایجاد چھاونی - اور بلبن نے جا بجا فوج کی
چھاونیان مقرر کین جسکی بدولت رعیت کو رہزنون
اور لوٹیرون اور مفسدون سے امن ملا اور
بڑے بڑے جنگل صاف کرا دیے جسکی وجہ سے
غارت گر غارت ہوئے اور ملک چین اور
تردد کے قابل ہوگیا -

مصنوعی دانت - اور اس عہد مین مصنوعی
دانتون کا ایجاد ہوگیا تھا جو بجاے اصلی دانتون
کے بعد گر جانے کے اصلی دانتون کا کام
دیتے تھے -

تدفین اور پنڈت کا مباحثہ - اور مسلمانون
کے مردہ دفن کرنیکا دستور ہے اور ہندؤن
کے جلانیکا - جب لشکر اسلام ہند کے قرب
جوار مین آیا تو ایک شاستری پنڈت نے ایک
عالم فقیہ سے دریافت کیا کہ جملہ اسلامی اصول
عقل کے موافق معلوم ہوتے ہین لیکن دفن
مین جلانے سے کیا حکمت ہے - فقیہ نے
پنڈت سے کہا کہ کوئی شخص سفر کرے اور
اسکے ایک بچہ اور بچہ کی مان اور ایک
روٹی پکانے والی ہو تو فرمائیے کسکی سپرد
بچہ کو کرے - پنڈت جی نے فرمایا کہ مان کے

۱ ایجاد چھاونی -
۲ ایجاد -
۳ مصنوعی دانت -
۴ تدفین اور پنڈت کا مباحثہ

شدید ہوتا تھا اور قوانین ایرلنڈ کو قبول
کرنا بغاوت مین داخل تھا - تواریخ مین
مسطور ہے کہ اڈورڈ کے عہد مین آئین مین
تغیر ہوا کہ محکمہ عوام نے نئے قوانین تجویز
کرنے کا اختیار حاصل کیا جسنے رعیت کو
بڑا فائدہ ہوا - اور ہنری دوم نے یہہ
قانون مقرر کیا کہ حکام عدالت سال مین
چھہ بار ملک کا دورہ کیا کرین اور ہر دورہ
مین تین حاکم جائین -

نقل علوم و فلسفہ - تاریخ یونان
مین مرقوم ہے کہ عربی زبان سے یورپ کی
زبان مین فلسفہ اسطرح پر نقل کیا گیا
کہ جب لشکر اہل یورپ کا ارض مقدس مین آیا
اس غرض سے کہ بیت المقدس کو اہل اسلام
کے ہاتھ سے نکال لین وہان پر بہت بھاری
لڑائیان ہوئین اس جنگ آزمائی کی
حالت مین اہل یورپ نے ملک شام کی زمین کو
شاداب اور آباد پایا اور وہان کی تمدن
کو اپنے ممالک کی طرز معاشرت سے بہتر دیکھا
اور ان علوم و فنون کو کہ خلفائے عباسیہ نے
جنکی جڑ کو مضبوط کیا تھا ملاحظہ کیا - اور

۲ زبان عربی سے یورپ کی زبانون مین نقل علوم و فلسفہ -

فقیہ نے جواب دیا کہ پس زمین جو بمنزلہ ماں کے ہے اُسکے حوالہ (دفن) کرنا بہتر ہے آگ مین جلانے سے جو مانند روٹی پکانے والی کے ہے

خاندان خلجی کی حکمرانی ۱۲۸۸ع سے ۱۳۲۱ع تک کل ۳۳ سال

خلجی ایک ترک کی قوم تھی لیکن افغانون مین آباد ہونے کی وجہ سے افغان مشہور تھی۔

۱۲۹۰ع مین **جلال الدین فیروز خلجی** ستر برس کی عمر مین تخت ہند پر متمکن ہوا یہہ شخص سلاطین غور کا سردار تھا۔ پھر منصب وزارت پایا جب تخت سلطنت پر مستقل ہو گیا اُسوقت شمس الدین کیقباد کے بیٹے کو عدم کی سیر کرائی پھر قہر و غضب کو اپنے آپ سے بالکل دور کر دیا اور پورا لطف و حلم بنگیا۔ اور رعیت پر نہایت شفقت اور انصاف اور رحم کیا۔ اور ۱۲۹۰ع مین رنتھنبور پر فوج کشی کی اور ۱۲۹۱ع مین بلبن کے بھتیجے **ملک چھجو** کو جو کڑہ کا مستقل بادشاہ بن بیٹھا تھا شکست دی اور گرفتار کیا لیکن جلال الدین مغلوب

اور جبکہ اُس قوم کو دیکھا جنہون نے قسطنطنیہ پر اپنا قبضہ کامل کر لیا تھا کہ تجارت اور صناعت اُنکی عمدہ اور اچھے ہین تو اُنھون نے خیال کیا کہ جب تک ہم اُنکے سے علوم اور اُنکے سے معارف حاصل نہین کرینگے تو اُنسے کسطرح پر عہدہ برآ نہین ہو سکینگے پس اُنھون نے شام کے ملکون سے ہر قسم کی اور ہر علم کی کتابین بہم پہونچا کر ترجمہ کرائین اور اپنے ملکون مین اُنکو رواج دیا۔ لیکن چونکہ اُنھون نے زبان عربی سے ترجمہ کیا تھا نقصان رہگیا۔ پھر اُنھون نے یونانی اور لاطینی زبانون سے اُسکی تکمیل کی اور اُنکو اپنے مدارس مین جو اکسونہ اور پارس اور دیگر شہرون اہل یورپ مین مروج کیا۔ اور ان ملکون مین اُنکی تعلیم کا زمانہ پانسو برس تک رہا بعد اُسکے دولت عثمانیہ شہر قسطنطنیہ پر غالب آئی۔ وہ ارباب معارف کہ اہل یورپ اوسجگہ موجود تھی جن کتابون کو کہ اُنھون نے ترجمہ کیا تھا دوسری دفعہ

باغیون کے ساتھہ بہت نرمی سے پیش آیا اور قیدیون کو نہایت عزت سے رکھا۔ اور باقی ایام مین اپنے عہد کے انتظام سلطنت مین بہت نرمی برتی۔ اور **جلال الدین** شعر خوب کھتا تھا اور سنہ ۱۲۹۲ھ مین ایک لاکھہ سوار سے ہلاکو خان کا رشتہ دار حملہ آور ہوا اُسکو شکست دی۔ اور **الغو خان** چنگیز خان کا نواسہ مع چار ہزار مغلون کے مسلمان ہوکر دہلی مین سکونت پذیر ہوا۔ اور سنہ ۱۲۹۴ھ مین **علاء الدین** نے جو جلال الدین کا بھتیجا اور داماد تھا اور بعد کو اُسکا جانشین ہوا **مہاراشٹر** کے راجہ رامدیو کی دار الحکومت **دیوگڈھ** پر جسکو اب **دولت آباد** کہتے ہین **ایلچپور** سے گذر کر حملہ کیا راجہ دو میل شہر کے باہر آکر لڑا اور شکست پائی اور مجبور ہوکر اطاعت قبول کی اور ایلچپور اسکے حوالہ کردیا۔ مصنف طبقات ناصری کا بیان ہے جو اُس زمانہ مین موجود تھا کہ چالیس ہاتھی اور چند ہزار گھوڑے خاصہ غنیمت مین اور پچاس من سونا اور چند من موتی اور نفیس چیزین قیدیون سے لین۔ اور چھہ سو من سونا اور سات من موتی اور دو من جواہر یاقوت

دقیق نظر سے دیکھا اور پہلے نسخہ صحیح تصحیح کی پھر علمانے اُنسے حاصل کیا اور نئی شرح ان کتابون پر لکھی اور آدمیون کو تعلیم دی اور اسکا نام فلسفہ جدید رکھا۔ **علوم** امرا علم سے بے بہرہ تھے پھر غریب بیچارے کس شمار و قطار مین ہین۔ ہان پادری دین کے عالم ہوتے تھے (جسطرح ہندوؤن مین برہمن) پادری فن الٰہیات اور دیگر علوم سے بھی شوق رکھتے تھے۔ اور عمدہ پیشے بھی پادریون کے قبضہ مین تھے جیسے وکالت طبابت معلمی۔ اور راہب خانقاہون مین کتابون کی نقل کیا کرتے تھے ہر صفحہ کے حاشیہ پر جدول طلائی اور عمدہ رنگ آمیزی کی خوشنما جدول بناتے تھے۔ قلمی کتابون کی بڑی قدر و قیمت تھی چنانچہ قلمی بیبل کی چار سو روپیہ قیمت تھی (جسکی آجکل دو روپیہ آٹھہ آنہ قیمت ہے) اہل تواریخ کا بیان ہے کہ یہی زمانہ انگریزی علم ادب کے اختراع کا ہے اور انگریزی مین نظم و نثر کی ایجاد کا۔ اول کا موجد جیوفری

والماس وزمرد اور ہزار من چاندی اور چار ہزار
من جامہ ریشمین وغیرہ **رام دیو** سی ملک علاء الدین
لیکر اور خراج گذار کر کے دیوگڑھ سے واپس آیا۔
اب ملک علاء الدین کے دلمین حرص پادشاہی
آئی پادشاہ کی گرفتاری کی ٹھرائی۔ اپنے
بھائی **الماس بیگ** کو پادشاہ کی خدمت
مین بھیجا کہ علاء الدین تو حضور کے خوف کے باعث
حضور مین حاضر ہو نہین سکتا حضور بہ نفس نفیس
تشریف فرما ہون اور جو دولت کہ وہ لایا ہے
اُسکو بطور نذر منظور فرمائین۔ پادشاہ دولت
کے لالچ مین تھوڑی سی جمعیت کے ساتھ
علاء الدین سے ملاقات کے لیئے چلا آیا جب
یہہ بوڑھا پادشاہ اپنے دغاباز بھتیجے سے ملکر
چلا اُسوقت اُسکو دو نمک حرامون نے مار ڈالا
اور یہہ واقعہ سنہ ۱۲۹۵ع مین ہوا۔ یہہ پادشاہ نہایت
رحم دل اور انصاف دوست اور رعایا کے حال
پر شفقت کرنے والا تھا اور شجاعت اور
دلیری مین بھی کم نہ تھا۔

سلطان علاء الدین خلجی برادرزادہ وداماد سلطان جلال الدین فیروز

شاعر ہے اور دوسرے کا وکلف ناثر۔

زبان۔ اور جوکہ زبان اہل زبان کے
تابع ہے اور اُسکی ترقی اور تنزل قومی
ترقی اور تنزل کی تابع لہذا فتح نورمن سے
اُسمین یہہ تغیر ہوا کہ وہ انگلو سکسن سے
سمی سکسن یعنی سکسن مخلوط یا غیر خالص ہوگئی

ایجاد پارلیمنٹ۔ یہی زمانہ تقرر
پارلیمنٹ کا ہے یعنی سنہ ۱۲۵۸ع مین بمقام
آکسفرڈ ایک کونسل ہوی جسکو پارلیمنٹ
مجنون کہتے ہین اور سنہ ۱۲۶۵ع مین محکمہ
عوام پارلیمنٹ کا تقرر ہوا۔ اسطرح کہ
رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریون اور
امیرون اور سردارون کو طلب کیا
اور ہر قصبہ اور شہر کے وکلاء طلب کیئے
اور ان سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی
(آجکل کے پارلیمنٹ اُسی ہی پر نمونہ ہے
یعنی ہوس آف لارڈس (محکمہ امراء)
بمنزلہ امراء اور پادریون کی ہی اور
ہوس آف کومنس (محکمہ عوام) بمنزلہ
وکلاء اہل قصبات اور شہر کے) پھر
سنہ ۱۲۹۵ع مین پہلی مرتبہ انگلینڈ والون نے

بعد مارے جانے **جلال الدین** کے **علاء الدین**
نے بادشاہی ٹھاٹ بدلا - اور کڑہ سے
دہلی تک ہر منزل مین پانچ من سونا اور چاندی
علاوہ انعام اور داد و دہش کی بکھیرا اپنے
خیمہ کے روبرو منجنیق سے کراتا آیا - اور شاہ
کے لڑکے **رکن الدین ابراہیم** کو خارج
کر کے ۶۹۵ھ / ۱۲۹۶ع مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا
اور کوشک لعل کو دار السلطنت بنایا - اور سنہ
مسطور مین ایک لاکھ فوج نے مغلون کی ہند پر
حملہ کیا لاہور کے میدان مین ظفر خان سپہ سالار
نے علاء الدین کے انکو شکست دیکر پس پا کیا
اور ۱۲۹۷ع مین نہروالہ اور گجرات کو فتح کیا
اور آخر سنہ مذکور مین **قتلق** حاکم **ماوراء النہر**
کے بیٹے نے دو لاکھ سوار سے دہلی کا محاصرہ کیا
علاء الدین نے تین لاکھ سوار لے دہلی سے
نکلکر **قتلق** کو ہزیمت دیکر پس پا کیا اور اپنا لقب
سکندر ثانی رکھا اور افریقہ اور یورپ اور
کل ایشیا کو تسخیر کا ارادہ کیا لیکن ارکان
دولت نے اس ارادہ سے باز رکھا ۶۹۹ھ / ۱۲۹۹ع
مین رنتھمبور کا محاصرہ کیا اور اسی سنہ مین
بموجب قول چاہ کن را چاہ در پیش **سلیمان شاہ**

بعد ظلم و ستم سہنے کے اپنے امیرون کو فراہم
کر کے ایک مجلس بنام مہا دیا پارلیمنٹ منعقد
کی اور جور و ستم سے رہائی پائی -

جنگ مین شعر پڑھنا - دلیر مین اڈورڈ
اول کے عہد تک بروقت جنگ کے شعراء
کے اشعار واسطے قوت دل اور زیادتی
شجاعت و حرکات روح کے اسطرح پڑھے
جاتے تھے جسطرح ایران مین لڑائی کے وقت
شاہنامہ فردوسی کے اشعار اور عرب مین
اشعار رجز پڑھے جاتے ہین اور ہندوستان
مین بھاٹ لوگ کوت اور ساکھا بیان
کرتے ہین اور اب انگلنڈ مین ہر وقت
جنگ کے بجای اشعار شعراء خاص قسم کا باجا
بجایا جاتا ہے -

جنگ مین شعر پڑھنا -

تواریخ انگلستان مین مرقوم ہے کہ پیشتر
بادشاہ اڈورڈ اول ہی نے اپنے بڑے بیٹے
اڈورڈ دوم کو اسکی صغر سنی مین خطاب
پرنس آف ویلس (شاہزادہ ویلس) دیا تھا
اسواسطے کہ وہ اس ملک کے ایک ضلع مسمی
کیرنارون مین پیدا ہوا تھا اسی زمانہ سے
یہہ دستور ہوگیا کہ بادشاہ انگلستان کی

آغاز خطاب پرنس آف ویلس -

علاء الدین کا بھتیجا شکارگاہ مین علاء الدین کو
زخمی کر اور اپنی دانست مین مردہ جان
علاء الدین کی طرح بادشاہ بنا لیکن علاء الدین
نے زخمون سے افاقہ پاکر لشکر مین آکر سلیمان
شاہ کو قتل کرایا اور سال مسطور مین حاجی
مولا دہلی مین باغی ہوا اور اپنے کردار کی سزا
کو پہونچا - سنہ ۱۳۰۱ع مین رنتھم بور فتح ہوا - اور
ہمیر دیو مارا گیا - اگرچہ علاء الدین ناخواندہ تھا
مگر تھوڑی مدت مین استعداد علمی حاصل کر
مشکل کتابون کے معنی خوب بیان کر سکتا تھا -
ملک کے انتظام کیواسطے اُسنے چار قانون
سواے اور قانونون انتظامی کے جاری فرمائے
ایک خفیہ نویس اور وقایع نگار جو شہر اور
ولایت کے نیک و بد کی خبر بلا کم و کاست
اوسپر ظاہر کرتے تھے مقرر فرمائے - دوسرے
شراب کی مخالفت ایک لخت کردی - جسّے صدہا
مفسدہ دور ہوے - تیسرے امراء آپس مین
شادی بغیر اجازت شاہی نکر سکین (جسطرح اس
زمانہ مین راجے بغیر اجازت گورنمنٹ باہم
ملاقات اور میل جول نہین کر سکتے) چوتھے سویت
رعیت - اور کاغذات پٹواری کے ایسے عمدہ

چار قانون -

انگریز اولاد کو یہی خطاب ملتا ہے -
ہنری دوم کے عہد سے انگلستان
مین شیشہ کا رواج ہوا - اور اڈورڈ
اول کے زمانہ سے پن چکی اور عینک اور
مشرقی ملکون کا کاغذ اور شہر وینس
کے آئینہ کا رواج انگلستان مین ہوا -
اور اڈورڈ دوم کے عہد مین ظروف گلی
کا استعمال انگلستان مین شروع
ہوا - اور ہنڈوی کا رواج ہوا -
اور سود اس زمانہ مین پینتالیس روپیہ فی صدی
سیکڑا تھا - ہنری سوم کے عہد مین مہین
کپڑا مثل ململ وغیرہ کی انگلستان مین بلجیم
کے لوگون نے آکر بنا اور اور لوگون کو
بنا سکہایا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے
گئے اور کاٹ کی مشعلون کے بدلے شمعون
کا رواج ہوا - اور پتھر کے کوئلے کی
تجارت کی اجازت دی گئی - اور راجر بیکن
نے خوردبین اور سیر بین کا رواج دیا
اور اسی زمانہ مین نیک نامی کی چھٹون کا رواج ہوا
آلہ پیمائش آب - پالسن نامی ساکن شہر
وینس نے سمندر کے پانی کی پیمائش کا آلہ ایجاد کیا

انگلستان مین اچھی چیزون کا رواج -

سود -

آلہ پیمائش آب -

تیار کرائے تھے کہ پٹواری یا دیگر اشخاص ایک حبہ یا ایک بسوہ زمین کا غبن یا کم و بیش نہین کر سکتے تھے۔ اور زبردست چودھری و مقدم کا زبردست کسان پر کچھ بس نہین چلتا تھا اور زمین پر لگان اور محصول لیے رود رعایت اشخاص حسب حیثیت زمین تمام پر برابر تھا اور اُس زمانہ مین نصف پیداوار حق سرکار تھا (جسطرح آجکل فی صدی پیداوار پچیس روپیہ حق سرکار ہے)۔

سنہ ۷۰۳ھ ۱۳۰۳ع مین براہ بنگالہ تلنگانہ پر فوج کشی کی اور خود چتور کو تسخیر کیا اس سے پہلے ایک حملہ چتور پر اور کیا تھا جسکا قصہ پدماوت مین مذکور ہے اور تاریخ فرشتہ و تاریخ علائی اور طبقات مین دوسری طرح مسطور ہے اس اثنا مین مغلون نے ایک لاکھ بیس ہزار سوار سے پھر حملہ کیا بادشاہ نے دہلی سے نکلکر **سیری** پر قیام کیا مغل ہند چھوڑ سندپار ہوا اپنے حدود مین بھاگ گئے۔ سلطان نے اس مقام پر ہزار ستون کا قصر شاہی بنوایا اور بہت عمارات تعمیر کرائین اور دہلی کا حصار بنوایا۔ اور دیگر قلعجات بنوائے اور تغیرات بھی کی اور امیر خسرو کی تاریخ علائی مین مرقوم ہے کہ سلطان نے قانون نرخ اشیا

اور اُسکی سو ئے دوہتے تنکون کی بیچو بیچ رکھی (مصر کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اول مصر مین آلہ مذکور ایجاد ہوا اگرچہ اُسکی ساخت کا اندازہ دوسرا تھا) اشیا مذکورہ بالا کے رواج اور ایجاد کو چند کتب تواریخ انگلستان سے انتخاب کر کے لکھا گیا ہے

حالت رعایا و غلامی۔

حالت رعایا و غلامی۔ تاریخ انگلستان مصنفہ کالیر اور وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ بادشاہ جان کے زمانہ تک آزاد رعایا بھی غلامون کی حالت سے زیادہ بدتر حالت مین بسر کرتی تھی (پھر غلامون کا کیا حال ہوگا اس زمانہ کی رعیت پر قیاس کرلو) لیکن میگنا چارٹا کے فرمان یعنی ۱۲۱۵ع سے رعایا کو کچھ آزادی نصیب ہوئی

باب

سلطنت خاندان لنکسٹر ۱۳۹۹ع

بادشاہ ہنری چہارم ولادت ۱۳۶۶ع جلوس ۱۳۹۹ع وفات ۱۴۱۳ع

سنہ ۱۳۹۹ع مین **ہنری** چہارم تخت نشین ہوا۔ اور اسکاٹلنڈ سر کیا۔ چند بار غدر ہوا اور تبع سلطنت کی فکر لوگون نے کی

جاری کیا اُس زمانہ مین گیہون فی روپیہ سات من
اور نخود اور دہان اور ماش فی روپیہ دس من
جو فی روپیہ بارہ من اور مصری فی روپیہ بیس سیر
اور شکر فی روپیہ ایک من اور تیل فی روپیہ ایک
من اور اسیطرح گھی وغیرہ فروخت ہوتا تھا۔
محصول زمین مین غلہ لیا جاتا تھا اور قحط اور
کم پیداوار کے ایام مین سلطان کی طرف سے
کل رعیت کو یہ نرخ فصل دیا جاتا تھا اور
موٹا کپڑا چالیس گز تک فی روپیہ بکتا تھا۔ اور
اور عجائبات سے یہہ بات ہے کہ کل ملک مین
ایک نرخ تھا یہہ پیداوار کی بدولت تھا۔
عمدہ گھوڑا اسو روپیہ کو آتا تھا۔ سپاہی کی تنخواہ
سات روپیہ سے بیس روپیہ تک تھی اور سلطان
کی فوج مین چار لاکھ چھتر ہزار سوار تھے۔
سنہ ۷۰۴ھ مین پھر مغلی فوج حملہ آور ہوئی اور
حدود امراہا مین سلطانی سپاہ نے اُسکو
شکست دی جب مغل سردار گرفتار ہوکر دہلی
مین آئے تو تماشائیون کا اسقدر ازدحام تھا
کہ آٹھ آنہ گلاس پانی بدقت تمام دستیاب
ہوا تھا۔
سنہ ۷۰۵ھ مین پھر مغلون نے چڑھائی کی اور

لیکن کچھ پیش نہ گئی۔ پھر فرانس
کی خانگی جنگون مین مصروف رہا
دور آخر مین ہنری کی زندگی کو بڑے
بیٹے کی بدوضعی و بدکاری نے تلخ
کردیا اور اُسکو صرع کے آخر دورہ نے
فنا کیا۔ اسقف اعظم کنٹربری
کو اس شاہ نے قتل کرڈالا۔ مخالف
مذہب کے وجہ سے لوگون پر ظلم و ستم ہوا
اور ایک قسیس زندہ جلادیا اور
انگلستان مین تعصب اسی وقت مین
رائج ہوئی۔ ہنری بیدار مغز اور چالاک
تھا اور پارلیمنٹ و رعیت کا مزاجدان
اس بادشاہ کی عہد مین ایک شخص اون
نامی ہمیشہ باغی رہا اور بادشاہ سے اسکا کچھ بس نہ چلا

شاہ ہنری پنجم سنہ ۱۴۱۳ع جلوس سنہ ۱۴۲۲ع وفات

سنہ ۱۴۱۳ع مین ہنری پنجم جو بڑا
بدمعاش اور شوریدہ پشت مشہور تھا
بادشاہ ہوکر جری ہوگیا اور نواب
کوبہم کی بغاوت کو دفع کیا اور
باغیون کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا اور

دریاے نیلاب کے کنارہ پر شکست کہائی۔
اور ہرات تک ملک خراج گذار ملک تغلق
سپہ سالار سلطان نے کرلیا سنہ ۷۰۶ھ سنہ ۱۳۰۶ع مین
جب راجہ رام دیو حاکم دیوگڈھ نے
باج گذاری سے انکار کیا تو ملک کافور
اور الغ خان کو اوسکی سرزنش کے
واسطے روانہ فرمایا سنہ مذکور کے اخیر
مین الغ خان نے دیولدیوی کو جو
گجرات کے راجہ کی بیٹی حسینان ہند مین
مشہور تھی اثناے راہ مین گرفتار کر دہلی
بھیجدیا یہان آکر خضر خان ولیعہد سلطنت
اور اوسمین باہم محبت ہوگئی پس بادشاہ
نے دونون کی شادی دستور کے موافق
کردی امیر خسرو نے انکی محبت کا حال اپنی
ایک دلچسپ مثنوی خضر خانی و دیولدیوی
رانی مین خوب لکھا ہے اور اس زمانہ سے
ہندو اپنی لڑکیان اہل اسلام کے ساتھ
بیاہنے لگے اور ملک کافور نے دیوگڈھ (دولت
آباد) صلح سے فتح کر راجہ رام دیو کو مع
تحائف دربار شاہی مین پیش کیا بادشاہ
نے کمال شفقت سے راجہ کو چتر سفید اور

بعد تین برس کے نواب اولڈکیسل
کو بجرم بغاوت زندہ جلادیا۔ جو
روپیہ کہ جواہرات رہن رکھکر اور
زبردستی قرض لیکر جنگ فرانس کے
واسطے جمع کیا تھا وہ سنہ ۱۴۱۵ع حملہ
فرانس مین کام آیا اور بڑی جدال و
قتال کے بعد شاہ ہنری فتحمند
ہوا۔ سنہ ۱۴۲۰ع مین پھر محاربہ فرانس
گرم ہوا۔ اور چند شرائط پر مصالحہ
ہوگیا۔ پھر ولیعہد فرانس نے
سپاہ انگریزی کو شکست دی اور
بادشاہ ہنری کے بھائی کو
قتل کرڈالا لیکن ہنری نے
اب ایسا حملہ کیا کہ پیرس
کے قریب تک پہنچگیا
اور دشمن کی تدبیر کو باطل کردیا
لیکن ہنری کی زیادتی محنت اور
اور جوانی کی عیاشی جوانمرگی
کا باعث ہوئی۔ یہ بادشاہ صاحب
سیاست اور با تدبیر و شجاع
تھا لیکن مغرور اور نخوت شعار

رائے رایان کا خطاب دیا اور اُسکا ملک خراج
پر اوسی کو تفویض کردیا اور سنہ ۷۰۹ھ ۱۳۰۹ع مین ملک
کافور نے قلعہ **ورنگل** اور ملک تلنگانہ فتح
کیا۔ اس جنگ مین سلطان نے دو دو میل پر
ڈاک کی چوکی خبر رسانی کے واسطے قایم کی
تھی۔ اور سنہ ۷۱۰ھ ۱۳۱۰ع مین ملک کافور نے راجہ
بلال دیو سے کرناٹک اور **ملیبار** کو راس
کماری اور آدم کے پل تک فتح کیا اور سمندر
کے کنارہ پر ایک مسجد خدای واحد کی عبادت
کے واسطے اپنے آقا کے نام پر (مسجد علای)
چونے اور پتھر سے بنای اور سنہ ۱۳۱۱ع مین دہلی
واپس آیا اور ضیا برنی کے قول کے موافق
چھ سو بارہ ہاتھی اور چھیانوے ہزار من سونا
اور چند صندوق جواہرات اور موتیون کے
اور بیس ہزار گھوڑے لایا جسمین سے سلطان
نے بعض بعض امیرون کو اُس سونے مین سے
دس دس من اس فتح کی خوشی مین انعام مین
دیا اور باقی اور سردارون اور عالمون اور
مساکین کو تقسیم کردیا۔ اس کثرت سونے سے
معلوم ہوتا ہے کہ بحر ہند کے سواحل پر
چاندی کی چندان قدر نہین تھی سنہ ۱۳۱۲ع مین چھ

عیاشی اور مسیحی ابھی پڑھ درجہ کا تھا اس
زمانہ مین آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ
ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ تھی۔

بادشاہ ہنری ششم

سنہ ۱۴۲۲ع جلوس سنہ ۱۴۶۱ع وفات

سنہ ۱۴۲۲ع مین **ہنری ششم** چھ مہینے کی
عمر مین بادشاہ ہوا اور بیس آدمیون کی
کونسل امور سلطنت کی انصرام کو مقرر ہوئی
سنہ ۱۴۲۸ع مین بہ تدبیر ارباب کونسل اہل
فرانس سے جنگ ہوی اور فتح پائی لیکن
جون نامی عورت مدعیہ رسالت نے
بادشاہ فرانس سے فوج لیکر قلعہ **اورلینس**
کو فتح کرلیا اور انگریزی فوج کو نکالدیا
مگر شہر **کومپین** کی جنگ مین گرفتار ہوی
اور وہ سنہ ۱۴۳۱ع مین زندہ جلادی گئی۔
پھر اہل **کینٹ** نے بلوئی کیا اور لندن تک
چھین لیا شاہ **ہنری** فرار ہوگیا اور
مجنون بن گیا جب جنون سے صحت پائی تو
نواب **یورک** سے لڑائی ٹھہرای۔ نواب
مذکور متواتر فتحیاب ہوا۔ اور دوبار **ہنری**
کو گرفتار کرلیا۔ پارلیمنٹ نے یہ رائے ظاہر کی

امور ملکی

ملک کافور دکن گیا اور راجہ مرہٹ اور تلنگ و کرناٹک سے باج وصول کر کے روانہ دہلی کیا۔ اہل تاریخ کا بیان ہے کہ سلطان علاء الدین کے عہد مین چوراسی لڑائیان چھوٹی بڑی ہوئین اور سب مین سلطان فتحمند رہا اور اُسکے زمانہ مین مسجدین خانقاہ اور حوض اور منارہ اور حصار بکثرت بنے۔ اور آخیر عمر مین علاء الدین کا جسم اور طبیعت معمولی بے اعتدالیون کے سبب سے کم زور ہو گیا تھا اور ملک کافور سلطان کے مزاج مین دخیل ہو گیا تھا اُس نے شبہ ڈالکر دونون بیٹون اور بی بی کو قید کرایا اور سلطان کے بھائی الف خان اور سپہ سالار الغ خان کو قتل کرایا بغاوتون کا بازار گرم ہوا۔ بیماری بڑھا کی سنہ ۱۳۱۶ء (۷۱۶ھ) مین وفات پائی۔ یہہ سلطان سخت مزاج تند خو نہایت سفاک اور شجاع و باہمت تھا اور ذہانت سے بھی خالی نہ تھا اور معاملات سپہ سالاری مین بڑا دانشمند تھا۔ اور اُسکی حشمت اور شوکت کا اندازہ یہان سے کرو کہ اُسکے ستر ہزار شاگرد پیشہ تھے۔

منجملہ عجائبات عہد سلطان علاء الدین کے جو تاریخ فیروز شاہی وغیرہ مین مذکور مین چند یہہ ہین۔

ہنری حین حیات بادشاہ رہے اور بعد اُنکے نواب یورک اور اُسکے ورثہ کی طرف بادشاہت منتقل ہو جائے (اس عہد کی ممبران پارلیمنٹ غالب کے تابع اور مغلوب کے متبوع تھے) شاہ ہنری ششم حلیم الطبع اور ضعیف الدماغ تھا اُسکو مشیرون پر اعتماد تھا اور اُنکی خطاؤن کا خمیازہ خود اوٹھاتا تھا۔

سوء نظمی کی وجہ سے آمدنی ملک صرف پچاس ہزار روپیہ سالانہ رہگئی تھی۔ اسی عہد مین مدرسہ عالیہ گلاسگو مقرر ہوا اور سنہ ۱۴۵۰ء (۸۵۴ھ) مین لکڑی کے تختون پر چھپنا شروع ہوا۔ (تاریخ چین سے معلوم ہوتا ہے کہ ایجاد چھاپہ کی اول چین مین ہوئی) اور کاٹ کے حروف اوسکی واسطے اختراع کئے گئے۔

سلطنت خاندان یورک
شاہ اڈورڈ چہارم سنہ ۱۴۶۱ء (۸۶۵ھ) جلوس سنہ ۱۴۸۳ء وفات

سنہ ۱۴۶۱ء (۸۶۵ھ) مین اڈورڈ چہارم بادشاہ ہوا اور ہنری کو قید کیا لیکن سنہ ۱۴۷۰ء (۸۷۴ھ) مین نواب واروک بادشاہ گر نے ہنری کو بحال کر دیا اڈورڈ

اول ملک مین ایسے قانون جاری کئے کہ راہ مین
تمام ممالک کے کوئی خوف باقی نہین رہا خلیج بنگالہ
سے کابل اور کوہ ہمالہ سے راس کماری تک
بے کھٹکے مسافر سفر کرتے تھے اور راتون بیوپاری اور
سوداگر بلا قافلہ اور بغیر رفیق تنہا بیش قیمت
اموال کو جہان چاہتے لیجاتے تھے اور جس پہاڑ
اور جنگل مین اپنا مال اوتار لیتے اُسکو حفاظت
کی راہ سے قلعہ جانتے تھے اور بے فکر پیر پھیلا کر
سوتے تھے اور غریب مسافر جس گاؤن مین اوترتا
تھا اُس گاؤن کا مقدم اپنے مہمان کی طرح عزت
سے رکھتا تھا۔ دوم اسکے زمانہ مین غلہ اور
دیگر اجناس باوجود امساک باران کے نہایت
ارزان رہا اور جو نرخ اُسنے مقرر کیا تھا اُسکے
مرنے تک قایم رہا۔ سوم کل لڑائیون مین وہ
فتحیاب ہوا کہین اُسنے ہزیمت نہین اوٹھائی۔
چہارم ستر ہزار معمار اور مزدور اُسکے ہر وقت
موجود رہتے تھے دو تین دن مین ایوان شاہی
عمدہ تیار کرتے تھے اور دو ہفتہ مین قلعہ عظیم الشان
بناتے تھے۔ اس زمانہ مین یہہ قیمتی کپڑے تھے
تسبیح (ایک ریشمی کپڑا) تبریزی۔ زربفت احمر
زرنگار چند نوع کا۔ اور خز دہلی کے کارخانہ کا

بھاگ گیا اور **ہنری** کو قیدخانہ سے لا کر
پھر تخت پر بٹھایا ۱۴۷۱ع کو شاہ
اڈورڈ مقام **برنٹ** پر وارے
نیارے کی لڑائی لڑ کر فتحمند ہوا اور
ہنری بظلم و ستم قتل کیا گیا اب
اڈورڈ نے فرانس پر حملہ کا منصوبہ کیا
اور مالدارون سے نذرانہ بجبر لیا لیکن
۱۴۷۵ع مین شاہ فرانس نے چند شروط پر
مصالحہ کر لیا۔ مصالحہ ہذا رعایا کو ناگوار
ہوا کیونکہ اُنسے روپیہ زبردستی جنگ کے
لیئے لیا گیا تھا **اڈورڈ** نے نکچہ بات پر
نواب **کلیرنس** کو قتل کرا دیا۔ چونکہ
شاہ **اڈورڈ** عیاشی اور تماش بینی کی
وجہ سے مضمحل ہو گیا تھا لہذا مرض خفیف
مین مبتلا ہو کر مر گیا۔ **اڈورڈ** شہوت
نفسانیہ اور لذائذ قبیحہ مین مشغول رہتا
تھا۔ عیاش اور بہت میخوار تھا لہذا
بڑے بڑے معزز خاندانون کو بیعزت
کر دیا۔ اس عہد مین انگلستان مین چھاپہ
آیا اور ڈاک لندن سے اسکاٹ لنڈ تک
جاری ہوئی بیس بیس میل پر سوار تھا

اور کمخاب اور ششتری اور حریر اور چینی اور بھیرم اور دیوگیری۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ بن سلطان علاء الدین

علاء الدین کی وفات کے دو روز بعد ملک کافور نے شہاب الدین عمر بن سلطان علاء الدین ہفت سالہ کو تخت نشین کیا اور خود وزیر اعظم بنا لیکن امرا کی سازش سے ملک کافور قتل کیا گیا اور شاہزادہ مبارک خان نائب سلطنت بنایا گیا۔ مبارک خان نے نیابت کی حالت مین امیرون کو متفق کر اپنے برادر خرد کو معزول کر سنہ ۱۳۱۶ع مین تخت شاہی پہ قدم رکھا آغاز سلطنت مین خوش اخلاقی اور رحم دلی سے برتاؤ کیا سترہ ہزار قیدیون کو رہا کرایا اور سخاوت کو بہت کام مین لایا۔ لیکن کمینون کو عہدے دینے لگا اور علائی قانون بھی منسوخ کر دیا گجرات کے سرکشون کو اس نے دوبارہ تابع کیا اور سنہ ۱۳۱۸ع مین بادشاہ نے دکن مین جاکر ملیبار کے متمردون کو پامال کیا اور دیوگڑھ (دولت آباد) مین مسجد بنوائی۔

اور ایک دن مین سو میل خط جاتا تھا۔

بادشاہ اڈورڈ پنجم ۱۰- اپریل سنہ ۱۴۸۳ع جلوس ۲۵ رجون سنہ ۱۴۸۳ع معزول سنہ ۱۴۸۳ع مین اڈورڈ پنجم بادشاہ ہوا اور گیارہ ہفتہ ہا رچارڈ شاہ اڈورڈ کے چچا نے محبت بھتیجے پیرایہ مین اول تو اپنے تئین بھتیجے کا خیرخواہ ظاہر کیا پھر اڈورڈ کو قید کر سلطنت کو غصب کر لیا اور خیرخواہان سلطنت کو طعمہ تیغ کیا۔

شاہ رچارڈ سوم سنہ ۱۴۸۳ع جلوس سنہ ۱۴۸۵ع وفات

سنہ ۱۴۸۳ع مین رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت بادشاہ ہوا۔ اور ملک کا دورہ کیا اور شاہ اڈورڈ اور اسکے بھائی کو محبس ٹاور مین قتل کروا دیا۔ اب خاص و عام نے بلوی شروع کیا اور غاصب سلطنت انگلستان پر خوف و خطر طاری ہوا۔ اس عالم ہراس مین ہنری تیس ہزار فوج لیکر دریائے سین مین آپہونچا سنہ ۱۴۸۵ع مین مقام بوسورتھ پر ہنری اور شاہ رچارڈ مین جنگ ہوئی اور رچارڈ مارا گیا۔ اور تاج شاہی ہنری کے سر پر رکھا گیا۔

ان کامیابیون کے بعد مغرور ہو گیا اور عیاشی مین پڑ گیا۔ اور خسرو جو ایک ہیچ کمینہ ہندو تھا اور دل مین بادشاہ بننے کا ارادہ رکھتا تھا اُسکو اپنا مشیر و وزیر کیا اُس نے ۱۳۲۱ء مین بادشاہ کو قتل کر تاج شاہی سر پر رکھا اور صدہا اہل اسلام بیگناہ کو آب تیغ پلایا اور عورات کو بے آبرو کیا لیکن **غازی ملک** حاکم لاہور نے دہلی پر فوج لا کر **خسرو** بہیت روزی کو گرفتار کیا اور اپنے آقا کا انتقام لیا۔

طرز معاشرت عہد خاندان خلجی

لباس ۔ خوراک اور پوشاک تو زمانہ ماضی کے موافق بدستور تھی لیکن سلطان جلال الدین کے زمانہ مین امراے کبار کا درباری لباس ۔ جامہ ۔ اور کمربند یعنی کمر سے باندھنے کا پٹکا سفید ہوتا تھا ۔ اور جس شخص کو جامہ اور کمربند یا خلعت سفید دربار شاہی سے مرحمت ہوتا تھا وہ شخص بڑے امیرون مین شمار ہوتا تھا ۔

قیدی جس رتبہ کا ہوتا تھا اُسی انداز سے رکھا جاتا تھا اور معزز قیدی نفیس مکانون مین

مورخین کی راے ہے کہ رچارڈ سوم فریبی و مکار و بے رحم تھا اور حرص طمع کی وجہ سے گناہ ہاے کبائر کا مرتکب ہوتا تھا ۔

طرز معاشرت اہل انگلستان کا سلاطین لنکاسٹر اور شاہان خاندان یورک کے عہد مین

خوراک ۔ غذاؤن مین تو کچھ چندان جدید لذیذ ترکیبون کا ظہور نہین ہوا تھا لیکن امیرون اور اہل مقدرت کے اوقات کھانا کھانے مین کچھ تغیر اور ترقی ہو گئی تھی یعنی امیر اور دولتمندون رات مین چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اسطرح کہ اول سات بجے حاضری تناول کرتے تھے پھر دس بجے چاشت کا کھانا کھاتے تھے پھر سہ پہر کی بعد چار بجے کچھ نوش کرتے تھے پھر نو بجے رات کو عشا (چالو) کرتے تھے جسمین کچھ کلیجی اور اور خوشبودار شراب ہوتی تھی اور یہہ غذا سونے کے کمرون مین نوش ہوتی تھی ۔

اور ہر موسم کے موافق آسایش کے ساتھ رہتے تھے۔

اختراع نقشجات۔ سلطان علاء الدین نے کاغذات پٹواری اور ایسے نقشجات جس سے اہل قلم اور عمال مال مین خیانت نکر سکین ایجاد کیئے۔

ڈاک اور وقایع نگار۔ اور وقایع نگار (اخبار نویس) کا عہدہ اور گھوڑے کا داغ اختراع کیا۔ اور چوکی کی ڈاک خطوط کی آمد و رفت کے واسطے ایجاد کر کے مقرر کی۔

نرخ و روزنامچہ۔ نرخ ہر چیز کا منڈی سے روزانہ سلطان کے حضور مین جاتا تھا۔ اور روزنامچہ نے اس عہد سے آغاز پایا۔

ایجاد عماری۔ اور سلطان نے ہاتھی کی عماری ایجاد کی حضرت امیر خسرو فرماتے ہین۔ بیت

کسی در شاہی دانگ سواری
جدا و نہاد بر فیلان عماری

معافی محصول و رہائی قیدی۔ اور تخفیف محصول زمین کا رواج ہوا اور بادشاہت کی خوشی مین قیدی رہا کرنے کا چنانچہ مبارکشاہ

مگر محنتی مزدور اور غربا لوگ معمولی دو وقت کھاتی تھی ایک دوپہر کو دوسرے شام کو اور یہی وقت انکو کھانیکا ہر موسم اور ہر ملک مین مناسب اور ہنوز رایج معلوم ہوتا ہی کیونکہ امیرون کو تو پورا اطمینان اور اتنی فرصت حاصل ہوتی ہی کہ وہ اپنی کھانیکی وقتون کو بدل سکین مگر محنتی مزدور روزمرہ کی محنت و مشقت کی سبب مجبور ہین اسواسطے انکی اوقات غذا ہر موسم مین یکسان رہنی چاہییے)۔

پوشاک۔ اس عہد کے لباس کے باب مین مورخون کا بیان تو محرر ان اوراق یعنی محمد تراب علی کو کچھ مدد نہین دیتا اور جہانتک ہمنی تواریخ کا مطالعہ کیا اس عہد کی پوشاک کے بارہ مین عاری پایا لیکن اس زمانہ کی تصویرون کے دیکھنے سی معلوم ہوتا ہی کہ جو لباس طرز معاشرت سابق مین بیان ہوا ہی اوسیطرح کا لباس اس عہد مین پایا جاتا ہی اور تاریخ انگلستان جو ناظر

لئے تخت نشینی کی شادی مین سترہ ہزار قیدی رہا کئے اور شش ماہہ فوج کو انعام دیا۔
کیمیاگرون کی بڑی مٹی خراب تھی سلطان علاء الدین تو کیمیاگر کو دایم الحبس کر دیتا تھا۔
پان۔ اور اس عہد تک دربار مین پان نہین کھایا جاتا تھا۔
سکہ۔ اور اس زمانہ کے سکہ کو تنکہ یا تنخا چو چاندی اور سونے کا ہوتا تھا کہتے تھے اور وہ ایک تولہ کی برابر تھا۔ سونے کا تنخا سرخ (اشرفی) اور چاندی کا تنخا سفید (روپیہ) کہا جاتا تھا۔ (اور شاید یہی لفظ تنخواہ کا مخرج ہو جو ماہانہ خدمت کے عوض ملے ہے) اور تانبے کے سکہ کا نام جیتل (پیسہ) تھا جو ہموزن تولہ کے تھا اور روپیہ کے پچاس ملتے تھے۔
فوج و تنخواہ۔ اور فوج اس عہد مین دو قسم کی تھی ایک باقاعدہ جنگی دوسری ملکی انتظام کے واسطے اور اسکی بھرتی کا طریق یون تھا کہ فوج کے چھوٹے اور بڑے گروہ مع اپنے سرداروں گھوڑے اور ہتیار سمیت آتے تھے اور شاہی فوج مین داخل ہو کر تنخواہ پر نوکر ہو جاتے تھے اور کبھی ایک ایک دو دو بھی آکر

اور تاریخ تاج انگلنڈ مین مرقوم ہے کہ اڈورڈ پنجم کے زمانہ مین گناہگار کے توبہ کرنے کا یہہ لباس تھا اور یہہ شکل تھی کہ پابرہنہ اور کپڑا سفید سر پر اور چراغ ہاتھ مین امیر ہو یا فقیر بھیک مانگتے کھاتے گرجے مین جائے اور عفو خطا کرے۔
تعلیم و تہذیب۔ وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ جبتک محاربہ اور رد و زد۔ باب صلاح و سداد اہل انگلستان پر مسدود رہا اس واسطے کہ جب لوگون کو اپنی زندگی کا یقین نہ تھا تو تعلیم و تہذیب کا کیا خاک ذہ بیان کرتے بلکہ انکا مقصد عظیم تو حفظ جان تھا لہذا وہ فن سپہ گری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ ادنی و اعلی برابر مصیبت و بلا مین مبتلا تھے۔ امرا اور اہل دول کے خاندان کی خاندان غارت ہو گئے۔ بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہو گئے اور سیکڑون پہاٹ جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ (اس زمانہ مین تعلیم و تہذیب مفقود تھی اور سپاہ گری ادنی و اعلی کو مرغوب تھی اہل دول

نوکر ہوتے تھے لیکن کم کم - اور کچھ ایسے نوکر ہوتے تھے کہ سرکار انکو گھوڑے دیتی تھی اور کچھ تنخواہ - اور ضرورت کے وقت زاید فوج بھی بھرتی کرلی جاتی تھی - اور راجپوتون کی مانند فوج کو جاگیر عنایت نہین ہوتی تھی خاصکر سلطان علاء الدین نے تو اس رسم کو بغاوت کے اندیشہ سے بالکل مسدود کردیا تھا -

رعایا و غلہ - اور رعایا کی خوش حالی و غلہ کی فراوانی اور نرخ کی ارزانی اور امساک باران مین کسانون کو غلہ بادشاہ کیطرف سے بہ نرخ فصل ملنے سے بخوبی دریافت ہوسکتی ہے -

خاندان تغلق کی حکومت

سنہ ۷۲۱ھ / ۱۳۲۱ء سے سنہ ۱۴۱۲ء تک

غیاث الدین تغلق

سنہ ۷۲۰ھ / ۱۳۲۰ء مین غازی الملک تغلق نے خسرو کو اُسکے اعمال کی سزا دیکر تخت شاہی پر امیرون کی رضامندی سے جلوس فرمایا - اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر کیا - تغلق اصل مین سلطان بلبن کا ترکی غلام تھا - تخت پر قدم رکھتے ہی رفاہ عام کی طرف متوجہ ہوا -

غارت اور صدہا بستیان جلکر خاک سیاہ ہوگئین یہہ جنگ بڑے زور شور سے سنہ ۱۴۵۵ء سے سنہ ۱۴۸۵ء تک رہی)

انتظام سلطنت - تاریخ مذکورہ مین مسطور ہے کہ اس زمانہ مین بھی انگلستان مین سلطنت شخصی محدود تھی اور یہہ طرز حکومت طریقہ سیاست اُس قبیل سے ہے جو قرن اوسط مین یورپ مین جاری ہوا تھا - بادشاہ کا عہدہ قطعاً موروثی ہوگیا تھا اور بادشاہ کی حکومت بالکل فی الکل حاصل تھی - اور بادشاہ تمام ملک کا مالک تھا مگر اُسکی حکومت تین اصول عظیمہ سیاست سے کہ قدیم الایام سے ملحوظ و مرعی تھی محدود و مقید تھی اول بادشاہ کوئی قانون بدون استرضائے پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا - دوم بادشاہ بدون رضامندی محکمہ مذکورہ رعایا سے ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوم سیاست ملک مین اُسی قانون کی پابندی واجب تھی اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اُسکے کارندے اور مشیر مشغول الذمہ

رعایا و غلہ

انتظام سلطنت و اصول سیاست -

رعیت کی اصلاح حال اور امور مالی و ملکی مین
دن بھر مشغول رہتا تھا۔ نماز پانچون وقت کی
باجماعت پڑھتا تھا اور جسکا پریشان حال دیکھتا
تھا اُسکا احوال دریافت کرتا تھا پھر اُسکا تدارک
کرتا تھا۔ اہل علم کا قدردان تھا اہل اللہ پر
مہربان تھا۔ اور تجارت کو بڑی ترقی دی اور
مطالبہ بقایا مین ایک لاکھ سے ایک ہزار روپیہ
اکتفا کی۔ سنہ ۱۳۲۳ء مین لدر دیو حاکم تلنگانہ نے
اداے خراج سے سرتابی کی تو الغ خان ولیعہد
کو بھیجکر تلنگانہ فتح کیا۔ اس زمانہ مین دہلی کی
روانہ شدہ ڈاک چوکی ہفتہ مین دو مرتبہ تلنگانہ
پہونچتی تھی گویا تین روز مین دہلی سے ورنگل
دار الحکومت تلنگانہ مین موصول ہوتی تھی۔
سنہ ۱۳۲۴ء ۷۲۴ھ مین بادشاہ بنگالہ کے سرکشون کی گوشمالی
کیواسطے اپنے بیٹے الغ خان کو اپنا نائب دہلی
مین مقرر کرکے گیا اور انکو زیر کیا بروقت بازگشت
کے افغان پور مین الغ خان سے ملا اُس نے
اپنے باپ کی ملاقات کے لیئے تین روز مین ایک
چوبی محل تیار کیا تھا باپ بیٹے اُس محل مین ملے
اور کھانے کھائے لیکن جسوقت بیٹا محل سے
ہاتھی اور گھوڑے پیشکش کے واسطے لینے گیا

رہتے تھے۔ اڈورڈ چہارم کے زمانہ مین
عوالیض پارلیمنٹ قوانین بنائے گئے جو ابتک
باسم قوانین پارلیمنٹ موسوم ہین۔
سنہ ۱۴۸۳ء تک تو کوئی قاعدہ اور قانون
مالک تاج و تخت ہونے کے بارہ مین
سوائے موروثی ہونے عہدہ شاہی کے
انگلستان مین قرار پایا نہین تھا جسکی
لاٹھی اُسکی بھینس۔ بادشاہ کی وفات
کے بعد ہوتی تھی۔ بھائی بادشاہ ہوجاتا
تھا اور بیٹا محروم رہجاتا تھا اور چھوٹا
بھائی یا بیٹا مالک سلطنت قرار پاجاتا
تھا اور بڑا بھائی اور بڑا بیٹا منھ دیکھتا
رہجاتا تھا اور اس وجہ سے تخت و تاج
حاصل کرنے مین بڑے بڑے قتال و
جدال ہوتے تھے لیکن اب اس عہد مین
ایک مدت کے بعد یہ ضابطہ اصولی اور یہ
قانون سلطنت انگلستان مین داخل ہوگیا
کہ اکبر اولاد مالک تاج و تخت ہو۔
زبان و املا۔ اس زمانہ مین زبان
مین چندان اختلاف نہین تھا تاریخ
کالیر مین مرقوم ہے کہ اس عہد مین طبقہ اوسط کی

وہ محل خونڈا گر گیا اور بادشاہ مع پانچ رفیقون کے
دب کر سنہ ۱۳۲۵ع مین مرگیا - حاجی محمد کی تاریخ مین ہے
کہ بجلی کے صدمہ سے گرا - اور بعض کا قول ہے کہ
ہاتھیون کے دوڑ کی وجہ سے گرا یہہ سلطان حلیم
وکریم اور عاقل وسلیم تھا - اُسکے عہد مین ایسے
عمدہ عمدہ آئین مرتب ہوئے جنسے کاشتکارون کی
بہبودی اور سبکدوشی متصور تھی اور جسطرح غیاث الدین
تغلق کی تخت نشینی الزام اور تہمت سے منزہ و
مبرا ہے اوسیطرح اُسکی سلطنت بھی بُرائی
اور بدنامی کے دھبون سے پاک وصاف ہے -

سلطان محمد شاہ تغلق عرف الغ خان بن غیاث الدین تغلق

سنہ ۷۲۵ھ / ۱۳۲۵ع مین بجاے اپنے باپ کے سریر آراے
سلطنت ہوا - جسطرح انسان کا بدن متضاد اجزا
سے بنا ہے اوسیطرح سلطان محمد مختلف اوصاف
کا مجمع ہوا ہے اگرچہ یہہ بادشاہ بڑا ہٹیلا اور
خونخوار اور اپنے تجویز کی تکمیل مین لوگون کی
تکلیف کی ذرا پروا نہین کرتا تھا لیکن نہایت
لائق اور عالم وزاہد اور مذہب کا حامی اور
اپنے زمانہ کا بڑا تجربہ کار سپہ دار اور حد سے زیادہ

انگریزی رائج تھی اور اس زمانہ مین
اور چاسر شاعر کی نظم مسمی بہ حکایات
کنٹربری کی عبارت مین کچھ تھوڑا ہی
سا فرق تھا - مگر ہان الفاظ کے املے مین
بڑا اختلاف تھا اور املے مین صرف اصوات
حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مصنف
کے املے کا طریقہ جدا تھا اور اکثر اوقات
ایک ہی صفحہ مین ایک ہی لفظ بصورت مختلفہ لکھا
جاتا تھا -

چھاپہ - اگرچہ چھاپہ کی ایجاد قبل سنہ ۴۲۵ع
کے ملک چین مین ہوئی ہے جیسا کہ مقدمہ کتاب
مین مرقوم ہوا لیکن یورپ مین خصوصاً
انگلستان مین پندرھوین سولھوین صدی
عیسوی مین رواج پایا اور اُسکی اجرا سے
یورپ مین فوائد کثیر اور دائمی پیدا
ہوے - چھاپہ کی وجہ سے کتاب بنانے کا
طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابون کی
عوض چھپی کتابین شایع ہوئین مگر
اس عہد تک نہ تو چھپی کتابون کے آغاز
مین مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا اور
نہ جلی حرف لکھے جاتے تھے اور نہ دیگر علامات

سمجھی تھا چنانچہ تخت نشینی کے چالیس روز بعد
جب تغلق آباد سے دہلی کے جانب روانہ ہوا
تو اسقدر اشرفی اور روپیہ کی نوچھاور کرائی
کہ اکثر دہلی کے فقیر گدائی سے مستغنی ہو گئے۔
اور باقی عمر بفراغت بسر کی۔ ایک روز امیر
نثار خان کو ایکسو ہاتھی اور ایک ہزار گھوڑے
اور ایک کرور تنکہ سرخ (اشرفی) اور چتر دورباش
مرحمت فرمایا۔ اور ایک دن ملک سنجر بدخشانی کو
اسی لاکھ روپیہ اور عماد الدین کو ستر لاکھ روپیہ
اور اپنے استاد مولوی عضد الدین کو چالیس لاکھ
روپیہ بخشدیا اور اسیطرح مساکین پر کرم فرماتا
تھا اور ابن بطوطہ اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ
ایک قصیدہ کے صلہ مین مجکو محمد شاہ نے پچپن ہزار
دینار مرحمت فرمائے اور ضیائی برنی مین مرقوم
ہے کہ ملک بھرام غزنین کو ایک کرور روپیہ ہر سال
بخشتا تھا اور بہت فصیح اور منشی اور اعلیٰ درجہ کا
خوشنویس تھا اور پنجگانہ نماز پڑھتا تھا اور مسکرات
سے مدام بچتا رہا۔ سنہ ۷۲۷ھ مین ابن داؤد خان
سندھ پر حملہ آور ہوا اور اُس سے اور سلطان سے
کسی رقم پر مصالحہ ہوگیا۔ پھر دوآبہ مین اضافہ
لگان سہ گونہ کیا جسسے رعیت رنجیدہ ہوئی اور

عمارت ۱

عمارت۔ اس زمانہ مین انگلستان
کی طرز معاشرت مین ایک تبدیلی عمارت
مین جدید پیدا ہوئی تھی وہ یہ ہے کہ
امیرون نے قلعون کی عوض مین لکڑی
کے مکانات بنانے شروع کیے اور مکانون کو
نقش و نگار سے آراستہ کیا اور کمرون
مین مشجر کے پردے ڈالے۔ قصبات اور
دیہات کی مکانات کا ایک طرز خاص تھا
اونچی اوپر کے درجے نیچے کے درجون سے
اسقدر باہر نکلے ہوتے تھے کہ تنگ کوچون
مین مقابل کے مکانات مین صرف چند خط
تفاوت باہم رہجاتا تھا چنانچہ تاریخ
انگلستان کالیر مین مرقوم ہے کہ یہہ طرز
عمارت کا ہنوز پرانے قصبات کی مکانات
مین جیسا کہ چیسٹر ہے موجود ہے (ظاہر
مین اسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
انگلستان کے لوگون کو ابھی تک تازہ
و صاف ہوا اور شفاف روشنی کی ضرورت
اور قدر معلوم نہین تھی کہ یہہ جسم اور دل
و دماغ کو کسقدر مفید اور فائدہ رسان ہین
عبادت اور گرجے انگلستان مین اہل انگلستان

ایک قحط واقع ہوا جسنے ملک کو بڑا صدمہ پہونچایا
بادشاہ نے تانبے کے سکہ کا رواج دیا جسطرح
چین والون نے کاغذ کا روپیہ جاری کیا
تھا اور **قبلہ خان** فاتح چین نے اوسکے رواج
مین بہت کوشش کی تھی - لیکن یہہ سکہ
چند روز چلا اوسکی بدولت تجارت اور دیگر
امور مین فتور برپا ہوگئے - تین لاکھ ستر ہزار
سوار وسط ایشیا کی فتح کو مقرر کیے مگر اُسمین
کامیابی نہین ہوئی فوج متفرق ہوگئی سنہ ۷۳۸ھ / ۱۳۳۷ع
مین ایک لاکھ سوار **خسرو ملک** کو دیکر چین
کی تسخیر کے واسطے روانہ فرمایا وہ کوہ ہمالیہ
کی قومون کو تابع کرکے اور کوہ ہمالیہ سے
گذر کر حدود چین مین وارد ہوا - اور کارروائی
شروع کی کہ برسات سر پر آگئی پس کثرت
بارش اور نہ ملنے رسد اور دشمن کے مقابلہ
سے بڑا حصہ فوج کا پہاڑ مین تلف ہوا اور
باقی جو واپس آئے انکو بادشاہ نے مار ڈالا
اور سنہ مذکور مین بادشاہ نے مالوہ کی بغاوت
کو رفع کیا سنہ ۷۲۷ھ / ۱۳۲۶ع مین دیوگڈھ پسند
کرکے اُسکا نام دولت آباد رکھا اور دہلی
سے پایہ تخت منتقل فرماکر دولت آباد کو دارالسلطنت

باوجود مذہب مسیحی اختیار کرنے اور علاوہ
تثلیث کے شرک مین گرفتار ہونے کی اور طرہ
اوسپر یہہ ہے کہ آپکو موحد جاننے کی اور
حضرت عیسیٰ ع کا اپنے تئین پیرو ماننے
کے گرجون مین مشرکون کی مانند مورتین
اور تصویرین تعظیماً نصب کرتے تھے -
تواریخ انگلستان مین مسطور ہے کہ گرجون
کی مورتون اور تصویرون کو اڈورڈ
ششم کے عہد مین کرنمر اسقف نے توڑا پھوڑا
اشباہ معجزات - وقائع نگار انگلستان
مین مرقوم ہے کہ اس زمانہ مین نقول و
حکایات کی شبیہین (جیسے واجد علی رض
شاہ کا رہس تھا بلکہ یون کہا جائے کہ
جیسے کنہیا جی کا رہس تھا یا اس زمانہ
مین تھیٹر ہین) باقاعدہ بنتی تھین اور
پہلے خود پادری گرجون مین ایسی شبیہین
بنتے تھے اور انہین اشباہ معجزات کہتے تھے
اوران شبیہون سے یہہ مقصود تھا
کہ عوام الناس کو صحف مقدسہ
سماویہ کے حالات معلوم ہوجائین
مگر انسے بہت سوء ادب ہوتا تھا

اشباہ معجزات

قرار دیا اور دہلی سے دولت آباد کے جانے والون
کے لیئے دونون طرف سڑک پر بڑے بڑے درخت
سایہ دار لگوا دیئے اور چاہ اور سرائے مسافرون
کے واسطے بنوا دی۔ لیکن لوگون کو اس سفر
مین سخت تکلیف کی برداشت کرنی پڑی اور
مجبوراً وطن مالوف کو چھوڑ کر روانہ ہوئے۔
سنہ ۱۳۲۷ع مین جانب مصر کے روانہ ہوا اور
وہان کا فتنہ دور کیا واپسی مین قصبہ بیر پر
ایک دانت اوکھڑ گیا۔ اُسکو دفن کر کے ایک
گنبد دار عمارت بنوائی دولت آباد سے پھر
دہلی کو روانہ ہوا اور عام اجازت دیدی کہ
جسکا دل چاہے دہلی کو جائے چنانچہ دہلی
دوبارہ آباد ہوئی۔ اطراف دہلی مین قحط شدید
تھا بادشاہ نے کسانون کو تقاوی دیئے اور
کنوے کھدوانے کو روپیہ دیا اور خود چاہ
آب پاشی کے واسطے کھدوائے تاکہ قحط
دور ہو۔ سنہ ۱۳۴۲ع مین گکرون کے سردار ملک
حیدر نے سرکشی اختیار کی سلطان نے خواجہ
جہان کو روانہ فرما کر اُسکو مخذول و منکوب
کیا۔ اور ایک عریضہ خلیفہ عباسی کو جو مصر مین تھا
ارسال کیا۔ سنہ ۱۳۴۳ع مین خلیفہ نے حاجی سعید کی

شاہ ہنری چہارم کے عہد مین اسطرح
کی ایک شبیہ [illegible] مقام [illegible]
بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگون کو دکھائی
گئی [illegible]
مرقومہ صحف سماویہ اس شبیہ مین کل گروہ
قریب زمانہ شاہ ہنری ششم کے
اخلاق کی شبیہین بننے لگین [illegible]
اور یہ شبیہین اشباہ معجزات سے
[illegible]
دنیا (زناہل مین یعنی پادری) شبیہ بنتے تھے
اور انبیاء و رسل جنکا ذکر کتب سماویہ مین ہے
کی شبیہین بنائی جاتی تھین۔ آدمی
شبیہون کو اشباہ اخلاق کہتے تھے
اسواسطے کہ شبیہ بننے والے رحم اور
عدل اور صدق اور اخلاق حمیدہ کی شبیہ ہوتے تھے
بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین (یعنی شاہان
ڈھنگ کے) اشیاء خارجیہ کی شبیہین بننے
لگین جنکا استخراج تواریخ اور طرز
معیشت و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا
غلامی کی مذموم رسم جب سے انگلستان
مین جس قباحت کے ساتھ اجرا ہوئی تھی

معرفت منشور حکومت اور خلعت خلافت سلطان کو عطا فرمایا - سلطان نے خلیفہ کا نام خطبہ اور سکہ اور زربافتی جامون پر بطور طراز کے ثبت کرایا - ۷۴۴ھ ۱۳۴۳ع مین کٹہرہ کی بغاوت کو دور کیا اور دکن کے فتنہ کو نصرت خان سے فرو کر کے اصلاح کار کیا - جو کہ علی شاہ کی نیت فاسد تھی ۷۴۴ھ ۱۳۴۳ع مین گلبرگہ سے نظربند کر کے غزنین مین قید کیا -

اور بہرایچ مین عمارت قبر سالار مسعود غازی کی بنوائی - اور آبادی ملک اور زیادتی زراعت مین کوشش کی اور اس کے واسطے چند قوانین ایجاد فرمائے منجملہ انکے ایک یہہ ہے کہ تیس تیس کوس مربع زمین کا ایک ایک قطعہ پیمایش کر کے ہر ایک کو شخص لایق کے سپرد کیا اور اُسکو ہدایت فرمائی کہ جسقدر اُسمین زمین غیر مزروعہ ہے مزروعہ کرے اور جو مزروعہ ہے اُسمین ایسی سعی کرے کہ اعلیٰ درجہ کی زراعت کو پہونچے - اس کام کے واسطے سو شقدار مقرر ہوے اور سلطان نے اس کام کے انجام کے لیئے ستر لاکھہ روپیہ خزانہ سے بطور تقاوی مرحمت فرمایا ۷۴۵ھ ۱۳۴۴ع مین دہلی سے روانہ ہو کر کوہ آبو پہونچکر گجرات کے فتنہ کو دفع کیا اور اثناے راہ مین ضیاء برنی مولف

اور سی قبیح صورت مین جیسا کہ پہلی طرز معاشرتون مین مذکور ہوا جاری چلی آتی تھی - اس زمانہ مین انگلستان کے غلامون کو کچھہ تخفیف تکلیف کی آثار نمایان ہوئے یعنی قریب زمانہ بادشاہ ہنری دوم کے آزادی غلامون کی مبارک رسم نے آغاز رواج پایا (آزادی غلام کی مبارک رسم کو اہل اسلام نے ایجاد اور آغاز کیا) اور تین سو برس تک رسم مذکور آہستہ آہستہ اپنی حالت مین ترقی کرتی گئی اور جاری رہی چنانچہ تواریخ مین مذکور ہے کہ آزادی غلامان کا رواج ایسا آہستہ آہستہ شایع ہوا کہ اُس زمانہ کے مورخون کو بھی بخوبی محسوس نہین ہوا -

رواج آزادی غلام کے چند اسباب قدرتی طور پر خود بخود پیدا ہو گئے منجملہ اُنکے ایک سبب آزادی غلام کا یہہ بھی ہوا کہ غلام گر قوم کی جنگ خانگی سے قوت و طاقت ٹوٹ پھوٹ گئی تھی - دوسرے خانگی لڑائی کے سبب امرا اور حکام مین بہت ضعف آگیا تھا جو غلامون سے زیادہ فائدہ اُٹھاتے تھے -

اسباب آزادی غلام

تاریخ فیروز شاہی سے دریافت کیا کہ بادشاہ کو کسے
محل پیہ سیاست (قتل کرنا) مناسب ہے۔ عرض
کیا کہ تاریخ کسروی مین مرقوم ہے کہ سات جگہ۔
اول مرتد پہ۔ دوم عمدًا قاتل ناحق پہ۔ سوم زانی
پہ۔ چہارم غدار پہ۔ پنجم سردار باغی پہ۔ ششم
اُس رعایا پہ جو باغیون مین ملجائے۔ ہفتم اُسپہ
جو بادشاہ کے حکم کو ذلیل وخوار جانکر فرمان بری
نکرے۔ جب محمد تغلق نے اجلاف کو بڑے بڑے
عہدے اس غرض سے دینے شروع کئے کہ
اشراف اُسکے سخت حکمون کی تعمیل مین عمدًا
تساہل کرتے ہین تو اجلاف نے حوصلے سے
زیادہ مناصب پاکر لوگون پہ سخت گیری آغاز
کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دکن اور گجرات مین بغاوت
ہوگئی۔ ضیائی برنی کا قول ہے کہ بادشاہ نے
اس حالت مین مجھسے دریافت فرمایا کہ میرے
ملک مین امراض متضادہ پیدا ہوگئے ہین ایسے
حال مین تاریخ کا کیا قول فیصل ہے۔ عرض کیا
کہ مین نے ایک تاریخ مین دیکھا ہے کہ جب خلایق
بادشاہ کے اعمال سے تنفر کرے اور ملک مین
فتنہ اور بغاوت زیادہ ہو تو اُسکا علاج یہہ ہے
کہ بادشاہ اپنے بیٹے یا بہائی کو اپنا جانشین کرے

پس یہہ امر زیادہ باعث تائید
اور تقویت آزادی غلامون کا
ہوا کیونکہ اونھون نے عدم
آزادی مین اپنی ضعیفی کے
سبب زیادہ پیروی نہین
کی۔ تیسرے اکثر روم کے ایسے
پادری تھے جو انگلستان کے
باندی غلامون پہ ترحم کی نظر کرتے
تھے اور اُنکی ردی حالت پر
ترس کہاتے تھے پس جو
ایجاد کی مان احتیاج ہے
پادریون نے انگلنڈ کے غلامون
کی آزادی کے واسطے یہہ قاعدہ
مقرر کیا کہ جسوقت غلامون کا
مالک قریب الموت ہوتا تھا
تو پادری لوگ بتمام حکومت
کلیسائی غلامون کے مالک
کو غلامون کے آزاد کر دینے
کی ترغیب دیتے تھے۔ اور
مالک غلام پادریون کے وعدہ
اور وعید سنکر غلامون کی آزادی

اور خود گوشہ نشین ہو ۔ آخر سلطان نے جوناگڑھ وغیرہ کے فتنہ کو خود دفع کیا اور سنہ ۷۵۲ھ مین بیمار ہوکر سندہ کے کنارہ پر فوت ہو گیا ۔ شہاب الدین نے مسالک الابصار مین رقم کیا ہے کہ محمد تغلق کے عہد مین بڑا درجہ خان کا ہے اور ہر ایک خان کے زیر حکم دس ہزار سوار ہین اور سلطان کے دربار مین اسی خان ہین خان کے بعد ملک کا درجہ ہے ملک کے بعد امیر کا ۔ اس سلطان کی فوج مین نو لاکھ سوار اور تین ہزار ہاتھی ہین لڑائی کے وقت ہاتھیون پر لوہے کی جھول ڈالتے ہین ۔ بادشاہی کارخانہ مین چارسو جولاہے ریشمی کپڑے اور پانسو زرباف مدام کمخواب خلعتون کے واسطے بنا کرتے ہین ہر سال دو لاکھ خلعت اور دس ہزار عربی گھوڑے انعام مین تقسیم ہوتے ہین وزیر کے تابع چار نائب اور چار دبیر ہین اور ہر دبیر کے ماتحت تین سو محرر ہین کم مشاہرہ کا محرر ہزار روپیہ سے کم نہین پاتا تھا ۔ دربار صبح و شام دو وقت ہوتا ہے ۔ پانسو آدمی خاصے پر سلطان کے ساتھ کھانا کھایا کرتے ہین ۔ ہر شخص

کی طرف مایل ہوتے تھے ۔

وقایع نگار انگلستان اور تواریخ انگلنڈ کالیر وغیرہ مین مرقوم ہے کہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت اور توہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ کے مرتبہ پر فائز ہوا ۔ اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہ بھی انگریز ہی تھا انگلستان کے نورمن بادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا از تو ذلت مذکورہ مین کچھ کمی آئی ۔

ابتدا توپ ۔ توپ کی رواج کا انگلستان مین پہلا واقعہ یون لکھا ہے کہ جب سنہ ۱۴۰۵ع مین ہنری چہارم نے شہر برک کا محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے پڑا کہ اوسکے پرخچے اوڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے

ابتدا استعمال توپ انگلستان مین ۔

سلطان کے باورچی خانہ مین دو ہزار دمہ و بھیڑ اور اڑہائی ہزار بقرہ و بیل صرف ہوتے ہین ۔

اور ابن بطوطہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بادشاہ کے عہد مین تین طرح کی ڈاک تھی ایک گھوڑے کی چوکی دوسرے آدمی کی چوکی اور تیسرے ہرکارے کی ڈاک تھی اور ہرکارے کی ڈاک سب سے جلد خبررسان تھی ۔

فیروزشاہ بن سالار رجب

۱۳۵۲ء سے ۱۳۹۰ء تک

۷۵۲ھ ۱۳۵۱ء مین سلطان محمد تغلق کی وفات کے بعد اُسکا بھتیجا فیروزشاہ سریر آراے خلافت ہوا ۱۳۵۴ء مین سرستی کے کنارہ پر عمارت عالیہ تعمیر فرمائین اور بنگالہ جاکر حاجی الیاس کے شہر کو فتح کیا ۔ ۱۳۵۵ء مین دہلی کے نزدیک جمنا کے نہر کے کنارہ پر شہر فیروز آباد آباد کیا ۱۳۵۶ء مین دریائے ستلج سے نہر کہدواکر جھجھر تک جاری کی ۱۳۵۷ء مین آٹھ نہرین اور کہدوائین اور نہر سرکھترہ کے کنارہ پر

دروازے کھول دیے ۔

قوت بحری ۔ بحری قوت انگریزی کی انگلستان مین اس زمانہ سے بنا قایم ہوئی ۔

آمدنی ملک ۔ ہنری پنجم کے عہد مین آمدنی ملک انگلستان کی قریب پانچ لاکھ اور ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کے تھی چنانچہ تاریخ کالیر مین ہے اور وقایع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ ہنری ششم کے زمانہ مین انگلستان کی آمدنی صرف پچاس ہزار روپیہ سالانہ رہگئی تھی ۔

اجراے ڈاک ۔ تواریخ مین مذکور ہے کہ اڈورڈ چہارم کے عہد مین اول مرتبہ انگلستان مین ڈاک لندن سے اسکاٹلینڈ تک جاری ہوئی اور ڈاک کی کیفیت یہ تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دوسرے

ایک شہر خیروند آباد نام اوسکا آباد کیا - اور
سال مذکورہ مین خلیفہ عباسی الحاکم بامر اللہ
کا منشور ممالک ہند کی تفویض اور دکن کے
بہمنیہ شاہ کی سفارش مین مصر سے آیا اور
حاکم بنگالہ کا بھی نذرانہ آیا - اسی سال مین
بنگالہ اور دکن شاہ دہلی کے تصرف سے
خارج ہوکر پیشکش اور تحفہ شاہ دہلی کے
واسطے روانہ کرنے لگے - سنہ ۷۶۲ھ مین
تاتارخان کو سرحد غزنین کا شقدار مقرر
کیا - اور خود لکھنوتی کو روانہ ہوا - اور شہزادہ
فتح خان کے نام خطبہ اور سکہ جاری کیا -
اور جملہ اسباب شاہی علحدہ کرکے شاہ
بنادیا شہزادہ باوجود صغیر سنی کے لہو و لعب
سے پرہیز کرکے صبح سے دوپہر تک اور شام سے
پھر پہر رات تک نوشت وخواند مین مشغول
رہتا تھا اور بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی
سے فیصل کرتا تھا کہ اہل عقل دنگ ہوجاتی
تھے - ایک بار ایک بڑھیا نے اثناے راہ
مین استغاثہ کیا کہ میرے فرزند اور شوہر
کو شاہی سپاہیون نے مخبر سمجھکر پکڑ لیا ہے
اور وہ جاسوس نہین بیگناہ ہین - شہزادہ نے

سوسیل خطوط اور مراسلات
لیجاتے تھے -

شیشہ بنانا سنہ ۱۴۵۵ع مین
انگلستان مین شیشہ کا بننا
شروع ہوا -

باب

عہد سلاطین ٹیوڈر سنہ ۱۴۸۵ع سے سنہ ۱۶۰۳ع تک کل ۱۱۸ سال

شاہ ہنری ہفتم سنہ ۱۴۸۵ع جلوس سنہ ۱۵۰۹ع وفات

سنہ ۱۴۸۵ع مین ہنری ہفتم نے
تخت نشین ہوکر انگلستان کی حقیقی تاریخ
کا عہد شروع کیا اور امرا کہ امیری
لباس مین ترقی کرتے تھے اور
دہقین کہ درحقیقت غلام تھے انکی
حالت نے تبدیلی کے آثار پیدا کیے -
جب بادشاہ دورہ مین تھا کہ فساد
رونما ہوا - اس فساد کو بہت جلد
رفع کیا اور برسٹل مین پہنچکر صنادید
اہل شہر کو تجارت کی ترغیب دی -

فرمایا کہ دو گواہ اپنے قول کے صداقت پر لا۔ بڑہیا نے
کہا کہ گواہون کے آنے مین دیر ہوگی اور پہر
شاہزادہ تک پہنچنا مشکل ہوگا۔ شہزادہ نے سنکر
کہا جا گواہ لا مین تیرے آنے تک یہان کھڑا
ہون۔ سہ پہر تک وہان کھڑا رہا اور درخت
کے سایہ تلے باوجود کہنے مصاحبون کے نہ گیا
کہ خلاف وعدہ ہوگا۔ جب بڑہیا کے گواہ سنلیئے
اور اُسکے لڑکے اور شوہر کو رہا کرایا تب مجہہ کا
کھانا عصر کے بعد کھایا۔ ۷۲۲ھ ۱۳۲۲ء مین سلطان
دہلی مین واپس آیا اور ستلج و سلیم کا درمیانی
پشتہ کھدوا کر دونو دریاؤن کو ملا دیا جس سے
آب پاشی خوب ہونے لگی۔ اور ۷۷۲ھ ۱۳۷۱ء مین
شہزادہ فتح خان نے انتقال کیا ۷۷۹ھ ۱۳۷۶ء مین پرگنہ
اٹاوہ کے متمردون کو سرتابی کی سزا دی۔ ۷۹۰ھ ۱۳۸۷ء
مین سلطان نے شہزادہ محمد خان کو ناصرالدین
محمد شاہ کا خطاب دیکر اسباب شاہی اُسکو تفویض
کیا اور آپ خدا واحد کی عبادت کے واسطے
عزلت گزین ہوا۔ ناصرالدین محمد شاہ نے خطبہ مین
اپنا اور باپ کا دونون نام قایم رکھے۔ لیکن چند روز
بعد عیش و عشرت مین پڑگیا۔ امرا نے سلطان
کے اتفاق راے سے محمد شاہ کو معزول کر کے

اگرچہ بادشاہ نے ملکہ الزبتھ کو گوشہ
تنہائی مین ڈال رکھا تھا لیکن
اُسکو بادشاہ سے استحقاق سلطنت
زیادہ تھا لہذا رعایا نے ملکہ کی
تاجداری تزک و احتشام سے کر
شریک بادشاہت کیا۔ اب بادشاہ
نے شاہ فرانس سے لڑنے کیواسطے
لوگون سے نذرانے بجبر لیئے اور
امرا نے اپنی جاگیرین بیع و رہن
کر کے بادشاہ کو اس امید پر روپیہ
دیا کہ فرانس کی لوٹ مین ہم حصہ دار
ہونگے لیکن بادشاہ نے فرانس سے
مصالحہ کر لیا۔ اسپر امرا بہت بگڑے
یہہ واقعہ ۸۹۷ھ ۱۴۹۲ء مین ہوا۔ اب
واربک نامی نے اپنے تئین شاہزادہ
پلین ٹیجنٹ مشہور کر کے بغاوت
کا جھنڈا قایم کیا اور جا بجا ملک مین
فساد برپا۔ شاہ اسکاٹ لنڈ بھی اُسکا
مددگار ہو کر لڑا لیکن فتح شاہ ہنری
ہفتم کے نام رہی۔ بعدہ واربک
گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔ اور

تغلق شاہ شہزادہ فتح خان کے بیٹے کو سزاوار
تخت و تاج قرار دیکر بادشاہی پر نامزد کیا۔
۷۹۰ھ مین سلطان فیروز شاہ نے دنیائے
فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی۔ وفات
فیروز سے تاریخ فوت حاصل ہوتی ہے
یہ سلطان فاضل و عادل کریم و رحیم و حلیم
تھا رعیت اور لشکر کا دوست تھا۔ تاریخ
فتوحات فیروز شاہی اسی سلطان کے
تصنیفات سے ہے اور عزالدین نے اسی
عہد مین دلائل فیروز شاہی حکمت عملی مین اور
ضیاء برنی نے تاریخ فیروز شاہی تصنیف کی
اور عمدہ عمدہ قوانین جاری کئے جس سے
کمال رفاہ عام ہوا اور اس سلطان کی
عمارات کی بعض تواریخ مین یون تفصیل
لکھی ہے کہ تیس شہر آباد کئے اور چالیس
جامع مسجد اور تعمیر مدارس کلان اور بیس
خانقاہ اور دو سو سرائے و مسافرخانہ اور سو نہرین[1]
اور پچاس بند ندیون کے اور تالاب آبپاشی
کے واسطے اور ڈیڑھ سو چاہ اور سو کوشک

بدنصیب شاہزادہ نواب وارک
جسکی تمام عمر قید مین بسر ہوی تھی
اور اسکا کچھ گناہ نہ تھا سوا
اسکے کہ بادشاہان پلین ٹیجنٹ
کی اولاد ذکور مین ایک یہی
شاہزادہ باقی ہے اسکو
ہنری ہفتم نے فتنہ پردازی
کی تہمت لگاکر پھانسی دیدی ہنری
ہفتم نے آغاز سلطنت سے زبردستی
رعایا سے روپیہ لیا اور بذریعہ ڈڈلی
اسپیکر پارلیمنٹ کی مخلوق کو لوٹتا تھا۔
ایک بار نواب آکسفرڈ نے بادشاہ
کی دعوت کی شاہ نے نواب کے
ملازم اور سامان زرق برق دیکھکر
نواب پر لاکھ روپیہ جرمانہ کیا
(واہ سبحان اللہ بادشاہ کیا عالی
ہمت تھا) بادشاہ ہنری ہفتم نے
۱۵۰۹ء مین وفات پائی۔ اس
بادشاہ نے رچارڈ پلین ٹیجنٹ
نواب یورک بےگناہ کو اور
وارک شاہزادہ بے قصور

[1] چنانچہ جمنا کی نہر ہنوز موجود ہے اور اپنے دونوں جانب کے
حاشیہ کی زمین کو آج کے دن تک سرسبزی بخشتی ہے۔

اور دس حمام اور پانچ شفا خانہ اور سو پل پختہ
عبور عوام کے واسطے اور سو مقبرہ اور دس
منارہ کلان اور باغ بہت طیار کرائے جس سے
ملک و رعیت کو بڑا فایدہ حاصل ہوا - فتوحات
فیروز شاہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ
مین صرف خراج یعنی زمین مزروعہ کی پیدایش
کا دسوان حصہ حق سلطان تھا - اور کل چیزون
پر محصول معاف تھا یہہ اُس زمانہ کے لوگون کی
خوش قسمتی تھی (ہمارے زمانہ سنہ ۱۸۹۱ء مین زمین
کی پیداوار پر فی صدی دس روپیہ ابواب
اور پینتالیس حصہ لگان کل فی صدی پچپن حصہ روپیہ
حق سرکار ہین اور پینتالیس حصہ روپیہ حق زمیندار
ہین اور محصول دنیا کی کل چیزون پر ہے کوئی
چیز بلا محصول نہین اسکی تفصیل مین میونسپل کے
دفتر رنگین ہین) اناج اُس عہد مین بہت سستا تھا
گیہون آٹھ جیتل (پیسہ) کا ایک من اور چنا و جو
چار جیتل کا من اور انگور ایک جیتل بکتا تھا (اور
آجکل سنہ ۱۸۹۱ء مین گیہون دہلی اکبر آباد گوالیار مین
تین روپیہ کا ایک من روپیہ کا تیرہ سیر اور
چنا جو ڈہائی روپیہ من انگور روپیہ کا دو سیر
یہہ کمی پیداوار کا سبب ہے - دوسرے بارہ کرور

کو قتل کیا اور وہ دھبا بدنامی
اپنی ذمہ لیا - اور امیر اسٹنلی
کو جسنے ہنری کو تاجور بنایا
تھا اور اُسکے بھائی کو جسنے
بوسورتھ کی جنگ مین ہنری
کی جان بچائی تھی قتل کیا
(گویا یہہ بادشاہ محسن کش
تھا) یہہ بادشاہ گھنا اور بدگمان
اور حریص تھا اور زیادہ خودسر
اور مطلق العنان چنانچہ مورخ
میکالی نے اسکو مشرح بیان
کیا ہے - اس عہد مین پرتگال
ہند مین تری کی راہ سے آئے
اور سنہ ۱۴۹۲ء مین کلمبس نے امریکا
کا سفر کیا (امریکا کا نیا معلوم ہونا
اہل یورپ کے واسطے ہے اور
اہل ایشیا اور افریقہ پہلے ہی سے
آگاہ تھے کیونکہ جہان ایشیا
اور افریقہ کی حدود امریکا سے
ملی ہین وہانسے آمد و رفت ان
ممالک مین نہایت آسان ہے

زیادہ غلہ ہند سے انگلنڈ کو جاتا ہے کیونکہ
ممالک متوسط کے ریلوے اسٹیشنونکے رپورٹ
سے معلوم ہوا کہ روزانہ غلہ تین لاکھ چھتیس
ہزار من روانہ انگلنڈ کو ہوتا ہے اور کم سے
کم اسی پہ قیاس کرو ممالک مغربی و شمالی
اور اودھ ۔ اور پنجاب ۔ اور بنگالہ اور احاطہ
بمبئی اور مدراس کو تو کل تئیس لاکھ باون ہزار
من غلہ روزانہ انگلنڈ کو روانہ ہوا)
اور قیدیون کو ہر روز تین سیر غلہ خوراک کا
ملتا تھا ۔ فیروز شاہ کے وزیر خان جہان کی
تنخواہ ذاتی تیرہ لاکھ روپیہ تھی ۔ اور اس
بادشاہ کے دو وزیر آگے پیچھے باپ بیٹے
ہندو تلنگان کے بھی ہوے ۔

غیاث الدین تغلق شاہ بن فتح خان

سلطان فیروز شاہ کی وفات کے بعد بابت
اورنگ ہند کے بڑا نزاع قایم ہوا چند
بادشاہ پے درپے تخت نشین ہوئے اول
غیاث الدین تغلق سنہ ۷۹۰ھ مین اور پھر سن مذکور
مین ابو بکر شاہ بن ظفر خان بن سلطان فیروز
شاہ اور پھر ناصر الدین محمد شاہ بن سلطان
فیروز شاہ اورنگ نشین ہوا ۔ اور ابو بکر شاہ کو

بخلاف یورپ کے چنانچہ سنہ ۶۰ع
مین ایک سردار عرب عقبہ نامی
مشیع توحید فاتح افریقہ ۔ افریقہ
کو فتح کرتا ہوا اُس حد پہ پہونچا
جہان افریقہ اور امریکا کی حدود
خشک دریا کی لب تر سے
پیوستہ تھی اور کوئی سامان
عبور کا اُس مقام پر موجود نہ تھا
تو سردار موصوف نے حسرت
بھری نظر سے حدود امریکا کو
دیکھکر اور دریا مین گھوڑا اڑا کر
کہا کہ اے واحد حقیقی اگر یہہ دریا
سدّ راہ نہوتا تو تیری توحید
کو منکران توحید مین اشاعت
کرتا ہوا زمین کی اقصی حد پہ
پہنچتا) ۔

شاہ ہنری ہشتم سنہ ۱۵۰۹ع جلوس سنہ ۱۵۴۷ع وفات

سنہ ۱۵۰۹ع مین ہنری ہشتم
بادشاہ ہوا اور اپنے باپ کے

سنہ ۱۳۹۰ع مین گرفتار کرکے میرٹھ کے قلعہ
مین قید کیا اور وہ اسی قید مین مرگیا اور
سنہ ۱۳۹۲ع مین اٹاوہ کے متمردون کو مستاصل
کیا اور اٹاوہ کے قلعہ کو تڑوا دیا اور جالیسر
کے قریب قلعہ بنواکر محمد آباد نام رکھا - اور
سنہ ۱۳۹۴ع مین راہی ملک عدم کا ہوا اور دہلی
مین حوض خاص کے کنارہ اپنے باپ کے
پہلو مین مدفون ہوا - اور تخت کا وارث اپنے
بیٹے ہمایون خان کو چھوڑ گیا - اُسنے تخت
پر جلوس فرماکر اپنا نام سکندر شاہ رکھا اور
ایک ماہ کے بعد بیمار ہوکر ملک عدم کی راہ
لی ایک ماہ اور پندرہ روز بادشاہت کی -

ناصر الدین محمود شاہ بن ناصر الدین محمد شاہ

بعد وفات سکندر شاہ کے محمود نے اورنگ
ہند پر جلوس فرمایا اور ناصر الدین اپنا لقب
ٹھہرایا چونکہ متمردون نے تمرد اور سرکشی
اختیار کی تھی اسلیئے ناصر الدین محمود نے
خواجہ جہان کو سلطان الشرق کا خطاب
دیکر ہمراہ لشکر جرار واسطے دفع کرنے مفسدون

دوستون ڈڈلی و
ایمپسن کو قتل کروایا اور
خود عیش و عشرت اور رقص
و سرود اور میخواری و تماش
بینی مین مشغول ہوگیا فرانسس
شاہ فرانس کی ملاقات کے
بعد نواب بکنگھم کو قتل کروا
ڈالا - اس عہد مین مغفرت نامی
جو پوپ اربن نے اختراع
کئے تھے بکتے تھے اور جو روپیہ
ادن کاغذ کے پرزون کا
لوگ دیتے تھے اُسکی جزا مین
خود کو مراتب اولیا کا ملنا
گمان کرتے تھے انہین ایام
مین لیوتھر نامی راہب جو
باشندہ ملک سکسنی تھا اُسنے
ایک جدید مذہب پراٹسٹنٹ
نام کا قایم کیا اور کیتھولک مذہب
قدیم سے انحراف کیا لیکن ہنری
لیوتھر کے خلاف تھا اور اُسنے
کیتھولک مذہب کی تائید مین ایک

قنوج اور بہار کے روانہ کیا اُسنے کامیابی
کے ساتھ فساد کو دفع کیا اور حکام بنگالہ
سے بھی مال مقررہ چند سال کا وصول کیا
اور محمود مقرب خان کو دہلی مین اپنا نائب
کر خود گوالیار کیطرف روانہ ہوا یہان بعض زبردست
امیرون نے جو محمود کے مخالف تھے فتح خان
کے بیٹے اور فیروزشاہ کے پوتے نصرت خان
کو بادشاہ مشہور کیا پس نصرت خان کا
نزاع تین برس مین ختم ہوا۔ یہان یہہ آپس
کی خانہ جنگیان ہو رہی تھین کہ سنہ ۱۳۹۶ع
مین میرزا پیر محمد جہانگیر امیر تیمور صاحبقران
کے پوتے نے خراسان کی جانب سے
آکر دریاے سندہ کو بذریعہ پل کشتی کے عبور
کرکے قلعہ اوچ اور ملتان پر قبضہ کیا۔

امیر تیمور صاحبقران

سنہ ۸۰۰ھ سنہ ۱۳۹۸ع مین امیر تیمور سوے نظمی اور
طوائف الملوکی ہندوستان کی سنکر عازم
سفر ہندوستان ہوا۔ اور سمرقند سے
چلکر قوم سیاہ پوش کو فتح کرتا ہوا دریاے
سندھ پر آیا اور جس مقام سے سکندر
اوترا تھا اوسی جگہہ سے وہ بھی سندھ کو

کتاب لکھی جسکے صلہ مین پوپ
نے ہنری کو مویدالدین و
ناصرالملة کا خطاب عطا کیا چنانچہ
اتبک شاہان انگلستان خطاب
مذکور سے مخاطب ہین اب
بادشاہ ہنری کو یہہ سوجی کہ
ملکہ کیتھرائین کو جو بادشاہ
جرمن کی پھوپی اور پوپ کی
پیاری مرید اور مذہب کیتھولک
مین سخت شدید تھی بعد مواصلت
بیس برس کے طلاق دون
اسقف وزیر وولزی نے
ہر چند سمجھایا لیکن بادشاہ
نسمجھا اور وولزی کی محل سرا کو
معہ مال و اسباب ضبط کرلیا اور
عہدہ سے معزول کیا۔ جب وہ
پھانسی کے واسطے جاتا تھا
اُسوقت اُسنے یہہ کلمات
عبرت انگیز کہے کہ جس سرگرمی
اور جانفشانی سے مین نے بادشاہ
کی خدمت کی ہے اگر اسطرح مین

پایاب عبور کر ملتان کو جہان میرزا پیر محمد قابض
اور متصرف تھا گیا اور وہان سے دس ہزار سوار
آزمودہ کار ہمراہ لیکر بھٹنیر کی طرف روانہ ہوا بھٹنیر
کا راجہ دولیچند لوٹ مار کرتا تھا اور تاجرون سے
ناجایز طریق سے مال لیتا تھا چونکہ راجہ نے اپنی
فوج کے مقابلہ مین تیمور کی فوج کو تھوڑا خیال کیا
اسلیئے دلیرانہ شہر سے باہر نکلکر لڑا لیکن تاب حملہ
فوج قواعد دان مغلیہ کی نہ لاکر پس پا ہوا اور فوج
مغلیہ نے دھاوا کر کے شہر پر قبضہ کر لیا راجہ دولیچند
نے بھی مجبورًا اطاعت قبول کی عنایت بادشاہانہ
نے راجہ کو لباس طلا دوزا ور پٹکے زر اور تاج بلند
سے سر بلند فرمایا جب تیمور نے مسافر کابلی اور اُسکے
ہزار ہمراہیون کے قاتلون کو جنھون نے فریب سے
مار ڈالا تھا حکم قتل کا قصاص مین دیا تو جو ہندو قلعہ پر
قابض تھے آپ سے باہر ہو گئے اور اونھون نے
شہر مین آگ لگا دی اور اپنے زن و فرزند کو اپنے
ہاتھ سے آپ قتل کر کے مغلیہ سپاہ پر آن پڑے
تیمور کی کئی ہزار فوج کے آدمی قتل کئے لیکن اُنمین
سے بھی ایک نہ بچا اور **ظفر نامہ** جو امیر کے حالات
کا روزنامچہ ہے اُس مین مرقوم ہے کہ دس ہزار
آدمی مخالف زیادہ مارے گئے۔ اور قتل عام کا

خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس
عالم پیری مین مجھے نہ چھوڑ دیتا
گر میری سزا یہی ہے۔ اول
لیوتھر کے اصول مانکر اور
پراٹسٹنٹ مذہب حق جانکر
پوپ کی قید اطاعت سے
اہل انگلستان نے رہائی پائی
اور ۱۵۳۱ء مین پارلیمنٹ نے
امامت و ولایت بادشاہ کو
تفویض کئے **پوپ** نے یہہ
خبر سنکر بادشاہ کو ملعون کرنا
فرمایا۔ اس زمانہ مین ایک عورت
مجنونہ بادشاہ کو کوستی تھی
مع چند بیگناہون کے اُسکو
قتل کروا دیا۔ اس جابر بادشاہ
نے دو اور بڑے شخص قتل کیئے
ایک **جان فشر** اسقف دوسرا
سر ٹامس مور۔ بادشاہ
دولت کے لالچ مین تین ہزار
دو سو انیس ۱۹ عبادت خانے
بالکل خراب و برباد کر کے اُنکی

حکیم ظفرنامہ مین ہنین یہہ انگریزی مورخون کا افترا ہے سنہ ۱۳۹۸ع مین امیر تیمور بھٹنیر سے چلکر سرستی اور فتح آباد ۔ اور اہرونی ۔ اور تو ہنہ فتح کرکے قلعہ لونی پر بعد فتح کرنے قلعہ مذکور کے مقیم ہوا۔ دوسرے روز امیر نے سات سو سوار ہمراہ لیکر میدان جنگ کے موقع ملاحظہ فرمائے اس اثنا مین سلطان محمود شاہ اور ملو اقبال خان پانچ ہزار سوار سے مقابلہ کے واسطے برآمد ہوئے لیکن امیر کے سوارون نے دفعتًا تیراندازی شروع کردی اور امیر کے سردار جو موقع موقع سے مقیم تھے حملہ آور ہوئے محمود شاہ اور اقبال خان خاص مصلحت سے دہلی کی جانب واپس آئے۔ امیر تیمور کے ہمراہ جو قیدی ہنود تھے اُنھون نے اقبال خان کے آنے کی بہت خوشی کی تھی امیر کو گمان ہوا کہ بوقت جنگ کے یہہ قیدی کثیر دشمن کے شریک ہوجاینگے اسواسطے اصول جنگ کی بنا پر تیمور نے حکم دیا کہ سواے عورت اور بڈھے اور پندرہ برس سے کم کے جو قابل ہتیار اوٹھانے کے ہو قتل کیا جائے پس ایک لاکھ مقتول ہوئے ۔

سلطان محمود شاہ چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار

سالانہ آمدنی اُنیس لاکھ دس ہزار پر خود قابض ہوگیا۔ اس امر کے مالخین نے جہاد فی سبیل اللہ کیا بادشاہ نے اُنکے سردارون کو قتل کرادیا اور سنہ ۱۵۳۶ع مین اپنی بی بی ملکہ این بولین بیگناہ کو قتل کروا ڈالا اور مسئلہ قلب ماہیت[1] کے حق نہ جانیوالے ہزارون قتل کرائے کروموِل نائب امام کو اسبات پر قتل کرایا کہ اُسنے این نامی بےڈول عورت سے شادی کرادی تھی ۔ اور پھر اپنی پانچوین ملکہ کیتھرائن ہاورڈ کو اوسکی قبل شادی کی بدوضعی پر معہ اُسکی ایک سہیلی کے جو اُسکی بدوضعی کی شریک تھی قتل کیا۔ اور

[1] یہہ معنی ہین کہ جو لوگ عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہین وہ جانتے ہین کہ روٹی اور شراب (نعوذ باللہ) درحقیقت مقلوب بماہیت ہوکر حضرت مسیح کا گوشت وخون ہوجاتے ہین۔

سوار سے دہلی مین محصور ہو بیٹھا تیمور نے یہہ
چال چلی کہ قلیل فوج تو شہر کے مقابل رکھی
اور باقی کمین گاہ مین چھپا رکھی ۔ محمود تیمور کا
ضعف خیال کرکے تمام فوج اور بے شمار ہاتھیون
کی صف باندھکر دہلی کے باہر لڑنے کو آکر آمادہ
ہوا۔ امیر تیمور کی سپاہ تجربہ کار نے کمین گاہ
سے نکلکر جو حملہ کیا اول ہی حملہ مین فتح پائی اور
نا تجربہ کار غل مچانے والی جماعت کو ایک چشم زدن
مین پراگندہ کر دیا۔ محمود تو گجرات کو بھاگ گیا
اور دہلی کی عماید تیمور کی مطیع ہو گئے۔ اور جمعہ
کے روز دہلی مین خطبہ امیر تیمور صاحبقران کا منبر
پر پڑھا گیا۔ امیر تیمور نے اپنی ملفوظات مین تحریر
کیا ہے اور نیز ظفرنامہ مین مرقوم ہے کہ جب
امیر نے اہل بغی جو دہلی مین مخفی تھے گرفتاری کا
حکم دیا تو اہل بغاوت اور اُنکے رشتہ دار تلوار کھینچکر
لڑنے لگے آغاز جنگ مین ہندؤن نے خود اپنے
ہاتھ سے اپنے گھرون مین آگ لگادی اور اسی
آگ مین اپنے تمام زن و فرزند کو زندہ جلا دیا ۔
(کیا وحشیانہ حرکت کی ہے) اور خود لڑکر مر گئے۔ آخر کار
ترکون نے بھی بہت لوٹ مار کی ۔ بعد امن و انتظام
کے جب صاحبقران نے محمد شاہ کی جامع مسجد جو

کتب سماویہ کی تلاوت مثل سابق
کے بادشاہ نے بھی اشراقون مین
محدود کر دی۔ اور آخر عمر مین بادشاہ
نے نواب سرّی **ہاورڈ** کو اس بنا پر
قتل کیا کہ اُسنے ڈھال پر شاہ
اڈورڈ مجاہدین کا مرکہ بنوایا
ہے حالانکہ وہ معرکہ اُسکے بزرگون
کے وقت سے چلا آتا تھا۔ **ہنری**
پرغرور اور خود بین اور تلون طبع
اور غیر مستقل اور خود سر اور مطلق العنان
اور ظالم و جابر تھا اور آخر عمر مین
مجسم شہوات نفسانیہ خبیثہ ہو گیا
تھا۔ ہنری نے مسائل مخترعہ کے
اعتقادات سبعہ مقرر کئے جنمین اول
واہم یہہ اعتقاد تھا کہ سب لوگ
مسئلہ قلب ماہیتہ کو حق جانین اور اُسکے
انکار کو باعث قتل سمجھین ۔ ان عقاید
سبعہ کے سبب سے بہت لوگ قتل ہوگئے
لہذا انہین آئین خونی کہنے لگے ۔

شاہ اڈورڈ ششم ولد ہنری ہشتم
۱۵۴۷ء جلوس سنہ ۱۵۵۳ء وفات

سنگ تراشیدہ کی نہایت خوش نما بنی تھی
مشاہدہ فرمائی تو دارالخلافت سمرقند مین ایسی
مسجد بنانے کی نیت کی اور دہلی کے سنگ
تراش لیجا کر مسجد تیار کرائی۔ اور دہلی مین پندرہ
روز قیام کیا اور اپنی فتح کی خوشی مین جشن منایا۔
اور بعدہ کوچ کا حکم فرمایا مگر قبل روانہ ہونے
کے فیروز شاہ کی سنگ مرمر کی مسجد مین جو
جمنا کے کنارہ ہے دوگانہ حمد وسپاس کا
جناب باری مین نہایت صدق دل سے بجا لایا۔
اور وہان سے روانہ ہو کر میرٹھ کے قلعہ کو مفتوح
اور زمین دوز کرتا ہوا ہردوار کو تہ و بالا جا کیا اور
ہردوار سے پہاڑ کے نیچے نیچے کوچ کرتا ہوا وسط
ایشیا کو واپس گیا۔ اور خضر خان کو صاحبقران
ملتان اور دیپالپور اور لاہور از راہ مکرمت بخش گیا۔
ملفوظات مین مرقوم ہے کہ امرا نے ہند کی سکونت
سے نفرت ظاہر کی اور کہا ہند مین رہنے سے
ہماری نسل بگڑ جائیگی اور ہماری اولاد بھی ہندی
بن جائیگی حتے کہ بعد چند پشت کے انکی طاقت
شجاعت اور ہمت و غیرت تمام تلف ہو جائیگی۔
حق تو یہ ہے کہ جس امیر نے اس کلام مین سبقت
کی وہ نہایت دور بین اور غایت درجہ کا پیش اندیش تھا

سنہ ۱۵۴۷ء مین اڈورڈ ششم

دس برس کی عمر مین بادشاہ
ہوا۔ اور انتظام امور ملکی کے واسطے
کونسل۔ اور کونسل کے ممبران
اعلیٰ سے کرینمر اسقف اعظم
مقرر ہوا۔ کرینمر مذکور نے مورتین
اور تصویرین جو گرجون مین
نصب تھین توڑ واڈالین۔
اگرچہ معبدون (خانقاہون)
مین بری باتین (جیسے مندرون
مین) ہوتی تھین پر اُنسے کچھ
فائدہ بھی تھا جیسے مسافرون
کا آکر رات کو قیام کرنا لیکن اُنکی
شکست اور کھوٹا روپیہ جاری
کرنے اور کھانے کی چیزین گران
ہونے کی وجہ سے بلوی ہوا
لیکن بلوی جلد دفع کیا گیا اور
سرگروہ کو پھانسی دیدی۔ پھر
یہہ بادشاہ بیمار ہوا اور سولہ برس
کی عمر مین انتقال کیا۔ یہہ نو عمر
بادشاہ سلیم الطبع اور خوض کا عادی

ہماری قوم مین جو سلف کے خلف اب موجود
ہین انمین نہ اسلاف کی ہیئت ہے نہ صورت
اور نہ عادت ہے نہ سیرت اور نہ حمیت ہے
نہ غیرت اور نہ صولت ہے نہ شوکت اور نہ جلادت
ہے نہ جلالت اور نہ دل ہے نہ دماغ اور نہ محنت
ہے نہ محبت ۔ اس تیرہ خاک ہند مین سب خاک
مین ملا بیٹھے حضرت حالی کا قول حسب حال ہے نظم

ترکمانی صولت اور مغلی جلادت ہم مین تھی
عوم گردی ہم مین تھا بدوی حمیت ہم مین تھی
ہاشمی آداب و عباسی فضایل ہم مین تھے
نطق اعرابی و عدنانی فصاحت ہم مین تھی
ضرب کراری و حرب خالدی رکھتے تھے ہم
سطوت حمزی و فاروقی جلالت ہم مین تھی
عرق غیرت تھی دلیل اپنی شرافت کی نہال
جھپتی تھی جس سے دولت وہ شرافت ہم مین تھی
آج خادر تھا مقام اپنا توکل تھا باختر
عیش و عشرت کی نہ فرصت تھی نہ علوت ہم مین تھی
ننگ تھا ہمکو مشقت سے نہ مزدوری سے عار
جو بزرگی تھی مشقت کے بدولت ہم مین تھی
ہم شتربانی سے پہنچے تھے جہانبانی تلک
اسلیئے باقی شتربانون کی خصلت ہم مین تھی

تھا اوسنے ایک روزنامچہ اپنے
عہد سلطنت کے سوانح کا لکھا
ہے جو اوسکی ایک اعلیٰ یادگار
ہے اور ہنوز عجائب خانہ مین
موجود ہے ۔

ملکہ میری اولیٰ بنت ہنری ہشتم ۱۵۵۳ء جلوس ۱۵۵۸ء وفات

۱۵۵۳ء مین ملکہ میری اولی
تخت نشین ہوئی ۔ اور شاہزادی
جین گرے اور تین امیر اوہ
قید کیے گئے ۱۵۵۴ء مین میری
نے شاہ اسپانیہ (اندلس) اپنے
معشوق قدیم سے شادی کر لی
اس شادی سے انگریز ناراض
تھے اسلئے کہ انگلستان اسپانیہ
کا ایک صوبہ ہو جائیگا اور عدالت
دار القصاص[1] ظلم و ستم کی

[1] اس عدالت کا نام انکوزیشن تھا اور
یہہ شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلہ کے وقت مین
ملک اندلس مین اس غرض خاص سے معین کی گئی تھی

چونشان اقبال ہندی کے ہین وہ سب ہم مین تھی
حب وطنی ہم مین تھا قومی مودت ہم مین تھی
گھر ہمارے اور ہم سب وقف مہمانون پہ تھے
یثربی مہمان نوازی وضیافت ہم مین تھی
پھوٹ سے واقف نہ تھے ہم تیرہ ای ہندوستان
احمدی اخلاق واسلامی اخوت ہم مین تھی

امیر تیمور صاحبقران نے چھتیس۳۶ برس کی حکمرانی مین اتنا وسیع ملک حاصل کیا کہ چین کی دیوار عالیشان سے شمالی روس تک اسکا قبضہ کامل ہوا اور بحیرہ عمان حدود دتیل اُسکی فتوحات مغربی کی حد تھی اور دریاے گنگ مشرقی حد تھی۔ اور ستائیس سلطنتون کو زیر و زبر کر کے اُنپر آپ ہی فرمان روا ہوا۔ اور مورخین کے بیان سے یہہ امر ثابت ہے کہ اُسکا ثانی کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ اور نمرود وسیرس اور سکندر۔ وچنگیز خان۔ اور نپولین کو اتنا وسیع ملک نہین ملا۔

توزک تیموری اور ملفوظات اور ظفرنامہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ بھٹنیر و لونی و دہلی وغیرہ مین جو آگ لگائی وہ اہل ہند نے آپ لگائی اور اپنے عیال واطفال کو آگ مین

بنیاد اب لندن مین نافذ ہو گی القصہ بلوہ ہوا۔ اور اہل بلوہ کا سردار مع چارسو اشخاص دیگر اور نواب سفک کے قتل کیا گیا اور شاہزادی جین گری اور اُسکا شوہر ڈڈلی بیگناہ قتل ہوئے اور ۱۵۵۵ع مین شدید ظلم وستم آغاز ہوئے اور دوسو اٹھاسی مرد وعورت بوجہ پراٹسٹنٹ ہونے کی زندہ جلا دیے گئے۔ اور اکثر اشخاص دہکتے ہوئی آگ کے شعلون مین جلکر مر گئے اور ہزارہا آدمی دیگر عقوبات مین مبتلا ہوئے۔ اور ہزار سے زاید پادری ہمبرون سے اوتار کر مبتلاے عذاب کئی گئے اور جو اس بلاے ناگہانی سے بچے بہ عظم یورپ مین فرار ہو گئے اور بدین وجہ

منکرین مذہب کتھولک پر صد جاری کی جاتی تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ضلالت کے حکم سے ہزارہا بیگناہ حرق وضرب دیگر عقوبات شدید سے قتل کئے گئے اس سبب سے اسکا نام دار القصاص رکھا گیا۔

خاک سیاہ کر کے نھنگ لاڈپے ہوکر خوب لڑے
اسکا نام ہندی جوہر ہے اور درحقیقت جنگ
مین آگ لگانے کی رسم ایجاد اہل ہند کی
ہے اور یہہ رسم قدیم ہے دیکھو جب راجہ
رام چندر جی راون پر حملہ آور ہوئے تو ہنومان
سپہ سالار نے لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا - اور
کورون نے پانڈون کو جلا دینے کی غرض سے
پانڈون کے مسکن مین آگ لگادی - اور تعجب
یہہ ہے کہ اہل ہند غالب اور مغلوب دونون
حالت مین آتش زنی کے خوگر ہین - امیر تیمور
کے جانے کے بعد دہلی مین دو مہینے بدعملی رہی
پھر چند روز تک نصرت خان کا اسپر تصرف رہا
پھر ملو اقبال خان قابض ہوگیا اور اقبال خان
کی وفات کے بعد سلطان محمود دوسری مرتبہ
دہلی کا حکمران ہوا لیکن برائے نام اور سنہ ۱۴۱۳ع
مین بیمار ہوا اور اُسکی تمام تکلیفون دنیاوی کا
خاتمہ موت نے کر دیا -

فتوحات تیموری ترکستان - اور کارشی -
اور کاشغر - اور خوارزم - اور خراسان - اور
کابل - اور قندھار - اور سیستان - اور مازندران -
اور گرجستان - اور شروان - اور چرکس -

فتوحات تیموری

اس ملکہ کا نام **میری سفاکہ**
ہوگیا اور پھر **جان روجرس**
اور **ہوپر** اسقف کو قتل کیا - اور
رڈلی اور **لیٹیمر** پادری کو لکڑی
مین باندھکر بارود سے جلا دیا -
اور سنہ ۱۵۵۶ع مین **کرنمر** کو جلا کر
خاک سیاہ کیا سنہ ۱۵۵۸ع مین شہر
کیلی جو اڈورڈ سوم کے وقت
سے قبضہ مین تھا اہل فرانس نے چھین لیا -
میری سفاکہ اول تو مرض استسقا
مین مبتلا تھی اور جب شہر **کیلی** کے
جانے کا ایسا صدمہ ہوا کہ مر گئی -

ملکہ الزبتھ بنت ہنری ہشتم
سنہ ۱۵۵۸ع جلوس سنہ ۱۶۰۳ع وفات

سنہ ۱۵۵۸ع مین **الزبتھ** سریر آرائے
انگلستان ہوئی اور اُس نے
مذہب **پراٹسٹنٹ** کو تقویت
دی اور سنہ ۱۵۶۲ع مین بیالیس۴۲ عقاید مذہبی
مخترعہ **کرنمر** اسقف کو گھٹا کر
انتالیس۳۹ عقاید کر دیے اور سنہ ۱۵۶۶ع مین

اور لاشنغستان - اور اصفہان - اور ہیرد - اور کرمان - اور لاستان - اور عراق - اور فارس - اور قلعہ سفید - اور شیراز - اور بغداد - اور قلعہ تکریت - اور ملک روس کو پائے تخت تک - اور ہندوستان - اور مصر - اور شام - اور روم - اور چین - ملک ختا کی فتح کے ارادہ مین تھا کہ موت نے شہر تاراب مین کام تمام کیا -

طرز معاشرت عہد خاندان تغلق

خوراک اور پوشاک مین تو چندان تبدیل و تغیر نہین ہوا لیکن محمد تغلق کے عہد مین یہہ بات ایجاد ہوگئی تھی کہ زربافت کے کپڑون پر خطاب اور نام کا بنا جانا جاری ہوگیا تھا -

تجارت و قانون زراعت - تجارت اور فلاحت روز بروز ترقی پذیر ہوتی جاتی تھی - اور کاشتکارون کی بہبودی کے واسطے عمدہ عمدہ قانون جاری ہوے اور قواعد تیار کرائے گئے - اور مالگذاری کے اصول اور قواعد معین و مقرر کیئے گئے - اور مطالبہ بقایا کی محمد تغلق نے واگذاشت کی -

ایجاد تقاوی و آبپاشی - تقاوی کا روپیہ

مسلک پیورٹن (فرقہ صافیہ)

حادث ہوا اور فرقہ **پیورٹن** نے **قانون امامت بادشاہ** کہ جسکا یہہ منشا تھا کہ ملکہ الزبتہ امور دینی و دنیوی کی مالک و مختار ہے - اور قانون تقلید مذہب مختار سے انحراف کیا - قوانین مذکورہ کی وجہہ سے صدہا کیتھولک قتل کیئے گئے اور فرقہ پیورٹن قید و جرمانے مین مبتلا ہوا اور ۱۵۷۲ء مین نواب **نورفک** کو بعلت بدخواہی قتل کروایا - چودہ آدمی اور جو شاہزادی **میری** ملکہ **اسکاٹ لنڈ** کی دلی خیرخواہ تھی قتل کی گئی - اور ۱۵۸۷ء مین شاہزادی **میری** مقیدہ بھی بے گناہ قتل ہوئی اور اُسکے قتل کا دھبہ الزبتہ کے نام پر رہا - اس عہد مین حبشی غلامون کی تجارت

طرز معاشرت عہد خاندان تغلق - تجارت و قانون زراعت - ایجاد تقاوی و آبپاشی

کاشتکارون کو دینا شروع ہوا۔ اور
آب پاشی کے واسطے کنوین کھدوائے۔
اور سڑکون پر درخت بکثرت لگائے گئے۔

ایجاد ڈاک۔ اور گھوڑے کی ڈاک اور
ہرکارے کی ڈاک ایجاد ہوی جس سے نہایت
جلد خط وکتابت کی آمد ورفت اور بات چیت
ہوسکتی تھی۔ ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ مین نے
ملک کی سرحدون سے عین دار السلطنت
تک سوار اور پیدل کی ڈاک برابر دیکھی۔

رفاہ عام کی کام اور ایجاد دار الشفا

اور فیروز شاہ تغلق نے ایک سو نہرین کھدوائین
تاکہ قحط کے دفع کرنے مین معاون ہون اور
زراعت کی ترقی اور عوام کو فائدہ ہو۔ اور
سو پل اور چالیس مساجد اور تیس کلان مدارس
جن مین ہر قوم کے طلبا تعلیم پائین نئے
بنوائے۔ اور تالاب اور سرائین اور شفاخانے
ایجاد کرائے جن مین ہر قسم اور ہر قوم کے
بیمار کا علاج ہوتا تھا اور آب پاشی کی غرض
سے دریاؤن مین بند بندھوائے۔

ایجاد مرمت۔ اور عمدہ عمارات مندرس سلف
کا مرمت کرانا اس عہد مین ہند مین ایجاد ہوا۔

جاری ہوی ۱۵۸۸ع مین شاہ
اسپانیہ نے ایکسو تینتیس[۱۳۳] جہاز
کا بیڑا جسمین دوسو ترسٹھ[۲۶۳]
ضرب توپ تھین انگلستان
کی فتح کے واسطے روانہ کیا۔
اوسکے مقابلہ کو ملکہ الزبتھ
نے ایکسو چالیس جہاز کا بیڑا
روانہ کرکے فوج غیر مغلوب
کو مغلوب کیا اول تو ملکہ
الزبتھ نواب لیسٹر پر
عاشق ہوی۔ پھر معمری
مین نواب اسکس پر دل و
جان سے فدا ہوئی تھی اور
اوسکی سخت گستاخیون کی
برداشت کرتی تھی لیکن اوسنے
اہل لندن کو فساد پر آمادہ
کیا اور اوسکو قتل کا حکم
صادر ہوا۔ اور ۱۶۰۱ع مین
قتل کیا گیا۔ اور اگرچہ وہ انگوٹھی
جو ملکہ نے پیار کی حالت مین
اوسکو دی تھی اور کہا تھا کہ

اور اس زمانہ مین ہندوستان مین یہہ بھی اجراء
تھا کہ خطبہ مین نام بادشاہ موجود فی الوقت کا
اور دیگر سلاطین گذشتہ اوسی خاندان کا درج
ہوتا تھا اور منبر پر پڑھا جاتا تھا۔ اور سنگ تراشی
اور پچی کاری کا کام سابق سے عمدہ اختراعات
اور ایجادون کے ساتھہ ہوتا تھا۔

اوقاف و ایجاد مینونسپل

اوقاف و ایجاد مینونسپل۔ ابن بطوطہ کی
تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین اہل اسلام
کے شہرون مین ہر ایک قسم کی اوقاف (فنڈ)
کا طریقہ جاری تھا کہ جو قوم اور سلطنت کی
کوشش سے قایم تھے۔ اور اُنکے سفرنامہ
مین مسطور ہے کہ ایک فنڈ نادار اور مفلس آدمیونکے
کے حج کرانے کے لیئے قایم تھا جسے زاد راہ دیا
جاتا تھا اور اُسی فنڈ کے روپیہ سے غریب الوطن
غریب مسافر کو اُسکے وطن مین پہونچا دیا جاتا
تھا۔ اور ایک فنڈ اُس قسم کا تھا کہ جسکی آمدنی سے
غریب اور محتاج اور یتیم لڑکیون کا یا جن کے
والدین اور وارث مساکین اور غربا سے ہون
اُنکا عقد کرایا جاتا تھا۔ اور ایک فنڈ اسطرح
کا تھا کہ جسکے زر حاصل سے مفلس اور محتاج
قیدیون کی خلاصی کے واسطے زر فدیہ ادا کرکے

بلاکر وقت ہمارے پاس بھیجا۔
پہنچتی تو قتل سے بچاتا۔ ملکہ
بھی اپنے معشوق کے غم مین
مرگئی۔ یہہ ملکہ بیدار مغز اور
ثابت قدم تھی اور سوا اسے
لباس کے مسرف نہ تھی لیکن
بہت غضبناک و خود نما پر غرور تھی

تجارت ہندوستان و یورپ

اہل یورپ بواسطے اہل عرب کے
ہندوستان سے تجارت کا
سلسلہ ایک مدت سے جاری رکھتے
تھے جب اہل انگلینڈ نے عربون
کی زبانی ہند کی زیادہ توصیف
سنی تو اونھون نے اول ہند کا
راستہ پیدا کرکے تجارت کا
سلسلہ بلا واسطے عرب کے
قایم کیا جب سلطنت پر انگلینڈ کی
ترقی تجارت ملکہ الزبیتہ نے
سنی تو ایک تجارتی قانون ترتیب
دیا اور چند تاجر مالدار کو طلب فرماکر
ارشاد کیا کہ چند آدمی شریک ہوکر
ہندوستان جاکر تجارت کرو اور

رہائی دلائی جاتی تھی۔ اور اُسی سیاح کے
سفرنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس عہد مین ایک
وقف اس زمانہ کے مینوسپلٹی کے طور پر قایم و
جاری تھا کہ جسکی زر آمد سے کوچے اور گلیان اور
سڑکین صاف کرائی جاتی تھین اور مرمت ہوتی
تھی اور خوش اسلوبی سے بنائی جاتی تھین
اور ایک فنڈ اس قسم کا تھا کہ اگر غربا اور مساکین
سے کسی شخص کا کچھ نقصان ہوجائے تو اُس
نقصان کا زر معاوضہ اس فنڈ کی آمدنی کے
روپیہ سے ادا کیا جائے اور اسیطرح کے اور
بہت اوقاف لکھے ہین جنسے غربا اور مساکین کو
ہر قسم کے مصائب اور تکلیفات سے نجات
دلائی جاتی تھی۔

سیاحت۔ اس عہد کے اہل اسلام مین
سیر و سیاحت کا بھی غایت درجہ کا شوق تھا
سفر اُنکے ذوق سیاحت کے مقابلہ مین حضر
(قیام) کا حکم رکھتا تھا۔ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ
مین زیب رقم کیا ہے کہ جب مین دہلی مین آیا
تو مین نے غرناطہ اور قرطبہ وغیرہ دوردراز ممالک
کے بعض اشخاص اہل اسلام کو ہند مین موجود
پایا۔ اُس زمانہ کے مسلمان خطرتی کیفیت کی طرح

جسقدر ملک صلح یا جنگ سے
دستیاب ہوا اوسپر متصرف
ہو اس امر کو سب نے تسلیم
کیا۔ تاجرون نے چند روز مین
چیزین نفیس اور عمدہ بہم پہونچا کر
سنہ ۱۶۰۰ء مین عازم ہند ہوئے
جب ہند مین پہونچے تو اونھون
نے خرید و فروخت شروع
کی پرتگیز کے تجار سوائے اپنے
دوسرے کو ہند کی تجارت مین
دخیل ہونا نہین چاہتے تھے
لہذا اونھون نے مخالفت کی
جب یہہ خبر ملکہ الزبیتہ کے
کان تک پہونچی تو اُسنے ایک
اتحادنامہ مع نفیس تحفون کے
اکبر بادشاہ کے حضور مین ہندوستان
کو سفیر مسمی بلڈ ہال کے ہاتھ
روانہ کیا جب وہ اتحادنامہ محہ
ہدیون کے شہنشاہ اکبر کی
نذر سفیر نے گذرانا حکم ہوا کہ
کچھہ توقف کرو پرتگیز پھر رخنہ اندازی

سیاحت

ہر جگہ پھیل جاتے تھے اُس ہی ابن بطوطہ کا
بیان ہے کہ جب مین اسکندریہ مین امام
برہان الدین اعرج سے ملا جو وہان کے مشہور
اور اہل دل آئمہ مین سے تھے۔ اگرچہ اسوقت
تک میرے دل مین سوائے حج اور زیارت تربت
رسول ؐ کے اور کسی سفر کا خیال بھی نہین پیدا
ہوا تھا مگر انھون نے میری سیاحت پسند طبیعت
کا اندازہ کر کے یا اپنے مکاشفہ کے علم سے
مطلع ہو کر کہا۔ غالباً دور دور کے ملکون تک
تمہاری رسائی ہوگی اور دنیا کے ہر ہر کونے
کی تم سیر و سیاحت کروگے۔ اگر ایسا ہو تو میرے
بھائی فریدالدین کو ہند مین اور میرے بھائی
رکن الدین کو سندھ مین اور میرے ہمنام
بھائی برہان الدین کو چین مین میرا اسلام
پہونچا دینا۔ پس ابن بطوطہ نے ان تینون بھائیون
سے ملاقات کی۔ اور محمد شاہ تغلق شاہ دہلی
کی جانب سے چین کی سفارت پر مقرر ہو کر چین
کو روانہ ہوا۔

رواج پان۔ اور ابن بطوطہ کے بیان سے
معلوم ہوا کہ پان کھانیکا رواج اہل اسلام
مین اس عہد سے ہوا۔

ہوئے لیکن اکبر نے تو بیمار ہو کر
وفات پائی اور اُسکا بیٹا جہانگیر
سریر آرائے سلطنت ہوا سفیر
مذکور نے حضور شاہی مین
پھر عرض کی بادشاہ نے فرمایا
جس چیز کے تم امیدوار ہو
اُسکو مین انجام دونگا اور
ملکہ کو جواب مین تحریر فرمایا کہ جو
شخص انگلستان سے
ہندوستان آئیگا ہماری پناہ
مین ہوگا اور فرمان سر بمہر کر
سفیر کے حوالہ کیا۔

سلاطین ٹیوڈر کی عہد مین اہل انگلستان کا طرز معاشرت

کھانے کا طریقہ۔ تواریخ مین لکھا ہوا
ہے کہ کھانا کھانے کا یہ دستور تھا
کہ امرا اور شرفا۔ اور اُنکے لڑکے بالے
اور نوکر چاکر سب بڑے کمرے مین کھانا
کھاتے تھے اور میز کے بیچو بیچ مین

نشست شاہ - عہد تغلقی مین تخت پر بیٹھنے کے
وقت بادشاہ کی وہ وضع ہوتی تھی جسطرح
انسان حالت نماز مین تشہد پڑھنے کے واسطے
بیٹھتا ہے - یعنی دوزانو -

باجا - اور شاہی دروازون پر باجا بجانیوالے
موجود رہتے تھے - اور جب کوئی بڑا امیر اور ذی
اختیار رئیس آتا تھا تو ہر قسم کا باجا بجایا جاتا تھا
اور وہ باجا شادیانہ دعائے دولت اور مبارکباد
کی صدا نکالتا تھا - اور باجون کی لے مین اُس
امیر کا خیر مقدم کیا جاتا تھا اور باجون سے
صاف آواز آتی تھی کہ فلان امیر آیا فلان
رئیس آیا -

عرض بیگی اور نقیب - عرض بیگی کے
پاس ایک سونے کا عصا رہتا تھا - اور سر پر سونے
کی مرصع نہایت عمدہ ٹوپی کلغی دار - اور نقیبون
کے سر پر بھاری طلاکار ٹوپیان اور کمرون پر
زرین پٹکے اور ہاتھون مین کوڑے جنکی موٹھین
سونے کی ہوتی تھین

ترقی زراعت و حرفت - تاریخ ضیائی
برنی مین مرقوم ہے کہ سلطان غیاث الدین تغلق
نے افتادہ زمین کی آبادی مین سعی فرمائی اور امن مین

ایک بڑا سا نمکدان چاندی یا
جست کا رکھا رہتا تھا اور اُسکے
صدر مقام پر صاحب خانہ اور
اُسکے لڑکے بالے اور مہمان
بیٹھتے تھے اور نیچے کی جانب سب
درجون کے ملازم اور خدمتگار
بیٹھتے تھے -

خوراک - اس زمانہ مین اکثر
آدمی گیہون کی روٹی کھانے
لگے اور جو جوار وغیرہ کی روٹی
صرف غریب غربا کھاتے تھے -
عہد وسط گرما سے عید میکائیل
تک اہل انگلستان تازہ گوشت
کھاتے تھے اور علاوہ اُسکے اشراف
تک باسی گوشت کھاتے تھے -
وقائع نگار انگلستان مین مرقوم
ہے کہ ہنری ہشتم کے عہد مین گائے
اور بکری کا گوشت دو ٹکے سیر -
اور بچھڑے کا گوشت اور بڑا گوشت
چھ دام کا ایک سیر بکتا تھا -
اس زمانہ مین غیر ممالک کے میوے

کامیاب ہوا۔ اور تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ
سلطان موصوف نے ایسی تدبیرین (کارخانہ)
اجرا سے فرمائے۔ کہ جس مین غریب اور مساکین
اور فقیر اور اُنکے بچے اُنمین ہنر اور پیشہ اور
زراعت سیکھین اور بھیک مانگنین سے بچین۔

آبادی وشادابی

آبادی وشادابی۔ رعایا اس زمانہ مین
کچھ کم خوش حال نہین تھی۔ ابن بطوطہ اس عہد
مین ہند کے جن شہرون پر ہوکر گذرا انکا
مفصل حال قلم بند کرتا ہے اور ہند کو خوب
آباد بیان کرتا ہے منجملہ انکے شہر دورا واقع
آخیر جزیرہ نما گجرات کو دہلی کی مانند آباد بیان
کرتا ہے اور اُسکا بیان ہے کہ سارے ملیبار
مین دو مہینے کی راہ تک ایک قطعہ زمین کا
ایسا نہین دیکھا جو مزروعہ نہو اور باشندون
کا یہہ نقشہ تھا کہ ہر شخص کے پاس ایک باغیچہ
شاداب اور ہر باغیچہ کے بیچ مین ایک مکان
رہنے کا اور باغیچہ کے گرد کاٹھ کا کٹھہرا استوار
ہوا تھا۔ اور سڑکون کے دونون جانب درخت
سایہ دار۔ اور وہی مورخ بیان کرتا ہے
کہ ایران اور عرب اور مصر اور چین اور [illegible]
کے ملکون کے جہاز ملیبار کے بندرون مین اُترتے

اور ترکاریان انگلستان کے
باغون مین بوئی گئین اور بونے لگین
اور لوگ کھانے پینے لگے جیسے کرم کلہ
آلو۔ خرما۔ خوبانی۔ انگور۔ اور
آلو کو اول انگلستان مین فرانسیس
ڈریک نامی جزیرہ سینٹا فی واقع
امریکا سے لایا تھا اور پہلے یہہ
ترکاری ضلع لنکشیر مین بوئی گئی
پھر ایرلنڈ مین اور شخص مذکور
انگلنڈ مین تماکو بھی جزایر غربی
امریکا سے لایا تھا۔

برتن

برتن۔ ملکہ الزبتہ کے عہد دولت
کے پہلے رکابیان اور چمچے وغیرہ
کاٹ کے ہوتے تھے لیکن ملکہ موصوفہ
کے زمانہ مین جست کی رکابیان
اور طباق اور چاندی یا ٹین
کے چمچے عام وخاص مین جاری
ہوے۔ اول اول تو جست کی
رکابیان سطح بنی شروع ہوئین
پھر کچھ روز بعد مجوف (گہری) [illegible]
بننے لگین۔

جاتے ہین اور تجار تجارت کرتے پھرتے ہین۔

حالت رعیت - تاریخ فیروز شاہی مین ۱۳۵۱ع سے ۱۳۹۰ع تک کا حال مسطور ہے کہ رعایا کا ایسا حال اچھا تھا کہ مکانات انکے عمدہ اور نفیس اور اسباب انکے پاکیزہ اور مستورات انکی سونے اور چاندی کے زیورون سے آراستہ و پیراستہ - اور ہر کسان کے پاس ایک عمدہ پلنگ اور ایک دلکشا باغیچہ تھا - اور نیز ضیائی برنی مین مرقوم ہے کہ نہرون کی وجہ سے چند ہزار دیہات نہرون کے کنارون پہ آباد ہو نگے (ایسا ہی ہوا کہ آباد ہو گئے) اور جن زمینون مین کچھ نہین پیدا ہوتا تھا اُنمین النواع اور اقسام کے اجناس قیمتی پیدا ہونے لگے اور صدہا باغات نئے گل کھلانے لگے اور کثرت سے غلہ ارزان رہنے لگا اور تاریخ مذکور مین ہے کہ کشتیان نہرون مین جاری ہین جسکی بدولت قطع آفت بعد مسافت کے بسہولت ہوتی ہے اور تجارت کو ترقی روز افزون ہے اور دیگر حالات جو تاریخ مسطور مین ملک کی آبادی کی اور شادآبی کی نسبت لکھے ہین وہ ایک مبالغہ معلوم ہوتے ہین اگر اُسکا نصف تسلیم کیا جائے تو اُس زمانہ مین ملک نہایت

پوشاک - اس عہد کی تصویرون کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنری ہشتم کے زمانہ تک تو مردون کی ٹوپی بلا چھجے دار رہی لیکن چارلس اول کے عہد سے مردون کی ٹوپی بھی عورتون کی مثل چھجے دار ہونی شروع ہوئی اس زمانہ مین بعض آدمی چھجے دار ٹوپی کا استعمال کرتے تھے اور بعض لوگ پورانی طبیعت کے اور پورانی وضع کے پابند بلا چھجے کی ٹوپی زیب سر کرتے تھے - بال سب کے لمبے لمبے ہوتے تھے لیکن شرفا کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے پٹھے رکھتے تھے اور ڈاڑھیان لمبی لمبی گاؤدم دیہات کے آدمی ہلکے ہلکے زرد رنگ کے کرتے پہنتے تھے - اور تاریخ انگلنڈ گارڈنر سے معلوم ہوتا ہے کہ پاجامہ گھٹنون کے بلکہ نیچا ہوتا تھا -

آباد ہوگا۔

زبان - اردو وہ نئی زبان جسکی بنیاد کا پتھر اول حملہ آوردن اہل اسلام نے رکھا تھا اور اُسکا نام آخر مین اُردو ہوا اُسکا ڈھچراب چورس ہونے لگا۔ اور اُس نے بھاشا کے مصدرون سے جو درحقیقت سنسکرت کے اصول پر گڑھی گئی تھی اور عربی فارسی ترکی بھاشا سنسکرت کے اسمون سے ترکیب پاکر اون بچون کی طرح جو آغاز گفتگو مین غلطت لسانی کرتے اور تتلاتے ہین گھرون مین اور دوستانہ جلسون مین اپنی دلکش باتون سے دل لبھاتی رہی اور پرورش پاتی رہی چنانچہ امیر خسرو کی خالق باری اُسکی بچپن کی یادگار ہے اور دفترون مین فارسی کی نوشت وخواند اور خط کتابت مین فارسی کا رواج تھا اور مسئلہ مسایل مین اور مذہبی طور پر عربی زبان کا رواج تھا۔

خاندان سادات ۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۰ء تک

سید خضر خان بن ملک سلیمان ۱۴۱۴ء سے ۱۴۲۱ء تک

شاہ محمود کی وفات کے بعد سید خضر خان حاکم ملتان نے دہلی کے تخت کو ۱۴۱۴ء مین بطور نیابت امیر تیمور

وقایع نگار انگلستان مین ہے کہ بادشاہ کے اہل دربار کی وضع ہمیشہ نت نئی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ہنری ہشتم جسقدر موٹا ہوتا گیا اوسیقدر اُسکے مصاحبون نے اپنے کپڑے پھلانے شروع کئے تاکہ اُنکی شکل بھی بادشاہ کے مشابہ ہو جائے۔ ملکہ کیتھراین ہاورڈ نے فرانسیس سے سوئیان لاکر انگلستان مین رواج دین اور چونکہ پہلے یہہ سوئیان بہت گران قیمت ہوتی تھین لہذا شوہرون نے اپنی بی بیون کو ان سوئیون کے واسطے علحدہ روپیہ مقرر کردیا اور اس روپیہ کو سوئیون کا روپیہ کہنے لگے۔ پس یہہ روپیہ اسطرح ہوگیا جسطرح ہندوستان مین بڑے آدمی بہوؤن یا بیٹیون کے لیے پاندان کا خرچ مقرر کردیتے ہین۔ ملکہ میری کے عہد مین جبکہ

رونق دی اور مخلوق کو اپنے حسن انتظام اور
نیک اخلاقی سے امن و آسایش کی صورت
دکھلائی - شروع مین خطبہ و سکہ صاحبقران
کے نام جاری رکھا آخر کار خطبہ و سکہ اپنے نام
جاری کیا اور عمدہ تحفہ مرزا شاہرخ صاحبقران
تیمور کے بیٹے کو مدام ارسال کرتا رہا - اور اول
سال جلوس مین ملک کٹھیر (روھیلکھنڈ) کی تمردون
کو مطیع کیا اور چند وار کے سرکشون کو گوشمالی دی
۱۴۱۲ء مین سلطان احمد شاہ گجراتی جوناگوڑھ کے
تسخیر کے واسطے آیا تھا مالوہ مین آکر سید خضر شاہ
کا فرمان بردار ہوگیا اور ۱۴۲۱ء مین خضر خان میوات
مین گیا اور بعض میواتی ملازم ہو گئے اور میوات
سے گوالیار گیا اور وہان سے خراج لیکر اٹاوہ
پہونچا اور راے سمیر کے بیٹے سے خراج لیکر
دہلی کو روانہ ہوا اور اثناے راہ مین بیمار ہوا
اور دہلی مین پہونچکر اس دار ناپائیدار سے رحلت
فرمائی - یہہ بادشاہ عاقل اور عادل اور صادق
القول و کریم تھا اس کے ماتم مین رعایا نے
تین روز سیاہ لباس اظہار غم کی علامت مین پہنا

سید مبارک شاہ ۱۴۲۱ء سے ۱۴۳۴ء تک

۱۴۲۱ء مین سید مبارک شاہ بعد وفات سید خضر خان

گھیردار سائے پہننے کا رواج

اسپانیہ سے انگلستان مین آکر
رائج ہوا - اور مرد اور عورت دونون
اپنی پوشاک مین گردن اور کلائی
پر ریشم کی جھولدار پلیٹین بنواتے
تھے اور پیشتر یہہ دستور تھا کہ
ان پلیٹون مین لکڑی یا ہاتھی
دانت کے ٹکڑے لگاتے تھے
تا کہ جھول نکلا رہے مگر ملکہ الزبتہ
کے وقت سے یہہ ہوا کہ اونہین
زرد کلف سے سخت کر دیتے تھے

اس زمانہ سے پیشتر سب لوگ
کپڑے کے موزے پہنتے تھے مگر
الزبتہ کے جلوس کے تیسرے
سال اوسے کسی شخص نے
ریشمی جرابین نذر کین پھر اوسنے
اور کسی قسم کی جراب کبھی نہین
پہنی - ایک جرمنی سیاح ہنٹزنر
نامی نے اپنے سفرنامہ مین ملکہ
الزبتہ کی درباری ہیئت کی
کیفیت یون لکھی ہے - بعدہ دربار مین

اپنے والد کے باتفاق راے اکابر اور
امراء کے تخت شاہی پر جلوس فرما ہوا۔
۱۴۲۲ع مین سید مبارک شاہ نے لاہور کو
جو جسرت کی جبارت وغارت سے برباد
ہو گیا تھا ازسرنو آباد کرایا ۱۴۲۵ع مین
نرسنگ راے والی کٹھیر کو اُسکے تمرد کی
سزا دی اور سہ سالہ خراج وصول کیا ۱۴۲۸ع
مین شاہ شرقی اور مبارک شاہ مین بعد
محاربہ دوپہر کے مصالحہ ہوگیا ۱۴۳۱ع مین
ملک یوسف کو مسمی فولاد پاس روانہ کرکے
سید سالم کا خزانہ اور مال طلب فرمایا۔ فولاد
نے اول شب تو یوسف کو صلح کے پیام سے
غافل کرکے شبخون مارا اور دوسرے روز
پھر سندہ قلعہ کے برجون سے توپ اور بندوق
کی لڑائی لڑکر یوسف کو پسپا کیا۔ اور امیر
شیخ علی حاکم کابل نے بموجب ارشاد مرزا
شاہرخ بن تیمور کے پنجاب پر یورش کی
اور ناکامیاب واپس گیا جو کہ یہہ بادشاہ
تدبیر جنگ اور انتظام ملک مین ہوشیار تھا
لہذا اُس نے اکثر باغی صوبجن کو مطیع کیا اور
۱۴۳۴ع مین شہر مبارک آباد کی جامع مسجد مین

ملکہ آئی اُسکا سن پینسٹھ برس
کا تھا اور نہایت شاندار تھی۔
اُسکا منھ لمبا تھا اور رنگ گورا
تھا مگر منھ پر جھریان پڑی
ہوئی تھین اور اُسکے کانون
مین دو گوشوارے موتی
کے تھے اور سر پر سرخ بال
جمے ہوئے تھے اور ایک
چھوٹا سا تاج پہنے ہوئی تھی
اور سفید ریشمی کپڑے پہنتی
تھی جسکے کنارہ پر سفید موتی
سیم کے بیچ کے برابر ٹکے تھے
اور اوپر ایک سیاہ چادر
تارکشی کی اوڑھے ہوئی تھی
اور اُسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ
اُوسے ایک خواص ہاتھون پر
اوٹھائے ہوے تھی۔

نئی کپڑون کا رواج۔ جو کہ
کاریگر بسبب ظلم وستم کے بلاد
یورپ سے بھاگ کر انگلستان
مین آگئے تھے اونھون نے جب

جسکو اُس نے اپنے نام پر آباد کیا تھا نحا زیرۂ حصے
ہوئے ہندوؤن کے ہاتھ سے جسکو بادشاہ نے کبھی
کچھ ایذا بھی نہین دی تھی اپنے کور نمک وزیر
سردارالملک کی تحریک سے شہید ہوا - یہہ بادشاہ
عقیل اور با اخلاق تھا اور تمام ایام بادشاہت
مین کبھی خلاف تہذیب کلمہ زبان مبارک پر نہین
لایا اور گرد مکروہات کے نہین گیا اور امور ملکی کو
خود بنفس نفیس تحقیق کرتا تھا -

سیّد محمد شاہ بن فرید بن خضر شاہ
سنہ ۱۴۳۴ع سے سنہ ۱۴۴۵ع تک

سنہ ۸۳۷ھ / سنہ ۱۴۳۴ع مین سردارالملک وزیر اعظم نمک حرام
نے خوردسالہ شاہ مقتول کے بھتیجے سیّد محمد شاہ
کو تخت شاہی پر بٹھا دیا اور خزاین شاہی اپنے
تحت مین کرکے آپ اپنی طور پر حکومت کرنے
لگا - اور اس خیال خام مین پڑا کہ محمد شاہ کو قتل
کرکے خود تاج شاہی سے اپنے سر کو زینت دے
لیکن اس ارادہ کے پورا کرنے کے قبل آپ مارا گیا
اور چاہ کندہ را چاہ در پیش کا مصداق ہوا -
سنہ ۱۴۴۰ع تک محمد شاہ نے خوب سرگرمی کی ساتھ
سلطنت کی بعدہٗ ہوا پرستی مین پڑ گیا - اور سنہ ۱۴۴۵ع مین

انگلستان مین سن پیدا ہوا اور
سوت نکلا تو اُس سے جرابین
بنی - اور بادبان کا کپڑا بنانیکا مصالح
بہم پہونچایا اور گدے اور قالین
اور پٹو با فراط بننے لگے اور ان
چیزون کو کپڑا صاف کرنے والون
نے بہت نفیس کردیا -

عمارت - تاریخ کالیر اور وقائع
نگار مین اس عہد کی عمارت کا
یون حال بیان کیا ہے کہ بادشاہان
ٹیوڈر کے زمانہ مین جو طرز عمارت
تھا اُسے گل کاری کا کام کہتے تھے
ہنری ہفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو
اتبک ویسٹ منسٹر مین موجود
ہے اُس طرز کی عمارت کا عمدہ
نمونہ ہے - اسوقت مین دولتمندون
اور امیرون کے مکانات تو اینٹ
اور پتھر کے تیار ہونے لگے تھے
اور شیشہ کے دروازہ بھی عام ہوگئے
تھے لیکن غریبون کا حال سقیم تھا -
جھانکڑون وغیرہ پر کھگل لگا کر اپنے

بیمانہ ہوکر راہی ملک عدم ہوا۔

سید علاؤ الدین شاہ بن سلطان محمد شاہ ۱۴۴۵ء سے ۱۴۵۱ء تک

۱۴۴۵ء میں سید علاؤ الدین شاہ اپنے والد کی وفات کے بعد دہلی کے تخت پر متمکن ہوا جو کہ یہہ شخص بڑا کم حوصلہ اور پست ہمت اور عیاش تھا لہذا برباد کنندہ سلطنت اور ختم کنندہ خاندان سادات ہوا۔ اس عہد میں سلطنت یہان تک ضعیف ہوگئی کہ صرف دہلی کے اردگرد چند میل حکم شاہی رہ گیا اور تیرہ شخص اپنی اپنی صوبجات میں خود مختار ہوکر حکمران ہو بیٹھے ۱۴۴۸ء میں بادشاہ نے بدایون میں ایک باغ بنایا اور وہان کی ہوا کو پسند کرکے بدایون کا رہنا پسند کیا ہرچند وزیر اعظم نے اس امر سے باز رکھنا چاہا لیکن بادشاہ پر کچھہ ایسا اثر پڑا کہ وزیر کی قید اور قتل کی فکر میں ہوا لیس وزیر تو فرار ہوکر دہلی پہونچا اور بہلول لودھی کو جو اول حملہ میں دہلی سے ناکام گیا تھا دار الخلافت میں بلالیا ۱۴۵۰ء میں علاؤ الدین سلطنت بہلول کو اس شرط پر دے بیٹھا کہ مجھکو بے کھٹکے بدایون میں رہنے دو اس طرح پر

جھونپڑے بنالیتے تھے۔

چولھے دالان کے بیچ میں بنائے جاتے تھے اور دھوین کی اٹی ہوئی چھت میں ایک سوراخ (دہبالا) بنا ہوتا تھا کہ اُس میں سے دھوان نکل جاتا تھا۔ ہنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات کا یہی حال رہا مگر اُسکے عہد سے مکانات میں دودکش بننے لگے۔

اُس عہد کے ایک فاضل ارسمس نامی نے جو ہنری ہشتم کے وقت میں مدرسہ عالیہ آکسفرڈ میں علوم یونانیہ کا مدرس اعلی تھا غرباکے مکانات کے صحن کا حال ایسا خراب لکھا ہے۔ قولہ۔ دالانون کی زمین پر چکنی مٹی لسی ہوی ہے اور اُسپر گھاس بچھی ہوی ہے اُسکے نیچے ایک خزانہ شراب اور چربی اور استخوان اور آب دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جانے کتنی مدت سے جمع ہے۔

ارسمس فاضل

سیدوں کے خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔

خاندان افغان لودھی ۱۴۵۰ء سے ۱۵۲۶ء تک

سلطان بہلول لودھی ۱۴۵۱ء سے ۱۴۸۸ء تک

۱۴۵۰ء میں بہلول خان صوبہ دار ملتان نے تخت شاہی حاصل کیا اور سید علاؤ الدین شاہ کی کچھ پنشن (تنخواہ) مقرر کر دی۔ یہی وہ شخص ہے کہ جسنے افغان کے خاندان کی بادشاہت کا آغاز کیا ورنہ سابق میں افغان مابین ہندوستان و ایران تجارت کیا کرتے تھے فیروز شاہ کے عہد میں بہلول کے دادا ابراہیم نے ملتان میں نوکری اختیار کی اور پوتا اتفاق سے بادشاہ ہند ہو گیا۔ ۱۴۵۲ء میں سلطان محمود جونپوری نے دہلی کا آ محاصرہ کیا اور سلطان بہلول سے ہزیمت اٹھا کر واپس گیا۔ سلطان بہلول نے جرات اور کامیابی کے ساتھ مختلف صوبوں کے حاکموں کو مطیع اور فرمان بردار کیا اور ۱۴۷۸ء میں سلطان حسین شرقی جو ایک لاکھ سوار اور چالیس ہزار پیادہ چار سو ہاتھی اور توپخانہ سے حملہ آور ہوا تھا اس سے سلطان بہلول کا سخت محاربہ کے بعد مصالحہ ہو گیا اور آخر کار بہلول نے پھر

چنانچہ اسی غلاظت اور نجاست کے باعث اکثر لوگ امراض وبائیہ میں مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں مکانات بلوط کی لکڑی کے بننے شروع ہوئے اور اوسی زمانہ میں اکثر تغیرات اسباب خانہ میں ہوئی اور بستر خواب میں بھی بہت نفاست آگئی چنانچہ بادشاہان ٹیوڈر کے عہد کے آغاز میں بچھونے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھا لی اوسپر ایک موٹے کپڑے کی چادر اور نمدہ ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لمبا سا کنندہ سرہانے رکھ لیا اور جو شخص بھوسے بھرے ہوئے تکیہ پر سر رکھ کے سوتا تھا تو اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے۔

محکمہ جدید۔ اس زمانہ میں محکمہ اسٹار چیمبر (ایوان کواکب) نے پارلیمنٹ کے اختیارات حاصل کئے

پھر سلطنت جونپور کو فتح کر کے اپنی قلمرو دہلی میں شامل کر لیا۔ سلطان بہلول نے عمر رسیدہ ہو کر اپنی حین حیات میں تمام سلطنت اپنے بیٹون پر تقسیم کر دی اور امرا کو یا بنیاد فساد کا باعث ہوا۔ ۸۹۴ھ / ۱۴۸۸ء میں اڑتیس برس سلطنت کر کے سلطان بہلول نے وفات پائی یہہ بادشاہ علما و مشایخ کی صحبت میں ہر وقت سفر و حضر میں رہتا تھا اور عقیل اور شجاع اور مقتدر تھا اور پرہیزگار اور ملکی تدابیر میں ہوشیار تھا۔ اپنی قوم کے رؤسا کے روبرو تخت پر جلوس نہین فرماتا تھا۔

سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودہی ۱۴۸۸ء سے ۱۵۱۷ء تک

۸۹۴ھ / ۱۴۸۸ء میں سکندر شاہ اپنے باپ بہلول کی وفات کے بعد امیرون کی کثرت رائے کے مطابق سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور باپ کی مانند اپنی قوم سے سلوک کرتا تھا اور بزرگون کے روبرو تخت پر نہین بیٹھتا تھا۔ اور ۱۴۹۱ء میں بیانہ اور آگرہ کا قلعہ فتح کیا اور اپنے بھائی باربک شاہ سے جو جونپور میں حکمران تھا اپنی بادشاہت

اُس محکمہ کا بڑا کام یہہ انجام دینا تھا کہ رعایتی وظیفون کو موقوف کرے۔ وظیفے رعایتی سابق میں امیرون کو خزانہ شاہی سے ملا کرتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے امیر بدمعاشون کو وردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اُنسے یہہ قسم لے لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا۔

فیوڈل سسٹم۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت میں بدمعاشون کی خوب عیش سے گذر ہوتی تھی لیکن خانگی جنگ نے بقیہ آثار قانون فیوڈل سسٹم کو نیست و نابود کر دیا۔

مردم شماری و آمدنی۔ سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ میں انگلستان کی آبادی پچاس لاکھ کی مردم شماری سے کم تھی اور تاریخ جام جم میں ہے کہ سنہ ۱۵۰۱ء ۹۰۷ھ میں انگلستان میں چار ملیان (چالیس لاکھ کی مردم شماری تھی) اور آمدنی

تسلیم کرائی اور ۹۰۴ھ ۱۴۹۸ء مین بہار فتح کر کے
حسین شاہ کو نکالدیا اور علاؤ الدین بادشاہ بنگالہ
سے حدود کا تصفیہ کر کے مصالحہ کر لیا ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ء مین
آگرہ کو گوالیار کی وجہ سے پہلی ہی بار اپنا پایۂ
تخت بنایا اور وہ اس زمانہ سے دار الحکومت
ہونے مین دہلی پر سبقت لیگیا اور ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ء مین
متھرا کے متمردون کو اونکے تمرد کی سزا دیکر اُنکے
کنایس کے بجاے مساجد خداے واحد کی عبادت
کے واسطے بنوائی اور بازار تعمیر کرائے ۹۱۱ھ ۱۵۰۵ء
مین ایک زلزلہ عظیم آیا کہ جسکی نسبت کسیکا ایک
قطعہ ہے ۔ **قطعہ** ۔

در نہصد و احدی عشر از زلزلہا — گردید سواد آگرہ خرابہا
باآنکہ بنایاش بسے عالی بود — از زلزلہ شد عالیہا سافلہا

اور آخر عمر مین چندیری کے اطراف مین بہت
مسجدین اور ملک مین عمارتین بنوائین ۔
۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء مین بیمار ہو کر دار المحن سے دار السرور
کی راہ لی ۔ یہہ بادشاہ جمال ظاہری ۔ اور کمال
باطنی سے مالامال تھا اور اُسکے ایام سلطنت مین
امن و امان رہا اور غلہ ارزان رہا ۔ خلق اللہ پر
بہت مہربان تھا صبح سے سونے کے وقت تک
معاملات ملکی مین مشغول رہتا تھا ۔ و سال مین

ملک اور ماحصل سلطنت پچاس
لاکھہ روپیہ سالانہ سے زیادہ
نہ تھا ۔

سکہ اور سود ۔ اڈورڈ ششم
نے یہہ سکے چاندی کے جاری کر
تھے کرون اور ہاف کرون اور
سکس پنس ۔ سود حسب قانون
اس عہد مین دس روپیہ ہزار تھا ۔

قانون جرم اور اسکی سزا ۔ شاہان
ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان مین
ہر قسم کا گناہ بہت کثرت سی ہوتا تھا ۔
اور چوری تک پر قانونی سزاے
موت تھی چنانچہ ہنری ہشتم کے زمانہ
مین فقط چوری کی علت مین
باوجود تخمیناً پچاس لاکھہ کی مردم
شماری مین ہر سال تقریباً دو ہزار
آدمی کے پھانسی پاتے تھے اور
باقی جرایم کو اسیر قیاس کر لو ۔
لیکن ملکہ الزبتہ کے وقت مین
مجرمون کی تعداد بہت کم ہو گئی تھی
فقط سال مین چار سو چورون کو

دو بار فقرا اور مساکین کو اسم وار اپنی ولایت کے لکھوا کر منگواتا تھا اور ہر شخص کے خرچ کے موافق چھ مہینے کا روپیہ روانہ فرماتا تھا اور جاڑے کے موسم مین اُنکو کپڑے مرحمت فرماتا تھا اور روزانہ کھانا شہر کے لنگر خانون مین پختہ و خام تقسیم ہوتا تھا۔ اور مدارس مین تعلیم عام ہوتی تھی۔ سپاہی اور ارکان دولت اور امیر ہنر اور فضایل حاصل کرنے مین دن رات مشغول تھے۔ اور اسی عہد مین ہنود نے فارسی خط لکھنا پڑھنا سیکھا اس سے قبل ہنود فارسی خط کی نوشت و خواند نہین جانتے تھے اور جدھر بادشاہ لشکر روانہ کرتا تھا دن مین دو بار ڈاک اُسمین ہر روز جاتی تھی ایک صبح کے وقت اور دوسری ظہر کے وقت اور روزنامچہ واقعات ممالک محروسہ اور نرخ نامہ اجناس کا حضور سلطانی مین آتا تھا۔

فارسی خط ہنود نے سیکھا

سلطان ابراہیم لودھی بن سلطان سکندر ۹۲۳ھ سے ۱۵۲۶ء تک

سنہ ۹۲۳ھ مین ابراہیم شاہ اپنے باپ کی بجائے تخت نشین ہوا۔ اگرچہ یہہ بادشاہ

چھاپی نہین دیجاتی تھی۔ شاید یہہ بیبل کے ترجمہ کی بدولت بات حاصل ہوئی تھی جو اس زمانہ مین شایع ہوا تھا۔

مذہب پراٹسٹنٹ۔ اس زمانہ مین مذہب جدید پراٹسٹنٹ کی بنیاد قایم ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ یورپ مین پھیلتا جاتا تھا اور مذہب قدیم کیتھولک مذہب جدید مذکور کے مقابلہ مین دن بدن ہزیمت کھاتا اور کم ہوتا جاتا تھا گویا مذہب پراٹسٹنٹ پر کل جدید لذیذ کا مضمون صادق تھا۔

مذہب پراٹسٹنٹ

نیا قانون پراٹسٹنٹ آدمی کا جلانا ایک نیا قانون ملکہ میری کے عہد مین یہہ جاری ہوا کہ جو مذہب پراٹسٹنٹ اختیار کرے وہ جلایا جائے چنانچہ دو سو اٹھاسی آدمی عورت مرد اور بچے مذہب مذکورہ کی علت مین تین برس کی مدت مین جلا دئے گئے اور ہزار ہا آدمی اور عورتون نے

نیا قانون پراٹسٹنٹ آدمی کا جلانا

عمدہ اوصاف کے سات اتصاف رکھتا تھا
اور ابتدا مین اُسنے حکومت کے اصولون
کی پابندی خوب کی لیکن آخر مین وہ نہایت
متکبر اور نخوت شعار ہوگیا تھا اور یہی نخوت
اُسکے زوال سلطنت کا باعث ہوی - لہذا امرا
اور خصوصًا اسکے بہای بند اس سے متنفر ہوگئے
اول تو اُسکے بہای شہزادہ جلال نے جونپور
کے تخت پر بیٹھکر اپنے تئین سلطان جلال الدین
مشہور کرکے ابراہیم کے مٹانے مین سعی کی
اور کچھ روز کامیاب بھی رہا آخرکار اسیر
ہوکر مارا گیا - پھر بہار کا صوبہ دار خود مختار
بن بیٹھا اور اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری
کردیا - اور پھر دولت خان لودھی حاکم پنجاب
نے بغاوت اختیار کی اور بادشاہ ظہیرالدین
محمد بابر کو اپنی مدد کے واسطے بلایا پہلے تو
بابر نے اپنے ایک سردار علاؤ الدین کو جو
ابراھیم شاہ کا چچا اور سکندر شاہ کا بہائی
تھا ہند کی تسخیر کے واسطے روانہ کیا لیکن وہ
ناکامیاب رہا - آخر بابر خود بارہ ہزار
فوج سے حملہ آور ہوا - اور ابراہیم ایک لاکھ
سپاہ مع توپخانہ لیکر مقابل ہوا اور پانی پت

مبتلا ہوے - مذہب پراٹسٹنٹ جاری
ہونے سے اہل مذہب مذکور دارالسلطنت
روم مین کیتھولک والون سے تیرہ?
مین سو برس سے نا ایدہ لڑائی
جھگڑا اور سو ر نفسی رہی اور
بندگان خدا کی خونریزی اور
جانین حرق (جلانے) اور ضرب
سے تلف ہوئین -

احیاء علوم اور زبان - اگرچہ
مذہب پراٹسٹنٹ کی وجہ سے صدہا
جانین ہلاک ہوئین لیکن مذہب
مذکور کی برکت سے ایک امر عظیم
یہہ ہوا کہ علم نے از سر نو رواج
پایا اور خصوصًا زبان عبرانی اور
یونانی اور لاطینی کی قالب مین دوبارہ
جان آئی - کیونکہ صحف مقدسہ کی
صحیح تفسیر کرنا زبان عبرانی اور
یونانی اور لاطینی کے جانے پر موقوف
ہے لہذا جب کتب مقدسہ کی شہرت
اور اشاعت ہوئی تو زبان مذکور
کے معلوم کرنے کی بھی نہایت ضرورت

مقام پر ساتوین رجب سنہ ۹۳۲ھ کو بڑی لڑائی
ہوی اور اس اول جنگ پانی پت مین ابراہیم
نے سلطنت اور جان دونون نذر کین اور اسطرح
خاندان لودھی کا خاتمہ ہوا۔ ابراہیم شاہ اگرچہ
شجاع تھا لیکن فن سپہ گری سے بابر کی مانند
ماہر نہین تھا۔

طرز معاشرت عہد سادات سے زمانہ افغانون تک

لباس اور خوراک مین کوئی بہ نسبت سابق کے
بڑا تبدیل و تغیر نہین پیدا ہوا تھا لیکن ایک نئی بات
اہل ایران کے میل وجول کی بدولت یہہ پیدا ہوگئی
تھی کہ معزز مردون کی زیادتی خصوصیت اور اظہار
غم والم کی علامت کیواسطے چندروزہ سیاہ
لباس ماتمی پہنا جاتا تھا۔ اگرچہ اسلام مین اسطرح
کا اظہار غم جائز نہین ہے۔ یہہ ماتمی سیاہ لباس
اہل ایران کی قدیم رسم ہے اور رسم کو اسلام
سے کچھ تعلق نہین۔

اور ہنود اپنے بزرگ مردہ کے ماتم مین اپنے کل
بالون کا بھدرہ کراتے تھے اور گنیش پوران سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رسم اہل ہند مین اسی زمانہ کی

ہوی پس اس عہد سے یہہ
زبان مدارس کی ارکان تعلیم
مین شامل ہوگئین۔ تاریخ
کالیر مین ہے کہ سلاطین ٹیوڈر
کے چار بادشاہون کے عہد مین
تو طبقہ اوسط کی انگریزی زبان
انگلستان مین تحریرًا اور تقریرًا
جاری رہی لیکن ملکہ الزبتہ کے
زمانہ مین انگریزی جدید پیدا ہوی
جو جب سے اب تک برابر مستعمل ہے۔

علم تاریخ۔ تواریخ سے معلوم
ہوتا ہے کہ اس زمانہ سے انگلستان
کی تاریخ نے دوسرا رنگ قبول کیا
یعنی جو کہ اس ملک کے مورخون
کی عادت خوشامد یا خوف سے
خلاف واقع تواریخ نگاری کی تھی
وہ کم ہوی اور وہ مبالغہ جو غلو کے
مرتبہ کا تھا وہ بھی کچھ موقوف ہوا۔
پس اسی عہد کو مورخ انگلستان
کی حقیقی تاریخ کا زمانہ قرار
دیتے ہین۔

ایجاد ہے کیونکہ اسسے پہلے پوتھیون مین اس رسم کا ذکر نہین پایا جاتا - اور ہندؤن کا ماتمی لباس سفید ہوتا تھا خصوصًا سرسے پھینٹہ (دوپٹہ) ضرور سفید ہوتا تھا - اور تیرہ [۱۳] دن تک کریا کرم کرنے کو مردہ کی موکت (نجات) کا باعث خیال کرتے تھے -

اسلحہ - تاریخ مبارک شاہی سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ مبارک شاہ کے عہد مین توپ اور بندوق آلات حرب وضرب اپنے اپنے موقع پر بخوبی تمام کام دیتے تھے اور میدان جنگ مین جنگ کا عمدہ حربہ خیال کئے جاتے تھے - اور آلات مذکور ر ۵ آتش فشان کی بدولت جنگ مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگیا تھا اور دن بدن انقلاب پیدا ہوتا جاتا تھا اگرچہ توپ اور بندوق کا فیر بہ نسبت اس زمانہ حال کے دیر مین ہوتا تھا -

معزز قیدی - زمانہ افغانون مین معزول شدہ بادشاہون کو بہت عزت سے رکھا جاتا تھا - اور اُنکے خرچ روزمرہ کے موافق اُنکی تنخواہ خزانہ شاہی سے مقرر ہوتی تھی - اور اُنکے حوایج ضروری کو بخوبی تمام انجام دیا جاتا تھا سوائے نظر بندی کے اور کچھ اُنکو تکلیف نہین ہوتی تھی -

چوگان بازی - کل ولایت ہند مین اس زمانہ تک

اشاعت علوم - علم کی دولت جو خانقاہون مین مدت سے مدفون ومخزون تھی وہ چھاپہ کی بدولت ہر گھر مین داخل ہوئی اور آدمی خود بخود پڑھنے اور غور و فکر کرنے لگے - اور سلاطین ٹیوڈر کے عہد مین علم ادب اور پراٹسٹنٹ مذہب اور فن تجارت نے انگلستان مین ترقی آغاز کی

جہاز - آئینہ فرنگ مین مرقوم ہے کہ ہنری ہفتم کے عہد ۱۵۰۰ع؁ مین انگلستان مین جہاز تیار ہوے ورنہ اس سے پہلے یہان کے آدمی جہاز غیر ممالک سے کرایہ پر لاکر استعمال کرتے تھے -

ترقی فنون تجارت - وقائع نگار انگلستان مین ہے کہ فن جہاز رانی اور جغرافیہ اور تجارت نے بھی بہت جلد ترقی پائی ہنری ہفتم نے انگلستان کے جہازون کی بنیاد ڈالی لہذا وہی اُس ملک کی عالمگیر تجارت کا بانی ہوا تھوڑی ہی مدت مین انگریزی جہاز ہر دریا مین

چوگان بازی یعنی گھوڑون پر سوار ہوکر گیند بلا خوب
کھیلا جاتا تھا اور امرا اور وزرا اور بادشاہ بھی اس
کھیل کو بہت پسند کرتے تھے اور آپ خوب
کھیلتے تھے۔

معافی محصول۔ بادشاہ سکندر شاہ ولد
سلطان بہلول لودھی نے جو غلہ پر زکوٰۃ (محصول)
مقرر تھی رعایا کو بالکل معاف کردی۔

پرورش غربا۔ اس عہد مین ہر ایک سال مین
دوبارہ فقیرون اور محتاجون کو اسم وار لکھوا کر
ہر شخص کے خرچ کے موافق ششماہی روپیہ خزانہ
سے دیا جاتا تھا اور جاڑے کے موسم مین غریبون
اور مسکینون کو چڑاول دیجاتی تھی اور سدابرت
اور لنگرخانے ہر قوم کے غریب لوگون اور مساکین
کے واسطے تیار ہوئے۔

رفاہ عام کے کام۔ اور سرا اور مدارس اور معابد
بنا ہوئے۔

عام تعلیم علوم۔ اور مدرسون مین بلا قید قوم
اور مذہب کے عام تعلیم علوم وفنون جاری تھی۔
اور ہر شخص امیر اور غریب فضل وکمال کی تحصیل
مین مشغول تھا۔

ہنود مین فارسی تحریر۔ اور ہندؤن مین فارسی خط کی

روان ہوگئے اور ملکہ میری کے عہد
مین خلیج آرچ آنجل کی راہ دریافت
ہوئی جسسے ملک روس سے تجارت
شروع ہوئی مگر ملکہ الزبتھ کے
وقت مین تجارت کو نہایت تقویت
وترقی ہوئی چنانچہ اون۔ سیسہ
اور ٹین مدت سے انگلستان سے
دیگر ممالک یورپ مین جاتا تھا مگر
چھوٹے چھوٹے جہازون مین بھیجا
جاتا تھا لیکن الزبتھ نے ان چیزون
کی تجارت کے واسطے بڑے بڑے
جہاز بنوائے اور سوداگرون کو
ترغیب دی کہ اپنے جہازون کو
درست کرین اور اوسی ملکہ نے
۱۶۰۰ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کو
فرمان عنایت کیا جسکے سبب سے
انگریزون کی سلطنت کی بنیاد
ہندوستان مین قایم ہوئی۔

فن سحر وغیرہ۔ تاریخ مذکور مین مسطور
ہے کہ بادشاہ ہنری ہشتم کے زمانہ مین
انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم مین

نوشت وخواند کی رسم اس عہد سے جاری ہوئی -

ڈاک - اور شاہی ڈاک لشکر شاہی مین خواہ دور ہو خواہ نزدیک ہر روز دن مین دو مرتبہ صبح اور ظہر کے وقت بلا ہرج موصول ہو کر تقسیم ہوتی تھی -

روزنامچہ وایجاد نرخ نامہ - اور روزانہ روزنامچہ واقعات ممالک کا اور نرخ نامہ اجناس کا حضور سلطانی مین پیش ہونے کا رواج ہوا -

توحید کی پابندی مین یہانتک تاکید تھی کہ جو چھڑیان سید سالار مسعود غازی کی جہلا اور اہل شرک اور اہل بدعت ہر سال اُنکی قبر پر لیجاتے تھے وہ ایک لخت سب موقوف کردی گئین تھین -

عمارت - اہل اسلام کی عمارات بہت وسیع ہوتی تھین اور اُنکا درمیانی صحن نہایت وسعت اور نسبت کے ساتھ ہوتا تھا اور اُنکی چھتون کا پٹاؤ زیادہ بلند ہوتا تھا اور ہوا کے منفذ بکثرت ہوتے تھے اور اُنکی محرابین سابق سے زیادہ گول ہوتی تھین لیکن قدرے نوکیلی چنانچہ دہلی کی اُس عہد کی عمارتین امر مذکور کو ظاہر کرتی ہین - اور اہل اسلام کی مسجدون پر گنبد ہوتے تھے لیکن چار چار ستون پر ایک ایک گنبد ہوتا تھا

مبتلا تھے یعنی فن سحر - علم نجوم - اور علم کیمیا - جہلا کا یہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتین علوم و فنون کی ظاہر ہوتی ہین اور تازہ صنعتین ایجاد ہوتی ہین وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی ہین چنانچہ انگلستان مین روجر بیکن حکیم اور جرمنی مین فاسٹ حکیم جہلا کے زعم باطل مین بندہ شیطان تھے اور سحر کا اعتقاد اُنکے ذہن ناقص مین ایسا راسخ تھا کہ صدہا ضعیف اور ناتوان بڑھیون کو بخیال جادوگری مار ڈالا اور جسقدر عورت کبیر السن اور ضعیف الجثہ اور لاغر و ناتوان ہوتی تھی اوسیقدر اعتقاد تام و یقین واثق ہوتا تھا کہ یہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اُسکی طرف منسوب کرتے تھے چنانچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضائع ہوجاتا تھا تو یہی یقین ہوتا تھا - کہ کسی ساحرہ نے اسے مار ڈالا - وہ اگر آندھی آتی

ڈاک

روزنامچہ و ایجاد نرخ نامہ

توحید

عمارت

جسطرح احمدآباد کی جامع مسجد مین ہنوز موجود ہین۔ اور نقش و نگار سے بھی عمارت آراستہ و پیراستہ کی جاتی تھین۔ اور یہہ لوگ بڑے گنبدون کے بنانے سے ناواقف نہین تھے چنانچہ غیاث الدین تغلق کے مقبرہ پر بڑا بلند اور عمدہ گنبد قایم ہے۔

آبادی ملک۔ اور ملک اس زمانہ مین خوب سرسبز اور شاداب تھا اور رعیت نہایت خوشحال اور دولت و مال سے مالامال تھی چنانچہ نکالو ڈی کانٹی سنہ ۱۴۲۰ء مین اپنے سفرنامہ مین اپنا آنکھون دیکھا گجرات کا حال لکھتا ہے اُسکا بیان ہے میگنا کے ساحل ایسے شہرون سے آباد ہین جو پھلے پھولے باغون کے بیچ مین واقع ہوے ہین اور دیگر شہرون کو چاندی سونے سے لبریز اور اقسام جواہرات سے بھرپور بیان کرتا ہے۔ اور سنہ ۱۴۴۲ء مین عبدالرزاق امیر تیمور کے پوتے کا سفیر ہند مین جن مقامون پر ہو کر گذرا اُنکی آبادی و شادابی کا اپنے سفرنامہ مین بڑا مداح ہے خاصکر دکن مین شہر بیجانگر کا بیان ایسے آب و تاب سے کیا کہ دھوم دہام اسکی اُس بیان کی ٹیپ ٹاپ سے زیادہ ہے جو الف لیلہ مین شہزادہ احمد کے قصہ مین پائی جاتی

تھی تو دہقان مارے ڈر کے کانپنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ جادوگرنیان جھاڑو کے تنکون پر سوار ہو کر آدھی رات کو نکلی ہین۔ یہہ اعتقاد لوگون کو اس صدی کے ابتدا تک رہا اور ابتک بعض دور دور کے ضلعون کے اہل دیہ مین باقی ہے۔ نجومیون کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ سے چلا آتا تھا۔ اور اُنہین یہ دعوی تھا کہ ہم غیب کی بات ستارہ دیکھکر بتلا دیتے ہین اور بڑے ذیمرتبہ اور دانا لوگ اُنکی طرف رجوع کرتے تھے اس سبب سے وہ بڑے معزز اور مالدار تھے چنانچہ اکثر الفاظ انگریزی کے مشتق منہ سے ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر وہ علم نجوم کے مصطلحات سے تھے مگر اب اُنکے معنی اور ہو گئے ہین۔ علم نجوم کا ہمجنس علم کیمیا تھا اور اس علم کا موضوع حجر فلسفی اور اکسیر الحیات تھا حجر فلسفی ایک شے موہوم تھی جیسے سفہا کے گمان مین

ہے - اور سیاح کانٹی نے بیجانگر کی چوڑائی کے پہلاؤ کا محیط ساٹھ میل بیان کیا ہے - اور دیگر مورخون نے گنگا اور جمنا کے کنارون کے شہرون کو ایسا آباد اور شاد آب اور مال سے مالا مال بیان کیا ہے کہ جسپر مبالغہ کا شبہہ ہوسکتا ہے خصوصًا دہلی - قنوج بنارس وغیرہ پر -

اور تواریخ امریکہ مصنفہ روبرٹسن مین مرقوم ہے کہ جب واسکوڈی گاما ۲۲ مئی ۱۴۹۸ع کو کالیکٹ مین جو ملیبار پر واقع ہے پہونچا اور اس بڑے شائستہ ملک کی دولت آبادی - زراعت - کارخانجات اور فنون دستکاری کا حال اوسکی نسبت بہت زیادہ بہتر پایا جو اوس زمانہ مین فرنگیون کو معلوم تھا - تواریخ مذکور مین مرقوم ہے کہ وہان شائستگی کے آثار نمودار اور علم کا چرچا اور مذہب اسلام کا رواج پایا اور تجارت بھی وہان جاری تھی -

امورات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان اہل اسلام کے عہد مین قبل آنے اہل یورپ کے علوم فنون مین فرنگستان سے لایق اور شائستگی و سرسبزی و شادآبی مین یورپ سے خالی تھا لیکن جب سے فرنگیون کا سبز قدم ہند مین آنا شروع ہوا

ادنی فلزات مقلوب الماہیۃ ہوکر طلای خالص ہوجاتے تھے اور اکسیر الحیات ایک عرق تھا جسکے پینے سے آدمی کو حیات ابدی اور حسن جاویدانی حاصل ہوتا تھا غرض ان اشیاء موہومہ کی بے سود جستجو مین ہزارہا آدمی کی اوقات اور روپیہ ضائع ہوتا تھا اور جان ہلاک ہوتی تھی لیکن خاک فائدہ نہوتا تھا مگر اب ہمین ان علوم سے فائدہ ہوا چنانچہ فن سحر سے بہت سی ادویہ و نباتات کا علم حاصل ہوا جو علم طب اور فنون لطیفہ مین بہت بکار آمد ہین اور علم نجوم و کیمیا کے مسائل باطلہ سے فن ہیئت اور علم کیمیای حقیقی کے مسائل جدید مستنبط ہوی مگر ان علوم سے بہت بڑا فایدہ یہہ ہے کہ یہہ خالق ارض وسما کی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ کے شاہد ہین اور برہان ظاہر ہین -

عجیب مسئلہ - ایک مدت سے قلب ماہیت کا

واسکوڈی گاما ۱۴۹۸ع

ہندوستان اہل اسلام کے عہد مین

علوم و فنون اہل یورپ

ہند کی ترقی کا قدم پیچھے ہٹا اور یوروپ کی ترقی کا قدم آگے بڑہا۔

خاندان مغلیہ۔ فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر شاہ سنہ ۱۵۲۶ع سے سنہ ۱۵۳۰ع تک

سلطان بابر امیر تیمور کا پرپوتا تھا بارہ برس کی عمر مین اپنے باپ کیطرف سے بوجہ ہوشیاری ملک اندجان کا ناظم ہوا۔ اور بعد انتقال اپنے باپ کے باتفاق امرا تخت خلافت پر جلوس فرمایا بادشاہون کے سلسلہ مین شاہ بابر جیسا کمیاب ہے اتنی لڑائیان لڑا ہے کہ اسکی فتوح کا شمار شکستون سے کہین زیادہ ہے اور اندازہ اسکی شکستون کا فتوح سے فراوان ہے کبھی وہ شہنشاہ عالیجاہ ہوجاتا تھا اور کبھی تن تنہا رہجاتا تھا۔ گاہے ممالک کا بادشاہ بنجاتا تھا اور گاہے جھونپڑا تک اوسکے پاس نہین رہتا تھا۔ اور واقعات بابری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکبار سمرقند کو دوسو چالیس آدمیون سے اسطرح فتح کیا کہ آدھی رات کو فصیل سے گذر کر شہر مین داخل ہوگیا اور دفعتہً فتح کا شور مچادیا سمرقند کا بادشاہ باوجود کثرت فوج کے اپنی دارالحکومت چھوڑ کر بھاگ گیا

مسئلہ جسکے یہہ معنی ہین کہ جو اشخاص عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہین اونہین یہہ حقیقتاً نہ مجازاً سمجھنا چاہیے کہ وہ روٹی نہین کھاتے اور نہ شراب پیتے ہین بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذاللہ) نفس الامر مین مقلوب الماہیت ہوکر حضرت مسیح کا گوشت اور خون ہوجاتے ہین۔ تمام یورپ بلکہ تمام عیسائیون مین خواہ وہ یورپ مین ہون یا ایشیا مین یا افریقا مین ہون پھیلا ہوا تھا خصوصًا انگلستان مین مسئلہ قلب الماہیت کے بارہ مین یہہ قانون نافذ تھا کہ جو شخص قلب ماہیت حق نجانے یا اوسکا انکار کرے وہ شخص قتل کیا جائے چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد مین قلب ماہیت کے حق نجاننے والے بہت لوگ قتل کئے گئے۔ اس عہد کی تواریخ مین یہہ واقعات مفصل مذکور ہین۔

چند روز بعد سمرقند مع اپنی مضافات کے
بابر کے قبضہ سے نکل گیا اور اسیطرح وہ اپنے
موروثی شہر سمرقند پر تین بار قابض ہوا اور
تین ہی بار نکالا گیا - پھر اُسنے کابل پر حملہ
کیا اور اُسکو اپنے قبضہ مین لاکر قندہار کو
بھی فتح کرلیا - پھر اُسکی عالی ہمت ہندوستان
کیطرف متوجہ ہوئی چنانچہ بارہ ہزار سوار سے
جیسا کہ تزک بابری مین مرقوم ہے حملہ کیا -
اور پانی پت کے میدان مین ابراہیم شاہ کے
ایک لاکھ سوار اور ہزار ہاتھی کی بھیڑ کو
تھوڑی دیر کی جنگ مین پراگندہ کردیا
اور اس حالت مین ابراہیم نے دشمن کی فوج
کے قلب پر حملہ کرکے اپنی جان دی اور
بابر نے ۱۵۲۶ع مین تخت دہلی پر جلوس
فرمایا اور شاہزادہ محمد ہمایون نے روانہ ہوکر
آگرہ پر قبضہ کیا - اور وہ الماس (ہیرا کوہ نور)
جو آج تاج انگلستان کا زینت بخش ہے
اور جسکا وزن آٹھ مثقال اور قیمت مین
اُسکے جوہری عاجز ہین یا اُسکی قیمت جوتہ کا
زور ہے - نذر لیا - اور پھر شاہزادہ ہمایون
پورب کی جانب روانہ ہوا اور جونپور کو فتح کیا

سانگ تماشے - اہل تواریخ
کا بیان ہے کہ ایام ولادت حضرت
مسیح (کرسمس) مین عجیب و غریب
تماشے ہوتے تھے اور تمام کو اجازت
عام تھی اور طرح طرح کے بیہودہ
سانگ بناتے تھے لکھا ہے کہ امیر سے
فقیر تک سب لوگ رنگ برنگ کے
کپڑے پہنکر اور بھیس بدلکر نکلتے تھے
اور جن لوگون کو بھیس بدلنے کا
سامان میسر نہین آتا تھا وہ منھ
پر کالک لگا لیتے تھے - اور ہر ضلع
مین ایک شخص کو بادشاہ بناتے
تھے اور اوسکے ساتھ بہت سے
شہدے نیلے پیلے کپڑے پہنے
اور اوپر رنگ برنگ کے فیتے
لگے غل کرتے اور نقارے بجاتے
گھومتے پھرتے تھے اور بعض اوقات
عین نماز کے وقت گرجون کے
اندر گھس جاتے تھے - یہ سانگ
والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے
جنپر بکری اور ہرن اور سانڈ کی

۱۵۲۷ء مین سانگا رانا میواڑ اور راجہ مانڈو اڑ
اور جے پور اور راجا چندیری وغیرہ سنے دولاکھ
فوج کی جمعیت سے محمود کو ہمراہ لیکر جو شاہ متوفی
کا بھائی تھا سلطان بابر شاہ کو نرغہ مین فتح پور
سیکری کے مقام پر کر لیا اُسوقت بابر کے پاس
بیس ہزار سوار سے زیادہ فوج نہ تھی اور امراء
بابر بھی کچھ جنگ سے بددل تھے اور اسپر یہہ
مزید ہوا کہ محمد شریف منجم نے نجوم کے قاعدہ
سے کہا کہ مریخ مغرب کی طرف ہے جو اسطرف
سے جنگ کریگا وہ مغلوب ہوگا اسوجہ سے اور بھی
سپاہ خوف زدہ ہوگئی لیکن بابر ایسا شجاع
تھا کہ اُسنے ذرا خوف نہین کیا اور سپاہ کو شاہنامہ
کے مضمون بہادرانہ کے اشعار سنا کر بہادر بنا دیا
اور شراب سے قطعاً اجتناب کرنے کی منت مانی
پھر تو فوج جان دینے پر آمادہ ہوگئی اور بابر کی حوصلہ
بڑھا ئی علاوہ اسکی بابر کو بندوقچیون اور توپخانہ پر پورا بھروسا تھا چنانچہ بروقت
مقابلہ کے توپخانہ آگے نکالا گیا اور اُسکی پشت پر بندوقچی کئے
اور توپون کی طرفون مین سوار تھے جب مخالف کی
فوج نے یمین اور یسار سے یورش کی تو بابر
توپخانہ کی مدد سے اُنکو ہٹاتا رہا جسوقت بابر نے
دیکھا کہ غنیم کی فوج اب تھک گئی اُسوقت منتخب فوج

شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانورون
کی کھال پھنتے تھے جنسے اُنکی قطع
وحشیون کی سی ہوجاتی تھی۔ نہری
ہشتم کے اہل دربار بڑی تزک و
احتشام سے سانگ بنتے تھے۔ بڑے
دن کے سواے مئی ڈی کی عید مین
بھی سانگ بنتے تھے۔ عید مذکور
مین یہہ دستور تھا کہ آدھی رات کے
بعد درخت کی سبز ٹھنیان توڑتے
تھے اور ایک شخص کو بادشاہ اور
ایک کو بادشاہزادی بناتے تھے
اور جھنڈا کھڑا کرتے تھے اور اوسپر
ہار پھول پھنا کے اُسکے گرد ناچتے
تھے۔ اور بہت طرح کے ناچ تماشے
ہوتے تھے اور عجیب و غریب نقلین
بنتی تھین اور ایک نیلی گھوڑی ناچ
کے جلسہ مین ضرور ہوتی تھی جسکی یہہ
صورت ہے کہ لکڑی کے گھوڑی
پر چوڑی چکلی اور بہت لمبی جھول
ڈالتے تھے جو زمین تک لٹکتی تھی
اور اُسکے اندر ایک آدمی چھپا

لیکر دشمن پر دھاوا کیا اور میدان جنگ سے بھگا دیا
اور بہت سردار اور راجپوت بندوق سے مارے
گئے اور محمد شریف منجم کو بعد عتاب کے ایک لاکھ
روپیہ انعام دیکر ممالک محروسہ سے نکلوا دیا اور
۱۵۲۸ء مین چندیری کو فتح کیا اور وہان کی مساجد
کو جو مشرکون نے ناپاک کر رکھا تھا پاک کیا ۱۵۲۹ء
مین صوبہ بہار اور بنگالہ کو تسخیر کیا اور بابر ۱۵۳۰ء
مین بیمار ہوکر راہی ملک عدم ہوا - اور اُسکی لاش
کو حسب وصیت کابل مین لیجاکر دفن کیا اور اُسکی
یادگار مین ایک خوشنما مقبرہ جہانگیر نے تعمیر کرا دیا -
یہہ بادشاہ نہایت سادہ اور راست باز تھا اور
تہور مین اپنا نظیر آپ ہی تھا اور سپہ سالاری مین
بڑا کامل تھا اور علم موسیقی اور فن شاعری مین
اوستاد بے بدل تھا اور سخی و صاف دل تھا
چند بار اپنے جانی دشمنون پر اُس نے رحم کیا
اور زمین کے میل و کوس کی جریب سے پیمائش
ہند مین بابر نے ایجاد فرمائی - جریب چالیس گز
کی مقرر کی اور گز نو مشت مستوی الخلقت کا قرار دیا
بابر صاحب تصنیف تھا دو دیوان ترکی و فارسی اور
واقعات بابری ترکی مین جسکا ترجمہ فارسی ترک
بابری ہے اُسکی تصنیف ہین بابر ایک سلطنت عظیم

رہا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح
ترا رہے بہر تا پھرتا تھا (یہہ تمام
سانگ ہنود کی ہولی اور دسہرہ
کے سانگون کے مشابہ ہین -

شکار - سلاطین ٹیوڈر کے وقت
مین انگلستان کے آدمی ہرن وغیرہ
کے شکار کو بہت دوست رکھتے
تھے یہانتک کہ عورتین بھی
شکار کی شوقین تھین چنانچہ
ملکہ الزبتھ بڑھاپے مین بھی
ایک دن کے بعد ہمیشہ شکار
کھیلتی تھی - اور باز وغیرہ کے
شکار کی رسم کو بندوق کا رواج
کم کرتا جاتا تھا -

تماشہ - امیرون کو یہہ تماشہ
مرغوب تھا کہ ریچھ اور مینڈھون
کو باندھکر شکاری کتون سے
تڑوائین پھڑوائین چنانچہ
ملکہ میری جب اپنی بہن کی ملاقات کو
مقام ہیٹ فیلڈ مین گئی تو بڑی
دھوم دھام سے یہہ ریچھ کا

اپنے فرزندون کے واسطے جسکی حد وسط ایشیا مین دریائے آمو سے لیکر بنگالہ مین گنگا کے ڈلٹا کے دامن تک تھی چھوڑ گیا۔

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ

۹۳۷ھ ۱۵۳۰ء مین ہمایون اپنے باپ کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا۔ اور اُسنے اپنی سخاوت سے اپنے بھائی میرزا کامران کو۔ کابل۔ قندہار۔ پنجاب۔ اور دریائے سندھ کے نواح کا ملک عطا کیا۔ اور میرزا ہندال کو میوات کا ملک عنایت کیا۔ اور میرزا عسکری کو صوبہ سنبل دیا ۹۳۸ھ ۱۵۳۱ء مین راجہ کالنجر سے خراج لیا اور بنگالہ کے فتنہ کو خود جاکر فرو کیا اور آگرہ مین آکر ایک جشن کیا جسمین بارہ ہزار آدمی کو حسب حیثیت انعام دیا ۹۴۱ھ ۱۵۳۴ء مین بہادر شاہ والی گجرات نے مخالفت کی۔ ایک مدت سے گجرات کی سلطنت خود مختار ہوگئی تھی لہذا اس نے فراری باغیون کو بھی پناہ دی اسواسطے ہمایون نے اسپر حملہ کیا اور اسکا ملک چھین لیا اور اثنائے جنگ مین چنپانیر کے قلعہ پر جہان چند ہزار فوج تھی اور بہادر شاہ کا خزانہ رکھا ہوا تھا فولادی میخین گاڑ کر صرف تین سو آدمیون کے ساتھ چڑھ گیا اور قلعہ کو فتح کرکے

تماشا ہوا۔ اور جب ملکہ الزبتھ نے سفیر ڈینمارک سے مقام گرینیچ مین ملاقات کی تو اسیطرح کا تماشا کروایا ان مکروہ تماشون مین عورتین بھی نہایت رغبت سے شریک ہوتی تھین لکھا ہے کہ اس قسم کے لہو ولعب مین ملکہ الزبتھ کے آخر زمانہ تک اتوار کو بھی کہ نصاری کا یوم العید ہے لوگ مشغول ہوتے رہے۔

نیزہ بازی اس زمانہ کی نیزہ بازی یہہ تھی کہ کاٹ کے نیزے اور ڈھال لیکر لوگ کشتیون پر سیڑھے بچھا کر بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی دوسری کشتی کے برابر تیزی سے لیجاتے تھے تو ہر شخص چاہتا تھا کہ اپنے حریف کو نیزہ مار کر پانی مین گرا دے۔

نیزہ بازی

کھیل تواریخ مین لکھا ہے کہ کھیلون مین سے تختہ نرد اور کابتین کہ یہہ کمبخت ہر زمانہ مین لوگون کو غارت کرتے ہین جاری تھے اور چوسر اور طاش بھی کھیلے جاتے تھے۔ دیہاتی کھیلون مین

جنگ کا خاتمہ کیا اور خزانہ پر قبضہ کر لیا اور ڈھالون
سے خزانہ تقسیم کیا۔ اور وہان سے ہمایون محمود آباد
ہوتا ہوا احمد آباد پہونچا اور احمد آباد میرزا
عسکری کو تفویض کر کے برہان پور کی طرف متوجہ
ہوا جو کہ فاروقی خاندان کے تصرف مین تھا۔ اس
اسکو زیر و زبر کر کے آگرہ آ گیا لیکن بہادر شاہ چند
روز بعد پھر گجرات پر قابض ہو گیا۔ اور [illegible]
مین ہمایون شیرخان کی جو سوری خاندان کا تھا
اور بہار و بنگالہ پر متصرف ہو گیا تھا گوشمالی کے
واسطے روانہ ہوا اور اول قلعہ چنار گڑھ کو محاصرہ
کر کے فتح کیا اور سنہ ۱۵۳۹ع مین شہر گور (لکھنوتی) کہ
دار الملک بنگالہ کا تھا فتح کیا اور جنت آباد نام رکھا
لیکن برسات شروع ہونے کی وجہ سے بنگالہ
مین کچھ مطلب برآری نہوی۔ ادھر میرزا ہندال
کے سر مین بادشاہی کی ہوس آئی اور آگرہ آکر علم
مخالفت بلند کیا۔ ہمایون نے اس حالت مین آگرہ
آنا مناسب جانا۔ اور میرزا کامران بھی ہمایون سے
مخالف ہو کر دہلی کی تسخیر کے واسطے لاہور سے روانہ
ہوا۔ جب شیرخان حاکم بنگالہ نے دیکھا کہ بادشاہ کے
گھر مین خود نزاع ہے قلعہ رہتاس سے نکلکر دریا کے
جوسا پر سد راہ ہوا۔ اور اول مصالحہ کر کے دوسرے دن

تیر اندازی اور پیدل دوڑنا تھا۔

ایجاد طاش

ایجاد طاش ۔ طاش کی ایجاد
کا سبب یون بیان کیا گیا ہے کہ چارلس
ششم شاہ فرانس کا جی بہلنے کو
اختراع کیا کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔

گیند بازی

گیند بازی چند طرح پر تھی ایک
ڈنڈون سے گیند سے کھیلتے تھے
لکھا ہے کہ یہی آجکل کے کرکٹ
کی اصل ہے۔ دوسرے گیند پر
موگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی
حلقہ کے اندر سے نکل جاتی تھی
تیسرے ایک شفاف میز پر کچھ
چپٹی گیند سیسہ وغیرہ کی رکھی
جاتی تھی اور اُس میز کے سرے سے
چار انچھ کے فاصلہ پر ایک لکیر
کھینچدیتے تھے تو کھیلنے والے کا
یہہ کمال تھا کہ گیند کو اسطرح سے
لڑھکائے کہ اُس لکیر پار نکل جائے
مگر میز کے نیچے نہ گرے۔

ناچ گانے کا ناجائز شغل کہ
جسمین غیر مرد اور اجنبی عورت سینہ سے

ہمایون کی فوج پر غفلت مین چھاپا مارکر تتر بتر کردیا۔
ہمایون کو صرف اتنا موقع ملا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر
دریا مین کود پڑا اور نظام سقے نے آدھے دن کی
بادشاہی کے وعدہ پر بادشاہ کو ڈوبنے سے بچایا
اسطرح وہ یکہ و تنہا آگرہ پہونچا اور نظام سے جو
وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا کہتے ہین کہ نظام نے اپنی
قوم کو نیمروز کی بادشاہت مین مستغنی کردیا۔ جب
ہمایون کے بھائیون نے دیکھا کہ آپس کے نفاق
سے مفت ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا شیرخان کے
مقابلے کے واسطے ہمایون کے حامی اور مددگار
ہوئے لیکن دلی محبت نہونے کے باعث کامران
وغیرہ لاہور کو روانہ ہوے۔ ۱۵۴۰ء ۹۴۷ھ مین پھر فوج
قنوج کے پاس ہمایون نے شیرخان پر چڑھائی کی
مگر فوج کی بے دلی کے سبب شکست کھائی اور
ناچار ہو کر دارالخلافت کو چھوڑ دیا اور میرزا کامران
کے پاس لاہور کو روانہ ہوا مگر کامران خود کابل کو
چلا گیا۔ اسواسطے ہمایون نے سندھ کی راہ لی اور
وہان ایک مدت پریشان و سرگردان پھرتا رہا آخر
جیسلمیر کی راہ سے مالدیو راجہ اجمیر کے پاس گیا اور
اعانت چاہی راجہ نے ظاہر مین اقبال کیا اور باطن
مین ہمایون کی فریب سے قید کی فکر کی مگر سابق کے

سینہ ملا کر اور کمر مین ہاتھ ڈالکر
جسطرح آجکل رواج ہے ناچتے
گاتے تھے اور تمام اپنے اور پرائے
حتی کہ عورت کا شوہر تک دیکھتا
تھا اور دم نہین مارتا تھا جاری تھا
(لیکن آجکل رات مین زیادہ ہوتا ہے
اور اُس عہد مین دن مین ہوتا تھا)

گھڑدوڑ مین انعام دینے کا
دستور تھا۔ ہار جیت کی بازی نہین
بدیجاتی تھی۔ جیسے آجکل بدیجاتی ہے

قانون پرورش فقرا۔ اس تمام
عہد مین ایک قاعدہ عمدہ یہہ نکلا خواہ
اوسپر عمل در آمد ہوا یا نہوا کہ ملکہ الزبتہ
کے جلوس کے پانچوین سال فقرا اور
مساکین کی پرورش کے واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا

علامت خوشی۔ تواریخ مین
مذکور ہے کہ خوشی کے ایام مین گھنٹے
بجتے تھے اور آگ روشن کیجاتی تھی

فروخت مراتب۔ اس عہد
مین اولیا اور اتقیا کے مراتب
فروخت ہوتے تھے اور پوپ لوگ

گھڑدوڑ
قانون پرورش فقرا
علامت خوشی
فروخت مراتب اولیا و اتقیا

ایک غمخوار نے ہمایون کو اس بھید سے آگاہ کر دیا
ہمایون آدھی رات کو امرکوٹ کیطرف روانہ ہوا۔
اور اثنائے راہ مین سخت پانی کی تکلیف اوٹھائی ۔
ہمایون کی سواری کے گھوڑے نے بھی رفتار سے
جواب دیا تو ایک سپاہی نے اپنی والدہ کی سواری
کا گھوڑا ہمایون کو دیا۔ ہمایون اس بھاگ دوڑ مین
اپنے لشکر سے مع بیس آدمیون کے جدا ہو گیا اور
جب صبح ہوئی تو راجہ کے ایک گروہ نے آگھیرا ہمایون
نے شجاعت کو کام فرمایا اور نعرہ تکبیر مار کر ایسا حملہ
کیا کہ مخالف کا گروہ تتر بتر ہوگیا ہمایون نے فتحیاب
ہوکر کوچ کیا لیکن راہ مین تین دن رات پانی کی کمیابی
کی مصیبت اوٹھائی اور چند ہمراہیون کے ساتھ سخت
مصائب جھیل کر امرکوٹ جو سندھ کے قریب ہے
پہونچا اور یہان سنہ ۱۵۴۲ء (۹۴۹ھ) مین اسکا بیٹا اکبر پیدا ہوا۔
اور سن مذکور مین جب ہمایون قندھار کو جاتا تھا اسکا
وفادار سپہ سالار بیرم خان آملا۔ جب ہمایون خراسان
کی جانب روانہ ہوا تو اسکے معصوم بچے اکبر کو اسکا
بھائی پکڑ کر قندھار لیگیا۔ سنہ ۱۵۴۴ء مین ہمایون فارس
پہونچا اور ایک سال اصفہان مین رہا۔ شاہ طہماسپ
حسینی والئی ایران نے ہمایون کی شاہانہ خاطر
و تواضع کی اور بارہ ہزار سوار اسکی مدد کو دئے جنکی

اور اونکے نائب کاغذ پر تحریر کرکے مراتب
مذکورہ کو فروخت کرتے تھے اور ان
کاغذون کو کل یورپ کے مالدار لوگ
اپنا روپیہ بیدریغ دیکر اپنی خوش
عقیدگی سے خریدلیتے تھے ۔

گرجون مین مورت۔ اس زمانہ
تک گرجون مین مورتین اور صورتین بھی
رکھی جاتی تھین لیکن اڈورڈ کے
وقت مین کرینمر اسقف نے اس بدعت
کو دور کیا اور مورتون اور صورتون کو توڑا

یورپ مین اخبار۔ سنہ ۱۵۳۶ء مین یورپ
مین شہر ونس مین اخبار ایجاد ہوا اور
اسکی ابتدا یون ہوی کہ جب اہل ونس
ترکون سے مشغول پیکار تھے تو انھون
نے ایک چھوٹا سا اخبار چھاپا اور جو کہ
وہ ایک چھوٹے سے سکہ کو بکتا تھا جسکا
نام گزیٹا تھا لہذا اسکا نام گزٹ ہو گیا
اور سنہ ۱۵۸۸ء مین انگلستان مین جاری ہوا

بیع غلامان۔ اتبک تو اپنی ہی
ممالک کے لوگ غلام شدہ بازارون
مین فروخت ہوتے تھے لیکن سنہ ۱۵۶۲ء سے

کمک سے ہمایون نے قندھار اور کابل اپنا موروثی ملک دوبارہ فتح کیا۔ کہتے ہین کہ دوسری جنگ کابل مین کامران نے اپنے بھتیجے اکبر کو تو بچگانہ بادشاہی کے مقابل قلعہ کے کنگرہ سے باندھکر لٹکا دیا تاکہ ہمایون محاصرہ سے باز آئے باوجود اس دردناک اور رحم انگیز حال دیکھنے کے بادشاہ اپنے عزم پر مستقل رہا اور قلعہ کو فتح کیا اور اکبر کو چھاتی سے لگایا اور اپنے تئین از سر نو بادشاہ بنایا اور نو برس تک ہمایون اس شہر مین فرمان روا رہا اور سنہ ۱۵۴۷ع مین ہمایون سے بھی کچھ میل ملاپ ہوگیا اور چھ برس کے زمانہ مین کل ملک موروثی کو فتح کر لیا ہندال سے ہمایون خوش رہا اور عسکری کو مکہ روانہ کر دیا لیکن کامران جو مدام دغا بازی کرتا رہتا تھا پھر باغی ہوگیا اور سنہ ۱۵۵۳ع مین شکست کھا کر مقید ہوا ہمایون نے اسکو نابینا کرا دیا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا۔ ان جھگڑون سے فارغ ہوکر ہمایون نے سنہ ۱۵۵۵ع مین ہند کی سلطنت حاصل کرنے مین توجہ فرمائی

خاندان افغان سوری سنہ ۱۵۴۰ع سے سنہ ۱۵۵۵ع تک

جب شیر خان ہمایون کو قنوج کے مقام پر شکست دیکر فارغ ہوا تو اس نے اپنے تئین شیر شاہ کا خطاب دیکر اپنے نام کا سنہ ۱۵۴۱ع مین خطبہ و سکہ

حبشی غلامون کی بھی بیع و شرا انگلستان مین شروع ہوی۔

باب

عہد سلاطین اسٹوارٹ سنہ ۱۶۰۳ع سے سنہ ۱۷۱۴ع تک کل ۱۱۱ سال

شاہ جیمس اول سنہ ۱۶۰۳ع جلوس سنہ ۱۶۲۵ع وفات

سنہ ۱۶۰۳ع مین جیمس اول اورنگ آرای انگلستان ہوا۔ اور مذہب اسقفی (کلیسای انگلستان) کا پیرو۔ اسپر اہل کیتھولک نے بادشاہ اور پارلیمنٹ کو بارود سے اڑا دینے کا سامان کیا لیکن راز ندا کھلگیا پس انکے اسباب لوٹ لیے اور جو مقابل ہوئے انکے ٹکڑے اڑا دیے اور رومن کیتھولک حفاظت قانونی سے محروم کیے گئے

جیمس اول کے زمانہ مین مسٹر ملڈنہال سفر ہند سے انگلنڈ واپس آیا اور فرمان بادشاہ ہند کا پہونچایا

جاری کیا پھر قلعہ رائے سین جو مالوے مین ہے
فتح کیا اسکے بعد شیر شاہ مارواڑ کے راجہ
مالدیو سے لڑا اور قلعہ چتور کو مسخر کیا اور ۹۵۲ھ
کے اندر جب کالنجر کے قلعہ پر جو بندیل کھنڈ مین
ہے لڑرہا تھا اپنی طرف کی بارود سے جلکر
راہی ملک عدم ہوا۔ اُسکا مقبرہ سہسرام مین
ہے۔ اس بادشاہ نے رفاہ عام کے بہت کام
کئے اس نے آگرہ سے منڈو تک اور بنگالہ سے
دریای سندھ تک جو تین ہزار میل کا فاصلہ
رکھتا ہے سڑک بنوائی اور ہر سڑک کے دونو
طرف میوہ دار درخت لگوائے تاکہ مسافر میوہ
کھائین اور سایہ مین جائین اور ہر منزل پر ایک
ایک سرائے پختہ بنوائی جس مین ہر مسافر کو بادشاہ
کی جانب سے کھانا ملتا تھا خواہ ہندو ہو یا مسلمان
اور ڈیڑھ ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک ایک کوا
تعمیر کرایا۔ اور گھوڑے کی ڈاک مقرر کی کہ روزانہ
خبر سندھ اور بنگالہ کی اُسکے پاس پہونچتی تھی اُسکے
زمانہ مین ایسا انتظام رہا کہ مسافر اپنے اسباب
کو راہ مین ہر جگہ رکھکر بے کھٹکا سو جاتا تھا اور بڑھیا
سونا چاندی اچھالتی چلی جاتی تھی اور کوئی
اس سے تعرض نہین کرتا تھا۔

شاہ بہت خوش ہوا اور ملکہ نے اہالی
کو خلعت دیا اور کمپنی کو ارشاد فرمایا
کہ روانہ ہند ہو۔ کمپنی حسب الحکم
کپتان ہاکنز کی سرداری مین عازم
ہند ہو کر سورت کے بندر مین وارد
ہوئے۔ اور وہان سے مسٹر طامس
شاہ انگلینڈ کی جانب سے سفیر ہو کر
خط اور تحفہ جہانگیر کے حضور مین لیگیا
بادشاہ کا نامہ مع تحفون کے حضور
جہانگیری مین گذرانکر عرض کیا کہ
بادشاہ سلامت صوبہ گجرات کو حکم
صادر فرماوین کہ ایک قطعہ زمین کا
مکان کے لیے کمپنی کے قیام کے
واسطے سورت کے بندر مین دینا
فوراً فرمان لازم الاذعان صوبہ دار
سورت کو صادر ہوا کہ جس جگہ مسٹر
طامس زمین پسند کرے اُنکی مزاحمت
نکیجاوے لہذا ۱۶۱۲ع مین دار العمارت
کمپنی کی سورت مین بنی بعد ازان
بیع و شرا شروع ہوی جیمس نے دیلی
مصنف تاریخ العالم کو ۱۶۱۸ع مین

سلیم شاہ

شیر شاہ کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا سلیم شاہ تخت
نشین ہوا اور ملک کی بہبودی مین کوشش کی۔
اور دہلی مین ایک قلعہ پختہ بنوایا اور بنگالہ سی سندھ
تک شیر شاہ کی سرائون کے درمیان ایک ایک سرائے
بنوائی جس مین کھانا بادشاہ کیطرف سے ہر مذہب کے
مسافر کو مفت ملتا تھا اُس نے نو برس سلطنت
کی اور سلیم شاہ کے بعد سلیم شاہ کے لڑکے کو قتل
کر کے شیر شاہ کا بھتیجا محمد عادل شاہ بادشاہ بنگیا۔
اور ہیمون بقال کو اپنا وزیر بنایا ایسے افعال سی لوگ
اُس سی متنفر ہو گئے اور بغاوت کا گرم بازار ہوا۔
اور سلطنت کے حصے ہو گئے آگرہ اور دہلی پر سکندر شاہ
متصرف ہو گیا۔ اس سوئے نظم کے حالات جب ہمایون
کو معلوم ہوئے تو اُس نے ۱۵۵۵ع مطابق ۹۶۲ھ مین پندرہ ہزار
سوار لیکر ہند کی تسخیر کا قصد کیا۔ اول تاتار خان
کو بیرم خان ہمایون کے سپہ سالار نے شکست دی
اور ہمایون لاہور پر قابض ہو گیا۔ پھر اسی ہزار (۸۰۰۰۰)
سوار سے سکندر شاہ نوشہرہ کے مقام پر سد راہ
ہوا جسکے مقابلے مین اکبر بن ہمایون نے جو صرف
تیرھوین سال مین تھا خوب داد مردانگی دی جسکو
دیکھکر فوج نے جانفشانی کی اور افغانون کو شکست دی

شاہ اسپانیہ کے خوش کرنے کے
واسطے بیگناہ قتل کیا۔ زمانہ گذشتہ سے
دو بڑے ظلم چلے آتے تھے پارلیمنٹ نے
پیش کیے ایک ظلم یہہ کہ غلہ وغیرہ بادشاہ
کے واسطے ضبط کر لیا جاتا تھا دوسرا
ستم یہہ کہ بادشاہ حق تجارت بیچ ڈالتا
تھا پس چند اشخاص مین تجارت منحصر
تھی۔ حصول زر کی دیگر طرز بھی
بادشاہ نے نکالی تھی شدید جرمانے
کیئے جاتے تھے اور امارت کی خطاب
علانیہ فروخت ہوتے تھے۔ ایک نیا
درجہ امارت **بیرنٹ** کا تھا جسکے
دس ہزار (۱۰۰۰۰) قیمت مقرر کی تھی۔ پارلیمنٹ
اور بادشاہ مین ولیعہدی کی نسبت
کی بابت مناقشہ ہوا پس بادشاہ نے
پارلیمنٹ برخاست کر دیا ۱۶۲۵ع مین
شاہ **جیمس** نے انتقال کیا **جیمس**
بات کا ضدی ندمون کا تابع اپنے علم
پر نازان تھا شکار و مرغ بازی اور
مینخواری وغیرہ لہو و لعب مین مصروف تھا
لیکن اسکو تصنیف کتب کا بھی شوق تھا

اور سکندر شاہ ہمالیہ کی طرف بھاگ گیا پس ہمایون
نے دہلی و آگرہ فتح کر لیا - اور تیرہ برس کے بعد دوبارہ
تخت دہلی پر جلوس کیا اور ۹۶۳ھ سنہ ۱۵۵۶ء مین ہمایون کتب خانہ
کی چھت پر چڑھا اور اوترتے وقت آذان کی آواز سنکر
تعظیماً زینے پر بیٹھ گیا جب عصا ٹیک کر اوٹھا سنگ مرمر
کے صاف زینے سے عصا پھسل گیا اور سلطان غلطان
و پیچان نیچے آرہا اور چند روز بیمار رہ کر جان بحق
تسلیم ہوا - یہہ بادشاہ بڑا شجاع اور ہر دل عزیز اور
فاضل اور رحم دل اور علم نجوم مین کامل تھا اُسنے
سات دیوانخانے سات سیارون کے نام پر بنوائے تھے
چنانچہ سپہ سالار اور فوج کے سردار خانہ مریخ مین بلائے
جاتے تھے اور مفتی و قاضی خانہ عطارد مین اور
قاصد شاعر اور مسافر خانہ قمر مین طلب ہوتے تھے
اور سازندہ اور راگ ناچ والے خانہ زہرا مین باقی
علی ہذا القیاس - اس بادشاہ کی سخاوت اور بیجا
نرمی اُسکی مصیبتون کا باعث ہوئی اُسکا عجیب
مقبرہ دہلی مین جمنا کنارے ہے -

جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون
بادشاہ سنہ ۱۵۵۶ء سے سنہ ۱۶۰۵ء تک

۹۶۳ھ سنہ ۱۵۵۶ء مین ہمایون کی وفات کے بعد تیرہ برس کی

انگلستان مین سنہ ۱۶۱۴ء مین مقیاس
الحرارت اور خوردبین جاری ہوا
اور سنہ ۱۶۲۸ء مین یہہ معلوم ہوا کہ خون
سب جسم مین جاری رہتا ہے (حکما
اہل اسلام اور ہند سابق سے جانتے تھے)
سنہ ۱۶۱۸ء سے سنہ ۱۶۴۸ء تک بسبب جنگ
تیس سالہ کے اقلیم یورپ مین تلاطم
عظیم برپا رہا اور ہندوستان مین
نہایت چین چان و امن و امان تھا -

شاہ چارلس اول سنہ ۱۶۲۵ء
جلوس سنہ ۱۶۴۹ء قتل

سنہ ۱۶۲۵ء مین چارلس تخت نشین
ہوا - اور پارلیمنٹ کو اس وجہ سے
برخاست کیا کہ اُس نے امیر بکنگھم
پر تہمت لگائی تھی - پھر ٹکس بجبر لیا
اور خزانہ کا روپیہ زبردستی جاری
کیا - اور اقتدار روپیہ کے واسطے
گھرون پر پہرا بٹھا دیا پھر جب پارلیمنٹ
منعقد کیا اور اقرار حلفی بدین مضمون
کہ بغیر استرضائے پارلیمنٹ شاہ کوئی

عہد کے اکبر جیسے بادشاہ کے جلوس سے ہند کے تخت
نے زینت پائی - اور خان بابا کے لقب سے بیرم خان
نائب سلطنت مقرر ہوا - بیرم خان سوائے بیباکی
کے نہایت خیرخواہ اور وفادار تھا اور فن سپہ گری میں
یکتائے زمانہ تھا چند روز کے بعد ہیمون بقال کثیر فوج لیکر
مع ہاتھی اور توپوں کے آگرہ اور دہلی پر قابض
ہوکر پانی پت کے نواح میں لشکر شاہی سے دوچار
ہوا اور مغلوب ہوکر اسیر ہوگیا - بیرم خان نے
ہیمون کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا - اور چند روز
کے بعد سکندر شاہ نے بھی اکبر کی اطاعت
قبول کرلی نائب سلطنت بیرم خان کا انتظام پختہ
تھا لہذا سلطنت کا کام عمدہ طرح انصرام پاتا رہا مگر
جب بیرم خان نے اتالیقی کے سبب نخوت شعاری
اختیار کی تو امرا اس سے برگشتہ ہوگئے اور بادشاہ
کو عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینے پر آمادہ کیا چنانچہ
۱۵۶۰ء میں اس نے ایسا ہی کیا - اس معزول
شدہ نائب السلطنت نے پس وپیش کے بعد بغاوت
اختیار کی لیکن جلد شکست کھاکر بادشاہ سے ملتجی عفو
قصورات کا ہوا - اکبر نے اُسکے قصوروں کو معاف
فرمایا اور بادشاہی جلو اُسکے لینے کو روانہ کیا بعدہٗ
بیرم خان باجازت شاہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوا لیکن گجرات میں

ٹیکس مقرر نہیں کرسکتا اور بدون
تحقیقات کسیکو مقید نہیں رکھ سکتا
اور گھروں پر پہرا نہیں بٹھا سکتا
لیکن بادشاہ نے چار لاکھ روپیہ
وصول کر بیس ہی دن میں نقض
حلف کیا - اور جب پارلیمنٹ کی ممبر
چہ چڑھے تو اُنکو جیلخانہ بھجوا دیا
اور گیارہ برس پارلیمنٹ بند رہا -
اہل انگلستان بلا میں مبتلا تھے -
جبراً ٹیکس و جرمانہ دیتے تھے اور
ہاتھ پاؤں کٹنے کا عذاب سہتے تھے
اور اس ظلم کی وجہ سے اکثر اشراف
انگلستان چھوڑ کر امریکا میں جا بسے
۱۶۳۸ء میں اہل اسکاٹ لنڈ بادشاہ
سے ایسے منحرف ہوئے کہ اُسکے دم
آخر تک مطیع نہیں ہوئے - ۱۶۴۱ء
میں غرقہ کیتھولک نے چالیس ہزار
پراٹسٹنٹ جلکر تہ تیغ کئے - اب پارلیمنٹ
اور بادشاہ میں جنگ ہوئی - بادشاہ
کے پاس توپ و میگزین و روپیہ کم تھا
اور پارلیمنٹ کی فوج ناتجربہ کار [illegible]

پھونچکر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکے باپکو اُس نے
لڑائی مین قتل کیا تھا مقتول ہوا اور درجہ شہادت
پایا اور اب اکبر بنفس نفیس تنہا سلطنت کے کاروبار
مین بڑے عدل و داد کے ساتھ مصروف ہوا۔
اور تمام ابواب جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولون وغیرہ
کے واسطے عمدہ آئین معین فرمائے۔ اور اول اُسنے
اپنے نافرمان سردارون کو فرمان بردار بنایا سنہ ۱۵۶۱ع
مین مالوہ فتح کیا اور واپسی مین نرور کے قریب
شیر ڑیان کو مقابل ہوکر تلوار سے قتل کیا۔ پھر اُسنے
راجپوتانہ کے راجاؤن کو مطیع کیا اور سنہ ۱۵۶۲ع مین
جب بادشاہ اجمیر کو جاتا تھا سانبر کے مقام پر راجہ
جے پور نے اپنی بیٹی بادشاہ کے حبالہ نکاح مین دی
اور راجہ مذکور کا بیٹا بھگوانداس امیر الامرا صوبہ پنجاب
کا ناظم (گورنر) مقرر ہوا سنہ ۱۵۶۲ع مین آگرہ کا قلعہ
سنگ سرخ کا بنوانا شروع کیا جو چار برس مین
اتمام کو پھونچا اور سنہ ۱۵۶۶ع مین بادشاہ قنوج و
بنارس جونپور ہوکر بنگالہ گیا وہان کے متمردون کو
سزا دیکر آگرہ واپس آیا اور سنہ ۱۵۶۷ع مین جب بادشاہ
نے مالوے سے گاگرون ہوکر چتور کا قصد کیا تو رانا
سانگا کا بیٹا اودے سنگہ فرار ہوا مگر اُسکی فوج سے
خونریز لڑائی ہوئی جب بادشاہی سپاہ نے قلعہ چتور پر

پارلیمنٹ فتحمند ہوا۔ اور شاہ چارلس
سنہ ۱۶۴۹ع مین تبر سے قتل کیا گیا۔
چارلس خود سر اور مطلق العنان
تھا اور مکر و زور مین یکتا وہ فن
مصوری مین مذاق رکھتا تھا۔ اس
عہد مین مقیاس الہوا اور قہوا کا
رواج انگلستان مین ہوا اور
ڈاک کا طریقہ پڑا (ہند مین اہل اسلام
کی بدولت بہت پہلے سے رواج تھا)

سلطنت جمہوری

سنہ ۱۶۴۹ع سے سنہ ۱۶۶۰ع تک

کرومول مدار المہام سلطنت

سنہ ۱۶۵۳ع مین سلطنت جمہوری ہوگئی
اور **کرومول** مدار المہام سلطنت
جمہوری کا ہوا۔ اور تین امیر ندیم شاہ
مقتول **چارلس** کے قتل کئے گئے
کرومول نو ہزار فوج لیکر
آیرلنڈ کو گیا اور شہر و قصبات کو
ایسا تہ تیغ کیا کہ ملک کو بے چراغ کردیا
اور کیتھولک پر ایسا خوف طاری ہوا کہ

سرنگ کے ذریعہ سے دو برجون پر صدمہ پہونچایا تو راجپوتون نے جوہر کیا اور شاہ فتحیاب ہوا۔ اور پھر رانا اودی سنگھ مطیع ہوگیا۔ اور ۱۵۶۸ع مین رانا پرتاب سنگھ اودھو سنگ کے بیٹے نے اودی پور کی ریاست کی بنیاد ڈالی اور جب سے چتور کے رانا اودے پور کے رانا کہلانے لگے ۱۵۶۹ع مین کلیان مل راجا بیکانیر نے اپنی بیٹی اکبر کو بیاہ دی اور اُس سے ۱۵۶۹ع مین شہزادہ سلیم جو جہانگیر کے لقب سے مشہور ہوا پیدا ہوا۔ اور اُسکے شکرانہ مین بادشاہ نے تمام قیدیون کو رہا کیا اور خود اجمیر تک پاپیادہ گیا اور اسطرح اپنی نذر کو پورا کیا ۱۵۷۱ع مین سیکری کے مقام پر ایک شہر کی بنا ڈالی جسکو دارالخلافت بنانا منظور تھا اور سن مذکور مین گجرات فتح ہونے کی وجہ سے اُسکا نام فتح پور رکھا۔ ایک بار گجراتی ہزار سوارون کو بنفس نفیس بادشاہ نے ڈیڑھ سو سوارون سے شکست دی اور ۱۵۷۶ع مین اڑیسہ وغیرہ پر قبضہ کیا اور اس مہم کا حاجی جان تو ڈرمل وزیر تھا ۱۵۸۱ع مین بادشاہ اجمیر سے دہلی آکر کابل کو روانہ ہوا اور سن مذکور مین مغرب کی طرف سے دمدار تارہ نمایان ہوا ۱۵۸۱ع مین اکبر پھر کابل گیا اور محمد حکیم میرزا کے

باوجود وسعت زمین کے اُنکو چھپنے کی جگہ نہین ملتی تھی پھر **کروموِل** لندن مین آیا اور سابق کے پارلیمنٹ کو موقوف کر دوسرا پارلیمنٹ کہ جسکا نام جرم فروشان تھا مقرر کیا۔ اب وہ تخت سلطنت پر شاہانہ لباس پہنکر بیٹھا اور روپیہ دینے کے بارہ مین پارلیمنٹ سے مناقشہ ہوا **کروموِل** نے پارلیمنٹ کو خفا ہوکر برخاست کردیا **کروموِل** صاحب ہمت اور مستقل مزاج تھا مگر امرا اُسکو نوخیز سمجھکر بہت ذلیل وخوار جانتے تھے **کروموِل** نے ۱۶۵۸ع مین بعارضہ تپ انتقال کیا اور اُسکے بعد اُسکا بیٹا رچارڈ منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا لیکن اُسنے پانچ مہینے مین استعفا دیدیا۔

شاہ چارلس دوم بن چارلس اول

۱۶۳۰ع تولد ۱۶۸۵ع سلطنت و وفات

آغاز ۱۶۶۰ع مین چارلس دوم بادشاہ مشتہر کیا گیا۔ اور پھر سلطنت شخصی ہوگئی

فتنہ کو سرنگوں کیا اور واپسی مین دریاے اٹک کے
کنارہ سنگ و گچ کا ایک قلعہ بنواکر اُسکا نام
اٹک رکھا۔ ۱۵۸۳ء مین شہر الہ آباد آباد کیا اور
سنگ سرخ کا قلعہ مابین گنگا و جمنا تعمیر کرایا جسکی
فصیلین بصد عظمت و شان سربلند نظر آتی
ہین اور جسکے دونون دریا قدم بوس ہین۔
اور ۱۵۸۶ء مین راجہ بھگوانداس کی بیٹی کی
شادی شاہزادہ سلیم کے ساتھ جشن عظیم سے
ہوی اور ۱۵۸۹ء مین شہزادہ مذکور کا بیاہ
راجہ راے سنگھ کی دختر سے ہوا۔ اور راجاؤن
کو بڑے بڑے عہدے دیئے اسطرح اکبر نے ہندوؤن
کو اپنا ہواخواہ بنایا۔ انہین ایام مین کشمیر تسخیر
ہوا اور وہان کے راجہ کو دربار دہلی کے امیرون
کے زمرہ مین داخل کیا اور ۱۵۹۲ء مین سندھ
فتح ہوا اور وہان کا والی ٹھٹھہ کا حاکم مقرر ہوا
اور اکبر کی ایسے حکمت کا یہہ نتیجہ ہوتا تھا کہ
ہر شخص اُسکا طرفدار اور جان نثار ہو جاتا تھا۔
پس اکبر کے طرز حکومت نے جسم اور دل دونون
پر فتح پائی تھی (اور انگریزی گورنمنٹ ہنوز جسمون
پر فتحمند ہوی ہے نہ دلون پر) ۱۵۹۴ء مین اہل
فارس سے قندھار لیلیا اور ۱۵۹۶ء مین صوبہ برار

اور اُسنے یہہ منسوخ کیا کہ زمیندار
ہنگام جنگ بادشاہ کی جانب سے
لڑین۔ اور جو لوگ شاہ چارلس اول
کے قتل مین شریک تھے اونھین تہ
تیغ کیا اور نواب ارگائل کو بیگناہ
قتل کیا باوجود کہ اُسنے چارلس دوم
کے سر پر تاج رکھکر بادشاہ بنایا تھا
(گویا یہہ محسن کش تھا) اور کرومول
وغیرہ کی لاشون کو قبر سے نکلواکر
درخت پر لٹکا دیا (یہہ مردمی کے خلاف
کیا) یہہ بادشاہ مسلک اسقفی پر
ایسا شدید قایم تھا کہ دیگر اہل مذاہب
اشد عذاب مین مبتلا تھے اُس عہد
کے پہلے پارلیمنٹ نے بادشاہ کو ایک
کروڑ بیس لاکھ روپیہ کا محصول
معاف کردیا مگر فضول خرچی اور
آوارگی کی وجہ سے مدام مفلس
رہتا تھا اور اخذ روپیہ کے لیئے
ذلیل حرکتین کرتا تھا چنانچہ شاہزادی
پرتگال سے اسلیئے شادی کی کہ
پانچ لاکھ روپیہ نقد اور دو قلعہ

خانخانان کی تفویض ہوا - اور دکن کے لڑائی جھگڑون کا یون فیصلہ ہوا کہ سنہ ۱۶۰۲ع مین شاہزادہ دانیال کا بیاہ عادل شاہ کی بیٹی سے کیا گیا اور آسیر و برہان پور اور احمد نگر شہزادہ کو عطا ہوا اور اکبر دکن سے آگرہ واپس آیا اور سن مذکور مین شہزادہ سلیم نے جو بعد تخت نشینی کے جہانگیر مشہور ہوا بغاوت اختیار کی لیکن اکبر نے بغاوت کا انسداد کیا اور اُسکو بنگالہ اور اڑیسہ کا صوبہ دار ہزاری مقرر کردیا اور سنہ ۱۶۰۴ع مین شہزادہ دانیال نے افراط شراب سے بیمار ہوکر وفات پائی - اکبر نے ہمایون سے وراثت مین ایک مختصر سی سلطنت پائی تھی جسمین پنجاب اور آگرہ دہلی کے اردگرد کے اضلاع داخل تھے لیکن اکبر نے اُسکو وہ ترقی دی کہ شمال کی جانب کابل کشمیر قندھار سے لیکر جنوب مین احمد نگر تک اور مشرق مین اڑیسہ تک پھیل گئی - اکبر نے کل قلمرو کو اٹھارہ صوبون پر تقسیم کیا اور ہر صوبہ پر ایک نائب السلطنت مقرر کیا اور اُسکو تین صیغون کے پورے اختیار دئے ایک صیغہ نظامت جسمین سررشتہ پولس بھی داخل تھا - صیغہ مذکور کے متعلق عدالتین دیوانی اور فوجداری کے دادخواہون کی دادرسی کے واسطے مقرر تھین جنکا اعلی افسر میر عدل ہوتا تھا

افریقہ مین اور شہر بمبئی ہندوستان مین ملا - اور شہر ڈنکرک شاہ فرانس کے ہاتھ مفت بیچدیا سنہ ۱۶۶۵ع سے جنگ ہالند کا آغاز ہوا - اور سنہ ۱۶۶۶ع مین فوج ہالند نے فوج انگلستان کو بڑی شکست دی سنہ ۱۶۶۵ع کی گرمی مین اہل لندن پر ایسی بلا وبا نازل ہوئی کہ جسنے گھر کے گھر خالی ہوگئے اور لندن کے بازارون مین بسبب نہونے آدمیون کی گھاس جم آئی مبتلای وبا مکان بند کرکے دفع بلا کے لیئے اُسپر صلیب مسیحی کا نقش بنا لیتے تھے - ایک لاکھ سے زاید اُسمین آدمی مرے - پھر لندن مین آگ لگی جسمین کلیسائی سینٹ پال اور نواسی گرجے اور قریب ڈیڑہ ہزار کے مکانات جلے (گویا قہر خدا تھا) اب عیاشی اور حرامکاری نے انگلستان مین قدم رکھا چنانچہ بادشاہ خود اوباش تھا اور بدکار عورتون کا

اور اُسکے ماتحت قاضی ہر بڑے قصبہ مین معین رہتا تھا کوتوال کے ماتحت شہر کے تھانے چوکی اور مفصلات کے تھانے چوکی افسر مال کے ماتحت تھے۔ دوم صیغہ جنگی اور اُسکے انتظام کے لیئے بھی عمدہ عمدہ آئین بنائے اور سپہ سالارون کو بجائے جاگیر کے فوج کی نقد تنخواہ مقرر کردی جسکے سبب سرداروں کی بغاوت کا جھنڈا سرنگون ہوگیا اور سلطانی منصب ہندوٗن اور مسلمانون کو بلا امتیاز عطا ہونے لگا۔ سوم صیغہ مال جسمین اکبر نے زمین کی پیمایش ٹھیک ٹھیک کرائی اور ہر بیگہ کی پیداوار کی ٹھیک جانچ کی بعد ایک ثلث کل پیداوار کا زر نقد مطالبہ سرکاری قرار دیا اور ہر سال کی جمعبندی کی دقت دور کرنے کے واسطے دس برس کی میعاد پر بندوبست کر دیا۔ پس اکبر کے عہد مین خزانہ سرکاری مین بیالیس (۴۲) کرور روپیہ جمع ہوتا تھا۔ اور تاریخ ہنٹر مین مرقوم ہے کہ شمالی ہند سے اکبر کو بائیس (۲۲) کرور روپیہ سالانہ سے زیادہ حاصل ہوتا تھا اور سرکار انگریزی کو شمالی ہند سے صرف بارہ کرور روپیہ سنہ ۱۸۸۲ء مین حاصل ہوا پس یہ ثمرہ خوبی نیت اور پیداوار کا ہے ورنہ سرکار انگریزی کل پیداوار کا فی صدی پچپن (۵۵) روپیہ لیتی ہے اور سرکار اکبری فی صدی تینتیس (۳۳) روپیہ لیتی تھی۔ اور اکبر نے تحصیل مالگذاری کے مصارف کی تخفیف اور

وہ رسوخ تھا کہ امور سیاست مین دخیل تھین اور ممبران پارلیمنٹ ایسے ایماندار تھے کہ اپنی رائے فروخت کرتے تھے اور اُس زمانہ کی مثنویان کہ جنکے مطابق عورتین اب شبینہ بنتی ہین اسقدر پُر فحش ہین کہ انکی پڑھنے سے کراہت آتی ہے۔ سنہ ۱۶۶۲ء مین بلوہ ہوا۔ اور مسلک اسقفی کے نہ ماننے والون سے جرمانے لیے اور اہل پریس بٹیرین کو قتل کیا اور اکثرون کو یہ سزا دی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موزے چڑھا کر لوہے کی میخین ٹھوک دیتے تھے حتیٰ کہ گوشت و استخوان سرمہ ہوکر پارہ خون بنجاتے تھے (اس ظلم کا کیا ٹھکانا ہے) جو کہ چارلس لالچی تھا اور بذریعہ ایک عورت خوبصورت کے لوئی شاہ فرانس سے بیس لاکھ روپیہ سالانہ پاتا تھا سنہ ۱۶۷۰ء کے معاہدہ مین لوئی نے شاہ چارلس سے اقرار کرالیا کہ بہ مذہب کیتھولک ہے شاہ چارلس ایسا بدمعاملہ تھا کہ ایک بار ایک کرور

محصولون کے مساوی کرنے کے آئین اجرا کرائے
جسکی وزیرمال راجہ ٹوڈرمل نے تعمیل و تکمیل خوش
اسلوبی سے کی اور وزیرخزانہ ابوالفضل نے آئین
اکبری مین ہر صوبہ اور ہر سررشتہ اور سلطنت کے
ہر امر کی تفصیل نہایت شرح وبسط سے بیان کی
اکبر کے اوضاع ابوالفضل کے اکبرنامہ سے یون
معلوم ہوتے ہین کہ بادشاہ ہر شخص کی دلجوئی
مین سعی کرتا ہے اور باوجود کثرت امور کے اُسکو
اضطراب نہین ہوتا مدام علم دوست اور رضامندی
خدا کا پابند ہے اور باوجود قدرت کے اُسکو غصہ
نہین آتا کسی مذہب کی توہین کا روادار نہین
ہوتا ہر امر مین سجدہ شکر خداے واحد بجالاتا ہے
اپنے افعال واحوال کا نگران رہتا ہے - علاوہ
اوقات عبادت کے صبح وشام اور آدھی رات
اور دوپہر کو اپنے معبود حقیقی کے دھیان گیان مین
دل کو رجوع کرتا ہے - خواہش نفسانی کا طالب نہین
رفاہ عام پر نظر رکھتا ہے - آٹھ پہر مین ایک مرتبہ
کھانا کھاتا ہے چار گھنٹے سے زاید نہین سوتا باقی
اوقات ضروری امور مین صرف کرتا ہے - اور حق
یہ ہے کہ اُسکے دربار اور اوقات روزمرہ کے
دلچسپ حالات کی جو اکبرنامہ اور آئین اکبری مین

تیس لاکھ روپیہ تاجرون سے
دس روپیہ سیکڑے کے سود پر
قرض لیا اور ضمانت مین محصول
ملک لکھدیا بعدہٗ کہلا بھیجا کہ اصل
روپیہ تمکو نہین ملیگا لہذا تاجرون
نے دادوستد بند کردی اور تجارت
چند روز تک موقوف - لیکن **چارلس**
خوش ہوا کہ مفت کا روپیہ تماش بینی
مین اڑانے کے لیئے ہاتھ لگا - پھر
ایک پادری کی جھوٹی مخبری پر اہل
کیتھولک کا خون پانی کیطرح
بہایا گیا - پادری مذکور کے دیکھا دیکھی
اور حلف دروغ نے صدہا کیتھولک
قتل کرائے اور امیر **اسٹیفرڈ** کو قتل
کرڈالا ۱۶۷۹ء مین **چارلس دوم**
کے دوسرے پارلیمنٹ نے قانون
ہیباس کورپس جاری کیا جسے
یہ ظلم رفع ہوا کہ زندی اور مرطوب
قیدخانون مین قیدی قید ہون (یہ
ایک ظلم عظیم تھا کہ بیچارے بیگناہ تک
پڑے گلا کرتے تھے) اب آٹھ ہزار کا

مفصل درج ہے اُسکی گنجایش یہہ مختصر نہین رکھتی
دیکھو تو اصل کتاب کیطرف رجوع کرو - اور نیز کتب
مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ چار سو پندرہ بڑے
منصبدارون کے اکیاون منصب دار ہندو تھے جنمین
ٹوڈرمل وزیر مال اور بھگوانداس ناظم پنجاب اور راجہ
مان سنگہ بنگالہ کا گورنر تھا انگریزی گورنمنٹ مین
ایک بھی ہندو یا ہندوستانی گورنر تو درکنار ایک
کمشنر بھی نہین - اور اکبر نے ستی ہونے اور صغر سنی
مین بیاہنے کے دستور کی ممانعت کی اور ہندو
بیواؤن کا نکاح ثانی قانوناً جایز ٹھرایا - اور اکبر نے
موافق دستور کے اپنے بڑے بیٹے سلیم کو جو جہانگیر
کے لقب سے بادشاہ ہوا - امرا کے روبرو اپنا جانشین
مقرر کیا اور سنہ ۱۶۰۵ع مطابق ۱۰۱۴ھ مین اکیاون برس حکمرانی
فرماکر جہان فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی اور
سکندرہ کے عالی شان مقبرہ مین مدفون ہوا
یہہ بادشاہ نہایت شجاع اور کریم النفس اور بحد ل
اور سنجیدہ اور پرہیزگار تھا - ریاضت اور شکار
کا شوقین تھا تیس چالیس میل ایک دن مین گھوم
آتا تھا - ہر کام کے انصرام مین نہایت سلیقہ شعار
تھا - کتاب نہایت دوست رکھتا تھا سنسکرت زبان
خوب سمجھتا تھا لیکن فیضی بادشاہ کا مشیر سنسکرت مین

لنکراسکاٹ لنڈ کے کسانون پر
متعین ہوا کہ لوٹو اور کسی پر رحم
نہ کھاؤ اور بلا منظوری کونسل سکاٹ
لنڈ سے کوی باہر نجاے - جب ظلم
حد سے گذرا تو بلوی ہوا - اور بعد فتح
بلوی کے اون بیگناہون پر وہ
جور و ستم ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا
اہل حرفہ کو کھیتون مین گولیان مارکر
گرادیا اور صحرائی جانورون کی طرح
انکو رکید کر مارا باوجودیکہ شاہ
چارلس کا ساتھ اونھون نے مصائب
شدیدہ مین دیا تھا - بعد ازین اسکاٹ
لنڈ مین ایک اور ظالم ناظم آیا اس
حاکم ظالم کا یہہ دستور تھا کہ کاروبار
سے فارغ ہوکر اپنا دل یون بہلاتا
تھا کہ مظلومون کو روبرو بلاکر کسی کی
ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھاتا اور
کسیکے پاؤن کا انگوٹھا پیچ سے دبواتا
اور انگلنڈ مین اہل پیوریٹن پر بھی
یہی جور و جفا تھا اور چارلس نے
امیر رسل اور سڈنی کو بیگناہ

عدیم النظیر تھا القصہ تاریخ عالم سے ظاہر ہے کہ اکبر جیسا بادشاہ روے زمین پر کم ہوا ہوگا اور ہند و انگلنڈ کی دنیا مین تو اپنا نظیر آپ ہی ہے اور اکبر نے اکیس اکتیس ۳۱ اچھے آئین عمدہ جاری فرمائے جنکا آئینہ آئین اکبری ہے اور جنکو شرح شیخ ابوالفضل وزیر اعظم نے اپنی تصنیفات مین بیان کیا ہے۔ اسکے توپخانہ مین ایک توپ سترہ نال کی تھی اور سترہ فیر ایک توپ کرتی تھی اور ایک پیچدار توپ مثل پرتیچ لودر کے تھی جسکی نال مین چند جوڑ تھے۔

شاہزادہ سلیم ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ سنہ ۱۶۰۵ع ۱۰۱۴ھ سے سنہ ۱۶۲۷ع ۱۰۳۶ھ تک

شہنشاہ اکبر کی وفات کے بعد اسکا عزیز بیٹا شاہزادہ سلیم سنہ ۱۶۰۵ع ۱۰۱۴ھ مین اورنگ سلطنت پر قلعہ اکبر آباد مین جلوس فرما ہوا اور جہانگیر اپنا خطاب اختیار کیا جہانگیر کا بڑا بیٹا خسرو جو راجہ بھگوانداس کا نواسہ اور راجہ مانسنگہ گورنر بنگالہ کا بھانجہ اور خان اعظم عزیزہ کا داماد تھا اپنے ماموں مان سنگہ کی مدد سے اپنے باپ کی تخت نشینی مین مزاحم ہوا لیکن مہربدری نے اول جرم کو

قتل کیا۔ یہہ بادشاہ ایک ہفتہ مین بیمار ہوکر مرگیا بعض کا قول ہے کہ زہر سے مرا۔ چارلس دوم دنی الطبع خبیث النفس مکار و بدکار اور فاجر تھا اسلیئے اسکو کیسکی عفت و عصمت کا کچھ پاس نہ تھا جو کہ وہ تماش بین تھا لہذا اوقات صحبت بد مین گذارتا تھا اور مدام خوش دل و شادمان رہتا تھا اور اکثر کیمیا کی نسخے بنایا کرتا تھا۔

شاہ جیمس دوم سنہ ۱۶۸۵ع سے سنہ ۱۶۸۸ع تک

سنہ ۱۶۸۵ع مین شاہ جیمس نے اپنے بھائی کے انتقال کے پندرہ منٹ بعد تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور شاہزادہ مونمتہ بعد جنگ کے گرفتار ہوکر آیا اور بادشاہ کے قدمون کو اشک ندامت سے تر کیا لیکن اسکی اشکباری و گریہ وزاری نے سنگین دل بادشاہ پر

خسرو کے معاف کیا مگر خسرو نے پھر بغاوت کی اور پنجاب مین شاہی فوج سے لڑا - اور شکست کھاکر جہلم کے کنارہ پر قید ہوا جہانگیر نے اُسکے حمایتون کو سزاے موت دی اور وہ اپنی سال وفات سنہ ۱۰۲۶ھ تک مقید رہا - جہانگیر نے تزک جہانگیری مین خود لکھا ہے کہ اول حکم مینے زنجیر عدل کا صادر کیا - اُسکے ذریعہ سے ہر داد خواہ شاہ کے حضور مین پہنچکر اپنے مقصد پر فائز ہوتا تھا وہ زنجیر چار من سونیکی تیس ۳۰ گز لمبی بنی تھی اور اُسکے ایک سرے مین ساٹھ گھنٹیان بندھوا کر قلعہ کے شاہ برج پر بندھوایا تھا اور دوسرا سرا قلعہ سے باہر دریا کنارہ ایک پتھر سے بندھوا دیا - اور دس حکم اور رفاہ عام کے جاری کیے ایک میر بحری اور باقی محصول جو جاگیرداران اور صوبہ کے افسرون نے اپنے نفع کے واسطے مقرر کر لیے تھے - دوم جن سڑکون پر ڈکیتی اور چوری کا خوف تھا اور وہ آبادی سے دور تھین ان موقعون پر سرائی اور مساجد اور کوئین بنوا دلے تا کہ وہان آبادی ہوجائے اور خوف دور - اور شراب و دیگر مسکرات کی بنانے اور فروخت کرنے کو منع فرما دیا تھا اور اسیطرح کے باقی حکم تھے - اور سنہ ۱۰۱۵ھ مین جہانگیر کابل کی

کچھ اثر نہین کیا اور اُسکو فوراً ٹاؤبل پر قتل کرا دیا - پھر ہمراہیان شاہزادہ پر بلا نازل ہوئی سرائے ٹائمٹن کی دروازہ پر شاہی حکم سے کرنیل پرسی گرک نے سکڑون کو پھانسی دیدی - اُسکے بعد اون کمبختون کے قتل پر ایسا ستمگر سفاک مامور کیا کہ ظالم کرنیل سے بھی کہین زیادہ تھا اس ظالم نے ونچسٹر مین ایک عدالت مقرر کی جسکا نام عدالت خونین مشہور ہے - اول اس عدالت کے اہل جوری نے دباؤ سے منصف اعلیٰ جفرنر کی ایک عورت کو جلا دینے کا حکم اس جرم مین دیا کہ اُسنے دو باغی بھوکون کو ہنگام فرار کھانا کھلایا - (واہ کیا عدالت اور اہل جوری تھی گویا میونسپل ہندوستان کے ممبر اور عدالت سشن ہندوستان کے اسیسر فی زمانہ اُنکا نمونہ ہین) لیس اپت کے تاریخ (ہاتھہ جوڑکر) جو حضور کی راے - جفرنر سفاک کے فتوی اسی سے کیا ان

سیر کو گیا اور وہان ایک باغ جہان آرا نام نزدیک
شہر آرا باغ بابر کے تیار کرایا۔ سنہ ۱۰۱۷ھ سنہ ۱۶۰۸ع مین لشکر
ہمراہ شاہزادہ پرویز اور میرزا عبدالرحیم خانخانان
کے ملک عنبر کے مقابلہ کو دکن روانہ کیا لیکن اسکا
کچھ عمدہ نتیجہ نہین ہوا تو جہانگیر نے خانخانان کو برہانپور
بلایا اور سنہ ۱۰۱۹ھ سنہ ۱۶۱۰ع مین اسکی جگہ خان جہان کو مقرر کیا
اور سنہ ۱۰۲۰ھ سنہ ۱۶۱۱ع مین جہانگیر نے شیر افگن خان کی بیوہ
مہر النسا خانم سے نکاح کیا جو بعد عقد کے نور محل
مشہور ہوئی پھر نور جہان کے لقب سے شہرۂ آفاق
ہوئی وہ ایک نہایت شریف طہران کے خاندان
کی لڑکی تھی جب اسکا باپ غیاث بیگ نان شبینہ
کا محتاج ہوکر ایران سے ہندوستان کو معہ زوجہ
اور دو بیٹون کے روانہ ہوا تو اثنائے راہ مین قندھار
کے قریب نور جہان پیدا ہوئی اور وہانسے چلکر
فتح پور مین اکبر کی ملازمت اختیار کی اور صاحب
سلیقہ و ذی علم ہونے کی وجہ سے دیوان بیوتات
(میر بخشی) کے عہدہ پر ممتاز ہوگیا اور نور جہان کو
تعلیم علوم دیکر نہایت قابل بنا دیا ——— اکبر کے عہد
مین جہانگیر اسکے حسن صورت اور جمال سیرت پر فریفتہ
ہوا۔ اسوقت دونون کا عنفوان شباب تھا اور
لڑکی کی نسبت شیر افگن خان اسم بامسمی سے ہو چکی تھی

بیگناہون کا خون بہا اور صدہا
کے اعضا قطع ہوئے اور ہزارہا قید
یا جلا وطن کئے گئے۔ ڈرمنڈ نے
لوہے کا پیچ ایجاد کیا کہ جب وہ
مجرمون کے انگوٹھے مین ٹھوک دیا
جاتا تھا تو کمال اذیت و الم کا باعث
ہوتا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد مین
اہل پروٹسٹنٹ نے بہت تکلیفین
جھیلین مثل تمام سلاطین اسٹوارٹ
کے جیمس کو ہوس خود سری اور
مطلق العنانی دامنگیر تھی سوائے
اسکے مذہب کیتھولک مین بڑا
غلو تھا اور یہی تعصب اسکی معزولی
کا باعث ہوا۔ اگرچہ اسمین پابندی
اوقات اور جفاکشی کے دو وصف
تھے لیکن اسنے ان دونون کو
ظلم و ستم کا ذریعہ گردانا تھا لہذا وہ
قابل توصیف نہین ہوسکتے ہین۔

شاہ ولیم و ملکہ میری دوم
سنہ ۱۶۸۸ع سے سنہ ۱۷۰۲ع تک

شاہ اکبر نے انصاف کو مدنظر رکھکر اور جہانگیر کی نظر سے علحدہ کرنے کی غرض سے نورجہان کا نکاح اُسکے پہلے منسوب سے کرکے اُسکو بردوان کا حاکم بناکر بنگالہ کو روانہ کیا۔ جب جہانگیر سریر آرائے اورنگ ہوا تو قطب الدین صوبہ دار بنگالہ سے اس بات کا خواہان ہوا کہ نورجہان کو اُسکا خاوند اپنی خوشی سے طلاق دیدے لیکن شیر افگن خان اسبات کو تمانا اسمین باہم نزاع ہوا۔ پس قطب الدین اور شیر افگن خان دونون مقتول ہوئے اور نورجہان ایوان شاہی مین داخل ہوئی اور عدت کی مدت عصمت سے پوری کی اور چند روز بعد نورجہان ملکہ ہندوستان بنگئی اور اُسکا باپ وزیر اعظم ہوا۔ اور اُسکے دونون بھائی ممتاز عہدون پر سرفراز ہوئے اونھون نے اپنے اختیارات کو عمدہ طور پر انجام دیا گو جہانگیر عیش وعشرت مین بسر کرتا تھا لیکن امور سلطنت کا انصرام عدل اور رحمدلی کے اصول پر ہوتا تھا۔ نورجہان اگرچہ قابو طلب بیشتر سے تھی مگر باپ کے مرتے ہی بادشاہ بنگئی اور مدار کرنے لگی اور سکہ مین اُسکا نام لکھا گیا اور

ان دونون کے مجموعہ مرکب کا نام بادشاہ ہے اس زمانہ مین قصر سلطنت مثل العباد ثلثہ کے تین ارکان پر قایم ہوا۔ ایک بادشاہ مرکب (عورت مرد سے) دوم امرا سوم عوام یعنی وکلاے رعایا سنہ ۱۶۹۱ع مین پہلے تو ولیم ارلنڈ پر بذریعہ مصالحہ قابض ہوا پھر دس لاکھ ایکڑ زمین اُسکے ضبط کرا اُسکے مالکون کو ملک سے نکالدیا۔ (واہ کیا خوب مصالحہ ہے) دوسرے شاہ ولیم نے یہہ بہت بڑا ظلم کیا کہ ایک بیگناہ قبیلہ گلنکو جو منجملہ قبایل اسکاٹ لنڈ تھا قتل کرادیا سنہ ۱۶۹۴ع مین ملکہ میری نے بعارضہ چیچک انتقال کیا اور اب ولیم تنہا بادشاہ رہگیا ولیم فرانس کی لڑائیون مین قرضہ قومی کا بے شمار قرضدار ہوگیا تھا اور اسی قرضہ کی بدولت محکمہ عوام نے سیاست ملک مین مداخلت حاصل کی۔ اور تین قانون پاس کرائے

جہانگیر او سیر محو تھا۔ سنہ ۱۰۲۴ھ ۱۶۱۵ء مین سفیر زینیل بیگ
شاہ عباس فرمان روائے والیئے ایران کی ہمراہ
خان عالم اور سر ٹامس رو انگلستان کے بادشاہ
جیمس اول کا آیا۔ اور ٹامس رو کی توسل سے اہل
انگلستان کی تجارت اہل ہندوستان کے ساتھ عہدہ
بنا پر قایم ہوگئی وہ لکھتا ہے کہ گو آگرہ دار الخلافت
ہے مگر لشکر شاہی کوچ کی حالت مین خود ایک دار الریاست
معلوم ہوتا ہے اور وہ یہان کے دربار کا تزک و احتشام
دیکھکر بڑا حیرت زدہ ہوا اور سنہ ۱۰۲۶ھ ۱۶۱۷ء مین جہانگیر
احمد آباد گجرات کی سیر کو گیا سنہ ۱۰۲۷ھ ۱۶۱۸ء مین شاہجہان
کے محمد اورنگ زیب عالمگیر بعد سلطان دارا شکوہ
اور سلطان شجاع کے متولد ہوا۔ سنہ ۱۰۲۸ھ ۱۶۱۹ء مین اکبر آباد
سے لاہور تک ہر کوس پر بلند منارہ اور دو دو کوس
پر ایک کنوان اور دو رویہ سڑک پر درخت میوہ دار
مسافرون کے لیئے شاہی حکم سے تیار ہوئے جنکی
سایہ مین لوگ چلتے تھے اور پھل کھاتے تھے اور
اور پانی پیتے تھے۔ اور جہانگیر کے عہد مین تماکو
یورپ ہوتا ہوا ہندوستان مین آیا اور خاص و
عام مین رواج پایا۔ سنہ ۱۰۲۹ھ ۱۶۲۰ء مین ملک عنبر نے
صلحنامہ سے انحراف کیا اسپر شاہجہان دکن گیا اور
ملک عنبر کو دبایا ملک عنبر نے ملایم شرطون پر صلح کرلی

اول قانون سہ سالہ جیسے اختیار
بادشاہ کا پارلیمنٹ پر کم ہوگیا دوسرا
فہرست مصارف جسکے بموجب ستر
لاکھ روپیہ مصارف ذاتی اور تنخواہ
ملازمین شاہی کا مقرر ہوا اور باقی
آمدنی پر محکمہ عوام کا اختیار رہا تیسرے
قانون وراثت سلطنت جسمین یہ
مرقوم تھا کہ اول حکام عدالت تا دام الحیواۃ
بلا کمی و زیادتی تنخواہ بشرطیکہ نیک چلنی
اپنے عہدون پر قایم رہین۔ دوم
بادشاہ مملکت برطانیہ کے پروٹسٹنٹ
ہون۔ سوم بدون اجازت پارلیمنٹ
بادشاہ اپنے ملک سے باہر قدم نہ رکھے
چہارم بعد ولیم کے شاہزادی سوفیا
تخت سلطنت انگلستان کی وارث
تصور کیجائے۔ اس بادشاہ نے لنگڑے
لولے سپاہیون کے لیے چلسی مین
دار الشفا مقرر کی شاہ ولیم گھوڑے
سے گر کر مر گیا اور لاولد گیا۔
سنہ ۱۶۹۵ء مین پیٹرسن نے ایک کروڑ
بیس لاکھ روپیہ جمع کرکے بنک انگلستان

سنہ ۱۰۳۱ھ سنہ ۱۶۲۲ء مین جب نورجہان نے سلطان شہریار اپنے داماد کو جہانگیر کے بعد بادشاہ بنانے کے جوڑ توڑ شروع کیئے اور شاہجہان کی طرف سے جہانگیر کا دل پھیر دیا تو شاہجہان نے دکن مین بغاوت اختیار کی پھر ایک مدت بعد باپ کی اطاعت قبول کر لی شاہجہان کے مقابلہ مین مہابت خان سپہ سالار نے بڑے کارنمایان کیئے - اور سن مسطور مین ایرانیون نے صوبہ قندہار لے لیا - سنہ ۱۰۳۰ھ سنہ ۱۶۲۰ء مین قلعہ کانگڑہ بسر کردگی راجہ بکرماجیت و راجہ جگت سنگہ تسخیر ہوا سنہ ۱۰۳۱ھ سنہ ۱۶۲۲ء مین جہانگیر کانگڑہ اور جوالا مکھی سیر کرتا ہوا کشمیر تشریف لیگیا اور سال مذکور سے مدام گرمی کے ایام کشمیر مین بسر کرتا تھا اور وہان پر اس نے نفیس نفیس عمارتین تعمیر کرائین جو اسکی نفاست طبع اور نازک خیالی اور عیش دوستی پر دلالت کرتی ہین سنہ ۱۰۳۵ھ سنہ ۱۶۲۶ء مین جہانگیر کا اقبالمند سپہ سالار مہابت خان نورجہان سے مجبور ہو کر اپنی حفاظت کی غرض سے نورجہان کا مخالف ہوگیا اور بادشاہ نے حسب ایمائی نورجہان مہابت خان کو اسوقت طلب کیا کہ جب بادشاہ مع اپنی سپاہ کے کابل جاتا تھا مہابت خان پانچ ہزار راجپوت ہمراہ لیکر چلا جب وہ جہلم پر پہونچا تو معلوم ہوا کہ فوج شاہی جہلم سے عبور کر گئی اور بادشاہ

جاری کی - اور دوسری سال مین ہالنڈ نامی نے دس لاکھ روپیہ سے بنک اسکاٹ لنڈ کی بنیاد قایم کی - اور اسی زمانہ مین نوٹ کا رواج ہوا اور پیٹر اعظم شاہ روس نے جہازخانہ ڈیٹفورڈ مین بڑھئی بنکر جہاز بنانا سیکھا چنانچہ مقدمہ مین مذکور ہوا -

ملکہ این بنت جیمس دوم

سنہ ۱۷۰۲ء جلوس سنہ ۱۷۱۴ء وفات

سنہ ۱۷۰۲ء مین این بجاے ولیم تخت نشین ہوئی - اور سنہ ۱۷۰۴ء مین واسطے آسٹریا اور ملکہ انگلستان اور شاہ ہالنڈ اور شہنشاہ جرمن نے ملکر شاہ فرانس لوئی سے قلعہ جبل الطارق مسخر کیا - پھر فرقہ ٹوری اور فرقہ وہگ مین جو امور سلطنت مین دخیل تھے مجادلہ ہوا - سنہ ۱۷۰۷ء مین چند شروط پر پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا اتحاد ہوا اور انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کو [illegible] ہوا - سنہ ۱۷۱۴ء مین ملکہ این [illegible]

سلہ قندھار اور اس کے اطراف کے ممالک [illegible]

چند امرا کے ساتھ اپنی بارگاہ مین موجود ہی مہابت خان
نے پل کا انتظام کرکے بادشاہ کو نظر بند کر لیا اور نورجہان
بھی تین روز بعد بادشاہ کے پاس آگئی اور آصف خان
نورجہان کا بھائی جو وزیر اعظم تھا قید ہوگیا اب مہابت خان
سب پر غالب ہوگیا۔ اور بادشاہ کو کابل لیگیا اور نہایت
ادب سے پیش آیا اور تمام جلوس شاہی قایم رکھا آخرکار
نورجہان نے ہند کی واپسی کے وقت جہلم کے قریب
بادشاہ کو مہابت خان کے قبضہ سے نکال لیا اور
وہ مجبور ہوکر دکن کو روانہ ہوا اور شاہجہان سے
جاملا سنہ ۱۶۲۷ع (۱۰۳۷ھ) مین ضیق النفس کے مرض مین جہانگیر نے
کشمیر سے لاہور آتے ہوئے باسٹھہ ۶۲ برس کی عمر مین
ملک عدم کی راہ لی اور لاہور مین دریائے راوی
کے کنارے ایک عالیشان عمارت مین مدفون ہے
یہہ بادشاہ اگرچہ متلون المزاج تھا لیکن نیک مزاج
اور رحمدل تھا۔ حسن طبیعت اور حسن عقل سے بھی
عاری نہین تھا۔ انصاف اسکو دل سے پسند تھا اُسکے
عہد مین ممالک مقبوضہ ہند کی آمدنی پچاس کرور
روپیہ تھی۔ اور مال گذاری ۱۷ کرور جہانگیر
کے زمانہ کی عجیب باتون سے یہہ ہے کہ جسطرح
جہانگیر نے اپنے ممالک محروسہ مین شراب وغیرہ سے
ممانعت کرادی تھی اسیطرح شاہ عباس والیے ایران

مبتلا ہوکر لاولد مرگئی۔ یہہ ملکہ ذی شعور
اور کچھہ باسلیقہ نہ تھی اور اسکی چہرہ سے
حمق ظاہر ہوتا تھا لیکن سادہ مزاج اور
بے تکلف تھی۔

سلاطین اسٹوارٹ کی عہد مین اہل انگلستان کا طرز معاشرت سنہ ۱۶۰۳ع سے سنہ ۱۷۱۴ع تک

خوراک

خوراک۔ امرا کی غذا تو وہی تھی جو
پہلے طرز معیشت مین مسطور ہوئی لیکن
غربا کی غذا جو۔ اور رائی۔ اور اوٹس
(یہہ دونون غلہ جو کے مشابہ ہوتی ہین)
کی روٹی تھی۔ اور مساکین کی بھوک
و بھیک خلق کے عیش کو تلخ رکھتی تھی
لکھا ہے کہ ایک خمس (گیارہ لاکھہ)
فقرا اور محتاج تھے۔

چائے نوشی

چائے نوشی۔ اڈرنگٹن اور اوسوری
سنہ ۱۶۶۶ع مین انگلستان مین چائے لائے
اور قریب سو برس بعد اس زمانہ کے
لندن اور اڈنبرا مین اوسط درجہ کے

عرب کی سات سو برس سے زیادہ حکومت رہی ہے

اور شاہ فرانس نے ممانعت کرا دی تھی - اور نور جہان نے شیر کا شکار بندوق سے کیا اور جب شیر نے زخمی ہو کر ہاتھی کے ہودہ پر حملہ کیا تو نور جہان نے بندوق لبلبہ کی طرح ماری کہ شیر زمین پر گر کر مر گیا -

شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ صاحبقران ثانی ۱۰۳۷ھ ۱۶۲۷ء سے ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۸ء تک

۱۰۳۷ھ ۱۶۲۷ء مین شاہجہان اپنے باپ جہانگیر کی وفات کے بعد فوراً دکن سے آگرا اکبر آباد کے قلعہ مین تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوا - اور اول حکم تخت پر جلوس فرما کر منع سجدہ تعظیم کا صادر کیا اور فرمایا کہ سزاوار اس تعظیم کے ذات معبود حقیقی کی ہے اور سن جلوس مین نوروز کا جشن کیا جسمین ایک کرور اسی لاکھ روپیہ نقد و جنس اور چار لاکھ بیگہ زمین اور ایکسو بیس ۱۲۰ موضع خیرات کیئے اور انعام دیئے ۱۰۳۸ھ ۱۶۲۸ء مین جشن وزن مقرر فرمایا جسمین بادشاہ ایک بار سونے سے اور ایک بار چاندی سے اور چھ چھ بار ہر جنس سے تولا گیا اور وہ نقد و جنس محتاجون کو دیا گیا اور پھر ہر سال اسیطرح ہوتا رہا ۱۰۳۹ھ ۱۶۲۹ء مین لشکر شاہی خاندیس کی طرف نظام الملک اور خانجہان کی گوشمالی کے لیئے روانہ ہوا اور خانجہان کو شکست دی اور سال مذکور مین جب لشکر شاہی آگرا

لوگون نے ہر روز چائے پینی شروع کی اور شاہ جارج کے زمانہ مین انیسویں صدی کے لوگ چار بجے دن کو چائے پیتے تھے -

پوشاک (حاشیہ: پوشاک -)

پوشاک - شاہ چارلس دوم نے ایک ایسی لمبی بالون کی ٹوپی رائج کی تھی کہ جیسے شانے تک ڈھک جاتے تھے - ٹوپی مذکور شاہان مشہوانہ کے آخر زمانہ تک زیب سر رہی چنانچہ اُس عہد کی شاہی تصویرون سے خوب ظاہر ہے -

لباس درباری (حاشیہ: لباس درباری -)

لباس درباری - خرقہ شہسواران جو شاہی گروہ کہلاتا تھا جسمین امرا بھی شامل ہین اُسکی یہہ وضع تھی سر پر سمور و سنجاب کی پھجے دار ٹوپی اُسپر سفید پرون کی کلغی لمبے لمبے بال زلفون کی طرح چھوٹے - گردن مین کار چوبی گلوبند بدن مین ریشمی کرتے اُس پر شوخ رنگ کا بھاری لبادا جن پر پر تکلف حاشیہ لگا ٹانگون مین گھٹنون سے نیچا ٹخنون سے اونچا پائجامہ پاؤن مین بوٹ گٹھا ؤدار اور اُنکی ایڑیون مین سنہری کٹیان چنانچہ

اور پنجہزاری کا منصب پایا یہی شخص مرہٹون مین اول سرغنہ ہوا ہے سنہ ۱۰۴۰ھ / ۱۶۳۰ع مین عبد اللہ خان نے خانجہان سے وہ جنگ کی کہ کارنامہ رستم و افراسیاب کو آب شمشیر سے دہو دیا اور خانجہان کو تہ تیغ کیا۔ اور اس سال مین جو قحط دکھن اور گجرات مین واقع ہوا اُسکی وجہہ سے اسّی کرور دام مالگذاری بادشاہ نے زمینداروں کو معاف کئے اور ستر لاکھ روپیہ غلہ کے لیئے غربا کی مدد کو عطا فرمایا۔ اور سن مذکور مین ارجمند بانو بیگم کا جو ممتاز محل کے نام سے مشہور ہے انتقال ہوا اور وہ جمنا کنارہ آگرہ مین بے نظیر و پاکیزہ مقبرہ مین دفن ہے جسکی نسبت کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ وہ ایک سپید سنگ مرمر کی عمارت ہے جسکا صرف تصور ہی ہوسکتا ہے جسکی طرح دیوزادون نے ڈالی لیکن جوہریون کے ہاتھون طیار ہوا۔ اور اُس عمارت مین اس عجیب کے سوا کوئی عیب نہین کہ اُسمین کوئی عیب نہین اور مورخ لیتھبرج اُسکی نسبت لکھتا ہے کہ ایسی حسین کوئی شاندار عمارت دنیا مین نہین سنہ ۱۰۴۲ھ / ۱۶۳۲ع سے جشن وزن کہ جسمین سونے اور چاندی وغیرہ سے بلکہ مساکین کو خیرات کرتا تھا مطابق حساب شمسی و قمری کے سال مین دوبار مقرر ہوا۔ اور یہ سال مسلمانون

تصاویر اور تواریخ سے عہد مذکور کے روشن ہے۔

لباس کم مویان

لباس کم مویان۔ فرقہ کم مویان جسمین متقی و پرہیزگار وغیرہ لوگ شریک تھے اُسکی یہہ قطع تھی سر پر چھوٹے کترے ہوئے بال اُسپر ٹیڑھی اونچی گلس دار ٹوپی۔ گردن مین سادہ چھال کے کپڑے کا گلوبند انگل بچھ بندھا ہوا۔ جسم مین سیاہ یا خاکستری لبادہ۔ اور پاپیجامہ اور جوتہ بھی معمولی سادہ۔

قطع وضعدار

قطع وضعدار۔ وضعدار کی قطع سر پر جانورون کے بالون کی بڑی سرنگی ٹوپ گلے مین زرق برق کامدانی کے کرتے۔ ہاتھون مین دستانے جسمین چوڑی جھلی جھالر لگی ایک ہاتھہ مین خوشبودار ناس کی ڈبیا دوسرے ہاتھہ کی چھلی میں سرک نہ سونگھ کے مین

شادابی اور آبادی ملک

شادابی اور آبادی ملک۔ تواریخ مین مسطور ہے کہ شاہان اسٹوارٹ کے عہد مین انگلستان کا رنگ بہ نسبت زمانہ سلاطین سابق کے سرسبزی اور شادابی

محمد عادل شاہ والیے بیجاپور کے خراج دیر مین پہنچنے کی وجہ سے لشکر شاہی آصف خان وزیر اعظم کے ہمراہ والیے بیجاپور کے رہنمونی کے لیئے روانہ ہوا اور کامیاب ہوکر واپس آیا اور قاسم خان صوبہ دار بنگالہ نے ہوگلی کا بندر قوم پرتگیس سے کہ باغی ہوگئی تھی بعد جنگ خالی کرایا اور چار ہزار چار سو آدمی اُسکے قید کر لیئے سنہ ۱۰۴۳ھ ۱۶۳۳ع مین دولت آباد کا قلعہ بلا جنگ شاہجہان کے قبضہ مین آیا اور نظام الملک والئی دکھن کو گوالیار کے قلعہ مین قید کیا۔ سنہ ۱۰۴۴ھ ۱۶۳۴ع مین شاہجہان لاہور ہوکر کشمیر کی سیر اور دورہ کو گیا اور واپس آیا اور سنہ مذکور مین شاہزادہ اورنگ زیب ہاتھی سے لڑا۔ ہاتھیون کی لڑائی مین حسب حکم شاہی تماشہ دیکھتا تھا ایک ہاتھی بھاگ کر آدمیون کی طرف متوجہ ہوا کل تماشائی فرار ہوے لیکن اورنگ زیب کھڑا رہا جب ہاتھی نے مہرہ کیا تو اورنگ زیب نے نیزہ مارا ہاتھی نے گھوڑے کو سونڈ مین لپیٹ کر زمین پر پٹک دیا اورنگ زیب نے خانہ زین سے جدا ہوکر تلوار کھینچکر ہاتھی پر حملہ کیا کہ دوسرے ہاتھی نے آکر اورنگ زیب کے مقابل ہاتھی کو بھگا دیا۔ سنہ ۱۰۴۴ھ ۱۶۳۴ع مین بادشاہ نے ایک کرور روپیہ کا ایک تخت بنوایا جسمین ایک لعل ایک لاکھ روپیہ کا تھا۔ سنہ ۱۰۴۵ھ ۱۶۳۵ع مین قلعہ شولاپور کا

اور آبادی مین بہت ترقی پذیر ہوا۔ آہوان صحرائی کے گلّون اور جنگلی سانڈون کی افراط اور بنڈیلے سورون کی افواج کو جنکا شکار سوے بادشاہ سلامت کے کوئی نہین کھیلسکتا تھا اور انگلستان کے جنوبی اور مشرقی میدانون مین بجو اور بن بلاؤ اور عقاب بکثرت تھے۔ اون تمام کو شکار دوست لوگون نے ٹھکانے لگا دیا اور جنگ خانگی کے زمانہ مین بنڈیلے سورون کو تو کسانون نے فی النار ہی کر دیا۔ اور جن مقامات پر دلدل اور جنگل اور خارزار کے سوا کچھ نہ تھا وہان پر کھیتون مین سبزہ لہلہاتا اور درخت لہراتے اور باغون مین پھول اور پھل رنگا رنگ کے نظر آتے اور درختون کے سایہ مین کسانون کے گھر اُجلے اُجلے دکھلائی دیتے ہین۔

تواریخ بینک اور جام جم مین مسطور ہی کہ سنہ ۱۶۷۰ع مین انگلستان کی مردم شماری پانچ ملیان (پچاس لاکھ) تھی اور

مفتوح ہوا اور گولکنڈہ وغیرہ میں خطبہ اور سکہ شاہجہان
کا جاری ہوا۔ سنہ [illegible] میں بادشاہ اجمیر تشریف فرما ہوا
اور آگرہ واپس آیا۔ اور ظفر خان امیر شاہی نے چند
قلعہ تبت کے فتح کئے۔ سنہ [illegible] میں ناظم قندہار علی
مردان نے اپنے آقا والئے ایران سے متنفر ہو کر صوبہ
قندہار شاہجہان کے حوالہ کر دیا اور خود شاہجہان کا
معتمد سپہ سالار بن گیا اور اورنگ زیب کے ساتھ ہو کر
وسط ایشیا میں لڑائیاں لڑا یہ شخص فن تعمیر میں
بے نظیر تھا اسواسطے اور زیادہ شاہجہان کا مخصوص
ہو گیا۔ اور ملک آسام بھی سنہ مذکور میں اسلام خان
صوبہ دار بنگالہ نے فتح کر لیا اور ظفر خان نے کل تبت
کو داخل ممالک محروسہ میں کر دیا۔ اور شاہزادہ اورنگ
زیب نے بگلانہ کا ملک فتح کیا سنہ [illegible] میں بادشاہ
نے کابل کا دورہ کیا اور لاہور کو واپس آیا۔ سنہ [illegible]
میں بادشاہ لاہور سے کشمیر کے دورہ کو گیا اور
شاہزادہ اورنگ زیب دولت آباد کو رخصت ہوا۔
اور سلطان مراد قیصر روم کا سفیر ہند میں آیا
شاہجہان کے حضور میں باریاب ہوا۔ اور بادشاہ
سنہ [illegible] میں کشمیر سے لاہور واپس آیا۔ سنہ [illegible]
میں شاہ صفی والئے ایران کے قندہار پر حملہ کرنے
کی خبر سنکر دارا شکوہ کو پچاس ہزار سوار سے قندھار کی

وقائع نگار انگلستان میں ہے کہ
سترھوین صدی عیسوی کے آخر میں
انگلستان کی آبادی قریب پچپن لاکھ
کے تھی اور اضلاع شمالی میں اضلاع
جنوبی سے بمراتب زیادہ آبادی تھی
پس بعد اتحاد سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ
لنڈ اضلاع شمالی نے بہت جلد ترقی کی

ڈاکو ۔ دوسرے جو غارت گر سرحد
جنوبی انگلستان کے شمالی اضلاع
کو تاخت و تاراج کیا کرتے تھے اور
جگہ اور کوئی گلہ مواشی کا انکی لوٹ
کھسوٹ سے محفوظ نہیں رہتا تھا
رفتہ رفتہ میں ان قزاقوں کو ڈھونڈ
ڈھونڈ کر یہانتک قتل کیا کہ انکو نیست
نابود کر دیا۔

خونی کتے ۔ لکھا ہے کہ غارتگرون
کے خوف کے مارے اکثر شمالی اضلاع
میں لوگوں نے خونی کتے پالے تھے
جو نشان قدم سے قزاقوں کا پتہ لگا
لیتے تھے اور انکی غارون تک پہنچا دیتی تھی

آبادی لندن ۔ لندن کی آبادی

حفاظت کو روانہ کیا کہ شاہ صفی اپنی قضا سے مر گیا اور
دارا شکوہ واپس آیا ۱۰۵۲ھ ۱۶۴۲ع مین لاہور مین نہر
علی مردان کے انتظام سے تیار ہوئی ۱۰۵۳ھ ۱۶۴۳ع مین
شاہ نے فتحپور مین اقامت فرمائی اور شکار کھیلا۔ اور
شاہزادہ اورنگ زیب نے دنیا کے کامون سے
ہاتھ اوٹھا کر گوشہ نشینی اختیار کی ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ع مین
بادشاہ نے اورنگ زیب کو عزلت نشینی سے باہر لا کر
... الطاف بے پایان کیا اور بادشاہ لاہور ہو کر
کشمیر تشریف فرما ہوا ۱۰۵۵ھ ۱۶۴۵ع مین سعد اللہ خان
دیوانی کے منصب پر پہنچکر اپنی لیاقت اور کاردانی
سے وزیر اعظم ہوا۔ اور علی مردان خان نے بدخشان
پر حملہ کیا اور مراد بخش نے بدخشان کو پورا فتح کر لیا۔
اور نورجہان نے لاہور مین وفات پائی اور اپنے
بھائی آصف خان کے پاس دفن ہوئی ۱۰۵۶ھ ۱۶۴۶ع
مین بلخ فتح ہوا۔ اور سعد اللہ خان بلخ سے بادشاہ کی
خدمت مین آیا اور بادشاہ کابل سے لاہور کو تشریف
فرما ہوا اور شاہزادہ اورنگ زیب بلخ و بدخشان کی
تنسیق پر مقرر ہوا۔ ۱۰۵۷ھ ۱۶۴۷ع مین نذر محمد خان والیے
بلخ و بدخشان نے اطاعت قبول کی اور اوسکا ملک
اورنگ زیب کی سفارش سے اوسکو ملگیا اور
اورنگ زیب ہند کو واپس آیا۔ اور دہلی کا قلعہ مع لود

چارلس دوم کی وفات کے وقت
کل پانچ لاکھ تھی اور سنہ ۱۸۰۲ع
کی مردم شماری خانہ مین قریب [illegible]
لاکھ کے ہوئی) اور ایک پرانا پل
دریاے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اس عہد
مین شہر لندن گویا تجار کا گھر تھا
سوداگر دن رات یہین گھسے رہتے
تھے (آجکل کی طرح حال نہین تھا
کہ دن کو بیٹھنے کا ہو بارے اور
شام کو اطراف شہر مین چلدیے
مکان نفیس و لطیف کوٹھیان
تیار ہین اونمین جا استراحت کی)
پھر شاہان اسٹوارٹ کے عہد مین
لندن کے بعد شہر برسٹل کا مرتبہ
تھا برسٹل کے لوگون مین شکر صاف
کرنے والے سب سے زیادہ مالدار تھے
اور برسٹل بڑا بندرگاہ تھا اور شہر
نارچ بھی خوب آباد اور مالدار تھا
اور شہر لیڈس سات ہزار کی بستی
تھی (اب دنیا بھر کے اون کی منڈی
ہے) اور شہر منچسٹر چھ ہزار آدمی کی

مکانات کے اس سنہ مین تیار ہوا جسکی نسبت یورپ
کے ایک بڑے سیاح کا بیان ہے کہ مینے اپنی زندگی
مین ایسا قلعہ کہین نہین دیکھا اور اُسکے دیوان عام
کی نسبت مورخ تعمیرات کی رائے ہے کہ ایسا عالیشان
مدخل کسی موجودہ ایوان شاہی نے نہین پایا اور اُسکے
دیوان خاص کی نفیس پچیکاری اور بے نظیر کاریگری
اپنی مجوز کی نازک خیالی کو ظاہر کرتی ہے۔ اور قلعہ
مذکور کی تعمیر مین ساٹھ لاکھ روپیہ لگا۔

سنہ ۱۰۵۹ھ ۱۶۴۹ع اور سنہ ۱۰۶۳ھ ۱۶۵۳ع مین شاہ عباس ثانی والی
ایران سے قندھار کی بابت شاہزادہ اورنگ زیب
اور سعد اللہ خان وزیر لڑتے رہے سنہ ۱۰۶۰ھ ۱۶۵۰ع مین مسجد
اکبرآبادی تیار ہوئی اور بادشاہ نے اسمین آکر شکرانہ
ادا کی سنہ ۱۰۶۱ھ ۱۶۵۱ع مین محی الدین سفیر سلطان
روم کا آیا۔ اور اس تاریخ تک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
کو دس لاکھ روپیہ کی اشیا اور اس سے دوچند نقدی
وہان کے مستحقون کو روانہ فرمائی سنہ ۱۰۶۲ھ ۱۶۵۲ع مین بادشاہ
کابل سے لاہور ہوتا ہوا اکبرآباد آیا اور شاہزادہ اورنگ
زیب قندھار کی مہم سے بے نیل مرام واپس آکر دکھن کے
چار صوبون کا حکمران مقرر ہوا۔ سنہ ۱۰۶۳ھ ۱۶۵۳ع مین اکبرآباد
کے قلعہ کی وہ سفید موتی مسجد بنی جسکی نفاست اور
لطافت کی نسبت ایک یورپ کے مورخ اور سیاح نے

بستی تھی (آئینہ فرنگ مین مذکور ہے
کہ سنہ ۱۸۰۳ع کی مردم شماری خانہ مین
پانچ لاکھ باون ہزار دو سو اٹھ آدمی
تھے) اور وہان نہ کوئی کرایہ کی گاڑی
ملتی تھی اور نہ کوئی چھاپے کی کل تھی
(اب تو گویا کپڑے کی کان ہے) اور شہر
اشفیلڈ مین قریب دو ہزار آدمی کے
آباد تھے (اب وہان عمدہ آلات قطع و
برید بنتے ہین اور اکثر ممالک مین جاتے ہین)
اور لیورپول کے بندرگاہ مین قریب دو سو
کے ملاح رہتے تھے اور بکسٹن اور باتھ
اور ڈنبرج کے مکانات بہت خراب تھے
جو اون کے کوڑون[1] پر بہائے جاتا تھا
اُنکو ایسا خراب کھانا [illegible] تھا کہ معاذ اللہ

عمارت سلاطین اسٹوارٹ کے
زمانہ کی عمارت مین خصوصاً لندن کے
مکانات مین اوپر کے درجے باہر کی
جانب اتنے زیادہ نکلے ہوتے تھے
کہ نیچے کے درجے اور دکانین چھپ جاتی
تھین (جسطرح ہندوستان مین آجکل
گو کہہ اور چھجے ہے)

[1] انکے پانی مین شفا خیال کیجاتی تھی۔

کہا ہے کہ وہ اپنا نظیر روے زمین پر نہین رکھتی ہے اور شاہجہان اکبرآباد سے اپنے نوآباد شہر شاہجہان آباد مین آیا سنہ ۱۰۵۸ھ ۱۶۴۸ع مین بادشاہ اجمیر مین رونق افروز ہوا۔ اور سعد اللہ خان نے چتور کے قلعہ کو جو رانا نے خلاف معاہدہ مرمت کرایا تھا منہدم کیا۔ اور شاہزادہ دارا شکوہ کو چار لاکھ بیس ہزار روپیہ کا قیمتی خلعت اور تیس لاکھ روپیہ نقد انعام اور شاہ بلند اقبال کا خطاب مرحمت ہوا۔ اور شیخ عبد الحمید شاہجہان نامہ نویس نے انتقال کیا۔ سنہ ۱۰۶۵ھ ۱۶۵۵ع تک دکھن کا بندوبست مالگذاری جو اکبر کے آئین محاصل پر مبنی تھا اختتام کو پہونچا سنہ ۱۰۶۶ھ ۱۶۵۶ع مین وزیر سعد اللہ خان نے انتقال کیا اور معظم خان بجاے اوسکے وزیر اعظم ہوا اور دارا شکوہ کی تنخواہ سالانہ ایک کرور پچاس لاکھ روپیہ مقرر ہوئی۔ اور دہلی کی جامع مسجد جو ایک عمدہ اور عالیشان عمارت ہے اور ہند مین اپنا نظیر نہین رکھتی اور اپنے بانی کی اعلیٰ نظری کو اپنی بلند مینارون سے ظاہر کرتی ہے چھ سال مین دس لاکھ روپیہ کے صرف سے بنکر تیار ہوئی سنہ ۱۰۶۷ھ ۱۶۵۷ع مین فیض آباد تشریف فرما ہوا۔ اور اوسی آبادی

علامت شناخت دکان مکانون پر تو نمبر شناخت نہین تھے مان دکانون پر تختہ پہچان جسپر مختلف اشکال مثلاً کسی پر سنہری کنجی اور کسی پر کسیکا سر بنا ہوتا تھا نصب ہوتے تھے علامات مذکورہ سے اجنبی آدمی کو اونکے گھرون کا پتہ لوگ بتلاتے تھے اور لوگ راہ پاتے تھے۔

لندن کی سڑک لندن کی سڑکون پر چورون اور بدمعاشون کا زور شور رہتا تھا اور رات کو شہدے گرگے سڑکون پر ٹہلا کرتے تھے اور عورتون کو بیعزت کرتے تھے اور مردون کو مارتے لوٹتے تھے اور اونکے نزدیک یہہ بڑی وضعداری کی بات تھی۔

روشنی۔ بازارون مین روشنی نام کو نہین ہوتی تھی فقط جاڑون مین چارلس دوم کے عہد سے کچھ روشنی بازارون مین آغاز ہوئی۔

چوکیدار براے نام تھے وہ بھی نشہ مین

اور عداوت کو جو پانچ لاکھ روپیہ مین طیار ہوئین تھین
ملاحظہ فرمایا اور شاہزادہ اورنگ زیب ریاست گولکنڈہ
اور بیجاپور کی تسخیر کے واسطے مقرر ہوا - اور میر جملہ
وزیر اعظم ریاست مسطور کی سازش سے ریاست
مذکور پر حملہ کیا عبداللہ قطب شاہ والیٔ ریاست مذکور
نے مجبور ہوکر خراج دیا اور اپنی بیٹی کی شادی
اورنگ زیب کے بیٹے سلطان محمد معظم سے کردی
اور میر جملہ اورنگ زیب کا مقرب سردار ہوگیا اور
شاہزادہ اورنگ زیب کو فتح مذکور کے صلہ مین ملک بیر
اور قلعہ رام گڈھ بطور انعام کے مرحمت ہوا اور بارہ کرور
دام (ایک کرور اسی لاکھ روپیہ) کی تنخواہ مقرر فرمائی
شاہجہان کے چار بیٹے قابل حکمرانی کے تھے اور انکو
باپ نے بڑے بڑے عہدون پر مقرر کر رکھا تھا اور
ہر ایک کو دعوی تخت کا تھا اسواسطے انمین باطنی
عداوت تھی اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا
تھا کیونکہ ہر ایک اپنی حفاظت جان دوسرے کے
قتل یا حبس مین تصور کرتا تھا - اول دارا شکوہ اگرچہ
علم دوست اور مرتاض اور بہادر اور سخی تھا لیکن
جلد باز اور ناعاقبت اندیش اور مذہب کا آزاد تھا
بعض نے اسکو کفر کی طرف منسوب کیا ہے - دوسرا
شجاع عیاش اور نامرتاض مگر دلاور تھا بنگالہ پر حکمران تھا

چوسا اور شہدون اور ڈھنگون سے
محفوظ رہتے تھے -

قہوہ خانہ - لندن کے قہوہ خانے
لکھنؤ کے چنڈو خانون کی مانند بھکڑون
کے ٹھکانے تھے دنیا بھر کی خبرین اور
گپین وہان سننے مین آتی تھین اور
ہر فرقہ کا قہوہ خانہ جدا جدا تھا کسی
مین دستکارون اور نفیس مزاجون
کا جمگھٹا رہتا تھا اور کسی مین علما کا
مجمع اور کسی مین مذہب کیتھولک
کے پیرو اور کسی مین مذہب پیوریٹن
کے معتقدون کا مقام رہتا تھا اور
کسی مین یہودیون کا اجارہ رہتا تھا -

مزدور - سلاطین اسٹوارٹ کے
عہد کے مزدورون کا حال اہل تاریخ
نے مشرح نہین بیان کیا ہان اتنا
ذکر کیا ہے کہ جو لوگ کارخانون مین کام
کرتے تھے وہ مہینے مین قریب بارہ
روپیہ کے کما لیتے تھے اور سوداگرون
کی کوٹھیون مین لڑکے بہت نوکر ہوتے
تھے - اور اسوقت کے رحیم مزاج

قہوہ خانون -

تیسرا اورنگ زیب صورت میں حسین اور سیرت
میں متین فطین وذہین تیز ہوش اور بلند نظر تھا۔
اور دشمن کو موافق بنانے اور دوست کو بہم پہونچانے
اور حضور رسون سے سلوک کرنے میں ملکہ رکھتا تھا
اور اپنے مذہب کا پکا اور تحریر و تقریر دلاویز رکھتا
تھا ان باتوں کے سوا وہ بڑا شجاع اور فن
سپاہگری میں نہایت ماہر تھا اور اپنی قوت اپنی
قوت بازو سے حاصل کرنے کھاتا تھا۔ چوتھا مراد
تھا وہ دلاور سخی اور جنگ جو تھا اور گجرات کا حکمران
تھا اس اثنائے میں شاہجہان کو حبس البول کا مرض
ہوا۔ اور کئی دن بحس و حرکت شدت مرض سے
پڑا رہا۔ داراشکوہ فوراً بادشاہ بنا کا سلطنت انجام
دینے لگا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ وہ یہ تاڑ گیا
کہ یہ سب وہ کھلم کھلا دشمن نکلیں گے۔ اول اُن امرا کو جلاوطن
کیا جو بھائیوں کے خیرخواہ تھے اور انکے عہدوں پر
انکے مخالفوں کو مقرر کیا یہانتک کہ وزیر اعظم معظم خان
کی جگہ بجائے رایان کو اور مہابت خان سپہ سالار کی
بجائے جسونت سنگھ کو داراشکوہ نے مقرر کیا۔ پھر
یہ حکم دیا کہ کوئی کسیطرح کے خطوط اور اخبار بھائیوں
پاس روانہ کرے لیکن یہہ اخبار شاہزادوں کو پہنچ
گئے بلکہ انکو شک بادشاہ کے مرنیکا بھی ہوگیا۔ پس

آدمی چھ سات سال کے معصوموں
کو کام کے لائق خیال کرتے تھے۔

کسان

کسان۔ چھ سو سے سات سو پونڈ
سالانہ تک کی آمدنی کے کسان بہت
کثرت سے تھے اور پیوریٹن مذہب سے
رغبت اور کیتھولک سے نفرت
رکھتے تھے اور لکھا ہے کہ چہار خمس
مزدوروں میں کاشتکار تھے۔

صفائی

صفائی۔ انگلستان کے شہروں
میں سڑکوں وغیرہ کی صفائی کے
نسبت تو صفائی تھی اور شہروں
کا تو ذکر کیا ہے دارالخلافت لندن
کی بہت سی موریاں کھلی رہتی تھیں اور
کوڑے کے انبار لگے رہتے تھے جس سے
ہوا مسموم ہو جاتی تھی ۱۶۸۵ع میں
لندن کا یہہ حال تھا کہ ہر سال بحساب
اوسط تیس آدمیوں میں سے ایک
آدمی مرتا تھا مگر اب فی صدی ۲

معادن

معادن۔ سلاطین اسٹوارٹ
کے زمانہ میں کوئلے کی کانیں معلوم
ہوئیں مگر ان سے کوئلا اچھی طرح

پس شہزادہ شجاع نے بنگالہ میں اور شاہزادہ
مراد نے گجرات میں شاہی خطاب اختیار کرکے
دارالخلافت کیطرف کوچ کیا - اور اورنگ زیب
اورنگ آباد سے برہانپور آیا اور حضور میں حاضر
ہونے کی بادشاہ کو عرضداشت روانہ کی لیکن
جواب سے محروم رہا - اس اثناے میں بادشاہ
کو افاقہ ہوگیا مگر شاہزادے کھیل کھیلنے کی وجہ سے
اپنے ارادوں سے باز نہ آئے دارا شکوہ نے اپنے
بیٹے سلیمان شکوہ کو معہ راجہ جے سنگھ کے مرزا
شجاع کے مقابلہ کو روانہ کیا اُس نے سنہ ۱۰۶۸ھ (۱۶۵۸ع)
میں شجاع کو بنارس کے مقام پر شکست دی
اور شجاع الٹا واپس گیا اور دارا شکوہ نے
راجہ جسونت سنگھ اور قاسم خان کو مرزا مراد
اور اورنگ زیب کے مقابلہ کو روانہ کیا لیکن
اورنگ زیب اور مراد نے راجہ جسونت سنگھ
وغیرہ کو باوجود کثرت سپاہ کے اُجین کے قریب
شکست دی اور دارالخلافت اکبرآباد کی راہ لی
جب دریاے چنبل پر پہونچے تو دارا شکوہ کو
ایک لاکھ سپاہ سے برسر جنگ مستعد پایا - اورنگ
زیب چنبل کو گھاٹ عبور کرکے اکبرآباد کے
قریب دھوار میں خیمہ زن ہوا - اور دارا شکوہ بھی

نکالا نہیں جاتا تھا اور وہ لکڑی
کے بجائے جلایا جاتا تھا لیکن دہات
گلانے والے کوئلے سے دہات گلانا
نہیں جانتے تھے - نمک بھی بری طرح
سے بنایا جاتا تھا اطبا کا قول تھا کہ
نمک سے امراض جلدی اور عوارض یہ
پیدا ہوتے ہیں (اب انگلستان سے
ممالک غیر میں نمک بکثرت جاتا ہے)
لکھا ہے کہ جسقدر ٹین ضلع کورنوال
کی کانوں سے اب نکلتا ہے اور جس
افراط سے تانبا ملک ویلس کے معادن سے
اب نکالا جاتا ہے اُس زمانہ میں اسکا
عشر عشیر بھی نہیں نکالا جاتا تھا -

طریق اشراف - سلاطین اسٹوارٹ
کے عہد میں دیہات کے شریفوں کا یہ
طریق تھا کہ وہ دن بھر سیر و شکار میں
مشغول رہتے تھے یا قرب و جوار کے
بازاروں میں جاکر غلہ وغیرہ بیچا کرتے
تھے اور رات کا شغلہ اُنکا شراب
نوشی تھی - اور انقلاب سلطنت کی زمانہ
میں تو وہ کندۂ ناتراش ہی تھے اور اکثر

مع فوج کے توپ و بندوق سے اورنگ زیب کا
سد راہ ہوا - قبل جنگ کے شاہجہان نے داراشکوہ
کو لڑائی سے منع کیا اور بھائیون مین مصالحہ کرانا
چاہا لیکن داراشکوہ کی خودغرضی اور گرم مزاجی نے
داراکو آمادہ جنگ کیا اور باہم ایک سخت لڑائی واقع
ہوئی جسمین داراشکوہ کی ہزیمت اور اورنگ زیب
کو فتح نصیب ہوئی - داراشکوہ دہلی کی جانب فرار
ہوا - اور اورنگ زیب نے فتح کا سجدہ شکر واہد حقیقی
کی درگاہ مین ادا کیا - اور دوسرے روز سموگرہ کے
مقام سے شاہجہان کی خدمت مین معذرت نامہ
قتال کی وقوع کی عذر خواہی مین لکھا - شاہجہان
نے معذرت نامہ کا جواب اور ایک تلوار موسوم بعالمگیر
اورنگ زیب کے پاس روانہ فرمائی - اورنگ زیب
نے اسکو تفاول خیال کرکے اپنے تئین عالمگیر کے
لقب سے ملقب کیا - اور پھر اکبرآباد مین داخل ہوکر
باپ کی محبت کی جانچ کی تو داراشکوہ کے ساتھہ
وہ الفت پائی جو کسیطرح زائل نہین ہوسکتی تھی اور
جب اورنگ زیب نے اپنے بیٹے مرزا محمد کو قلعہ
مین دادا پاس بھیجا تو اُس نے ایک سپاہ کمینگاہ
مین اورنگ زیب کی گرفتاری کے واسطے آمادہ
دیکھکر عرض کی کہ اگر سپاہ نہ ہے تو میرے والد حاضر ہون -

نوشت وخواند سے بے بہرہ تھے
اور کم برائے نام خواندہ تھے اور
اپنے اضلاع سے قدم باہر نہین
نکالتے تھے لندن جیسے شہر کو بھی
گاہے ماہے دیکھنے جاتے تھے -

اشراف زادیون کا یہہ ہنر تھا
کہ وہ اپنے گھر کا کھانا پکالیتی تھین
اور رات مین سینے اور کاتنے سی
اپنا دل بہلایا کرتی تھین - اور اگر
وہ سمو سے پکالیتی تھین اور گوسبری
(پھل مثل کروندہ) کے پھل سے شراب
بنالیتی تھین تو یہہ بڑا کمال اُنکا خیال
کیا جاتا تھا -

اشراف زادیون کا -

پیش امام - تواریخ مین اس عہد کے
مسطور ہے کہ امیرون اور دولتمندون
کی سرکار مین ایک پیش نماز رہتا تھا
اُسے لادی کہتے تھے - سو روپیہ سالانہ
اُسکا تقرر ہوتا تھا اور اُسکا مرتبہ
معزز خدمتگارون کے برابر ہوتا
تھا اور اُسکا بیاہ آقا کی مطبخ کی
ماما اصیل سے کردیا جاتا تھا اور اگر

پیش امام -

شاہجہان نے فوج سے قلعہ خالی کرا دیا اور میرزا محمد
نے اسطرح آگرہ کے قلعہ پر قبضہ کرلیا اور شاہجہان
نظربند ہوگیا اور آٹھ سال تک زندہ رہا۔ لیکن اورنگزیب
نے باپ سے کبھی سرتابی نہین کی اور ہمیشہ اُسکی عزت
کی۔ شاہجہان بڑا عادل اور منتظم اور نیک بادشاہ
تھا اسکے عہد مین مُلک کے اندر ہمیشہ امن رہا اور اُسکا
نام بدولت عمدہ عمارات اور تخت طاؤس جسمین
قریب سات کرور روپیہ کے صرف ہوا تھا اور اُسمین
ہلکے اور گہرے رنگ کے یاقوت اور نیلم اور زمرد
طاؤس کے قدرتی رنگتون کی رعایت سے جڑے گئے
تھے مشہور رہیگا۔ اور شاہجہان کی بارگاہ کا تجمل
اور اُسکے دربار کی شان وشوکت یورپ کی سیاح
دیکھکر دنگ رہجاتے تھے۔ اور اُسکے عہد مین ممالک
مقبوضہ کی آمدنی چونتیس کرور پچاس لاکھ روپیہ بیان
کی گئی اور بعض مورخون نے تینتیس کرور قرار دی ہے
اور ماحصل زمین بائیس کرور روپیہ۔ اور فوج کے
مصارف کو جو زمین منصب دارون کو دیجاتی تھی
اُسکی آمدنی سوائے روپیہ مذکورہ بالا کے تھی اور
۴۱۵ منصبدار تھے انمین ایکسو دس ہندو تھے اور
پانچہزار سے زاید کے نوکر تھے اور پانچ سو سے کوئی کم
کا نہین تھا۔ اور تاریخ خافی مین مسطور ہے بادشاہ نے

وہ کسی پرگنہ کا پادری ہوجاتا تھا تو بھی
کسانون کی طرح بسر کرتا تھا اور کاشتکاری
مین مشغول رہتا تھا اور اُسکے بیٹے ہل
جوتا کرتے تھے اور لڑکیان ماما اصیلون
مین نوکری کرلیتی تھین لیکن لندن کے
پادری اس سے مستثنیٰ تھے۔ اور
فرقہ کیتھولک کے پادریون کی تو سب شان
شوکت تشریف لیگئی تھی۔

اخلاق — تاریخ مین مرقوم ہے کہ
اس عہد مین ہر فرقہ مین بداطوار اور
بہائم خصلت لوگ بکثرت موجود تھے
مگر یہہ کچھہ تعجب کی بات نہین ہے
کیونکہ اُس زمانہ مین تہذیب اخلاق
اور رفق دلینت کا یہہ حال تھا کہ ہرروز
آقا نوکرون کو مارتے تھے اور شوہر
بیبیون کو دُھنتے تھے اور معلم سوا زدوکوب
کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہین جانتے
تھے پس جب بزرگون کا یہہ حال ہو
تو خُردون کا خدا حافظ۔ ارذال کا
یہہ حال تھا کہ ہر قسم کی لڑائی سے
خوش ہوتے تھے اور سڑکون پر

چوبیس کروڑ روپیہ خزانہ مین چھوڑا۔

محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۸ء سے ۱۱۱۸ھ ۱۷۰۷ء تک

اکبرآباد کے انتظام کے بعد عالمگیر اور مرزا مراد دہلی کو
دارا شکوہ کے تعاقب مین روانہ ہوے ان دونون
بھائیون مین دلی چشمک تھی ایک دوسرے کی گرفتاری
کو اپنی بادشاہت کا باعث جانتا تھا لہذا دونون
اپنی اپنی فکر مین تھے۔ ڈاکٹر بیرنیر فرانسیسی نے
جو اس عہد مین ہند مین موجود تھا اپنے سفرنامہ مین
لکھا ہے کہ اول میرزا مراد نے عالمگیر کی گرفتاری کی
تدبیر یہہ کی کہ عالمگیر کو اپنے یہان دعوت کے حیلہ سے بلایا
لیکن وہ اس دام تزویر مین نہین آیا اور ناسازی
مزاج کا عذر کر دیا۔ پھر عالمگیر نے مغالطہ دیکر
مراد کی دعوت کی اور اُس نامراد کو اس حیلہ سے
اسیر کر لیا۔ اور آخر کار گوالیار کے قلعہ مین قید کیا۔
اور آپ داراشکوہ کے تعاقب مین دہلی اور لاہور ہوکر
ملتان تک گیا اس اثنائے مین خبر آئی کہ شاہ شجاع
بنگالہ سے لڑائی کے ارادہ پر آمادہ آتا ہے اور بنارس
سے گذر کر دارالخلافت کا عازم ہے۔ اسلیئے بنگالہ کیطرف
مراجعت کی۔ اول عالمگیر نے میرزا شجاع کو نصیحت نامہ

ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب باہم پیٹ
جوتی پیزار مین کسیکی آنکھ پھوٹ جاتی
تھی یا انگلی اوڑ جاتی تھی تو اُنمین
عید ہوتی تھی اور سب ملکر واہ واہ
کا غل مچاتے تھے۔

راہین و سفر۔ سلاطین اسٹوارٹ
کے زمانہ مین انگلستان کے راستے
نہایت ناہموار اور ایسے خراب تھے کہ
سفر مین سقر کی صورت نظر مین
پھر جاتی تھی۔ پہاڑون کے راستے
بجائے ڈہالوا اور گھومدار ہونے کے
سیدھے تھے۔ سڑک پر برسات مین
دونون طرف کیچڑ کی گھری گھری
نالیان بنجاتی تھین اور بیچ مین
ایک پتلی سی منڈیر نمودار ہوجاتی تھی
دولتمند تو اپنی گاڑیون مین سفر کرتے
تھے اور چھ گھوڑے گاڑی مین
اس غرض سے جوتتے تھے کہ دلدل
سے نکل جائین۔ اور دیگر مسافر گاڑی
یا گھوڑے پر اپنا اسباب لادکر خود بھی
اوسپر بیٹھ لیتے تھے۔ ڈاکو تنہا زمیند

راہین اور سفر

نکلا جب اوسپر شجاع کا بند نہین ہوا تو دونون
کی الہ آباد کے قرب وجوار مین صف آرائی ہوئی
اور خوب توپ و بندوق کی لڑائی ہوئی راجہ جسونت سنگھ
جو ایک حصہ فوج عالمگیر کا سپہ سالار تھا بے وفائی اور
نامردی کے عار کو اختیار کر کے میدان جنگ سے
فرار ہوا اگرچہ جسونت سنگھ کی گریز نے لشکر شاہی مین
ایک حالت اضطراری پیدا کر دی تھی اور آخیر حملہ
مین نوّے ہزار سوار سے عالمگیر کے ہمراہ دو ہزار
سوار باقی رہ گئے تھے لیکن عالمگیر کے استقلال
اور میر جملہ کی رائے نے شجاع کو ہزیمت دی اور
اُسنے بنگالہ کے جانب راہ فرار اختیار کی پس شجاع
کے تعاقب مین میرزا محمد سلطان کو مقرر کیا اور
عالمگیر خود چند روز بعد جسونت سنگھ کی گوشمالی اور
داراشکوہ کے مقابلہ کو اجمیر کے جانب روانہ ہوا۔
جسونت سنگھ نے تو راجہ جے سنگھ کی معرفت اپنی عفو
تقصیر کرائی اور داراشکوہ کی ہمراہی سے بیوفائی
کے ساتھ جدائی اختیار کی لیکن داراشکوہ کو عالمگیر
نے اجمیر کے قریب دو روز کے مقاتلہ کے بعد شکست
فاش دی اور داراشکوہ نے گجرات کی راہ لی ۔ اور
عالمگیر نے دار الخلافت کو مراجعت فرمائی ۔
۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۹ع مین رسم تخت نشینی ادا کی اور خطبہ اور سکہ

اور خوب مسلح اچھے اچھے گھوڑون
پر سوار مسافرون کی تاک مین بڑی
سڑکون پر کھڑے رہتے تھے اور یہ
بھی مورخون کا بیان ہے کہ ڈاکو
سراوالون کو روپیہ دیتے تھے کہ
جو مسافر لوٹنے کے قابل ہون
ہمین بتلا دینا - موسم سرما مین چسٹر
اور یورک اور اگزٹر سے چھ دن
مین آدمی لندن پہنچتا تھا (اب
چند گھنٹے مین)

اڑن گاڑی - ۱۶۶۹ع مین
ایک اڑن گاڑی نکلی جو چھ بجے
صبح کو اکسفرڈ سے چلتی تھی اور
سات بجے شام کو لندن مین پہنچ
جاتی تھی اُس زمانہ مین یہ تیزروی
بہت عجیب اور خطرناک تصور
کیجاتی تھی -

ڈاک خطوط - گھوڑی کی ڈاک پہ

والیے بھرت پور نے ایک گھوڑ رت
نکالی تھی جو فجر سے شام تک دہلی
پہونچتی تھی -

اپنے نام کا جاری کیا اور بجاے جشن نوروزی کے
ماہ رمضان کو جشن مقرر فرما کر جشن نشاط افروز نام
رکھا - اور محمد سلطان شجاع سے جا ملا - اور دارا شکوہ
مع اپنے بیٹے سپہر شکوہ کے گرفتار ہو کر دہلی آیا اور
بعد تشہیر کے چند روز بعد السجاد کے الزام مین رات
کے وقت مقتول ہوا - اور سپہر شکوہ کو گوالیار کے قلعہ
مین بھیجوا دیا - اور سنہ مذکور مین محصول راہداری
اور تمام اجناس کا ہمیشہ کو معاف فرمایا اور پچیس
لاکھ روپیہ ایک روز بخشے اور چھہ لاکھ تیس ہزار روپیہ
کے تحفہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ارسال کئے اور راجہ
جے سنگہ کو دو سو گھوڑے اور بہادر خان کو ایک سو
گھوڑے عطا فرمائی - اور ایک مسجد سنگ مرمر کی قلعہ
مین ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی لاگت سے تیار
کرائی - اور میرزا محمد سلطان میرزا شجاع کی رفاقت
سے پشیمان ہو کر واپس آیا اور قلعہ سلیم گڈھ مین پہنچایا گیا
[illegible] مین راجہ سری نگر نے سلیمان شکوہ کو دھوکہ
سے گرفتار کر کے دہلی روانہ کیا - اور محمد سلطان گوالیار
کے قلعہ مین بھیجا گیا - اور دس لنگرخانہ دار الخلافت دہلی
مین اور ہر پرگنہ مین مفصلات کے اور اکبر آباد اور
لاہور وغیرہ غربا کے واسطے مقرر فرمائے -
[illegible] مین سفیر فرمان روائے ایران اور بخارا

خط ایک گھنٹہ مین اڑھائی کوس
جاتی تھی لیکن دیہات مین ہفتہ مین
ایک بار فقط خطوط پہنچتے تھے - اور
ایک شخص ولیم ڈاکری نامی باشندہ
لندن نے ایک ڈاکخانہ قایم کیا تھا
جسمین خطون کا محصول آٹھہ پائی
دینا پڑتا تھا -

قید خانے - بادشاہان اسٹوارٹ

۳ ردی قیدخانے و بلا میعاد قیدی -

کے زمانہ تک یہہ دستور جاری رہا
کہ قیدی مرطوب اور ردی قیدخانون
مین بلا تکلف قید کئے جاتے تھے اور
وہ بیچارے وہین پڑے گھلا کرتے
تھے اور کوئی اُنکی میعاد بھی مقرر
نہین ہوتی تھی اور خصوصًا شاہی
دشمن اور معزز شخص کیواسطے تو
قیدخانہ مذکور مخصوص ہوتا تھا چنانچہ
میری ملکہ اسکاٹ لنڈ انیس ۱۹ برس
مرطوب جیل اور فالج کی بیماری
مین اور سر والٹر ریلی بارہ برس سے
زیادہ اور لاڈ اسقف اعظم چار برس
تنہا وغیرہ وغیرہ - ایسے قیدخانہ مین

اور حسین پاشا نے وارد ہوکر تہنیت نامہ جلوس گذرانا اور سفیر مذکور کو سوائے ہاتھی اور گھوڑون اور سامان اور آلات جڑاؤ کے چھ لاکھ اسی ہزار روپیہ مرحمت ہوا۔

اور کوچ بہار اور ملک آسام اور کامروپ مین جو سوء نظمی باہمی خانہ جنگیون سے ظہور پذیر ہوئی تھی اُسکو رفع کرکے وہان کے زمینداروں کو مطیع کیا۔ سنہ ۱۰۷۳ھ سنہ ۱۶۶۲ء مین شہنشاہ نے دورہ پنجاب کا کیا اور لاہور پہنچکر ایک گروہ کشمیر تک سڑک درست کرنے کو روانہ کیا اور جوناگڈھ کا نام اسلام نگر رکھا۔ راجہ آسام نے جو سرکشی اختیار کی تھی اُسکی عوض مین بیس ہزار تولہ سونا اور ایک لاکھ بیس ہزار تولہ چاندی اور چالیس ہاتھی دیکر معافی چاہی۔ سنہ ۱۰۷۴ھ سنہ ۱۶۶۳ء مین میر جملہ نے آسام کو تسخیر کرکے چین پر چڑھائی کرنے کی تدبیر کر رہا تھا کہ اُس نے بیمار ہوکر واپس آتے وقت ڈھاکہ کے نزدیک وفات پائی۔ بادشاہ لاہور سے بھنبر ہوکر اور کوہ پنجال عبور کرکے کشمیر موصول ہوا۔ اور ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ سالانہ محتاجون کو مقرر فرمایا۔ اور لاہور مین واپس آکر تربیت خان کو سات لاکھ روپیہ

قید رہے۔ اور قید خانے ہمیشہ قیدیون سے بھرے رہتے تھے اور انمین بسبب نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ کثرت اور شدت رہتی تھی۔

اشاعت علوم

اشاعت علوم۔

سنہ ۱۶۶۲ء مین رویل سوسیٹی (انجمن شاہی برائے اشاعت علوم) نے تقرر پایا اور اُسکے ذریعہ سے علوم وفنون مین بڑی ترقی ہوئی۔ پہلی اور فلیمسٹیڈ شاہی جانب سے علم ہیئت کی تحقیق وتنقیح کے لیے سب سے اول مقرر ہوا تھا۔ اور علم طبعیات انگلستان اٰئزک نیوٹن کی بدولت علم ہوگیا۔ اس عہد کے اخیر مین علم کیمیا نے خوب اشاعت پائی تھی حتی کہ چارلس دوم نے اپنے ایوان وہایٹ ہال مین ایک کیمیا خانہ بنوایا تھا اور بعد تحقیق اور تجربہ کے دریافت ہوا کہ علم کیمیا علم زراعت کو نافع ہے پھر مختلف زمینون کا تجربہ موافق اصول علم کیمیا کیا گیا اور

کے تحفہ دیکر ایران کی سفارت پر روانہ کیا۔ سنہ ۱۰۷۴ھ ۱۶۶۳ع
سنہ ۱۰۷۵ھ ۱۶۶۵ع مین سید یحیی سفیر شریف مکہ معظمہ اور
سید کامل سفیر حبش اور سید عبد اللہ سفیر حضر موت
اور سفیر یمن باریاب دربار ہوے اور تحایف نظر سے
گذرانے اور سیواجی مع اپنے بیٹے سنبھا کے دلیرخان
اور راجہ جے سنگہ وغیرہ کے مقابلہ ومقاتلہ سے
عاجز ہو کر جان کی امان کا خواہان ہوا اور حلقہ
اطاعت آویزہ گوش کیا۔ اور تبت کلان کے حاکم
نے اسلام قبول کیا۔ اور خطبہ وسکہ تبت مین عالمگیر
کے نام کا جاری کرایا اور ایک عالی شان مسجد
والیے تبت نے تبت مین بنوائی۔ اور مراد خان حاکم
تبت خورد کو جسکی سعی سے والیے تبت کلان مطیع
اور مسلمان ہوا تھا عالمگیر نے گران قیمت خلعت مرحمت
فرمایا۔ اور سنہ مذکور مین شاہجہان نے وفات پائی
اور چٹاگانو شاہی قلمرو مین داخل ہوا اور اسلام
آباد نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۰۷۶ھ سنہ ۱۶۶۶ع مین نیتو سیواجی
کا خویش مسلمان ہوا۔ اور قوم یوسف زئی کی سرکشی
کو اٹک کے فوجدار سے رفع کرایا۔ سنہ ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۸ع مین شہر
سماجی متعلقہ بندر لاہری جو ٹھٹھہ کے قریب ہے
ایک زلزلہ کے صدمہ سے تیس ہزار مکان زمین مین
دھسگئے۔ اور ملک مین یہہ قانون جاری فرمایا کہ

باغون مین نئے میوے اور نئی
ترکاریان بوئی گئین لہذا کسانون
کو بھی خیال ہوا کہ تحصیل علوم فائدہ
سے خالی نہوگی یہہ علم صانع مطلق
کے بے انتہا قدرت کا نمونہ ہے)
اس عہد مین مردون اور عورتون کو
علوم حکمیہ کا بہت شوق پیدا ہوا
تھا اور حجر مقناطیسی کے خواص
(تواریخ مین مذکور ہے کہ اہل عرب
سے اہل یورپ نے اس پتھر کی خواص
کا علم حاصل کیا۔ اور تواریخ چین
مین ہے کہ اہل عرب نے اہل چین سے
سنگ مقناطیس کے خواص دریافت کرکے
بحری اور بری سفر کے فواید اُسکے
اختراع کئے) اور خردبین کے فواید سے
عالمانہ بحث آپس مین ہوا کرتی تھی
لکھا ہے کہ عورت کی تعلیم مین ممنونہ
نقصان عظیم تھا بڑے ذہنی استعداد
عورتین بھی املا مین بہت سخت اور
بیٹن غلطیان کرتی تھین۔

کتابین اور چھاپہ۔ کتابین اس عہد مین

مخنوث (ہیجڑا) بنانے کی رسم دنیا سے محو کیجائے - اور مخنث بنانے والے گروہ کو مسلسل و مغلول درگاہ مین روانہ کرین تاکہ یہہ فعل شنیع نہو - اور خلاف شرع تصویرون کو ایوان شاہی سے دور کرایا اور یہہ فرمان ملک مین صادر فرمایا کہ لباس زربفتی مردون کے واسطے نامشروع ہے اسلیئے جامع زربفت مرد نہ پہنین - سنہ ۱۰۷۷ھ ۱۶۶۶ء مین حسین پاشا حاکم بصرہ دربار عالمگیری مین باریاب ہوا - اور دریائے بیاس کے قرب و جوار مین بھونچال کی شدت سے پچاس گز زمین ایسی دھسگئی کہ باوجود سعی بلیغ کے غار کا عمق نہین معلوم ہوا - اور مشرکون اور ملحدون کی تعلیم گاہون کو اور شیوناتھ کی بتخانہ کو کاشی مین منہدم کرادیا تاکہ بندگان خدا گمراہ نہوں سنہ ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ء تک جو اہل دربار بجائے سلام کے باہم سرتک ہاتھ اوٹھاتے تھے اُنکو فرمان صادر ہوا کہ آپسمین باہم سلام علیک کیا کرین - اور متھرا کا نام اسلام آباد رکھا - اور شہر مذکور مین کیشو رائے کے بتخانہ کی بجائے واحد حقیقی کی عبادت کی واسطے عالیشان مسجد بنوادی تاکہ شرک سے محفوظ رہین سنہ ۱۰۸۱ھ ۱۶۷۰ء سنہ ۱۰۸۲ھ ۱۶۷۱ء مین بادشاہ اکبرآباد سے دارالسلطنت دہلی کو تشریف فرما ہوا - اور اُس گروہ باغی کو میوات مین

نہایت کمیاب اور گران قیمت تھین - ہنوز انگلستان مین چھاپہ خانے قلیل تھے فقط لندن مین تھے یا شہر یورک مین ایک مطبع تھا - لندن مین کتب فروشون کی دکانون پر کتابین شاذ تھین مجتمع رہتے تھے - اور قریات مین تو بڑے آدمیون کے بھی بہت کم کتابین ہوتی تھین -

تختہ شبیہ - چارلس دوم کے عہد سے یہہ بات اختراع ہوئی کہ تماشہ گاہون مین عورتین شبیہ بنتی تھین اور جو شویان اُس زمانہ کی تصنیف ہین کہ جنکے مطابق عورتین شبیہ بنتی ہین اُنکی عبارت اور مضامین مین اسقدر فحش بھرا ہوا ہے کہ اونکے پڑھنے سے کراہت آتی ہے - شبیہ بننے والون اور شبیہ بننے والیون کی نسبت کیا رائے دیجاوے -

زبان - سلاطین اسٹوارٹ کے زمانہ مین سرکاری کاغذات لاطینی زبان مین تحریر ہوتے تھے اسواسطے

سرزنش کی جو اپنے تئین زندہ جاوید جانتا تھا اور
یہہ خیال کرتا تھا کہ اگر ایک اُنمین کا مارا جاے تو بجاے
ایک کے ستر آدمی اُنمین اور پیدا ہو جائینگے سنہ ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ع
مین شاہزادہ محمد سلطان اور سپہر شکوہ نے رہائی
پائی - اور انکی شادی دو شاہزادیون کے ساتھ
عالمگیر نے مسجد مین بیٹھکر کردی - اور خانجہان بہادر
نے سیواجی کو سخت شکست دی سنہ ۱۰۸۵ھ ۱۶۷۴ع مین
شہنشاہ حسن ابدال کو تشریف فرما ہوا - حسن ابدال
کے شاہی ایوان کے تلے ایک بڑھیا کی پنچکی تھی
جسکے پانی کی دہان کے عامل نے مزاحمت کی تھی
اور جسکی وجہہ سے بڑھیا کی روزی مین خلل واقع
تھا جب بادشاہ مقام مذکور مین فروکش ہوا -
اور اُس بڑھیا کے حال سے آگاہی پائی تو اول
پانی کی مزاحمت کو منع فرمایا اور شام کو خاصہ سے
دو قاب کھانے کی اور پانچ اشرفیان خاص آدمی
کے ہاتھ اُس ضعیفہ کے لیے روانہ فرمائین اور
فرمایا کہ اُس بڑھیا کو سلام کہو اور معافی چاہو کہ تو
ہماری ہمسایہ ہے اور ہمارے اوترنے سے
تجکو تکلیف ہوی معاف کر - اور دوسرے روز
اُسکو پالکی مین بلایا اور ایک ہزار دو سو روپیہ
نقد اور زیور طلائی و نقرئی اور لباس انواع اقسام کا

زبان مذکور فصاحت اور سلاست
کے ساتھ تحریر اور تقریر مین مستعمل
ہوتی تھی - اور زبان فرانس معاملات
سیاست اور مکاتبات ریاست مین
آنا فانا دخیل ہوتی جاتی تھی - اور
مدارس عالیہ مین یونانی زبان پڑھای
جاتی تھی لیکن بہت کم -

اخبار

اخبار - اخبارون کی یہہ حقیقت ہے
کہ جیمس دوم کے عہد مین ایک ایک ورق
کے اخبار ہفتہ مین دو بار شائع ہوتے
تھے - پھر لندن گزٹ دو ورق کا ہفتہ
مین دو بار چھپنا آغاز ہوا لیکن مضمون
بہت کم ہوتا تھا - اور پارلیمنٹ کے
مباحث اور مقدمات کی کیفیت اخبارون
مین چھپنے کی ممانعت تھی - لکھا ہے
کہ اس عہد مین ایک خاص قسم کا
اخبار جاری تھا جسے مخزن الاخبار
کہتے تھے - یہہ اخبار ایک خط ہوتا
تھا جو ہفتہ مین ایک بار دیہات مین
بھیجا جاتا تھا اور جسمین قہوہ خانون
کی گپ شپ اور لندن کی خبرین لکھی

مرحمت فرمایا اور اُسکی دو لڑکیون کی شادی کرادی سنہ ۱۰۸۵ھ مطابق سنہ ۱۶۷۴ع مین تحفہ کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ہر سال روانہ ہوتے تھے امسال عابد خان میر حاج ہو کر لے گئے اور شہنشاہ حسن ابدال سے روانہ ہو کر دارالخلافت مین پہنچا جب بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر جامع مسجد سے روانہ ہوا تو ایک شخص تلوار کھینچکر بادشاہ کے نزدیک آیا لیکن شاہی نوکرون نے اُسکو گرفتار کرکے مار ڈالنا چاہا مگر بادشاہ نے اُسکو بچایا اور آٹھ آنہ روز اُسکے مقرر فرماکر رنتھنبور روانہ فرمایا سنہ ۱۰۸۷ھ مطابق سنہ ۱۶۷۶ع مین شاہزادہ محمد سلطان نے جہان فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی سنہ ۱۰۸۸ھ مطابق سنہ ۱۶۷۷ع مین شیواجی نے مونگی پٹن پر دست غارت دراز کیا اور اُسکی سزا پائی اور راجہ کیسری سنگھ کی لڑکی میرزا محمد اعظم کی منکوحہ ہوئی۔ اور بجاے چاندی کی دوات کے اہل قلم کو حکم ہوا کہ چینی اور سنگ اور ملمع کی دوات کا استعمال کرین۔ اور جو لوگ کہ شرعی پاپجامہ نہین پہنتے ہین وہ موزہ پہنکر دربار مین آئین سنہ ۱۰۹۰ھ مطابق سنہ ۱۶۷۹ع مین بادشاہ جانب اجمیر تشریف فرما ہوا۔ اور جزیہ کے احکام جاری کئے۔ اور جو قشقہ کہ بادشاہ راجاؤن کی پیشانی پر کھینچکر عزت بخشتا تہا اس رسم کو موقوف کیا سنہ ۱۰۹۰ھ مطابق سنہ ۱۶۷۹ع مین بادشاہ رانا اودے پور کی گوشمالی کے واسطے

ہوتی تھین۔ اسکی صورت یہہ تھی کہ کئی خاندان آپس مین چندہ کرکے کسی لندن کے باشندہ کو مخبر مقرر کرتے تھے اور وہ ادہر اودھر چل پھر کر جو کچھ خبرین پاتا تھا اُنھین لکھہ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخبارون مین ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا ہے یہہ اُس زمانہ کی مخبر کا نعم البدل ہے۔

خودبینی کے نتائج۔ ہنری ہشتم کے زمانہ سے سلاطین اسٹوارٹ کے عہد تک شاہان انگلستان کے دماغ مین یہہ سمائی رہی کہ ہم ظل اللہ اور خلیفۃ اللہ ہین ہماری اطاعت سب پر فرض عین ہے خواہ امور دینی کے منصرم ہون خواہ امور دنیوی کے منتظم ہون اور اسی خبط مین بعضے تو مارے گئے جیسے چارلس اول اور بعضے سلطنت سے معزول ہوے جیسے جیمس دوم۔

سلاطین اسٹوارٹ کے عہد مین بقیہ آثار آئین فیوڈل سسٹم بالکل محو کر دئے گئے۔ چارلس دوم کے زمانہ تک

روانہ ہوا۔ اور بعد گوشمالی رانا کے چیتور ہوتا ہوا اجمیر آیا اور وہان کی ڈاک چوکی کا انتظام فضایل خان کے حوالہ کیا اور خطبہ اور سکہ عالمگیری بیجاپور مین جاری ہوا سنہ ۱۰۹۱ھ ۱۶۸۰ع مین شہزادہ محمد اکبر نے گروہ راٹھور کے اغوائی سے سرکشی اختیار کی اور اسکی سزا پائی۔ اور شاہزادہ محمد کام بخش کا نکاح راجہ امر سنگہ کی دختر اور ہمشیرہ جگت سنگہ سے مسجد خاص و عام مین ہوا۔ سنہ ۱۰۹۱ھ ۱۶۸۱ع سنہ ۱۰۹۳ھ ۱۶۸۲ع مین عالمگیر نے اجمیر سے برہانپور اور برہانپور سے اورنگ آباد کا دورہ کیا اور بخشی الملک روح اللہ نے ملک کوکن کے نزاع کا فیصلہ کیا اور اسکے صلہ مین خلعت اور خنجر مرصع اور اسپ عربی پایا۔ اور شاہ عالم کو طرہ مرصع قیمتی ایک لاکھ پانچ ہزار ایک سو اسی روپیہ کا عطا ہوا۔ سنہ ۱۰۹۴ھ ۱۶۸۳ع مین بادشاہ نے اورنگ آباد سے احمد نگر کی جانب دورہ شروع کیا اور خانجہان نے دریا کشنا کے کنارہ پر متمردون کی گوشمالی کی سنہ ۱۰۹۵ھ ۱۶۸۴ع مین احمد نگر سے شولاپور کا دورہ آغاز کیا اور اثنائے راہ کے ملکی معاملات ملاحظہ فرمائے سنہ ۱۰۹۶ھ ۱۶۸۵ع مین شاہ عالم نے حیدر آباد فتح کیا اور ابو الحسن گولکنڈہ کے قلعہ مین متحصن ہوا اور شریف مکہ معظمہ کا ایلچی احمد آغا آیا اور سنبھاجی سیواجی کا بیٹا جو آوارہ ہوکر روپوش ہوگیا تھا اسکی گوشمالی کو

جونہ بیداری مین یہہ ایک شرط باقی رکھی تھی کہ ہنگام جنگ زمیندار بادشاہ یا اپنے راجہ کی طرف سے لڑے اسے بالکل منسوخ کردیا اور اسکے ساتھہ اور بدعتین بھی موقوف کردین جیسے جریانون کا کرنا یا ہونا اور امرا کے مرنے کے بعد اُنکے لڑکون کا بادشاہ کی تولیت مین آجانا۔

ضابطہ ظلم۔ انگلستان مین یہہ ظلم ایک مدت سے چلا آتا تھا کہ رعایا کا غلہ وغیرہ بادشاہ کے واسطے مفت ضبط کرلیا جاتا تھا اور دوسرا ستم یہہ بھی ہوتا تھا کہ بادشاہ خود تجارت کو بیچ ڈالتا تھا یعنی سوداگرون سے کچھ روپیہ لیکر بعض چیزون کی تجارت اُن سوداگرون سے مخصوص کردیتا تھا اس سبب سے تمام ملک کی تجارت و بیاوپار کچھ کم وبیش آدمیون پر منحصر رہتی تھی۔

حالت پارلیمنٹ۔ اس زمانہ تک ممبران پارلیمنٹ مثل مہرہ ہائے شطرنج کی رہے

مشکل پنڈیہ کی جانب نظامی فوج روانہ کی —

اور شہنشاہ نے بیجاپور سے شولاپور کا دورہ شروع کیا اور شولاپور سے حیدرآباد کو روانہ ہوا — سنہ ۱۰۹۸ھ ۱۶۸۹ع میں اونکہ سکھر جو مابین بیجاپور وحیدرآباد ہے فتح کیا اور نصرت آباد اسکا نام رکھا - اور حیدرآباد سے شہنشاہ نے بیجاپور کا دورہ واسطے رفاہ خلق کے آغاز کیا - سنہ ۱۰۹۹ھ ۱۶۸۸ع میں دریا کشنا سے شہر بیجاپور میں ایک نہر کی اجراے کی تجویز ہوئی - اور اہل دکن مرض وبائی میں زیادہ تلف ہوئے اور اکثر کے دماغی مادہ کی وجہ سے آنکھ کان اور زبان بیکار ہو گئے - اور سنبھاجی کو شیخ نظام نے سنگیز نام مقام میں گرفتار کر کے حضور سلطانی میں روانہ کیا اور یہہ مصرعہ اسکی گرفتاری کی تاریخ ہے مصرعہ - بازن وفرزند سنبھا شد اسیر + اور وہ چند روز بعد مرگیا سنہ ۱۱۰۰ھ ۱۶۸۹ع میں قلعہ رامیری اور قلعے راجور اور ستمنی مفتوح ہوئے سنہ ۱۱۰۱ھ ۱۶۹۰ع سنہ ۱۱۰۲ھ ۱۶۹۱ع میں شہنشاہ دکن کے حصہ بیجاپور اور قطب آباد وغیرہ میں رہا اور احمد آقا سفیر روم اور ایلچی والئے بخارا اور کاشغر کے آئے اور اپنی اپنی نذریں پیش کیں سنہ ۱۱۰۳ھ ۱۶۹۲ع سنہ ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۳ع میں شہنشاہ عالمگیر دکن میں ایسی شان وشوکت سے رہا کہ جو تاریخ ہند میں عدیم النظیر ہے - اسکے لشکر میں دس لاکھ

جسوقت چاہا بادشاہ نے پارلیمنٹ کی بساط کو طے کیا اور چند روز کو برخاست کر دیا - اور جب کبھی ممبران پارلیمنٹ بادشاہ پر قابو طلب ہو جاتے تھے تو اسکو شطرنج کا بادشاہ قرار دیدیتے تھے - اور چارلس دوم کے زمانہ میں تو ممبران پارلیمنٹ ایسے ایماندار تھے کہ اپنی راے فروخت کر دیتے تھے

ارباب سیاست - بادشاہان اسٹوارٹ کے عہد میں ارباب سیاست کے دو فرقے ہو گئے اور ہنوز قوم انگریزان دو فرقوں پہ منقسم ہے - کبھی ایک فرقہ کی حکومت ہو جاتی ہے اور کبھی دوسرے فرقہ کی چند روز کے بعد ایک گروہ کا ٹوری اور ایک گروہ کا وگ نام ہوا پھر یہہ نام بدلکر کونسرویٹو - اور لبرل کے لقب سے مشہور ہوئے - فرقہ اول کا یہہ خیال ہے کہ رسوم وقوانین قدیم بحال خود باقی رہیں اور فرقہ دوم کا یہہ منشا ہے کہ قوانین قدیمہ میں

آدمی تھے اور ہمت خان نے سنتھا جی کو مغلوب
کیا سنہ ۱۶۹۵ع ۱۱۰۶ھ میں عالمگیر دار الظفر بیجاپور سے
اور لورس پور اور افضل پور میں مخیم رہکر برہمن
پوری مسمی اسلام پوری کو روانہ ہوا۔ سنہ ۱۶۹۷ع ۱۱۰۸ھ
میں بخشی الملک مخلص خان نے دیوان صائب
کہ جسمین ایک لاکھ اشعار صائب کے خط سے لکھے
ہوئے تھے بادشاہ کی جناب میں گذرانا اور بادشاہ
نے چند آمیز اشعار پر خوشنودی ظاہر کی سنہ ۱۶۹۸ع ۱۱۰۹ھ
میں قلعہ جنجی کرناٹک میں جمدۃ الملک نے فتح کیا
اور رانا قلعہ دار مع سنتھا کے فرار ہوا سنہ ۱۶۹۹ع ۱۱۰۹ھ
میں سنتا کا سر غازی الدین فیروز جنگ نے میدان
جنگ سے کاٹکر حضور شاہی میں گذرانا اور اُسکی
ممالک دکن میں تشہیر ہوئی سنہ ۱۱۱۰ھ میں سنت گڈھ
اور سیب گڈھ اور قلعہ ستارا وغیرہ کو توپ اور
سرنگ کے ذریعہ سے فتح کیا۔ سنہ ۱۱۱۱ھ میں قلعہ
پرلی کو شہنشاہ نے فتح کیا اور بہوسان گڈھ
کو نہضت فرما ہوا۔ سنہ ۱۱۱۲ھ میں قلعہ پون گڈھ
اور سینا اور صادق گڈھ اور قلعہ چندن اور
وندن اور قلعہ کھیلنا فتح کیا سنہ ۱۱۱۳ھ سنہ ۱۱۱۴ھ میں
شہنشاہ دکن کے بہادر گڈھ کو تشریف فرما ہوا۔ اور
قلعہ کندانہ اور راجگڈھ فتح کیا سنہ ۱۱۱۵ھ میں قلعہ

ایسے تغیرات کیے جائیں کہ ملک
روز بروز زیادہ سرسبز اور ترقی
پذیر ہوتا جاوے۔

ایجاد دار الشفا۔ ولیم اور ملکہ
میری نے لنگڑے اور لولے اور
ضعیف سپاہیوں کے واسطے
مقام چلسی میں ایک دار الشفا
مقرر کیا اور فوج بحری کے پرانے
سپاہیوں کے رہنے کے لیے اپنی
محلسرا گرینچ میں خالی کرادی۔

رواج اشیاء سنہ ۱۶۹۱ع میں آلہ
مقیاس الحرارت اور خوردبین کا انگلستان
میں رواج ہوا۔ اور چارلس کے
عہد میں آلہ مقیاس الہوا اور قہوا
کا رواج ہوا اور ڈاک کا ڈھچڑا
اور اس زمانہ میں بنک اور نوٹ کا رواج ہوا

انگلستان کے حیوان لکھا ہے
کہ اُس زمانہ کے بیل اور بھیڑ
(بہ نسبت اس زمانہ کے بھیڑ اور
بیل کے) بہت چھوٹے ہوتے تھے
اور گھوڑے اُسوقت میں پچیس

ایجاد دار الشفا۔
رواج اشیاء۔
انگلستان کے حیوان۔

تہ ناکا اور قلعہ واکن کیرا تسخیر کیا سنہ ۱۱۱۶ھ مین شہنشاہ
واکن کیرا گیا اور وہان سے دیوا پور پہنچا اور قیام
پذیر ہوا - اور چند روز طبیعت ناساز رہی بعد صحت
یابی کے بادشاہ بہادر گڈھ کی طرف روانہ ہوا -
سنہ ۱۱۱۷ھ مین قلعہ بخشندہ بخش تسخیر کیا سنہ ۱۱۱۸ھ مین
شاہزادہ محمد کام بخش کو دار الظفر بیجاپور کے انتظام
کو روانہ کیا - اور منجھلے بیٹے اعظم شاہ کو مالوہ کیطرف
روانہ کیا - اور چند روز کے بعد شہنشاہ کو تپ شدید
عارض ہوئی اور باوجود بانوے سال کی عمر اور
شدت مرض کے عالمگیر پنجگانہ نماز باجماعت ادا کرتا
اور دیگر فرایض منصبی بذات خود انجام دیتا تھا جمعہ
روز جمعہ کی صبح ۲۸ ذیقعد سنہ ۱۱۱۸ھ کو تسبیح و تہلیل
کے ساتھ عالمگیر نے جہان فانی سے رحلت فرمائی -
اور شہر خجستہ بنیاد اورنگ آباد مین کہ قریب دولت آباد
کے ہے دفن ہوا - یہہ شہنشاہ نہایت متدین اور
متورع تھا - مدام باوضو رہتا تھا - اور پنجگانہ
نماز سفر و حضر مین جماعت کے ساتھ ادا کرتا تھا
اور روزہ رکھتا اور زکوۃ دیتا تھا اور اپنی خوراک
و پوشاک وجہ حلال سے حاصل کرتا تھا - غیبت
کوئی کسی کی اسکے دربار مین نہین کر سکتا تھا - اور
نہایت عدل دوست تھا - مستغیثون کی سخت کلامی پر

روپیہ کو بکتے تھے اور اسپانیہ کی ٹانگن
سواری کے کام آتے تھے - اور
فلینڈرس کی سرخی گھوڑیان بگھیون
مین جوتی جاتی تھین -

(حاشیہ: علامت خوشی ۳)

علامت خوشی - تاریخ مین
مذکور ہے کہ خوشی اور شادی مین آگ
روشن کیجاتی تھی -

(حاشیہ: مالگذاری)

مالگذاری - لگان زمین اُس عہد
مین بہ نسبت اس زمانہ کے
ایک چوتھائی تھا -

(حاشیہ: چوری کی سزا پھانسی اور ...)

چوری کی سزا پھانسی - شاہ
جارج کے عہد تک چالیس شلنگ
سے زیادہ قیمت کی چیز کے چور کو
پھانسی دیجاتی تھی جو اصل قتل
انسان پر لگتی ہے - مجرم اس کثرت
سے پھانسی پاتے تھے کہ حکام رحم
کھا کر یہہ ثابت کر دیتے تھے کہ مجرم
نے چالیس شلنگ سے ایک پنس کم
مالیت کی چیز چرائی ہے اور اسکی جان
بچا دیتے تھے مسٹر ڈبلو ایچ کو ٹیلم
صاحب بی اے وسالسٹر عدالت

زجر کرنے والون کو منع فرماتا تھا اور فرماتا کہ اس سے
تحمل زیادہ ہوتا ہے - اور سپہ سالاری کے کامون
مین بھی اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتا تھا کیونکہ اُسکے
فوجی افسر قلعون کے نقشے اثناے جنگ مین اس غرض
سے اُسکے پاس روانہ کرتے تھے کہ بادشاہ جس موقع
سے حکم دیتا قلعہ اُس موقع کے مناسب ہونے کی وجہ
سے جلد تر فتح ہوجاتا تھا - اس عہد مین طوایف خوانش
کا دارالخلافت سے اخراج ہوگیا تھا - رمضان مین
ساٹھ ہزار روپیہ اور اور مہینون مین قدرے کم مدام
محتاجون کو دیا جاتا - لنگرخانہ اور سرا جہان نہین تھین
جدید بنوادی تھین - مسایل فقہ کی آسانی کے واسطے
دو لاکھ روپیہ صرف کرکے فتاوی عالمگیری مرتب کرایا
اگرچہ ہنود پر جزیہ جاری کیا لیکن تیس لاکھ روپیہ
سالانہ سے زاید کا محصول ہند کے سایر کا معاف
کردیا سنہ ۱۶۹۰ء مین ضلع گیا کے گوالون نے انکم ٹیکس اور
مکان کے ٹیکس کی موقوفی کی درخواست گورنر بنگال
کے حضور مین کی اور اُسکی وجہہ یہہ بیان کی کہ مسلمانون
کے عہد حکومت مین یہہ ٹیکس ہمکو دینا نہین پڑتے تھے
اور عالمگیر بڑا مرتاض اور متقی اور پکا مسلمان تھا - اور
تمام لیاقت اور شجاعت اور اولوالعزمی اور ہمت کے
اعتبار سے سراسر اکبر کا ہمسر تھا - اور وہ امور سلطنت مین

عالیہ لوبہ پول نے اپنی کتاب فنے فنے
ٹک فے نئے ٹی صفحہ مین جو راقم
ان اوراق محمد تراب علی رحمہ کو مصنف
صاحب نے بطور تحفہ عنایت فرمائی
تھی جسکا ترجمہ میرے ولی عنایت فرما
جناب میرزا ابراہیم بیگ صاحب
نے کیا ہے اُسمین لکھا ہے کہ غلامی
اُس زمانہ مین اس حد پر پھونچی ہوی
تھی کہ کالے ہی نہین بلکہ گورے بھی
اکثر غلام بنائے جاتے تھے - بعض
اوقات چرانے کے جرم مین لوگون
کو پھانسی کی معمولی سزا تو نہ دیجاتی
تھی بلکہ وہ مثل غلامون کے بیچڈالے
جاتے تھے آرامگاہ شاہی کی خادمہ
لیڈیان سلطان زمان سے مجرم کی
جان بخشی کرالیتی تھین - لوگ بجاے
اسکے پھانسی پائین ایک خاص قیمت پر
غلامی مین بک جاتے تھے اور جلاوطن
کردئے جاتے تھے اور وہ روپیہ جوان
بلاقصورون کی قیمت سے حاصل ہوتا
ملکہ اور اُنکی خدمتی لیڈیون کی جیبون

شان خسروانہ برتتا اور خانگی معاملات مین سادہ مزاج
رکھتا تھا - دنیاوی امور تندہی سے اور دینی
فرائض نہایت سرگرمی سے انجام دیتا تھا - اُسکی
فوج مین ہندو سردار بھی بہت تھے - جو کچھہ
کہ اُسکی نسبت انگریزی مورخون نے لکھا ہے اُسکا
اکثر حصہ اُس زمانہ کے مورخون اور عالمگیر نامہ
کے خلاف ہے - اور عالمگیر اعلی درجہ کا سخن سنج
اور انشا پرداز تھا اُسکی عبارت کی متانت اور
سلاست رقعات عالمگیری اور رقائم کرائم اور
کلمات طیبات و دستور العمل سے روشن ہے
اور وہ بعد تخت نشینی کے حافظ قرآن مجید ہوا -
اگر اورنگ زیب وہ نکرتا جو اُس نے مجبوراً احفاظت
خود اختیاری (جان) کیواسطے اپنے باپ اور بھائیون
کے ساتھہ کیا تو بیشک اُسکی زندگی تاریخ کے
صفحون پر عیب سے پاک نظر آتی لیکن بے عیب
ذات خدا کی ہے دیگر صوبجات اور سپہ سالارون
کی فوج کے علاوہ جو اُس زمانہ کے مناسب حال
تھی دکن کے لشکر شاہی ہمراہی کی بھیڑ دس
لاکھہ تھی اور لشکر شاہی کوچ کی حالت مین
ایک دار الخلافت کا لطف دیتا تھا - اور دار الخلافت
دہلی بقول ڈاکٹر منیٹر اپنی عظمت اور شان مین

مین جاتا تھا - اُس عہد مین بردہ
فروشی کی بڑی شدت تھی - بڑے
بڑے پادری بردہ فروشی کی حمایت
مین تُلے ہوے تھے اور اپنی رائے
کی تائید مین انجیل مقدس کے باب نہم
کا حوالہ دیتے تھے ۱۷۸۵ع مین ایک
فاضل نے غلامون کی ردی حالت
پر رحم کھاکر ایک کتاب غلامون کی
حمایت مین لکھی جو کہ کتون کی طرح
سڑکون پر بے رحمی سے مار پیٹ
سہتے تھے اور جزایر ویسٹ انڈیز
مین تو اُنکی بہت بدتر حالت تھی
(اسلام نے اول غلامون کے
ساتھہ ہمدردی کی اور آزادی کی
راہ بتائی چنانچہ اہل عرب کی طرز
معاشرت مین گذرا) ۱۸۳۳ع مین
ولیم چہارم کے عہد مین قانون عتق
عبید نافذ ہوا - اور بیس کروڑ روپیہ
جزایر ویسٹ انڈیز کے غلامون
کی آزادی مین تجویز کیا گیا -

روے زمین کی دار الخلافتون سے اور رنگ زیب کے عہد مین گوی سبقت لیگیا اور شاہی عمارتون کو یورپ کے مورخون نے نفاست اور لطافت مین بیمثل لکھا ہے۔ وسعت سلطنت اور ماحصل اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین عالمگیر کا قبضہ بھر یرہ کرانچی بندر سے لیکر آسام کے مشرقی حدود پر اور کوہ ہمالیہ سے لیکر بحر ہند کے سطح پر لہراتا تھا تاریخ ہنٹر مین مرقوم ہے (اُسکے عہد مین صوبجات ہند کا رقبہ سرکار انگلشیہ کی سلطنت حال کے رقبہ کی مساوی تھا) اور صوبہ کابل اور کچھ حصہ ترکستان اور تبت خورد و تبت کلان اُسپر زیادہ تھا۔ اور بقول اہل تاریخ سنہ ۱۶۹۵ء مین کل مالگذاری اسّی کرور روپیہ تھی۔ عالمگیر نے اپنے تین بیٹون پر ملک تقسیم فرماکر وصیت فرمائی تھی کہ معظم شمالی اور مشرقی صوبون پر حکمران ہوکر دہلی کو دار الخلافت قرار دے اور اعظم جنوب اور مغرب پر فرمان روا ہو۔ اور کام بخش گولکنڈہ اور بیجاپور کی حکومت کرے۔

طرز معاشرت عہد خاندان مغلیہ عالمگیر تک

لباس۔ آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد کا درباری لباس یہ قرار پایا تھا کہ ملکی و انتظامی سرداروں اور امیرون کے سر پر دستار (پگڑی) اور

باب یازدہم

سلطنت خاندان برنزک

سنہ ۱۷۱۴ء سے اب تک سنہ ۱۸۹۲ء

شاہ جارج اول سنہ ۱۷۱۴ء

جلوس سنہ ۱۷۲۷ء وفات

سنہ ۱۷۱۴ء مین جارج اول خطہ ہینوور ملک جرمن کا رئیس زادہ تخت نشین ہوا۔ اور انگریزی مین تقریر و تحریر سے عاجز تھا۔ اپنی زوجہ پر اسنے بڑا ظلم کیا کہ چالیس برس تک قید رکھا اور بچون تک سے ملنے دیا۔ شاہ جارج کو علی رؤس الاشہاد انٹربری اسقف نے غاصب سلطنت کہا۔

سنہ ۱۷۱۵ء مین بغاوت ہوئی بجرم شرکت جیمس دو نواب اور ۲۰ بیش اشخاص کو پھانسی دی گئی اور ہزار ہا آدمی امریکا جلاوطن کئے گئے

سنہ ۱۷۱۹ء مین سوداگرون کی کمپنی نے بجاے روپیہ نوٹ کے کاغذ چلائے

گلے مین کرتہ اُسپر چپکن (قبا نیم برید پردہ) اور اُسپر
نیم ساق چین دار جامہ (تلک نما) اور ٹانگون مین
ٹخنون تک شلوار (گھیر دار پیجامہ) اور پیرون مین
جرابین اور اُن پر جوتہ اور کمر مین پٹکا بندھا ہوا۔
اور فوجی افسرون کے سر پر پگڑی یا جنگی ٹوپی (خود)
اور کوٹ نما بٹن دار چست لباس اور ڈھال تلوار
وغیرہ اسلحہ سے مسلح اور بعض اشخاص کے ہاتھ
مین رنگین جریب (چھڑی) جسکے نیچے اوپر ایک ایک
پولا چاندی یا سونے کا (شاید یہہ پیرون کے لیئے
عصا پیری ہو) اور بعض کے پاس قیمتی دوپٹہ
یا سیلا ہوتا تھا۔

اور ایک انگریزی مورخ اورنگ زیب کے زمانہ
کا حال لکھتا ہے کہ اورنگ زیب کے عہد دولت
کے مسلمان دبلے پتلے اور کالے پیلے تھے۔ اور
مہین ململ کے جامے چین دار اور اتنے نیچے پہنتے
تھے کہ اُنکی زردوزی جوتیان دامنون تلے چھپ
جاتی تھین (یہہ وہ مسلمان تھے جنکے آبا اور اجداد
ایک مدت سے ہند مین سکونت پذیر تھے اور زمانہ
کی گردش سے اُنپر ہند کی آب وہوا کا پورا اثر ہوگیا
تھا یا نہ مسلم اور دربار کی ہندو بھی مسلمانون کے
ہم لباس تھے اور ذی علم ہندؤن نے پاجامہ پہنا

پھر دوالا نکالدیا ہزارون آدمی
جو شریک تھے تباہ ہوگئے۔ قرضہ
قومی سرکار پر ترپن (۵۳) کرور روپیہ ہوگیا
تھا۔ اور چھ روپیہ سیکڑے کی حساب
سے سود تین کرور اٹھارہ لاکھ سالانہ
تک پہنچگیا تھا۔ اور آمد ملک آٹھ کرور
تھی۔ کوئی صورت سبکدوشی کی نہین
سوجھتی تھی۔ کمپنی تجار بحر جنوبی
نے عرض کی کہ تمام قرضہ قومی ہمارے
ہاتھ بیچڈالیئے اور ہم سے چار روپیہ
سیکڑا سود پر روپیہ لیجیئے۔ سرکار
نے جنوبی دریاؤن کی تجارت اُنکو
مخصوص کردی۔ پس اہل انگلستان
نے خیال کیا کہ **بحر الکاہل** مین
بے پایان روپیہ ہے۔ اس لالچ
مین شرکا قرضہ قومی نے اپنے
حصص تجار بحر جنوبی کے حوالہ کرکے اُسکے
بدلے تجارت مین شریک ہوئے۔
اور اُنکی دیکھا دیکھی صدہا دولتمند
اور اہل سیاست یہانتک کہ بیوہ
عورتین اور سرکار نے سراسیمہ ہوئے

شروع کردیا تھا اور عام ہندو دھوتی باندھتے تھے۔ جیسے عام مسلمان پاجامہ پہنتے تھے۔

بادشاہی خلعت چند در چند پارچہ کا ہوتا تھا اور خلعت میں نیمہ آستین اور موتیون کی مالا اور گلو بند اور گلو آویز اور بالا بند اور سرپیچ اور چارقب داخل تھے۔ اور کلنگی کے خاص پر سرپیچ اور پگڑی میں عزت کی نظر سے مرصع کیے جاتے تھے اور نیز جیغہ اور دستار مرصع مع کلنگی کے ہمرکے خلعت کے طور پر چھٹا ہوتا تھا۔

اور بادشاہ کے واسطے بارگاہ اور شاہزادون کے لیے خیمہ اور خرگاہ سرخ کا ہونا مخصوص تھا اور کوئی شخص خیمہ سرخ نہین رکھہ سکتا تھا۔ اور خافی خان نے لکھا ہے کہ شاہجہان نے کشمیر میں ایسے خیمے پشمینے وغیرہ کے تیار کرائے کہ جنکو نصب کرانے میں دو مہینے صرف ہوتے تھے۔ اور دو سال گرہ کے ایام میں منصوب ہوتے تھے اور سال گرہ میں ایک کروڑ ساٹھہ لاکھہ روپیہ صرف ہوتے تھے۔

اور نورجہان نے زنانہ لباس میں بڑی بڑی ترقیان کین اور عمدہ عمدہ تراش وخراش نکالے۔ اور گلاب کا عطر اُسی کی ایجاد ہے جو عالمگیر کے زمانہ تک اسی روپیہ تولہ بکا جسکو خافی خان نے لکھا ہے۔ اور نورجہان نے

اور سوداگرون کی میز پر روپیہ پھینک اُنکے بدلے رسیدون سے کاغذ کے پرزے لے لیئے پھر کمپنی نے یہہ اقرار کیا کہ جو ہمارا شیئر ہوگا اُسکو کم از کم پچاس روپیہ سیکڑہ ادا کرینگے پھر تو اہل حرص کو جنون ہوگیا اور اس گمان پر کہ تجارت بحر جنوبی سے دنیا کی دولت ہمارے ہی ہاتھ لگیگی ہزار کی جگہ دس ہزار روپیہ دیے۔ جب خوب روپیہ فراہم ہوگیا تو کارخانہ بھی بند ہوگیا اور ہزارون کا دوالہ نکل گیا۔ (یہہ خوب طریق اداے قرضہ اور اخذ روپیہ کا ہے) ۱۷۲۷ء میں جارج اول مرض سکتہ سے مرگیا۔ یہہ بادشاہ کم گو اور جفاکش تھا لیکن اپنی بی بی پر بڑا ظلم کیا۔ اس عہد میں چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ ہوا اور مقیاس الحرارۃ اور ریشم بافی کی کل ٹرکی سے انگلستان میں آئی

شاہ جارج دوم ولد جارج اول

مکانات کی آرائش کے آلات مین عمدہ روز افزون
ترقیان نمایان کین - اور چولی اور سینہ بند کا اختراع ہوا -
اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ ہمایون نے خونی مقدمات
کے فیصل کرنے کو سرخ لباس مخصوص کر کے جا بانیر
کے مقام پر زیب تن کیا اور کرسی پر جلوس فرماکر
مقدمات کا انفصال فرمایا - دربار شاہی مین تین
کٹھرے ہوتے تھے ایک کٹھرہ رنگین سرخ رنگ کا
اور دوسرا کٹھرہ نقرئی خالص چاندی کا اور اُن
دونون کے اندر طلائی کٹھرہ خالص کندن کا عالمگیر
نامہ مین مرقوم ہے کہ یہان خاص الخواص اشخاص
باریاب ہوتے تھے - اور اُس طلائی کٹھرہ کی اندر
شاہی تخت ہوتا تھا - اور بادشاہ تخت پر دوزانو
بیٹھتا تھا اور گاؤ تکیہ پس پشت رہتا تھا - اور
دادرسانی کے وقت دادخواہون کی درخواستین
بادشاہ اپنے ہاتھ مین لیتا تھا اور مناسب حکم بھی
خود تحریر فرماتا تھا -

سپاہ - فوج کی تنخواہ مین جو چند روز سے
جاگیرین ملتی تھین جسمین رعایا پر سختی کا احتمال
ہو سکتا ہے اکبر نے بجاے جاگیر کے نقد تنخواہ مقرر
فرمائی - اور سپاہی کا حلیہ (چہرہ) فوج کے کاغذ
(دفتر) مین لکھنا اور گھوڑے کا داغ شناخت کی واسطے

۱۷۲۷ء جلوس ۱۷۶۰ء وفات

۱۷۲۷ء مین جارج دوم بادشاہ ہوا
اور وزیر اعظم **رابرٹ والپول**
کم علم اور بڑے اکھڑ اور سخت مزاج
کو کیا - یہہ وزیر پندرہ برس تک خوب
رشوت لیا کیا - رشوت آپ کھائی
اور ممبران پارلیمنٹ کو کھلائی اور
روپیہ کی بدولت ممبران پارلیمنٹ
کو اپنا کلمہ گو کر لیا - (واہ رے مہذب
پارلیمنٹ اور واہ رے چلتے نسخے)
۱۷۳۹ء مین اہل اسپانیہ سے جنگ
ہوی اور سپہ سالار انگلستان نے
شکست کھائی لیکن سردار انسن
نے چار برس کے گشت مین ۱۷۴۴ء
مین اہل اسپانیہ کا ایک جہاز پکڑا
اور انگلستان کو لیگیا جسمین تیس
لاکھ روپیہ نکلا - منجملہ جلاوطن شدہ
شاہزادون خاندان اسٹوارٹ کے
چارلس نے ۱۷۴۵ء مین یورش کی
اور چند بار بادشاہی آدمیون کے
فتحمند ہوا لیکن ۱۷۴۶ء مین شاہی فوج سے

شروع ہوا - اور تقسیم تنخواہ سے پہلے گنتی ہوئی مقرر ہوئی اور فوج کی باربرداری کے واسطے اونٹ اور گاڑی کے کرایہ کا نرخ معین کیا گیا - اور فوج کا افسر منصب دار کہلاتا تھا اور منصب داری دس سپاہی سے لیکر دس ہزار تک ہوتی تھی مثلاً پنجہزاری ہفت ہزاری دہ ہزاری اور منصب دار آدھے پیدل اور آدھے سوار بھرتی کرتا تھا اور اُنمین نصف بندوقچی اور نصف تیرانداز - اور عام سوار کی تنخواہ پچیس روپیہ تک تھی اور بندوقچی پیادے کی چھ روپیہ (اور اسی پر توپخانہ کی سپاہیون کی تنخواہ کا قیاس ہو سکتا ہے) اور منصب دارون کی تنخواہ معقول ہوتی تھی ایک فرانس کے سیاح برنیر نے لکھا ہے کہ دانشمند خان میرے مربی منصب دار کی تنخواہ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ ماہوار تھی - اس عہد مین ایک قسم کی فوج احدی (یکہ) بھی جو ایک ایک علحدہ کام انجام دیتا تھا - اور ابو الفضل کا بیان ہے کہ صوبون مین بیقاعدہ فوج کی چوالیس لاکھ آدمی تھے - اور باقاعدہ کا ذکر نہین کیا اس پر قیاس کرو - اس کثرت فوج کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید ابو الفضل نے بادشاہی شکار کے ہانکے والون کو فوج مین شمار کر لیا ہے -

تاریخ ہند الفنسٹن مین لکھا ہے کہ اکبر نے چتور گڈھ کی

یہہ بدنصیب شاہزادہ ہزیمت اوٹھاکر پہاڑون مین چلا گیا - اُسکے سر کا تین لاکھ روپیہ انعام مقرر ہوا وہ فرانس کو روانہ ہوا - جارج نے دو امیر اور اسی آدمیون کو بجرم بغاوت چارلس پھانسی دی - سنہ ۱۷۵۹ء مین انگریزون نے اہل فرانس سے پایۂ تخت شہر کیوبک واقع امریکا شمالی مین فتح پائی - سنہ ۱۷۶۰ء مین شاہ جارج دوم راہی ملک عدم ہوا - یہہ بادشاہ خو بو مین اپنے باپ کے مانند تھا - گویا الولد سر لابیہ کا مصداق تھا - علوم و فنون کی جانب اُسکو کچھہ التفات نہ تھا - شاعری اور مصوری کو لغو جانتا تھا سنہ ۱۷۵۳ء مین عجایب خانہ لندن مین قائم ہوا - سنہ ۱۷۶۰ء مین پہلی بار انگلستان مین نہر کھودی گئی - ہندوستان مین چند صدی سابق سے جاری تھی اس عہد مین قمار بے شمار تھا مرد جلسون مین اور عورات گھرون مین

فتح کے واسطے ایسی خندقین اور دمدمے بنوائے
تھے جن کے مشابہ بلاد یورپ مین آجکل بنائے
جاتے ہین اور انکے ذریعہ سے قلعہ کی دیوار مین
سرنگ لگا کر برج اور دیوارین اڑا
دیتے ہین - اور اکبر نامہ مین مرقوم ہے کہ سندر کی
فتح مین مخالف کی جانب فوج پرتگال یورپ
کی عہدہ دین پہنکر لڑے - اور عرب کے سپاہیون نے
ایک قلعہ کی حفاظت کی یہہ دونون باتین ہند مین
نئی ہوئین - عالمگیر کی عہد دولت کی سپاہ کے
رنگ ڈھنگ زمانہ ماضی کے مقابلہ مین تبدیل ہوگئے
تھے - سابق کے اہل اسلام سپاہی خدا سے واحد
پر بھروسا کرکے اپنی ہمت کی بدولت اپنے پوست
کو زرہ بکتر سے زیادہ اپنا محافظ تصور کرتے تھے
اور اس عہد کے سپاہی لڑائی کے میدان مین نیم
اور جیت کوٹ جو روئی کے پہلون اور اون و ریشم
کے ٹکڑون سے بھرے ہوتے تھے جنپر تلوار کم کام
کرتی تھی پہنکر آتے تھے اور کوٹون پر زرہ یا چار آئینہ
یا دونون لگا کر ایسے عمدہ گھوڑون پر سوار ہوتے
تھے جنکی بگا مین بھاری اور زرین پوش لٹکتے ہوئے
اور انکے چارون کنارون پر رنگ برنگ کی جھالر
اور سوراگا کی دم کے پھندنے لگے ہوتے تھے اور

جوا کھیلا کرتی تھین اور ایک ایک
رات مین گنجفہ یا چوسر کی بدولت
لاکھ لاکھ روپیہ کی ہار جیت کچھہ بات
نہ تھی - لکھا ہے کہ جارج دوم کے
عہد ہی مین ہند مین انگریزی حکومت
کی بنیاد قایم ہوئی -

شاہ جارج سوم جارج دوم کا پوتا

۱۷۶۰ء جلوس ۱۸۲۰ء وفات

جب ۱۷۶۰ء مین جارج سوم رونق افروز
اورنگ ہوا تو شاہان اسپانیہ
و فرانس آمادہ جنگ ہوئے لیکن
اہل انگلستان کی فتح ہی اور ۱۷۶۳ء
مین باہم صلح ہوگئی ۱۷۶۵ء مین جب
امریکا مین اسٹامپ جاری ہوا
اور محصول مقرر کیا گیا تو اہل امریکا نے
اول انکار کیا جب اہل انگلستان نے
اصرار کیا تو اہل امریکا آمادہ جنگ
ہوکر لڑائی شروع کردی - اول اول
تو فوج انگلستان چند مقام پر فتحیاب
ہوئی لیکن بعد کو اہل امریکا نے

گھوڑون کی گردنیان اور تمام ساز و سامان انکے طلائی و نقرئی زنجیرون اور زیورون سے آراستہ و پیراستہ ہوتے تھے یہہ سردارون کا حال ہے اور سپاہی اپنی حیثیت و مقدور کے موافق اپنے افسرون کی تقلید کرتے تھے۔

اور اکبرنامہ مین مسطور ہے کہ عفو جرائم کے واسطے شاہزادون اور سلاطین کی معافی تقصیر چاہنے کی یہہ علامت تھی کہ گردن مین تلوار ڈالکر نیازمندانہ دربار شاہی مین اپنے تئین حاضر کرتے تھے۔ اور عام سردار اور افسر فوجی اور حکام مالی دیگی عفو جرائم کے واسطے گردن مین کمان ڈالکر حضور شاہی مین دربار کے وقت حاضر ہوتے تھے۔

سلاح۔ اور ہمایون کے عہد دولت مین دریائی توپون سے جو کشتی اور جہاز مین عمدہ کام دیتی ہین بڑا کام نکلا چنانچہ چنارگڈھہ کے قلعہ پر جو گنگا کے کنارہ بندیاچل پہاڑ کے ایک ٹیکرہ پر واقع ہی ان توپون نے خوب کام دیا اور سرنگ سی قلعہ کی دیوار کو اوڑا کر فتح کرلیا۔

جہاز۔ اورنگزیب کی عہد حکومت ۱۶۹۲ع مین ایک جہاز ہوائی سورت کی بندر سے حاجیون کے واسطے چلایا گیا تھا جسمین اسی توپین اور چار سو بندوقیں

فوج انگریزی کو ایسی متواتر شکستین دین کہ پچپن ہزار کی جمعیت کو قیدی کر دیا۔ اور ساتوین لڑائی ۱۷۸۱ع مین فتح کر خفیف خفیف معرکہ آرائیان [illegible] ۱۷۸۳ع مین سلطنت برطانیہ نے مجبوراً امریکا کے تیرہ ۱۳ ضلعون کی خود مختیاری تسلیم کر لی۔ ان اضلاع مین اب سلطنت جمہوری ہے۔ ۱۷۷۴ع مین وارن ہیسٹنگس پہلا گورنر جنرل ہند مقرر ہوا۔ اُس نے ٹیپو سلطان والئی میسور اور وسط ہندیا مرہٹون کو زیر کیا لیکن گورنر نے دو مرتبہ ظلم کیے ایک یہہ کہ اسنے ہندو کی معبد بنارس کو لوٹ لیا دوسرے نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودھ کی دولت بلا وجہہ ضبط کرلی ۱۷۸۰ع مین بدولت تنسیخ قانون تشدد بر فرقہ کیتھولک لندن مین ایک قیامت برپا ہوئی اول کیتھولک کے کنائس مین آگ لگادی پھر قیدخانون کے دروازے کھول قیدی رہا کیے۔ سات دن تک لندن کے بازار لٹے چار سو آدمی مارے گئے

تھا اٹھ و سامان سے آراستہ و پیراستہ تھین اُسکو
فرنگیون نے لوٹ لیا بادشاہ نے سب فرنگیون کو
جو ہند مین دریا کے ساحلون پر تجارت پیشہ تھے
سزا اور نکالدینے کا حکم دیا لیکن بمبئی کے فرنگیون
نے تاوان جہاز ادا کرکے مصالحہ کر لیا اور عرض
کیا کہ جہاز کو قزاقون نے لوٹا ہے ہمکو معلوم نہین
لہذا ہم معاف فرمائے جائین ۔ خافی خان نے
جو بمبئی کو اس مقدمہ کی سفارت پر گیا تھا اُنکے زمانہ
کے فرنگیون کی بے عقلی اور عدم لیاقت اور
وحشیانہ انداز اور اطوار پر خوب ٹھٹھے لگائے ہین ۔
اور آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ اکبر نے اپنے
توپخانہ مین ایک ایسی توپ ایجاد فرمائی تھی جو ایک
بار بھر لینے کے بعد بتدریج سترہ فیر کرتی تھی اور نیز
ایک وقت مین دفعتًا سترہ فیر کر سکتی تھی اور ایک
توپ مثل بریچ لوڈر کے تھی جسکی نال مین نو جوڑ
پیچدار تھے جب وہ پیچ کس دئے جاتے تھے تو وہ
نہایت عمدہ اور بھاری توپ قلعہ شکن بنجاتی تھی
اور جسوقت اُسکے جوڑ جدا کر دئے جاتے تھے تو وہ
آسانی سے سفر مین چلی جاتی تھی ۔ شاید موجودہ
بریچ لوڈر کا بھی توپ ماخذ ہے ۔
اور آئین اکبری کے اسلحہ کی تصاویر سے بھی معلوم ہوتا ہے

تب ہنگامہ رفع ہوا ۔ ۱۷۸۳ع مین شاہ
اسپانیہ سے آغاز جنگ کی لیکن فرمان روائے
انگلستان فتحمند رہا پھر فوج بحری
بوجہ نملنے تنخواہ کے بد فساد
ہوئی اُسکے سرگروہ کا دان کو پھانسی
دی گئی ۔ اہل ایرلنڈ نے اپنی آزادی
کے لیے بلوی کیا لیکن ناکام رہے ۔
۱۷۹۸ع مین نپولین فرانس سے
بارادہ فتح ہندوستان روانہ ہوا
مصر مین پہنچکر خلیج ابوقیر پر شکست
کھائی اور پھر شہر عکا پر عساکر دولت
عثمانیہ اور لشکر برطانیہ نے نپولین
کو شکست دی ۔ پھر نپولین سے
ممالک یورپ مین جا بجا جنگ رہی
۱۸۱۱ع مین بوجہ شاہ کی ناتوانی
اور ضعف بصارت کے ولیعہد متولی
سلطنت مقرر ہوا ۔ ۱۸۲۰ع مین
جارج سوم نے اس دار فانی سے ملک
جاودانی کی راہ لی ۔ یہہ شاہ اپنے
باپ دادا کیطرح خود غرض نہ تھا
اور نیک نہاد تھا ۔ اس زمانہ مین امریکا

اکبر کے زمانہ مین بندوق پر سنگین لگانے کا رواج ہو گیا تھا۔ لیکن توڑیدار بندوق پر سنگین تصویر مین دیکھی گئی ہے

آتشبازی اس انداز کی تیار ہوتی تھی کہ اُسمین صورت وشکل انسانی حیوانی اور ہر چیز کی بنائی جاتی تھی چنانچہ اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر نے فتح یابی ہیمو پر ہیمو کی صورت آتشبازی کے قالب مین تیار کرائی اور آتشبازی چھٹروا کر ہیمو کی صورت سوختہ کا تماشہ لوگون کو دکھایا۔

ممانعت ستی اور اکبر بادشاہ نے ستی ہونے کی رسم کو جو ہند کی ہندو بیاستون مین جاری تھی دوبارہ ممانعت فرمائی اور رانڈ عورتون کو ستی کرنے سے زبردستی بچایا چنانچہ ایک مرتبہ اسکے کان مین یہہ بھنک پڑی کہ جودھپور کا راجہ اپنی رانڈ بہو کو مردہ بیٹے کے ساتھہ ازراہ جبر و زبردستی جلایا چاہتا ہے تو اکبر خود گھوڑے پر سوار ہو کر ڈاک چوکی کے ذریعہ سے جودھپور پہونچا اور اس رانڈ دکہیا کی جان بچائی (اور پانیر مین مرقوم ہے کہ انگریزی عہد ۱۸۹۰ء مین بنگالہ کی پریذنڈنسی مین ایک عورت اور ۱۸۹۰ء مین پوناستارہ کے قرب وجوار مین ایک عورت ستی ہوئی)۔

بچپن کا بیاہ - اور صغر سنی مین (نابالغ ہونیکی حالت)

مین دخانی کشتی اور یورپ مین دخانی جہاز جاری ہوا۔

تحقیق دخانی جہاز و ریل اور نظم الممالک مین مرقوم ہے کہ فرانس اور امریکا کی مورخون مین باہم اس بات مین اختلاف و نزاع ہے کہ دخانی کلین کس نے ایجاد کین ہین اور ہر ایک یہہ دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ملک کی لوگون نے ایجاد کین ہین حالانکہ جو اصل کیفیت اسکی ایجاد کی آراغو مہندس فرانس کے رہنے والے نے لکھی ہے وہ یہہ ہے

کہ اول اول دخانی اثر مین بالنفجی ہیرون اسکندری نے فکر کی اور جو اس سے منفعتین ممکن تھین انکو سوچا اور یہہ بات حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ایکسو بیس ۱۲۰ برس پہلے کی ہے چنانچہ اُس زمانہ مین یہہ راے اور زیادہ ظاہر نہین ہوئی بلکہ کئی صدی تک کسینے اُسکا خیال بھی نہین کیا۔ اُس کے بعد ۱۵۴۳ء مین۔ بلاس کو دی بخرائی اسپینی نے اسکے اصول لکھے اور انکے استعمال کے

بیاہنے کے غیر معقول اور بے خط دستور کو جو ہنود مین رائج تھا منع فرمایا - اور ہندو بیواؤن کا بیاہ دوبارہ جسکو پنڈتون نے ناجایز قرار دے رکھا تھا (اور اب بھی نہین ہونے دیتے ہین) قانوناً جایز ٹھرایا -

انفصال مقدمہ - جو ہنود کی قومون مین اہل معاملہ کی حق و باطل کی جانچ کا طریقہ جلتی آگ یا کھولتے پانی کے ذریعہ سے مثل انگلستان کے جاری تھا یک لخت موقوف کیا - اور ملک سندھ مین جو گولا اوٹھانے کی قسم بکثرت آدمیون نے جاری کر رکھی تھی اور پانی کی قسم اسطرح لی جاتی تھی کہ گہرے پانی کے اندر ایک لکڑی گاڑ کر مدعا علیہ کو کہا جاتا تھا کہ غوطہ مار کر لکڑی مذکور پکڑلے پس مدعا علیہ پانی کے اندر جاکے اس لکڑی کی جڑ کو پکڑے بیٹھا رہتا تھا یہانتک کہ ایک آدمی اپنے پورے زور سے تیر چلاتا تھا اور دوسرا شخص جاکر وہ تیر اوٹھالاتا تھا اُسوقت لکڑی مذکور کو حرکت دیجاتی تھی اور یہہ مدعا علیہ پانی کے اندر سے نکل کر بے جرم ثابت ہوتا تھا ورنہ مجرم قرار پاتا تھا منع فرمایا -

ممانعت سجدہ - شاہجہان نامہ مین مرقوم ہے کہ جو اکبر کے عہد سے ہنود کی طرز معاشرت کے موافق دربار شاہی مین حاضر ہونے کے وقت بادشاہ کو

طریقون کو سوچا اسی طرح سلمون دوکوس فرانسیس نے ۱۶۱۵ء مین کچھہ اسکی نسبت لکھا اسکے بعد ۱۶۶۳ء مین ورسشٹر نامی انگریز نے اس باب مین ایک مستقل بات پیدا کی مگر جو کچھہ اُس نے سوچا تھا اُس سے کافی نفع کی توقع نہوئی اُسکے بعد ۱۶۹۰ء مین مہندس ڈینس پاپین فرانسیسی نے کچھہ اس باب مین فکر کی یہانتک کہ اُس نے ۱۶۹۵ء مین بمقام لستون ایک کل دخانی بنائی جو مشابہ کوٹنے کے آلہ کے تھی اور یہہ بات سب سے پہلے اسی کو معلوم ہوئی تھی کہ جو قوت قابل انبساط ہے اگر اُسکو ایک آلہ ناری مین پہونچایا جاوے تو گرمی کی شدت سے بہت پھیلجاتی ہے اور جب اُسکو برودت پہونچے تو قوت منقبض ہوجاتی ہے

اُسکے بعد اس باب مین جیمس واٹ نامی انگریز نے فکر کی جسکے کمالات اٹھارہوین صدی کے نصف ثانی مین ظاہر ہوئے تھے چنانچہ اُس نے دخانی انجماد اجزا کی اختراع کی کیفیت نہایت فکر سے

سجدہ کیا جاتا تھا اور یہہ ناجایز طریقہ جہانگیر بادشاہ
کے زمانہ تک جاری رہا لیکن شہنشاہ شاہجہان نے
اورنگ سلطنت پر قدم رکھتے ہی جو حکم اول صادر
فرمایا وہ یہی تھا کہ سجدہ بادشاہ کے لیئے نکیا جائے
کیونکہ سزاوار اس تعظیم عظیم کی ذات واحد معبود
حقیقی کی ہے اور بجائے اُسکے تسلیم چہارم
مقرر ہوئی - اور شاہجہان کے زمانہ مین جب علما
اور مشایخ اور سادات اور درویش بادشاہ کی حضور
مین حاضر ہوتے تھے تو بروقت ملاقات کے بادشاہ
سے السلام علیکم کہتے تھے اور رخصت کے وقت
فاتحہ پڑھنے پر مامور تھے۔

ناچ - خافی خان نے لکھا ہے کہ اورنگ زیب
نے ایک گشتی فرمان کے ذریعہ سے اپنی قلمرو مین
ناچ رنگ کی مجلسون کی ممانعت فرمائی - اور ڈوم
ڈھاڑیون اور گویون اور بھانڈون کی سخت بندی
کی اور اُنکو جایز پیشیون کی ہدایت فرمائی اور نجومیون
اور رمالون کی بات کو خاک مین ملایا اور سارے
شاعرون کو جواب دیکر اُنکی بات کو پھیکا کر دیا - اور
مورخ مذکور کا بیان ہے کہ عالمگیر نے ایک یہہ منصفانہ
فرمان جاری فرمایا کہ ساری عدالتون مین سرکار پر نالشین
سُنی جاوین اور شریعت کے اصول و قانون کے موافق

دریافت کی تھی اور اُسکی تحقیقات سے
یہانتک نوبت پہونچی تھی گویا اُسکی
اختراع کی نسبت اُسکی طرف ہوسکتی
تھی اور ڈینس پاپین مذکور پہلے یہہ
اشارہ کر گیا تھا کہ اُس سے سفر دریا
کا ممکن ہے اور اُسکی کیفیت مشرح لکھ گیا
تھا پس ۱۷۳۶ع مین جونتان ہلس نامی
انگریز نے اُس آلہ دخانی کا استعمال ایک
کشتی مین کیا مگر اُس مین بخوبی اُسکو
کامیابی نہوئی بلکہ نہایت تھوڑا فایدہ
معلوم ہوا پھر ۱۷۷۵ع مین ماکینجی آریا
فرانسیسی نے ایک اور کشتی دخانی بنائی
اور اُس سے تین برس بعد جوفری
فرانسیسی نے اسی قسم کے چند آلہ بخاریہ
اور ایجاد کیئے اور اُسکو فرانسیس مین
دریائی ڈوب کے کنارہ پر ڈالا اور
پھر ۱۷۸۱ع مین فرانسیس مین دریائے
سون کے کنارہ پر ایسی ہی قسم کی ایک
کشتی ڈالی گئی اور وہ چلی بھی پھر تو
انگلستان کے لوگون کی ایک جماعت
کثیر اس طرف متوجہ ہوگئی اور انجام کار

اونکی تحقیقات عمل مین آوے - اور ہندوؤن کی
نہ بھرتی کرنے کے فرمان کو منسوخ فرمایا -

ممانعت مخنوث - عالمگیر نامہ مین مرقوم ہے
کہ عالمگیر نے ملک مین یہہ قانون جاری فرمایا کہ مخنوث
(ہیجڑا) بنانے کی رسم دنیا سے مٹادیجاوے اور
مخنث بنانے والے مقید رہین تاکہ یہہ فعل بد نہونے
پاوے - اور یہہ فرمان ملک مین صادر فرمایا کہ لباس
زربفت مردون کے واسطے خلاف شرع ہے
لہذا زرین کپڑے مرد ہرگز نہ پہنین - اور تصویرون
کو خلاف شرع ہونے کی وجہ سے ایوان شاہی سے
دور کرایا - اور شاہی خاندان کی شادیان مسجد مین
برکت کی نظر سے کیجاتی تھین - اور بجای دوات
چاندی کے اہل کارون کو حکم ہوا کہ دوات چینی اور
سنگ اور ملمع کی استعمال کرین اور طوائف خوش
دار الخلافت سے بالکل خارج کردی گئین -
عالمگیر نے ایک محتسب علحدہ مقرر فرمایا تھا جسکے
ساتھہ ایک گروہ سوارون کا رہتا تھا اور غرض
یہہ تھی کہ قمارخانون اور شراب خانون کا نام و نشان
اُسکی قلمرو مین باقی نہ چھوٹے - اور بتون کی
پرستش کی نمود و نمائش ہلکی کردی -
اور خافی خان نے لکھا ہے کہ خلاف شریعت محصول کو

اُنکی سعی سے کام نکل ہی گیا اس
جماعت مین ایک میلر تھا جو ۱۷۹۰ع
مین پیدا ہوا تھا اور ایک لارڈ سٹنہوپ
تھا جو ۱۷۹۵ع مین پیدا ہوا تھا اور
ایک سمن گٹن تھا جو ۱۸۰۱ع مین پیدا
ہوا تھا انکے بعد اونیسوین صدی
کے تیسرے سال مین فلٹن امریکا والے
نے پیرس مین اپنے عمل کو اسی آلہ
بخاری سے امتحان کیا اور اس کے
ساتھہ اسکا ایک ہم وطن لیونسٹن
تھا چنانچہ ان دونون نے اُس
آلہ بخاریہ کو دریای سون مین ڈالا
چنانچہ یہی پہلا جہاز نکلا تھا جو نہایت
سریع السیر تھا مگر جب فرانس مین
انکو اپنا یہہ کام چلتا نظر نہ آیا کیونکہ
سلطنت فرانس کو اسطرف توجہ
نہ تھی اسلئے فلٹن مایوس ہوکر
اپنے وطن کو چلا آیا اور اپنے اختراع
کو ساتھہ لیتا آیا اور اپنے وطن مین
آکر اُسنے اُسکو خوب شہرت دی
چنانچہ اہل فرانس کا مقولہ یہہ ہے کہ

ناجایز جانکر اور ہندوؤن کے میلون کا محصول بخیر حلال جانکر معاف فرمایا - اور عالمگیر نے جھروکون کا بیٹھنا جو ایک قدیم رسم مغلیہ خاندان کی تھی اس غرض سے موقوف کیا کہ ہندو اُسکو سجدہ کرنے کا موقع بنائین جسطرح انکو سجدہ کرنے کی عادت پڑی ہوئی تھی - اور شاہی تعظیم و تکریم بھی جو خلاف اصول اسلام تھی تبدیل فرمای - اور جہانگیر نے تماکو کی ممانعت مین جو کہ زبان امریکا کا لفظ ہے اور وہ امریکا سے آیا تھا اور اسوقت نہ مین وہ الو کہا سمجھا جاتا تھا ایک فرمان جاری فرمایا - آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے عہد دولت مین فلزات کی گرانی اور سبکی کے جانچ کا آلہ اور ترازو ہوائی اور ترازو آبی جسمین پانی اور ہوا اور فلزات کا وزن اصلی اور زاید اور ناقص بخوبی معلوم ہوتا تھا کارآمد اور جاری تھے -

پہاڑ پر سڑک - اہل اسلام کے بادشاہون نے پہاڑون پر چڑہنے کے واسطے پیچدار سڑکین نکالین جو اکثر لوگون کی آمد و رفت کے لیئے سہل الوصول ہوگئین اور ان مقامون سے اکثر فواید حاصل ہوگ -

داغ - اور گھوڑون اور بیلون اور دیگر جانور شاہی پر داغ تصحیح کا رواج ہوا - اور عید کا چاند

اوس زمانہ مین اس امر کیطرف سلطنت کا متوجہ ہونا ایک بڑی بدنصیبی کی بات تھی پھر اسی صدی کے چھٹے سال مین ایک اور دخانی جہاز جسکو کلرمونٹ کہتے ہین نیو یارک سے چلا اور فیلاڈلفیا ایک امریکا کے ممالک متحدہ مین پہونچا پھر ۱۸۱۱ء مین فلطن مذکور نے اوسی دخانی جہاز کی کچھ اور اصلاح شروع کی مگر وہ اسکے اتمام سے پہلے مر گیا لیکن اُسکے ملک مین اُسکے سامنے ہی چھوٹے چھوٹے دخانی جہاز بنگئے تھے جنمین سے ایک جہاز کا نام فلطن رکھا تھا چنانچہ یہی فلطن جہاز ایک مرتبہ کہین دریا مین جاتا تھا اور نپولین اول ایک اور کشتی مین بیٹھا ہوا جزیرہ سینٹ آن کو جاتا تھا جب اُسنے اس دخانی جہاز کو دیکھا اور اُسکے دہوین کو آسمان تک پہونچا دیکھا اُسوقت نپولین کو نہایت افسوس ہوا کہ مینے پہلے سے

طرز جہاز ہوائی و آبی -

پہاڑ پر سڑک

داغ

دیکھکر توپون کے فیر ہونے اور بعد اختتام نماز عید کے بھی توپین سر ہونین شروع ہوئین (اور یہہ رسم اب بھی ہندی ریاستون مین جاری ہے) -

نل کا پانی - عالمگیر نامہ مین مرقوم ہے کہ شہر احمد نگر مین نہر کا پانی آلات کے ذریعہ سے ہر منزل مین مکان کی بے تکلف پہنچتا تھا - اور ہند کے شہرون مین پتھر کے برتن پیالہ اور رکابی وغیرہ ایسے خوشنما اور منقش اور جالیدار بنتے تھے کہ سنگ جواہرات کی قیمت پاتا تھا -

شیر شاہ نے تنخا سفید کا نام روپیہ اور تنخا سرخ کا نام اشرفی رکھا - اور اسکے بعد ہی سکہ پر اسلام کا کلمہ جو توحید کا منبع ہے جاری کیا گیا یعنی لا الہ الا اللہ -

ہندوؤن مین پردہ - اور اس زمانہ مین ہندو کی معزز اور باعزت قومین اہل اسلام کی دیکھا دیکھی اپنی مستورات کو پردہ مین رکھنی لگین -

ہندو اور مسلمانون کو برابر معزز عہدے عطا ہونے لگے جن کے سبب ہندو مسلمانون مین زیادہ میل جول پیدا ہوا - اور عالمگیر کے زمانہ سنہ ۱۷۰۷ء تک یہہ ضابطہ رہا کہ بڑے راجاؤن کو راجہ بنانے کے واسطے بادشاہ اپنے ہاتھ سے انکی پیشانی پر قشقہ کھینچتا تھا اور بادشاہ کے دست مبارک سے

اس کی قدر کیون نہ کی - کہ دوسری جگہ جاکر یہہ پورا ہوگیا پس اس سے ثابت ہوا کہ جس قدر تاثیرات بخاریہ کی نسبت قواعد لکھے ہین اُن سب کا موجد وہی فلٹن مذکور تھا علاوہ اسکے یہہ شخص بڑا دانشمند اور بڑا ایکا مہندس بھی گذرا ہے غرض کہ جب یہہ دخانی جہاز یہہ جدہ کامل ہوگیا تو رفتہ رفتہ تمام دیار یورپ مین اسکا استعمال شروع ہوگیا -

جارج سوم کے عہد سنہ ۱۷۶۹ء مین کپتان کوک نے دنیا کے گرد گھومنے کو سفر آغاز کیا اور تین سال مین اس سفر کو انجام دیا اور سنہ ۱۷۷۲ء مین دوسرا سفر شروع کیا - اور سنہ ۱۷۷۵ء مین واپس آیا -

شاہ جارج چہارم سنہ ۱۸۲۰ء جلوس سنہ ۱۸۳۰ء وفات

سنہ ۱۸۲۰ء مین جارج چہارم مستقل بادشاہ ہوا - مفسدون نے اسکے وزرا کے قتل کی سازش کی لیکن

نل کا پانی
روپیہ و اشرفی
ہندوؤن مین پردہ
ہندو مسلمانون مین میل جول

ٹیکا کرنے کو معزز راجہ اپنے اقران مین بڑے فخر کا باعث جانتے تھے ۔

عقاید باطلہ مثل نجوم اور سحر اور رغیب گوئی کو ہندوؤن کے میل وجول کے باعث جو کچھ مسلمان راست جاننے لگے تھے اور شگون اور جادو کو سچا مانتے تھے اور سعد ونحس اوقات کو عمل مین لاتے تھے اور چھوچھک اور خال گنڈا اور بھوت پریت اور حضرات کو سچ جانتی تھے اور ٹونون اور ٹوٹکون کو ہندوؤن کے مانند مانتے تھے ۔ اور بعض لغو رسوم ہندوؤن کی مسلمونن ہی نے نہین بلکہ بادشاہ اکبر اور جہانگیر نے اختیار کر لین تھین ۔ اور اورنگ زیب نے ان تمام لغویات کی تحقیر اور توہین کی اور انکو برا ثابت قرار دیکر دین اور اعتقاد کو صاف و پاک کر دیا ۔

عقاید باطلہ ۱

ایجاد پیمایش میل و کوس ۔ زمین کے میل اور کوس کی جریب سے پیمایش ہند مین بابر شاہ نے ایجاد فرمائی اور اُسکی مسافت کی شناخت کو علامت و نشان سنگ وغیرہ کے مقرر کیئے ۔ اور شیر شاہ نے عمدہ سڑکین رفاہ عام کے لیئے بنوائین ۔ اور سڑکون کے دونون طرف میوہ کے درخت نصب کرائے تاکہ مسافر میوہ کھائین اور سایہ مین جائین اور ہر مقدار منزل پر پختہ سرائے بنوائی جن مین ہر مسافر کو

ایجاد پیمایش میل و کوس ۔

سازش ظاہر ہوگئی ۔ پانچ مفسدون کو پھانسی دی گئی باقی ملک بدر کیئے گئے اس بادشاہ نے اپنی زوجہ پر بڑا ظلم کیا شادی ہوتے ہی تعلق ترک کر لی جب حضرت بادشاہ ہوئے تو اُسپر بدکاری کا دعوی کیا اور اُسکے تعذیر و سزادہی کے لیئے ایک قانون محکمہ امرا مین تجویز ہوا ۔ آخرکار بیچاری مر گئی

ایک اخبار مین ریل کی اشاعت کی تاریخ کا یون بیان ہی کہ پہلے ریل انگلستان مین ۲۷ ستمبر ۱۸۲۵ع کو جاری ہوئی ۔ اور آسٹریا مین ۳۰ ستمبر ۱۸۲۸ع کو ۔ اور فرانس مین یکم اکتوبر ۱۸۲۸ع کو ۔ اور ممالک متحدہ مین ۲۸ دسمبر ۱۸۲۹ع کو ۔ اور بلجیم مین ۳ مئی ۱۸۳۵ع کو ۔ اور جرمن مین ۷ دسمبر ۱۸۳۵ع کو اور روس مین ۴ اپریل ۱۸۳۵ع کو ۔ اور اٹلی مین ستمبر ۱۸۳۹ع کو ۔ اور سویزرلینڈ مین ۱۵ جولائی ۱۸۴۴ع کو ۔ اور اسپین مین ۲۷ اکتوبر ۱۸۴۸ع کو ۔ اور کناڈا مین یکم مئی ۱۸۵۰ع کو ۔ اور میکسیکو اور پیرو مین ۱۸۵۰ع کو اور سویڈن مین ۱۸۵۱ع کو ۔ اور چلی مین

بادشاہ کی طرف سے کھانا ملتا تھا خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان اور ہر ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر پختہ کنوان تعمیر کرایا اور گھوڑے کی ڈاک مقرر کی کہ جسکے ذریعہ سے روزانہ اخبار اور احکام سندھ اور بنگالہ کے اُسکے پاس آتے جاتے تھے -

[۳ — زبان] اکبر نامہ میں مرقوم ہے کہ اکبر کے عہد میں زبان سنسکرت[1] سے فارسی زبان مین بہت کتابون کا ترجمہ کیا گیا اور اکبر نے ایسے مدرسون کی ترقی مین بڑی کوشش فرمائی کہ جنمین ہندو اور مسلمانون کے علوم پڑھائے جاتے تھے اور ہر شخص کی تعلیم اُسکے حالات اور منشاءُن کے موافق ہوتی تھی - اور یونانی زبان کی تعلیم ہند مین دلوائی اور فیضی سے یونانی کتابون کا ترجمہ فارسی زبان مین کرایا -

[۴ — عمارت] عمارت - اس عہد مین گنبد زیادہ اُوبھار دار بہ نسبت سابق کے بنائے جاتے تھے یہانتک کہ نصف کرہ سے زیادہ گول اور اونچے ہونے لگے - اور بجائے ستونوں کے استوانون پر انکو قایم کیا گیا - اور محرابین نہایت مدور

[1] ابوریحان بیرونی نے جو نوین صدی عیسوی مین وارد ہند ہوا تھا سنسکرت زبان پڑھی اور اپنے پنڈت اوستاد کی فرمائش کے بموجب اقلیدس کی اُن مقالات کا ترجمہ عربی سے سنسکرت مین کیا جنکی وجہ سے سنسکرت مین اقلیدس کامل ہو گئی -

سنہ ۱۸۲۴ع مین والی برہما سے جنگ کا ارادہ ظاہر کیا - بعد چند لڑائیون کے سنہ ۱۸۲۶ع مین ضلع ارکان وغیرہ لیکر مصالحہ کر لیا سنہ ۱۸۲۹ع مین شاہان روس و فرانس و برطانیہ نے یونان کو تختی دولت کبری عثمانیہ سے آزاد کر لیا - سنہ ۱۸۳۰ع مین بادشاہ جارج رابع ملک عدم ہوا - یہ شاہ نازک مزاج اور خوش پوشاک تھا لیکن اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے معرا تھا - سنہ ۱۸۳۰ع مین سڑکون پر کنکر پھیلایا گیا (ہندوستان مین

جنوری سنہ ۱۸۵۲ع کو - اور ہندوستان مین اپریل سنہ ۱۸۵۳ع کو - اور اب ہند مین پندرہ ہزار میل مین جاری ہے اور روز بروز اضافہ کی تیاری ہے - اور ناروی مین جولائی سنہ ۱۸۵۳ع کو - اور پرتگال مین سنہ ۱۸۵۴ع کو - اور برازیل مین ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ع کو - اور وکٹوریا مین ۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۵۴ع کو اور نیو سوتھ ویلز مین ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۵۵ع کو - اور مصر مین جنوری سنہ ۱۸۵۶ع کو - اور کناڈا مین ۲۶ جون سنہ ۱۸۵۶ع کو - اور ترکی مین اور برہما مین سنہ ۱۸۵۵ع کو -

اور گول ہونے لگین - اور چھوٹی سی کالمس کی
بجائے چھجے پتھر کے توڑون سے تیار ہونے لگے
اور بڑی بڑی چوڑی چکلی بنیادون پر آثار قایم
ہونے لگے اور جوہریون کی دکان کے مانند نقش و
نگار سے زیب و زینت دینے لگے - اور برجیون اور
کنگورون اور منارون اور صراحیون وغیرہ نے
عمارت کے حسن کو دوبالا کر دیا - اور بلند چھت اور
اونچے پٹاؤ کی بدولت اہل اسلام کی عمارت
زیادہ ممتاز اور عمدہ ہوگئی -

معابد مساجد مین امام اور موذن سرکار کی جانب
سے مقرر نہین تھے - اور نئی مسجدون کیواسطے
کافی سرمایہ وقف کیا جاتا تھا جس سے ضروریات
مسجد اور امام و موذن کا کام چلتا تھا اور
عابدون اور خانقاہون اور مزارون کی واسطے
اوقاف مقرر ہوتے تھے انکا انتظام یون تھا
کہ ہر صوبہ مین ایک عہدہ دار بنام صدر مقرر ہوتا
تھا اور وہ مال اوقاف کو مناسب مصارف
پر صرف کراتا تھا اور ان صدرون پر ایک صدر الصدور
ہوتا تھا جو تمام صدرون کا نگران حال رہتا
تھا اور کام اوقاف کا خوب انجام کراتا تھا -
اور بیجا صرف کرنے پر ہر شخص کو مداخلت کا اختیار تھا -

بہت پہلے سے جاری ہے) سنہ ۱۸۲۴ع
مین مدرسہ صنائع دستی کے مقرر
ہوئے سنہ ۱۸۲۸ع مین مدرسہ عالیہ
لندن جاری ہوا -

شاہ ولیم چہارم سنہ ۱۸۳۰ع جلوس سنہ ۱۸۳۷ع وفات

سنہ ۱۸۳۰ع مین **جارج چہارم** کا بھائی
ولیم چہارم ملقب بادشاہ ملاح
رونق بخش سریر سلطنت انگلستان
ہوا - سنہ ۱۸۳۲ع مین قانون اصلاح
محکمہ عوام اور سنہ ۱۸۳۳ع مین قانون
عتق عبید نافذ ہوا لیکن پانچ برس
کی خدمت کے بعد سنہ ۱۸۳۸ع مین آٹھ
لاکھ غلام آزاد ہوئے - سنہ ۱۸۳۷ع مین
ولیم چہارم نے لاولد اس دار ناپایدار
سے انتقال کیا - یہہ بادشاہ صائب الفکر
اور سلیم العقل اور خلیق و بے تکلف تھا
اگرچہ ذکی و ذہین کم تھا -

ملکہ الگزنڈرا اینا وکٹوریا سنہ ۱۸۱۹ع ولادت

امام - موذن - واعظ - مفتی - قاضی - مدرس
مفتی - صدر - صدر الصدور - وہ مولوی سند یافتہ
ہوتے تھے جو علماء اور فضلاء کی مجلس میں امتحان
دیکر سند پاتے تھے - اور مجلس مبارک میں دستار
فضیلت بندھوائی جاتی تھی -

درویش - ایک تارک الدنیا اور باعتبار باطنی
تقدس کے عابدوں اور زاہدوں کا گروہ تھا جو بسبب
خاص اشخاص کے مجاہدوں ریاضتوں اور محنتوں
عبادتوں کی بدولت باعظمت گنا جاتا تھا یہہ گروہ
درحقیقت خود مرتبہ اور عظمت کا طالب نہین تھا
لیکن اُنکا سچا تقویٰ وطہارت وریاضت وعبادت
بادشاہوں سے تعظیم کراتا تھا اس مقدس گروہ کا
کوئی خاص لباس یا طریق نہین تھا قرآن مجید کی مضامین
پر عمل کرنا اور حدیث شریف پر چلنا اُنکا شعار تھا کیونکہ
یہہ لوگ علوم دینی کے عالم ہوتے تھے - لیکن جب سے
اُنھین نام کے صوفی اخوند کہوانے والے مرید کرنے والے
طالب دنیا شریک ہوئے اُنکی بات پھیکی ہوگئی -
(اور تیرھوین صدی مین تو پیرزادون اور نام کے
فقیرون نے رہی سہی بات کھودی -

طرز حکومت - سلطنت صوبون پر منقسم ہوتی
تھی اور ہر صوبہ مین ایک نائب السلطنت رہتا تھا

۲۰ - جون سنہ ۱۸۳۷ء جلوس

۲۰ - جون سنہ ۱۸۳۷ء مین اٹھارہ برس
کی عمر مین ملکہ الگزینڈرا ایناوکٹوریا
- ولیم چہارم کی بھتیجی رونق بخش
اورنگ سلطنت انگلستان ہوئی -
سن ہذا مین کینڈای مشرقی و
کینڈاے مغربی مین بلوی ہوا لیکن
بعد کشت وخون کے فرو ہوگیا -
سنہ ۱۸۴۰ء مین بموجب قانون پارلیمنٹ کے
کینڈای مغربی و کینڈاے
مشرقی ملکر ایک صوبہ ہوگیا سنہ ۱۸۳۹ء
مین شاہ شجاع کے ہمراہ افغانستان
کو فوج روانہ ہوئی اور سکھون کے
ملک سے گذر کر چند جا فتحمند ہوئی مگر
اکبر خان خلف دوست محمد خان
نے کابل مین انگریزون کو گھیر لیا اور
مشورہ کی حالت مین افسران انگریزی
کو مع سر ولیم میکناٹن کی تہ تیغ
بیدریغ کیا - بقیۃ السیف فوج انگریزی
اثنائے راہ جلال آباد مین طعمۂ شمشیر
افغانان ہوئی - الغرض اس جنگ کا

اور وہ امور ملکی اور جنگی مین پورا اختیار رکھتا تھا اور
وہ صوبہ دار کہلاتا تھا - اور صوبون کے حکام اپنے
اپنے علاقون مین کارپردازی کے اختیارون کو
پورا پورا عمل مین لاتے تھے - اور اکثر صوبون مین
ہندو حکام اور سردار ہوتے تھے اور یہہ سردار موروثی
راجے ہوتے تھے اور انکو زمیندار کہتے تھے اور صوبہ داروں
کے ماتحت کل ضلع کے اعلی افسر اور تحصیلدار اور
قانون گو اور پٹواری اور جملہ مالی کارگذار اور انتظامی
فوج کے فوجدار اور جنگی کارخانون اور قواعددان
فوجون کے افسر ہوتے تھے - اور ہر عدالت مین
مستغیثون کی دادرسانی کے واسطے سوائے عملہ کے
تین افسر ہوتے تھے جو مقدمہ فیصل کرتے تھے - ایک
میر عدل اور ایک قاضی اور ایک قانون گو - اور
حالت اختلاف رائے مین میر عدل کی رائے کو فوقیت
ہوتی تھی گویا میر عدل سرپنچ تھا اور باقی پنچ (اس
زمانہ انگریزی مین ایک کی رائے پر ڈگری یا ڈسمس کا
دار مدار ہے) -

شکار - اور مسلمانون کے شکار دوست ہونے
کی وجہ سے ہندوستان ہاتھیون اور گینڈون اور
شیرون اور دیگر درندون سے صاف و پاک ہوگیا
جنکو عام ہندو اپنے معبود جاننے کے باعث جیسے ہاتھی

فیصلہ ۱۸۵۴ع مین ہوا - اور ۱۸۵۵ع
مین دوست محمد خان سے مصالحہ کر لیا
(نزدیک خورد خوردہ مین کہ بمقتضای
احتیاط منتظمان مملکت سے یہہ بڑی
بے احتیاطی ہوئی کہ اپنی فوج کو ایسی
زبردست طاقت کے قرب سے گذرنے
کی اجازت دی کہ جسکی فوج انگریزی
فوج سے کسیطرح کم نہ تھی) اسی زمانہ
مین ایک گروہ اہل انگلستان مشہور
حامل فرمان شاہی نے بلوہ کیا اور
مقام نیوپورٹ واقع ضلع مونمتھ پر
حملہ کرکے شکست کھائی اور مفرور جلاوطن
ہوئے - ۱۰ فروری ۱۸۴۰ع مین ملکہ معظمہ
کا عقد شاہزادہ البرٹ سے ہوا - ۱۸۴۳ع
مین سڑکون پر محصول مقرر ہونے سے
ملک ویلس مین غدر ہوا - اور بلوائیون
نے تمام محصول کی چوکیان جنوبی
ویلس مین تہس نہس کر ڈالین ۱۸۴۶ع
مین تار برقی انگلستان مین آیا -
۱۸۴۸ع مین جوانان ایرلنڈ
نے بلوہ کیا لیکن یہہ فتنہ جلد فرو ہوگیا

(گنیش) یا ہتیا کی وجہ سے نہین مارتے تھے۔ پس
اُن درندون کے فنا ہونے کے باعث سے ہزارون
بندگان خدا کی جانین بچین اور ملک آباد ہوگیا۔

آبادی ملک ۔ توزک بابری سے معلوم ہوتا ہی
کہ بابر سولھوین صدی کے آغاز مین ہندوستان
کو عمدہ ملک بیان کرتا ہے اور ہند مین سونے چاندی
کی فراوانی اور آبادی اور ہر قسم کے پیشہ کی سوداگرون
اور کاریگرون کی بے پایانی دیکھکر کمال متعجب ہوتا ہے
اور نیز بابر نے ملک کی آبادی اور شادابی کیواسطے
نہرین اور تالاب بنوائے اور بیگانہ ملکون کی نئی
پھل پھول اور میوے منگوائے اور بوائے۔ اور
اچھی اچھی اجناس کے پیداواریون کا رواج دیا۔
اور بابر کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اُسنے
کابل کے ناظم خواجہ کلان کو لکھا ہے کہ تربوز اُس
زمانہ تک ہند مین نہین پیدا ہوتا تھا اور کابل سے
ہندوستان مین بطور تحفہ و میوہ مثل دیگر میوجات
کے آتا تھا (شاید دہلی آگرہ مین نہ پیدا ہوتا ہو لیکن
سندھ کے مشرقی حصہ اور راجپوتانہ کی ریگستان
مین ضرور پیدا ہوتا ہوگا)

پیمائش ۔ اکبر نے تمام اراضیات قابل الزراعت کی
ناپ تول کے لیئے آدمی مقرر فرمائے اور آلات پیمائش کو

بعد جنگ ۱۸۴۹ء کے بموجب
فرمان گورنری پنجاب سکھون سے
منتزع ہوکر سلطنت برطانیہ مین شامل
کیا گیا۔ ۱۸۵۱ء مین ایک نمایش لندن
مین ہوئی جسّے آپس کا میل جول
بڑھا اور صناعون کو ہنر نمائی کا
موقع ملا ۱۸۵۴ و ۱۸۵۵ء مین فوج
سلطان روم اور انگریزی اور
فرانسیسی نے متفق ہوکر چند جا
روسیون کو زک دی بعدہٗ مصالحہ
ہوگیا۔ ۱۸۵۷ء مین کارتوس کی
بدولت جسمین خاص قسم کا روغن ایک
خاص غرض کے واسطے لگایا
گیا تھا سپاہ ہند مین غدر ہوا اور
جو زیادتیان اہل ہند نے انگریزون
پر اور انگریزون نے ہندو اور مسلمان
پر کین اُنکی یاد سے آنکھون مین آنسو
بھر آتے مین ۱۸۵۸ء مین
ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان
کی حکومت منتزع ہوکر پندرہ وزیرون
کے سپرد ہوئی اور ایک وزیر مخاطب

بہت ترقی بخشی اور زمین کی پیمایش ٹھیک ٹھیک
کرائی - اور جمعبندی کے واسطے زمین کی زرخیزی
اور پیداوار کے لحاظ سے زمین کو تین قسمون پر منقسم
کیا اور ہر قسم کے بیگہ کی مختلف اجناس مقدار
پیداوار کو اچھی طرح دریافت کرکے پیداوار کے
تیسرے حصہ کو سرکاری حق قرار دیا - اور اون
اجناس پیداوار کے عوض مین نقد روپیہ مقرر
کیا فی صدی تینتیس روپیہ ۱/۳ (آجکل فی صدی
پچیس روپیہ ہے) اور اگر کوئی کسان لگان کے
روپیہ کو گران جانتا تھا تو اوسکو جنس دینی کی اجازت
تھی - اور نقدی گذشتہ انیس ۱۹ برس کے اوسط
قیمت پیداوار مندرجہ نقشجات ہر گاؤن اور قصبہ
کے مقرر ہوئی - شروع مین سالوار جمعبندی ہوئی
اور پھر پچھلے دس برس کی جمعبندی کی بموجب
اگلے دس برس کی جمعبندی کی گئی - اور اس سے
عمدہ اجناس کی پیداوار کو ترقی ہوئی - اور
اقسام اراضیات اور پیداوار اجناس اور محاصل
کی کمی بیشی نکاسیون اور کھتونیون مین ہر سال
درج ہونی شروع ہوئی - اور ہر محکمہ اور کارخانہ
کے واسطے ۱۲۱ قوانین کے رسایل نافذ فرمائے
جنکا مجموعہ آئین اکبری ہے -

وزیر ہند اونکا سرمنشا مقرر ہوا -
۱۸۶۰ء مین ساحل جزیرہ صقلیہ
فتح ہوا - اور اطالیہ جدید کا شاہ
عمنوائیل مقرر ہوا ۱۸۶۱ء سے
جنگ خانگی پانچ برس تک ہوا کی
یہانتک ۱۸۶۵ء مین ابراہیم لنکن
صدر کونسل سلطنت جمہوری ممالک
متحدہ امریکا شہر واشنگٹن کی
تماشہ گاہ مین مارا گیا ۱۸۶۶ء مین
تار برقی دریا کے اندر سے جاری ہوا
۱۸۶۷ء مین ملک حبش پر جو براعظم
افریقہ مین ہے لشکر کشی کی اور چھڑا لیئے
شہر ماکدلا کے دار السلطنت حبشہ
مین بہاری لڑائی ہوئی اکثر انگلستان
کی فوج بہ سبب خرابی ہوا اور لاحق
ہونے امراض مختلفہ کے تلف ہوئے
آخرکار زمانہ اواسط برج حمل مین
پایۂ تخت مذکور پر فوج نے اپنا
قبضہ کر لیا اور بادشاہ حبشہ اثنائے
جنگ مین مارا گیا - ۱۸۷۲ء مین
بادشاہ اشانتی اور ذلو سے

امن اور رہزنی وغیرہ - توزک جہانگیری مین مسطور ہے کہ جہانگیر نے جن سڑکون پر رہزنی اور دزدی کا خوف تھا اور وہ آبادی سے دور تھین اُن موقعون پر سرائے اور پڑاؤ اور کوے اور معابد بنوا دیئے تاکہ اُن موقعون پر آبادی ہو جائے اور خوف و خطر رفع اور دور ہو۔ اور شہرون اور قصبات مین دار الشفا (ہسپتال) بنائے اور طبیب (ڈاکٹر) بیمارون کے واسطے مقرر فرمائے - اور جو اُنمین صرف ہوتا تھا وہ خزانہ شاہی سے ہوتا تھا رعایا سے نہین لیا جاتا تھا (بخلاف سرکار انگریزی کے کہ وہ رعایا سے لے رہی ہے) اور جہانگیر کے اس قانون نے کہ جن جاگیردارون اور صوبون کی حدود مین چوری یا ڈکیتی ہو تو اس نقصان کا وہ ہی جاگیردار اور صوبہ دار ذمہ دار ہے - ملک مین رہزنی اور چوری کا تو کیا ذکر ہے - رہزنون اور چورون کا بھی نام و نشان مٹا دیا۔

خافی خان نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۶۵۰ء (سنہ ۱۰۶۲ھ) بیس برس کے زمانہ مین ممالک دکن کی پیمایش ختم ہوی اور اُسکی جمعبندی اکبری اصول پر مقرر کی گئی جس سے رعیت کو طمانیت اور ملک مین آبادی حاصل ہوئی۔

آغاز نزاع ہوا اور نپولین کا بیٹا قتل کیا گیا ۱۸۷۷ء کے آغاز مین ایک جشن بمقام دہلی واقع ہند ہوا جسمین تمام نواب و راجے جمع ہوئے تھے اور اعلی حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریا بخطاب قیصر ہند ملقب ہوئین - ۱۸۸۶ء مین مملکت برہما کہ پرانی سلطنتون مین سے تھی بدون لڑائی بھڑائی فقط ایک حیلہ سے قبضہ مین ملکہ موصوفہ کے آگئی اور بادشاہ برہما کو گرفتار کر کے رتناگری احاطہ بمبئی مین قید کیا - ۱۸۸۷ء مین کہ پچاسوان سال ملکہ معظمہ کو تخت نشینی سے ہوا لندن مین اُسکی خوشی مین ایک بہت بڑا جشن کیا گیا جسطرح کہ جارج سوم کے پچاسوین سال جلوس کیا گیا تھا - ۸-مئی ۱۸۹۲ء[1] مین ایک انگریز

[1] مصر مین عربی یا ستانی لجادت

امن اور رہزنی وغیرہ

دکن کی پیمایش

معافی محصول -

معافی محصول - عالمگیرنامہ مین مرقوم ہے

کہ عالمگیر نے محصول راہداری کا تمام غلون سے اور
ماحصل کل اجناس کا رفاہ عام کیواسطے دوام کو
معاف فرمایا اور دارالخلافت اور حاکم نشین مقامون
پر لنگرخانہ تیار کرائے اور لنگر جاری فرمائے باربوسا اور
بارٹیما جو سولوین صدی کے سیاح ہین اُنکا بیان ہے
کہ شہر کمبوجا نہایت عمدہ اور زرخیز ملک مین واقع
ہوا ہے اور فلانڈرز (فرانس کا عمدہ شہر ہے) کی مانند
تمام اقوام کے تاجرون اور کاریگرون اور کارخانہ دارون
کا مرکز ہے اور بارٹیما نے بیجانگر کو شہر میلن (ملن دریائے
پو پر ملک اٹلی مین خطہ لمبارڈی کا دارالحکومت پرانا
اور خوشنما شہر ہے) کے بہت مشابہ بتایا ہے - اور
باربوسا اور بارٹیما نے گجرات کا حال بھی ایسا ہی
بیان کیا ہے جیسا کہ کمبوجا کا حال انھون نے لکھا ہے
سنہ ۱۶۱۵ع مین جیمس اول شاہ انگلستان کا ایلچی سر ٹامس رو
جو جہانگیر کے عہد دولت مین وارد ہندوستان ہوا تھا - جن
شہرون پر ہو کر وہ گذرا تھا اُنکا حال اُسنے لکھا ہے
کہ بعض شہر تو ویران پڑے تھے (شاید یہہ وہ شہر

چندیری کی آبادی

آئین اکبری مین مسطور ہے کہ چندیری مین تین سو چوراسی (۳۸۴)
بازار اور تین سو ساٹھ (۳۶۰) بڑی بڑی سرائین اور بارہ ہزار
مسجدین پختہ تھین - (اور باقی شہر کی آبادی اسپر قیاس کرو) -

سیاح البرٹ جہیل کے بارہ مین لکھتا ہے

فرو ہونے اور دولت انگلیسی کی مداخلت
حاصل کرنیکے زمانہ سے کچھہ پہلے مصر کے صوبہ
سوڈان کے لوگون مین شیخ محمد احمد کی تحریک
سے ایک عام شورش برپا تھی - شیخ مذکور
جسکو اُسکے حریفون نے مہدی کاذب نامزد کیا
بہت سی لڑائیونکے بعد آخر اُس مصری فوج
پر غالب آیا جو سوڈان مین مقیم تھی اور
مصر سے وقتاً فوقتاً اُسکے مقابلہ کو بھیجی گئی
نوبت یہانتک پہنچی کہ برٹش نے مصریون کا
ہاتھ بٹانا اپنے فائدہ کیلیے ضروری سمجھا
اور جنرل ہکس کو اِس کام کے لیے مامور کرکے
مع مصری لشکر مہدی کے مقابلہ کو روانہ
کیا - ہکس کو خدیو مصر نے پاشا ملقب کیا
اور یہہ اجل رسیدہ سوڈانی ریگستان کا پیوند
ہونے چلا - دریائے نیل کے کنارے کنارے
اسکی فوج جاتی تھی کہ سوڈانی عربون نے
آلیا - انگریزی نامہ نگارون کا بیان ہے کہ تین
روز تک مصری فوج نہ بیکان ہکس پاشا
جی توڑ کر لڑا کی - اور آخر عرب غالب آئے
مصری فوج مع جنرل کی تمام کٹ گئی - مگر ایک

ہو گئی جبکہ ابھی لڑائی ختم ہوئی تھی) اور باقی شہرون
کو اُسنے آباد اور شاد آب پایا - اور ویران شہرون
مین سے مانڈو جو مالوہ کا دار الحکومت تھا اور ٹوڈا
جو اجمیر کے قریب ہے اور کبھی اپنے خطہ کا دار السلطنت
رہا تھا ایلچی مذکور نے انکا حال بڑی تعریف اور
توصیف کے ساتھ لکھا ہے - اور ایلچی مذکور کا
بیان ہے کہ ہند مین دستکاری کے فنون نے ایسی
ترقی پائی تھی کہ وہ ترقی ہندوستان کی مخصوص
صنعتون[1] پر محصور نہ تھی بلکہ وہ لوگ اور ملکون
کے صنائع کو بھی سانچہ مین ڈہالتے تھے - ٹامس رو
کا بیان ہے کہ میرے تحفون مین ایک انگریزی گاڑی
تھی جو بعد چند روز گذرنے کے بہت سی گاڑیان
ایسی بھی بن گئین جو صنعت کی رو سے برابر اور
کام اور مصالح کی نظر سے انگریزی گاڑی کی نسبت
زیادہ عمدہ اور معقول تھین - اور ٹامس رو نے ایک
تصویر بھی بادشاہ کے نظر گذرانی تھی جسکی نقلین
چند دن بعد اتنی بہت ہو گئین کہ جب بادشاہ نے

۱؎ آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ مرصع کاری - زر افشانی -
کوفتگری - مینا کاری - سادہ کاری - شبکہ کاری - منبت کاری
جرم کاری - سیم کاری - سواد کاری - زرکوبی - زردوزی -
وغیرہ نہایت عمدہ طور پر ہوتے تھے -

کہ البرٹ جھیل کے مغربی سطح مرتفع سے

میرے ملاقاتی سیاح آغا محمد حسین جو اس
جنگ قیامت خیز مین تماشائی کیطور پر شریک
تھے کہتے ہین کہ مصری لشکر کا فیصلہ نصف گھنٹہ مین
ہو گیا تھا - عربون کے نعرہای اُقتلوا برق
ورعد کے شور سے بدرجہا زیادہ ہیبت انگیز
تھے - مصری اور انگریزی فوج کی تنومند سپاہی
اور انکے دیو زاد ولایتی گھوڑے عرب کی ایک ضرب
نیزہ مین ریگ پر گر گر جاتے تھے -

جب ہکس پاشا کا یہ حشر ہوا اور مہدی کی قوت
زیادہ خوفناک ہو گئی تو جنرل گارڈن بہت سی
انگریزی اور مصری فوج کی ساتھ گیا کہ صوبہ
سوڈان کو فتح کرے - مہدی اور طرف متوجہ تھا گارڈن
پاشا نے ڈبل کوچ کر کے اپنے تئین سوڈان کے وسط تک
پہونچایا - اور شہر خرطوم کو (جو نیوبیا کا
دار الخلافہ ہے) اپنا صدر قرار دیکر محفوظ اور مستحکم
کر لیا - مہدی کو خبر ہوئی - وہ اپنے اُن ہی جانباز
سپاہیون کی کثیر جماعت لیکر گارڈن کیطرف متوجہ
ہوا جو اکثر لڑائیون مین زمانہ کو شمع دیدہ اولوالعزمی کے
جوہر دکھا چکے تھے جو زندہ رہنے سے مرنے مین
زیادہ لطف پاتے تھے جو مرنے پر مرتے تھے

ان نقلون کو ٹامس رو کے سامنے
پیش کیا تو ٹامس رو کو اصل تصویر کی شناخت
مین بڑی دشواری پیش آئی -
ٹیورنیر اپنی چشم دید بیان کرتا ہے کہ شاہجہان اپنی رعایا
پر ایسی حکومت کرتا ہے جیسے کوئی باپ اپنے بال بچون
کی نگرانی کرتا ہے اور جان و مال کی حفاظت و حراست
اپنی دل و جان سے کرتا ہے -
اور مورخ ڈالاوالی ۱۶۲۳ء مین رقم طراز ہے کہ
شاہجہان کے عہد دولت مین سارے لوگ اپنی
اوقات امن چین سے شریفون کی طرح بسر کرتے ہین اور
جان و مال کی حراست بھی انکو حاصل ہے - اور اُسی
مورخ کا بیان ہے کہ ہندوستان کے لوگ ایک
بڑے ٹھاٹ سامان سے رہتے ہین اور شان و شوکت کے
دکھانے اور جاہ و حشمت کے جتانے پہ مرتے ہین -
منڈوسلو کا بیان ہے کہ آگرہ شاہجہان کے زمانہ مین
اصفہان سے دوگنا تھا چنانچہ اس مین عمدہ عمدہ بازار
اور عجیب و غریب دکانین اور نہایت کثرت سے حمام
اور بکثرت کاروان سرائین موجود ہین اور یہہ شادابی
اور آبادی صرف ان مقامون مین محدود نہین ہے
جہان خود بدولت تشریف فرما ہین بلکہ بڑے بڑے
سیاح ان شہرون کی شادابی اور سرسبزی بڑی

گذرنے بعد وادی تیمی کی مین پہنچی ایک
عجیب و غریب سی بات دریافت کی -
جسنے ایک دریا دیکھا کہ جسمین ایک سلسلہ
کوہ ہی سترہ ہزار فیٹ سے انیس ہزار
فیٹ تک بلند ہی ساٹھہ ندیان گرتی
ہین - اس ملک کی قدیم حالات
دیکھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ ایک
عربی جغرافیہ دان مسمی سعید الدین نے
جو چودھوین صدی عیسوی مین
ہوا ہی اُسکو نہایت عمدگی اور
صحت کی ساتھہ بیان کیا ہی - اس
جغرافیہ دان کا بیان ہی کہ خط استوا
جبل القمر کو قطع کرتا ہی - ان پہاڑون
سے بہت سی ندیان نکلکر مغرب
کیطرف ایک دریا مین گرتی ہین یہہ
دریا ایک بڑی جھیل مین جاکر گرتا ہے

آخر کار گارڈن کا بھی وہ ہی انجام
ہوا جو ہکس کا - عربون نے قلعہ خرطوم
فتح کرلیا اور گارڈن مارا گیا - انگریزی اور
مصری ملک بھی عربونکی سامنے پڑگئی تھی نہایت
خرابی و اپس آنا پڑا اور بہت نقصان اٹھایا

حیرت سے بیان کرتے ہین جو دور و دراز صوبون مین واقع ہین اور معہذا لک ان صوبون کی آبادی اور زرخیزی کو بھی ایک مبالغہ سے بتاتے جاتے ہین۔ اور شہر دہلی کی نسبت مسٹر ہنٹر کا قول ہے کہ وہ عظمت وشان مین روے زمین کی دار الخلافتون سے اورنگ زیب کے عہد مین گوی سبقت لیگیا۔ اور دہلی کی آبادی کے آثار و علامات جنوب وشمال اور مغرب کی جانب آٹھ آٹھ دس دس کوس تک پائے جاتے ہین۔ اور اُسکی مردم شماری کا حال اگرچہ ہمکو صحیح نہین معلوم ہوا مگر یون قیاس ہوسکتا ہے کہ جس بادشاہ نے اُسکو اپنا دار السلطنت قرار دیا تھا اُسکے ہمرکاب حالت سفر مین دس لاکھ فوج کی ہیٹر بھاڑ رہتی تھی جو ۱۸۹۱ء کے کلکتہ اور بمبئی جیسے آباد شہرون کی مردم شماری کی برابر بلکہ کچھہ زیادہ ہے تو ایسے بادشاہ کے دار الخلافت مین کیا پچاس لاکھہ سے آدمی کم آباد ہونگے۔ ضرور زیادہ آباد ہونگے۔

ہندوستان کی آبادی اور شادآبی کے بارہ مین جو ہمنے اہل یورپ کے نظایر پیش کئے ہین وہ محض ان لوگون کے واسطے ہین جو فرنگیون کی باتون پر فریفتہ مین ورنہ کچھہ ضرورت نہین تھی کیونکہ یہان کے مورخون کی شہادت اس بارہ مین کافی و وافی ہے۔

اور اس جھیل سے نیل ابیض نکلکر مصر کی جانب روانہ ہوتا ہے یہہ بیان بالکل ٹھیک ہے (اہل یورپ کے تمنے تلاشین اہل اسلام عرب کی پورانی تحقیقین ہین البرٹ جھیل کو عربی جغرافیہ مین بحیرہ نخزالان لکھا ہے) ۱۸۹۰ء مین شہر لندن کی بعض بازارون کو وہان کے ڈکیتون اور بدمعاش لوگون نے بعد اشتہار دینے لوٹ کے چند لاکھہ روپیہ کی نقدی اور سامان لوٹ لیا اور پولس کی بے نہایت کوشش سے باقی شہر لوٹ سے باز رہا اور بدمعاشون کا جتھہ متفرق ہوا چند سال سے انگلستان کے غیر متعصب گروہ نے جو مذہب کے بارہ مین غور کیا اور اصول اسلام کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ اور دیگر کتب مترجم سے جانچا۔ اور ہنود کے مت کو برہمنون اور بودہون کی پوتھیون سے سونچا سمجھا اور جرمن کی مشہور عالم سنسکرت میکس مولر نامی کے تصنیفات

بابری خاندان کی یہہ چیزین سواے صفحات تواریخ
کے صفحہ روزگار پر چند صدی یادگار رہین گی - بابر کا
باغ شہر آرا - اور جہانگیر کا باغ جہان آرا شہر کابل مین اور
شالامار[1] باغ ڈل کنارہ پہاڑ کی بلند سطحہ صاف کٹی ہوئی زینہ کے انداز پر
سات طبقہ کا باغ جسکے ہر طبقہ مین سات منزلہ مکان
کی طرح زینہ کے ذریعہ سے بلندی پر چڑہ کر ڈل کنارہ
سے سیاح داخل ہوتے ہین اور ہر طبقہ مین ضرورت کے
موافق عمارات اور حوض اور فوارے اور نہر اور
آب شار اور ہر قسم کے میوے اور پھول پھل کے
درخت ہین جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور
نشاط باغ اور چنار باغ سری نگر دار الحکومت کشمیر
مین اور شاہجہان کا آرام باغ اکبر آباد مین اور
بیگم کا باغ جو جہان آرا بیگم بنت شاہجہان کی طرف
منسوب ہے اور باغ قدسیہ بیگم اور عالمگیر کی بیٹی
روشن آرا کا باغ دہلی مین - اور بابر کا مقبرہ کابل مین
اور ہمایون کا مقبرہ دہلی مین جو نواب حاجی بیگم
زوجہ بادشاہ ہمایون نے بنوایا ہے - اور اکبر کا قلعہ
اکبر آباد اور الہ آباد مین اور ایوانات شاہی فتحپور سیکری مین
اور اکبر کا مقبرہ اکبر آباد مین اور جہانگیر کا مقبرہ لاہور
مین اور شاہجہان اور تاج محل کا مقبرہ اکبر آباد مین
اور عالمگیر کا مقبرہ اورنگ آباد دکن مین اور شاہجہان کی

[1] اور شالامار باغ لاہور مین اور خسرو باغ الہ آباد مین -

سے اُنکی عقاید کی حقیقت پر آگاہی
پائی اور مذہب کنفیوشیش (چینی
مذہب) کی اُسکی کتب سے تحقیق
کی اور پارسیون کے دین کی زردشت
کی تصنیف کتاب ژند پاژند سے خوب
چھان بین اور قدیم سریون کی مذہب کی
تحقیق و تدقیق اُنکی مقدس کتاب
مسمی المرصلی تیرس آف ایسیس
اور زمانہ حال کی تصنیف بک آف
مارمن سے حتی الامکان خوب کی تو
اس گروہ کے سردار مسٹر کولیم[1] نے

[1] امریکا مین اسلام مسٹر الیگزنڈر رسل ویب
ایم اے ملک امریکا کی رہنے والے جو سلطنت متحدہ
امریکا کی جانب سے جزائر منیلا مین سفیر تھے اونہون نے
مثل مسٹر کولیم کی بعد تحقیق مذاہب کے اسلام قبول
کیا اور اپنے ملک مین نہایت سرگرمی سے اشاعت
اسلام کی سعی فرماتے ہین اور ایک مشن ہندوستان سے
بھی بطلب اہل امریکا کی اشاعت اسلام کے واسطے
عنقریب روانہ ہوگا امید ہے کہ امریکا کے بے تعصب [illegible]
اور اسلام کو دل و جان سے قبول فرمائین اور سیطرح ملک
[illegible] مین مسٹر [illegible] نو مسلم اپنے ملک مذکور مین سرگرم
اشاعت توحید و اسلام مین -

موتی مسجد اکبر آباد کے قلعہ مین اور جامع مسجد دہلی اور آگرہ مین اور قصر شاہی (قلعہ) اور اُسکی عمارتین سنگ مرمر کی اور دیوان خاص وعام دہلی مین اور عالمگیر کی عمارت شاہی اورنگ آباد مین اور مساجد اجودھیا متصل فیض آباد اور بنارس اور متھرا اور بندرابن اور اوجین مین اور سنگ مرمر کی مسجد دہلی کے قلعہ مین اور سنگ موسیٰ کی مسجد اور نہر بہا غور مین - یہہ عمارات اور بہت عمارات عالیشان اس زمانہ کی قابل دید ہین اہل اسلام کے عہد کی عمارات جل پہر کر ندیکھہ سکو تو آثار الصنادید اور تاریخ آگین اور تاریخ تعمیرات اور دیگر کتب تواریخ کا ملاحظہ کرو جنکے دیکھنے سے عقل دنگ رہجاتی ہے -

ایجاد گیند آتشی - اکبر نامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر شاہ نے ایک گیند آتشین ایجاد فرمائی تھی جو تاریک رات مین مثل تارہ کی چمکتی تھی اور اُس اندھیری رات مین خوب گیند کھیلی جاتی تھی (شاید یہہ وہ مصالحہ ہوگا جو آجکل گھڑی کے ڈیل وغیرہ پر جمایا جاتا ہے جسنے تاریک شب مین سوئی کا مقام اور وقت معلوم ہوجاتا ہے)

ایجاد خس خانہ - آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ

اسلام کے اصول کو دیگر مذاہب کے مقابلہ مین مثل کوہ ہمالہ کے استوار اور مانند سورج کے تارون مین روشن پاکر عیسائیت کو چھوڑ اور دیگر مذاہب سے مونہہ موڑ اسلام قبول کیا اور دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۰ آدمی سے زیادہ مسلمان ہوچکے ہین اور یوماً فیوماً زیادہ ہوتے جاتے ہین - اور شہر منچسٹر اور ڈبلن اور لندن مین بعض شخصون نے دین اسلام کو مذہب حق بعد تحقیق کے یقین کرکے تسلیم کر لیا اور ان شہرون مین دو انجمن اسلامی قایم ہوئے - اللہم زد فزد -

طرز معاشرت اہل انگلستان کی خاندان ٹیوڈر کے عہد مین سنہ ۱۴۸۵ء سے سنہ ۱۸۹۲ء تک

وقت طعام - غذا تو اس عہد مین

ایجاد گیند آتشین

وقت طعام

اکبر کے عہد دولت سے خس کی ٹٹیون اور خسخانہ کا ایجاد ہوا - اور ایرانی اور تورانی امیرون نے اُس سے سرد ملک کا سا فائدہ اوٹھایا -

ایجاد شورہ سے پانی سرد کرنا

ایجاد شورہ سے پانی سرد کرنا - اور شورہ سے گرمی کے موسم مین پانی سرد کرنے کا اختراع ہوا اور برف بھی کوہ شمالی ہمالیہ سے ہر شخص لائق کا مجاز تھا اور جو لاتا تھا وہ بڑا فائدہ اوٹھاتا تھا -

نئی ترکاریان -

نئی ترکاریان - چقندر - شلغم - پیاز - سیب - ناشپاتی - انگور - خربزہ - آلوچہ - نارنگی - وغیرہ سرد ملکون سے اور اناناس - وتارڈ - وغیرہ تر ملک سے اور خرما - کھجور - قہوہ - (کافی) وسنا وغیرہ ملک عرب سے اور تماکو - وآلو - وغیرہ امریکا سے اور صبر (ایلوا) سقوطرے سے جو افریقہ مین ہے اور چائے چین سے اول ملک آسام کے صوبہ کچار مین اُسکی کاشت ہوی - اور کرم کلہ - وگوبی - وغیرہ ہندوستان مین اہل اسلام کے عہد مین آئے -

مخترعات -

مخترعات - شاہ اکبر کے مخترعات سے ایک یہہ تھا کہ چار بڑی بڑی کشتیان جمنا کے پانی مین بنوائی تھین اور ہر کشتی مین چار چار طاق دو طبقے نہایت خوبی کے ساتھ بلند بنوائے تھے اور اُن کشتیون کو آپسمین ایسا وصل کیا تھا کہ وہ چارون طاق

وہی تھی جو سابق کی طرز معیشت مین مذکور ہوی - لیکن جارج دوم کے عہد مین وضعدار لوگ دن کو تین یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے - اور آئینہ فرنگ مین ہے کہ آجکل اتوار کو باسی کھانا کھاتے ہین چولہا نہین سلگتا -

پوشاک -

پوشاک - تاریخ مین مرقوم ہے کہ ملکہ این کے زمانہ سے جارج سوم کے جلوس کے بعد تک شرفا کے لباس کی یہہ صورت رہی کہ سر پہ تکنی اونچی اونچی ٹوپیان - گردن مین نیچے لمبے لمبے شلوکے جھلے دامن گھٹنون تک ہوتے تھے اور اُنکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن کے مخملی یا ریشمی کرتے - ٹانگون مین گھٹنون تک پاپجامے - پاؤن مین جوتون کی ایڑیان اونچی - اور اُنکے بکلسون مین کبھی کبھی ہیرے مگر اکثر اوقات

ایک دوسرے کے محاذی واقع ہوتے تھے۔ اور
دو دو کشتیون مین اُن چارون کشتیون سے ایک اور
طاق نہایت خوشنما بنجاتا تھا۔ اور اُسکے سبب سے
کشتیون کے درمیان مین ایک حوض مثمن (ہشت پہلو)
نمایان ہوتا تھا اور منجملہ اُسکے ایجادون دوکانون
اور بازارون کی آرایش کشتیون مین جو پانی پہ
تیرتی تھین اور دہلی سے اکبرآباد تک ایک شہر
کی مانند حالت سفر مین خرید و فروخت حضر کی طرح ہوتی
تھی گویا ایک بازار آراستہ دریا مین تیرتا جاتا ہے۔
اور اسی طرز پر شاہی باغ باغبانون نے سطح آب پر
ترتیب دیئے تھی کہ پانی پر تیر کر ہر جگہ پہنچ جاتی تھے۔
اور اکبر کے مخترعات سے ایک ایسا پل تھا کہ جو پانی
کے سطح پر تیرتا ہوا بنا تھا کہ جہان چاہین وہان لیجائین
اور نصب کردین۔

اور ایک تین منزلہ محل پانی پہ تیار کرایا تھا کہ وہ
ہر جگہ تیر کر جاسکتا تھا اور اُسکے تختون کو ایسا وصل
کیا تھا کہ دیکھنے والون کو ایک لکڑی کا بنا معلوم دیتا
تھا۔ کشمیر مین اوسی طرز پر کھیتی اور باغات وغیرہ
جاری پانی پر آجکل ہوتی ہین اور زراعت و باغ چوری جاتے ہین
اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ ممالک محروسہ کے آدمی
تین گروہ پہ منقسم تھے ایک اہل دولت۔ اُسمین

شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے
اور عورتون کی پوشاک مین ایک
چیز عجیب و غریب ہوتی تھی یعنی
پھولے پھولے سایۓ جنکے نیچے
حلقے لگے ہوتے تھے یہہ گھوندار
سایۓ تو اب انگلستان کی اشراف
زادیون مین ایسے عام ہو گئے
ہین کہ انکی تشریح کی کچھ ضرورت
نہین ہے۔ ایک گھر کی لڑکیون
کا یعنی بہنون کا ایک ہی طرح کا
لباس ہوتا ہے اس سے ہر ایک
شخص بخوبی پہچان سکتا ہے
کہ ایک خاندان کی ہین (مردون
کی پوشاک مین آجکل سر پہ چھجے دار
ٹوپی گلے مین کرتے اُسپر جاکٹ
اوسپر کوٹ ٹانگون مین ٹخنون سے
نیچے پتلون پاؤن مین بوٹ)۔
مردون کے سر پر جارج چہارم کے
زمانہ تک عورتون کی مانند لمبے لمبے
بال ہوتے تھے اور ولیم چہارم کے
عہد مین مثل کم مویان کتروان بال

خاندان شاہی اور امرا و وزرا اور تمام سپاہ - دوم اہل سعادت اُسمین حکما و علما و صدور و سادات اور مشایخ و قضات و شعرا اور تمام فضلا اور اشراف سوم اہل مراد - اُسمین اصحاب حسن صورت اور اہل نغمہ اور ساز وغیرہ شامل تھے -

امور سلطنت ۱

امور سلطنت کو چار قسم پر تقسیم کیا تھا ایک توپخانہ و ترتیب اسلحہ و آلات حرب اور وہ کام جن مین آگ کو دخل ہے - اور اُسکا نام سرکار آتشی تھا - دوم باورچی خانہ و اصطبل و فیل خانہ و شتر خانہ وغیرہ - وہ سرکار ہوائی تھا - سوم شربت خانہ و جریان انہار اور جو پانی کی طرف منسوب تھے وہ سرکار آبی تھے - چہارم زراعت و عمارت و قواعد خالصہ وغیرہ وہ سرکار خاکی - اور اہل کار سرکار آتشی کا لباس (وردی) سرخ تھا اور آبی کا سفید و قس علی ہذا -

ہنود کی موت مین شائستگی ۲

ہنود کی موت مین شائستگی - آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ شائستہ مرنے کے طریقے ہنود کے نزدیک چند تھے - ایک کھانے اور پینے کو موقوف کر دیتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ مرجاتے تھے دوم گائے کا گوبر کثرت سے جمع کرکے اُسکا لحاف اور بچھونا بناتے اور سوکنے کے بعد اُسمین اگ لگا کر سپرد ہوتے تھے - (اور اب اس انداز کے ہین جس مقدار کے آجکل دیکھتے ہو یعنی آگے کے بال ایک انچہ یا اُس سے کچھ زیادہ اور پیچھے کے ایک انچہ یا اُس سے کچھ کم - اور آجکل بعض شوقین لیڈیان مثل مردون کے کترواں بال رکھنے لگی ہین) اور جارج چہارم کے وقت تک عورت اور مرد دونون بالون مین کنگھی ملتے تھے اور خوبصورتی کے واسطے مصنوعی بال بھی سر پر لگاتے تھے (جیسے آجکل سوانگ مین ڈاڑھی اور سر کے بال لگاتے ہین)

تارک دنیا عورتین اور انکا لباس ۔

انگلستان بلکہ کل یورپ مین یہہ دستور ہے کہ جو عورتین ترک دنیا کرکے باخدا ہونا چاہتی ہین وہ شوہر نہین کرتی ہین اور قومی خدمت مین اپنی عمر بسر کرتی ہین یعنی بیمارون کی تیمارداری اور زخمیون کی مرہم پٹی اور اُنکا جیسا لباس ہوتا ہے اور جو گوشیہ

آگ دلواکر جل مرتے تھے۔ سوم اپنے تئین برف
مین ڈالکر مرجاتے۔ چہارم جہان دریا گنگا بہت
سی شاخین ہوکر سمندر مین گرتا ہے وہان ڈوب کر
مرنا پسند تھا۔ پنجم الہ آباد کے قریب جہان گنگا
جمنا ملتے ہین چھری سے خودکشی کرنے کو اچھا
جانتے تھے (مکت کا باعث جانتے تھے لیکن ان
تمام خودکشی کے اقسام کا انتظام اہل اسلام
نے کیا تھا جنکا ذکر اوپر مذکور ہوا)۔

تذکرہ غوثیہ مین مرقوم ہے کہ شہنشاہ اورنگ زیب
عالمگیر نے اپنے میر منشی رائے چندر بہان کی
سفارش سے بعد حکم دینے انہدام مندر بنارس
کے یہہ فرمان جاری کیا کہ ہم اپنا حکم منسوخ کرتے
ہین اور آئندہ کے لیے ممانعت ہے کہ کوئی بتخانہ
توڑکر بجاے اُسکے مسجد تعمیر ہو۔

نرخ۔ گیہون فی روپیہ تین من اٹھارہ سیر۔
اور جو اور چنے فی روپیہ پانچ من۔ اور گھی دو روپیہ
دس آنہ من۔ اور برف روپیہ کی دو سیر سے
پانچ سیر تک۔ اور باقی اجناس کی تفصیل آئین
اکبری مین مسطور ہے۔

اسباب اشاعت اسلام۔ ہنود نے
اسلام کو چند وجہ سے قبول کیا منجملہ اُنکے ایک یہہ ہے

دبیز رومال سر پر باندھتے ہین۔ اور
ایک بڑے بڑے دانون کی تسبیح
انکی کمر سے لٹکتی ہوتی ہے۔

چہرہ پر کاجل کے ٹیکے۔ تاریخ
سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین
یہہ رسم و رواج نہایت عجیب و
غریب تھا کہ تمام مُنھہ پر کاجل کے
ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈ اسمتھ
شاعر نے ایک کتاب مین اس رسم کی
بڑی ہجو ملیح کی ہے۔ اور ایک
چینی مسافر کی طرف سے اُسکے
کسی دوست کو خط لکھا ہے اور
اُسمین یہہ فقرہ بھی لکھا ہے۔
کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی
بطور تحفہ کے خدمت شریف مین
ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ
اس گورے گورے مُنھہ پر سیاہ
سیاہ کاجل کے ٹیکے دیکھکر بہت خوش
ہوجیگا۔ اب انگلستان مین یہہ
نرالا رسم و رواج نکلا ہے۔

مردم شماری۔ تواریخ پینگ

کہ اسلام ذاتون کے پاکنڈھ سے ممتاز ہے یعنے
اسمین ذاتون کا امتیاز نہین۔ بعد قبول اسلام
کے سب برادر برابر کے ہوجاتے ہین۔ دوسرے
کھانے پینے کی چھوت سے پاک وصاف ہے۔
اسلام مین یہہ بات نہین ہے کہ حیوانون کے
گوبر اور موت سے پرہیز ہو (جیسے پنچ گویۂ کا پوتر
ہونا جو گاے کے گوبر موت دودھ دہی گھی سے
بنایا جاتا ہے اور ساون کی پونو کے دن پاپ سے
پاک ہونے کے لیے سب پیتے ہین اور برے کام
والے کو اپنی برادری مین شامل کر نیکو پلاتے
ہین۔ اسکو پراشچت کہتے ہین)۔ اور پنچ قوم
کے چھونے کی چھوت مانی جاے مسلمان ہونے
کے بعد ہر قوم کا انسان ایک دسترخوان پر بلا امتیاز
قوم کے کھاتا پیتا ہے اسلام نے مومن کے
پس خوردہ کو شفا قرار دیا ہے۔
تیسرے اسلام ایک خداے پاک کی اطاعت
اور عبادت کی ہدایت کرتا ہے اور عبادت اور
عادت مین ہر شخص کو سیدھی راہ اور ایک قانون
پر چلاتا ہے۔ بخلاف ہنود کے کہ جسمین ہر گروہ
کے واسطے پوجا جدی ہے اور تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتا
پوجے جاتے ہین۔ پس یہی وجوہ مذکورہ بالا

اور جام جم مین مرقوم ہے کہ سنہ ۱۷۰۰ع
مین انگلستان کی مردم شماری
خانہ مین اسّی لاکھ (آٹھ ملیان)
تھی اور سنہ ۱۸۰۱ع مین پچانوین
لاکھ اور سنہ ۱۸۲۱ع مین ایک کرور
دس لاکھ اور سنہ ۱۸۳۱ع مین ایک کرور
بیالیس لاکھ سترہ ہزار گیارہ آدمی
تھے اور وقائع نگار انگلستان
مین ہے کہ مارچ سنہ ۱۸۶۱ع مین
دو کرور ترانوین لاکھ چونتیس ۳۴
ہزار سات سو اٹھاسی آدمی کی
آبادی شمار مین آئی اور کتب
جغرافیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
سنہ ۱۸۸۱ع کی مردم شماری مین
تین کرور پچیس لاکھ آدمی تھے
اور اب سنہ ۱۸۹۱ع مین ساڑے تین کرور
کے قریب ہین۔

آبادی وشادابی۔ آجکل انگلستان
کی سرزمین نہایت سرسبز اور
آباد ہے اہل اسلام کے سیاحون
کا قول ہے حضور صاحب رئیس کا بیان ہے

آبادی وشادابی۔

بڑے سبب ہین کہ جس سے ہزارہا ہندو مسلمان ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین۔

چوتھے نیچ قوم (شودر) اور کوری چمار تو اس وجہہ سے مسلمان ہوگئے کہ اُنکو اونچ قوم برہمن وچھتری وغیرہ ذلیل وخوار قرار دیتے تھے۔ اور بھیٹ وبیگار لیتے تھے۔ اور اونچ قوم کے عقلمند بتون کی بے بسی اور بے کسی کو اسطور سے دیکھا کہ اپنی غلیظ بھری مکھی نہین اوڑا سکتے۔ اور جو اونپر چڑہی چیز مکھی او چاٹ لیجائے تو چھین نہین سکتے مسلمان ہو کر ایک خدائے قادر کو معبود جاننے لگے۔ (اور اب جانتے جاتے ہین)۔

پانچوین مسلمانون کے فیاضانہ برتاؤ اور بے انتہا داد ودہش نے ہندؤن کے نیچ اور اونچ قوم کے دلمین اسلام کی محبت کا بیج بودیا جسکی وجہہ سے ہر قوم کے ہنود آبائی تقلید کو چھوڑ اسلام کی سیدھی راہ پر آگئے چنانچہ فیروز شاہ نے اس امر کو اپنی سوانح عمری مین مفصل بیان کیا ہے۔

چھٹے بت پرست ہونا بعض شاہی دربارون مین ہر نوع کے حصول اعزاز سے محروم قرار پایا اس باعث سے اعزاز طلب لوگون کے

کہ کوئی میل خالی نہوگا کہ گاؤن نہو۔ اور کوئی بڑا اونچا ہوگا کہ شہر نہو غرض کہ ایک بالشت بھر زمین آبادی سے نہ بچی ہوگی۔ اور پہاڑ کا نشیب وفراز تک سب آباد ہے۔ یا کھیت یا زراعت یا عمارت یا باغات۔ جگہ جگہ نیچے اوپر دریا ٹیمس کی نہر جاری۔ اپنے اپنے احاطہ سڑول سے بنے ہوئے مثل جدولون کے نظر آتے ہین۔

شہر لندن انگلستان کا پایۂ تخت ہے (تاریخ مین مذکور ہے کہ جارج سوم کے آخر عہد تک لندن مین وہ شور وغل اور دہوان کثرت سے ہوتا تھا کہ حضرت بادشاہ سلامت لندن جیسے شہر کو چھوڑ کر باہر زراعت مین تشریف لیجاکر مسرت اور تفریح حاصل کرتے تھے دنیا مین اب اس سے بڑا دوسرا شہر نہین اندازاً کچھ کم پچاس لاکھ

لندن ۱

گروہ کے گروہ مسلمان ہو گئے - چنانچہ انکے معزز خاندانون کو القاب وخطاب راجگی اور کنور اور ٹہاکر اور رانا اور چودھری اور میان اور خان وغیرہ سے یاد شاد کرتے ہین -

ساتوین - ہندو اور مسلمانون کے بے تعصبانہ میل جول نے وہ اثر ڈالا کہ جسکے سبب سے بہادر راجپوت وغیرہ بطوع ورغبت مسلمان ہو گئے اور یہہ واقع اکبر اعظم کے زمانہ کا ہے -

آٹھوین ہنود اپنی زمین بچانے کیواسطے مسلمان ہو گئے

نوین - دعات اسلام جیسے شیخ بہاء الدین ملتانی شیخ فرید الدین شکر گنج - خواجہ معین الدین چشتی - شاہ سید ہمدانی - شاہ فرید الدین کشمیری - سید مسعود سالار غازی - شاہ مدار مکن پوری - امام ناصر الدین جالندھری - میان میر داتا گنج بخش لاہوری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی - شاہ نظام الدین دہلوی - شاہ شرف الدین قلندر - خواجہ علی احمد صابر - خواجہ شمس الدین ترک - شاہ سلیمان سنگری شیخ سلیم چشتی فتح پوری وغیرہم رحمت اللہ علیہم نے اپنی کشف وکرامت اور نہایت خوش اخلاقی اور جادو بیانی سے ہند مین اشاعت اسلام کی -

دسوین وہ ملا واعظ دعات اسلام کا ایک گروہ جو

آدمی کی آبادی ہے ایک اخبار مین دیکھا تھا کہ اگر شہر کی سڑکین لمبی کیجاوین تو کلکتہ سے پشاور تک ہون تخمیناً چار کرور روپیہ اسکی صفای کا صرف ہے بارہ ہزار جوان پولس کے ہین - شہر کی عظمت اور آدمیون کی کثرت اسپر قیاس کر لو - کہ شہر مین ریل کی آمد ورفت ہے - اوپر ریل نیچے ریل اور ریل کا یہہ حال ہے کہ یہہ گئی وہ آئی - اور بعض جگہہ پر چار چار ریلین یک ساتھہ چلتی ہین - ایک کوچہ ہے - گلی پیم جنکشن اسٹیشن قریب چودہ سو ریل کے روزانہ جاتی ہین انمین سے ایکہزار ریل دن مین نکلتی ہین اور چار سو رات کے وقت - راستہ مین گھینچی کی گاڑیون کے سوا جنہین ٹرمیو کہتے ہین جو دو منزلہ ہین - اور کثرت سے ریلین مثلاً تیل والے کی ریل - روئی والے کی ریل - غرض

نوگزے اور پنج پیر کے نام سے مشہور خاص و
عام ہے جنکی قبرین اکثر مقام مین موجود ہین۔ دیکھو
نوگزے اور پنج پیر کی وجہہ تسمیہ مین لکھا ہے کہ
آغاز اسلام مین کسی مقام پر آٹھہ محافظ اور
ایک واعظ اور کسی جگہ چار محافظ اور ایک واعظ
دعوت اسلام کیا کرتے تھے (جن کے وعظ و
پند سے لاکھون بت پرست موحد مسلمان ہوگئے ہین)
جب نومین سے کوئی شہید ہوتا تو اُسکی لمبی قبر
بناکر نوگزہ پیر مشہور کیا جاتا ورنہ عہد اسلام
سندمین نوگزہ کا آدمی کہان ہوتا تھا۔ اور جو
کوئی پانچ مین سے راہ خدا مین مرتا تو پنج پیر مشہور ہوتا

(۱۱) گیارہوین جو بھوکے ماباپ اپنی اولاد کو فروخت
کردیتے تھے اُنکو مسلمان خرید کر اسلام کی موافق
تربیت کر مسلمان بنا لیتے تھے۔

(۱۲) بارہوین وہ خارج شدہ ہندو جنکو برادری ذات
سے نکالدیتی تھی وہ مسلمان ہوکر ایمانی بھائی بہنون
مین بھائی ہوجاتے تھے۔

(۱۳) تیرہوین جو ہندو مسلمان مستورات سے تعلق
رکھتے تھے وہ اپنے مذہب کو ترک کر مسلمان
ہوجاتے تھے۔

(۱۴) چودھوین۔ جو ہندو عورات مسلمان مردون سے

ہر تاجر کی ریل بجو علحدہ علحدہ ہی
سوائے ریل کے بگھیون کے
مارے راستہ چلنا مشکل۔ بڑی
دقت سے آدمی اسطرف سے
اُسطرف جاتا ہے (اور جارج دوم
کے زمانہ مین سڑکون پر گاڑی کی
راہ علحدہ بنی ہوئی تھی اور
پیادون کے چلنے کی جگہہ علحدہ
اوران دونون کے درمیان
مین ایک قطار لکڑیون کی حد
فاصل ہوتی تھی مگر ایک لکڑی
کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا
تھا۔ جاڑون مین تو بڑی چقلش
ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر
نکلتی تھی اُسکی رگڑ سے غلیظ کیچڑ
کی چھینٹین اُوڑ اُوڑ کر بڑی دور
پہنچتی تھین) اب سڑکین بہت
وسیع ہین دونون طرف بازارون
پر پتھر کی تختہ بندی ہے۔ بیچ مین
کہین آدمی پتھر کا کھڑا کہین لکڑی
کا گھوڑا۔ شہر مین بعض سڑکون پر

تعلق رکھتی تھین وہ اپنے دین کو چھوڑ چھاڑ مسلمان ہوجاتی تھین۔

۱۵ پندرھوین۔ جو مسلمانون اور ہندؤن کے میل جول سے اولاد ہوتی تھی تو وہ مسلمان شمار ہوتی تھی

۱۶ سولھوین جو ایام قحط سالی مین ہنود اپنے بچون کو پرورش کی غرض سے مسلمانون کو دیدیتے تھے وہ بچے بھی مسلمان ہوجاتے تھے۔

۱۷ سترہوین بعض وہ عورات جو کم عمری مین بیوہ ہونے اور عقد ثانی کی ممانعت سے آوارہ ہوجاتی تھین وہ بھی اکثر اسلام اختیار کرلیتی تھین۔

معظم شاہ ملقب بہادر شاہ عرف شاہ عالم اول سنہ ۱۱۱۹ھ ۱۷۰۷ع سی سنہ ۱۱۲۴ھ ۱۷۱۲ع تک

اعظم شاہ نے احمد نگر مین تاج شاہی زیب سر کیا اور معظم شاہ نے کابل مین تخت شاہی کو رونق فرمائی۔ اور حسب قول دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند ہر مدعی نے اپنے دعوی کے فیصلہ کو تلوار کے حوالہ کیا اور مقام جاجو پر بڑی خونریز لڑائی کی اور اعظم شاہ معہ اپنے بیٹون کے مارا گیا۔ اور سن جلوس مین جودھپور وغیرہ کے سرکشون کو سزا دیکر مطیع کیا۔ اور جب محمد کام بخش نے بہادر شاہ کی

بجلی کی روشنی ہے (اور سنہ ۱۸۱۰ع مین اول مرتبہ لندن کے بازارون مین گیاس کی روشنی آغاز ہوی) گھر گھر تار اور بلند مکانون پر پانی کی کل۔ آگ لگنے کی حفاظت کے واسطے کل مکانات کا اندر سے پٹاؤ لکڑی کا۔ باہر سے دیوار اینٹ اور پتھر کی شہر مین ہوا خوری کو باغات۔ اور میدان جسکو وہان پارک کہتے ہین بیچ مین دریاے ٹیمس کہ عرض اسکا تخمیناً پانسو قدم کی برابر ہوگا۔ اسمین بسبب قرب سمندر کے مد و جزر ہوتا ہے ٹیمس کے جگہ جگہ پل بنے ہوے ہین۔ (گویا تالاب کی کیفیت دکھارہی ہین) اور بیچ مین ہزارون کشتیان اور جہاز دو طرفہ اور کنارے پر مکانات بھلے معلوم ہوتے ہین۔

بلند مکان پر چڑھنی کا طریق

لندن کے رائل ہوٹل مین جو نہایت بلند اور عمدہ مکان ہین اُن مین اوپر جانے کا

فرمانبرداری سے انکار کیا اور نصیحت نہین مانی تو سنہ ۱۱۲۰ھ مین حیدرآباد کے قریب سخت لڑائی ہوئی اور زخمی ہوکر گرفتار ہوا جب دونون بھائی ملاقی ہوئے تو بہادر شاہ نے نہایت تاسف سے فرمایا کہ میری یہہ خواہش نہ تھی کہ آپکو اس حالت مین دیکھتا کام بخش بھی درجواب یہی کلمہ کہکر جان بحق ہوگیا۔ اور داود خان دکن کے صوبدار نے مرہٹون کے راجہ ساہو جی کو جو مقید ہوکر جانب شاہی سے رہا کیا گیا اُسکو معہ اُسکی قوم کے دکن کے چوتھائی لگان پہ ملازم اور اپنا معاون کرلیا۔

سنہ ۱۱۲۱ھ مین بہادر شاہ پنجاب کو سکھون کی سرکوبی کے واسطے روانہ ہوا اور انکو مار کر کوہ سوالک کے درون مین بند کردیا اور ملک کو انکے دست تعدی سے نجات دی۔ سکھہ مسجدون کو مسمار اور ملاؤن کو ذبح اور آدمیون کو قتل اور ملک کو غارت کرتے تھے سکھون کے فرقہ کی بنیاد بابر کے عہد مین مشہور نانک شاہ فقیر نے ڈالی تھی جو پندرھوین صدی مین نمایان ہوا تھا اُسکا باپ کھتری تھا۔ اور نانک شاہ سید حسن رضؔ درویش نامی صاحب کمال کی خدمت مین

یہہ قاعدہ ہے کہ ایک مختصر کوٹھری مین چند اشخاص کو بٹھا دیتے ہین اور ایک رسی کو دروازہ بند کرکے حرکت دیتے ہین وہ کوٹھری خود بخود اوپر چلی جاتی ہے۔ جو شخص جس درجہ کا ہوتا ہے اُسمین اوتارتے چلے جاتے ہین اسمین یہہ منفعت ہے کہ آدمی زینے کی چڑھنے کی زحمت سے بچجاتا ہے اور جب اوترے تو یہی انداز ہے۔

لندن مین مذکوری۔ لندن مین اکثر سپاہی پنشن خوار سند یافتہ بازارون مین بطور مذکوری کھڑے رہتے ہین جو چیز جہان بھیجنا منظور ہو اُنکو اجرت دیکر پتہ لکھکر بھیدو وہین پہونچجاینگی

لندن مین دن مین شمع۔ تمام یورپ علی الخصوص لندن مین اکثر پانی برستا ہے لیکن بطور پھوار اور کہرا پڑتا ہے۔ یہانتک کہ اندھیرا مثل رات کے ہوجاتا ہے

لندن مین مذکوری ۔

لندن مین دن مین شمع

توحید سے فیضیاب ہوا۔ اور اُسنے حقایق ومعارف
پر مطلع ہوکر اہل تصوف کے اقوال کو پنجابی
زبان مین موزون کیا جسکے مجموعہ کا نام گرنتھ
ہے۔ نانک شاہ نے ہنود اور اہل اسلام کو
ایک رنگ مین رنگنا (ایک کرنا) چاہا لیکن اُسکے
جانشین تفرقہ انداز ہوے۔

سنہ ۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ع مین بہادر شاہ نے بیمار ہوکر اپنی عمر
کے اکھترویں برس وفات پائی یہہ بادشاہ
ذی علم اور باتدبیر وعاقل تھا۔

معزالدین جہاندار شاہ

بہادر شاہ کی وفات کے بعد تخت کی بابت اُسکے
چار بیٹون مین باہم لڑائی ہوئی لیکن معزالدین
نے ایک بڑے سردار نواب ذوالفقار کی مدد سے
فتح پائی اور باقی تینون بیٹے ہزیمت روزی
مارے گئے اور معزالدین جہاندار شاہ کے لقب
سے ملقب ہوا لیکن بسبب عیاشی اور کمینہ پروری
کے ارکان دولت اُس سے ناراض ہوگئے۔ اور
سید حسین علی اور سید عبداللہ نے بہادر شاہ کے
پوتے فرخ سیر کو جو بنگالہ مین حکمران تھا آمادہ
جنگ کرکے جہاندار شاہ اور ذوالفقار کو شکست
دی۔ اور جہاندار شاہ نے ایک برس سنہ ۱۱۲۵ھ / ۱۷۱۳ع مین

اور اکثر مکانون مین دن کو بھی
شمع روشن رہتی ہین۔ اور آفتاب
کئی کئی دن مین نظر آتا ہے۔

آگ بجھانے کی کل ۔ لندن مین
بارہ منزلہ تک ہر مکان مین آتش
زدگی کے لیئے پانی کے نل لگے ہین
اور ایک ایک آہنی کل آتش زدگی
کے فرو کرنے کو ہر تھانہ کے روبرو
رکھی ہے اور آدمیون کے اوترنے
کو جسمین کپڑے کا جھولا لگا ہے۔

بازار مین پاخانہ ۔ لندن اور
پیرس دار السلطنت فرانس مین
پاخانے بازارون مین بنے ہین
اور لوگون کو وہان جانا پڑتا ہے۔

سواری اور روشنی ۔ جارج دوم
کے عہد مین منجملہ سواریون کے
لوگون کو بگھی (ایک خاص سواری
تھی) بہت پسند تھا۔ اور رات کو
مشعلچی مشعلین روشن کرکے
سواری کے آگے آگے چلتے تھے
کہ بازارون مین گلی کے تیل کی

آگ بجھانے کی کل
بازار مین پاخانہ
سواری اور روشنی

بادشاہت کی اور سن مذکور مین اپنی جان دی۔

فرخ سیر بادشاہ

سنہ ۱۱۲۵ھ ۱۷۱۳ع سے سنہ ۱۷۱۹ع تک

فرخ سیر نے فتحیاب ہوکر سید عبداللہ کو وزیر
اور سید حسین رض کو امیرالامرا کیا اور سید حسین علی رض
کو راجہ اجیت سنگھ کی تنبیہ کیلیے جسنے جودھپور
کی مسجدین کھدوا کر بتخانے تعمیر کرائے تھے
روانہ فرمایا سید نے راجہ کی خوب گوشمالی
کی اور راجہ نے برضا خود اپنی لڑکی کی شادی
بادشاہ کے ساتھ سنہ ۱۱۲۷ھ ۱۷۱۵ع مین بڑی دھوم
سے کردی اور سنہ ۱۱۲۸ھ ۱۷۱۶ع مین عبدالصمد نے
بحکم شاہی بندا سکھون کے پیشوا پر جو حاملہ
عورتون کا اسقاط حمل کرتا تھا اور وحشیانہ
ظلم کا مرتکب ہوتا تھا فتح پائی اور اسکو
عدم کی راہ دکھائی اور جب سید عبداللہ
و حسین علی رض نے اپنے زور کی چالون سے فرخ سیر
کو شطرنج کا بادشاہ بنالیا اور تمام قلمرو مین
اپنی مرضی کے احکام جاری کرائے۔ تو
بادشاہ نے انکے دفع کرنے کی فکر کی مگر کامیاب
نہوا سیدون نے سنہ ۱۱۳۱ھ ۱۷۱۹ع مین اس بدنصیب

اندھی روشنی ہوتی تھی اور اچھی
طرح راستہ بھی نہین سوجھتا تھا۔

۳۰ طریق فروخت اشیاء۔

طریق فروخت اشیاء۔ آجکل
یورپ مین دستور ہے کہ ہر چیز پر
قیمت کا ٹکٹ ہوتا ہے حتی کہ ترکاری
اور میوہ پر جو چھوٹے چھوٹے
گلدانون مین ہوتے ہین اور
مع گلدان کے فروخت ہوتے ہین
ورنہ علحدہ شے کو کاغذ کی تھیلی
مین لپیٹ کر دیتے ہین۔

۳۰ فروخت اخبار۔

فروخت اخبار۔ لڑکیان اور
لڑکے یورپ کے ریلون اور
بازارون مین اخبارات بہت
بیچتے ہین اور لیئے پھرتے
ہین اور اسیطرح میوہ والے بھی۔

۳۰ طریق ملاقات۔

طریق ملاقات۔ یورپ مین
شرفا کا دستور ہے کہ جسکی ملاقات
کرنا منظور ہوتی ہے بذریعہ خادم
کے اسکے پاس ٹکٹ بھیجدیتے
ہین وہ بذریعہ چٹھی کے طلب کرلیتا ہے

۳۰ تعطیل۔

تعطیل۔ یورپ مین سنیچر کے دن

برز دل کو قید کرکے قتل کرا دیا اور رفیع الدرجات اورنگ زیب کے پوتے کو زیب اورنگ کیا پس یہہ چار ماہ مین مسلول ہوکر مرگیا - اور اُسکے بعد اُسکے بہائی رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا لیکن اسنے بھی تین مہینے کے بعد ملک عدم کی راہ لی

روشن اختر محمد شاہ

۱۱۳۱ھ ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۸ء تک

۱۱۳۱ھ ۱۷۱۹ء مین روشن اختر شاہ عالم کا پوتا ملقب محمد شاہ کو سید عبد اللہ اور حسین علی نے تخت نشین کیا - اور ان چند عزل و نصب کے سبب یہہ سید بادشاہ گر مشہور ہوئے - سیدون کی حکومت دوسرے امیرون کو شاق گذرتی تھی خصوصاً نظام الملک ترکی نژاد کو جو بعد کو حیدر آباد کی ریاست کا بانی ہوا - اور سعادت علیخان کو جو شاہان اودھ کا مورث تھا - ان دونون نے باہم اتفاق کیا - اور نظام الملک دکن مین کہلم کھلا باغی ہوگیا اور ۱۱۳۲ھ ۱۷۲۰ء مین اسنے سید دلاور خان کی فوج کو برہانپور کے نزدیک اور عالم علی خان کی فوج کو بالا پور صوبہ برار مین شکست دی - جب سید حسین علیخان نظام الملک کے مقابلہ

دو پہر سے تعطیل ہوجاتی ہے اور اتوار کی شام تک کوئی کچھ کام نہین کرتا - اور شام کے وقت باغات اور دریا کی سیر کرتے ہین یہی حال انگلستان کا ہے -

قانون انسداد ہنگامہ پردازی

قانون انسداد ہنگامہ پردازی - ۱۷۱۵ء مین قانون انسداد ہنگامہ پردازی جس مین یہہ حکم لکھا تھا کہ جب بارہ آدمی سے زیادہ کسی مقام پر جمع ہون اور ایک وقت معین مین متفرق ہوجائین تو سرکاری سپاہی اُنکی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کردین نافذ ہوا -

قانون ہفت سالہ

قانون ہفت سالہ - احد جارج اول ہی کے عہد مین قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا یہہ مفاد تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین اجلاس کرسکتا ۱۷۶۵ء مین امریکا مین ایکٹ اسٹامپ جاری کرنا چاہا لیکن ارادہ اجراے مین بہ انگشت و

خود بادشاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا تو اثنا ے راہ مین
باہمی سازش سے میر حیدر ترکی نے کٹارہ سے
اُسکا کام تمام کیا جب حسین علیخان رض کے قتل کی
خبر غیرت خان اُسکے بھانجے کو پہونچی تو تین ہزار
سوار سے بادشاہ کے قتل کو روانہ ہوا شاہی توپخانہ
سے اوسپر گولون کی بوچھار اولون کی مانند
ہوئی اور غیرت خان میدان جنگ مین مقتول
ہوا- اور ۲۲ رمضان سنہ مذکور مین جمعہ کے
روز نو مرتبہ زلزلہ آیا عمارات دہلی کو اُس سے
بڑا نقصان پہونچا اور چالیس روز تک متواتر
آتا رہا سنہ ۱۱۳۳ھ مین سید عبداللہ اپنے بھائی
حسین علیخان رض کے قتل کی خبر سنکر فوج سوار کا
درماہا اسّی روپیہ مقرر کرکے نوے ہزار فوج سے
آگرہ و دہلی کے درمیان آ مقابل ہوا- اور شکست
کھاکر گرفتار ہوگیا- بادشاہ نے اُسکی جان بخشی
فرمائی- اور بجاے سید عبداللہ کے محمد امین
کو وزیر اعظم دہلی بھونچکہ سنہ ۱۱۳۳ھ ۱۷۲۱ع مین مقرر
فرمایا لیکن وہ چند روز بیمار ہوکر مرگیا اور بجاے
اُسکے نظام الملک آصف جاہ سنہ ۱۱۳۴ھ ۱۷۲۲ع مین

[۱] سنہ مذکور مین نمود نامی شخص نے ایک مذہب
باطنی ایجاد کیا اور نمود معہ مذہب نابود ہوگیا۔

خون ہوا- آخرکار ایکٹ مذکورہ
منسوخ کیا گیا۔

۲۰ قانون آزادی کیتھولک

قانون آزادی کیتھولک سنہ ۱۸۲۹ع
مین جارج چہارم کے عہد مین قانون
آزادی فرقہ کیتھولک جو غلامی سے
بدتر حالت مین اپنی زندگی بسر کرتا
تھا- جاری ہوا- اور ایکٹ
کوپوریشن اور ایکٹ ٹسٹ جو چارلس
دوم کے عہد سے نافذ ہوا تھا اور
کیتھولک پر نہایت دشوار اور
شاق تھا منسوخ ہوا۔

۲۱ قانون اصلاح

قانون اصلاح- سنہ ۱۸۳۲ع مین
قانون اصلاح محکمہ عوام لبعد رد
و قدح کے نافذ ہوا- اس سے
تین تبدیلین آئین سلطنت مین
پیدا ہوئین- اول جن قصبات
اور دیہات مین ایسے لوگ کم تھے
جو پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب
کرسکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر کافی تعداد
تھے تو وہان کے متوطن نہین تھے
اُسلئے پارلیمنٹ وکیل بھیجنے کا حق

وزیر ہوا - اور اپنی عہد وزارت مین عمدہ کام
انجام دیا جب بادشاہ کو آرام طلب اور عیش
دوست دیکھا اور نوجوانی کو شاہ کا مشیر اور
اپنی کاروائی کا مخالف پایا تو وہ سنہ ۱۷۲۳ع ۱۱۳۶ھ مین
وزارت سے استعفا دیکر دکن روانہ ہوا - اور
اپنی خود مختاری کی بنا ڈالی - اور سنہ مذکور مین
مدار تارہ برج دلو مین نمودار ہو کر بارہ روز تک
آشکارا رہا سنہ ۱۷۲۴ع ۱۱۳۷ھ مین نظام الملک نے دکن
مین مبارز خان کو جو بادشاہ کے ایما سے لڑا تھا
شکست دی اور مبارز خان کا سر مبارکبادی کے
طریق پر بادشاہ کے دربار مین روانہ کیا اور حیدرآباد
کو دار الریاست قرار دیا اور نظر بھیٹ اور تحفہ
تحائف سے بادشاہ کو خوش رکھا - لیکن مرہٹون
کو اپنی طرف مائل کیا اور بادشاہ کی جانب سے
بھڑکایا جب مرہٹون نے مالوہ کی لوٹ شروع
کی تو سنہ ۱۷۳۰ع ۱۱۴۳ھ مین محمد خان بنگش مالوہ کا صوبہ
مقرر ہو کر اجین گیا لیکن مرہٹون کی غارتگری
سے وہ عاجز ہوا اسکی تغیری کے بعد جے سنگہ
سوائی وہان کا صوبہ ہوا - اور باجی راؤ مرہٹہ
جے سنگہ کا ہم مذہبی کی وجہہ سے مددگار ہو گیا -
اور پھر جے سنگہ کی سفارش سے مالوہ کی صوبداری

سلب ہو گیا دوم جو قصبات کہ
سترہوین صدی مین ترقی کر کے اول
درجہ کے شہر ہو گئے تھے اونہین
اب اول مرتبہ استحقاق دیا گیا کہ
اپنی طرف سے ممبر یعنی وکیل مقرر
کر کے پارلیمنٹ مین بھیجین - سوم
پارلیمنٹ مین راے دینے کا حق
اوسط درجہ کے لوگون مین زیادہ
تر عام کر دیا گیا - اہل شہر اور
قصبات مین سے یہہ حق اون
لوگون کو دیا گیا جو سو روپیہ سالانہ
یا اسّے زیادہ کرایہ کے مکان کے
مالک تھے یا اسقدر کرایہ کے مکان
مین رہتے تھے - اضلاع مین
یہہ حق اون لوگون کو عنایت ہوا
جنکے پاس سو روپیہ سالانہ نکاسی کی
زمینداری تھی یا کچھ سے کم پانسو
روپیہ سالانہ لگان دیتے تھے -

قانون آزادی غلامان

قانون آزادی غلامان

سنہ ۱۸۳۳ع مین قانون آزادی غلامان چھیالیس
برس کی ردوقدح کی بعد نافذ ہوا -

باجی راؤ کو عطا ہوئی - اس سال بمقام دہلی
مین کوٹھون اور مکانون پر بکثرت گری اور
سردی کی شدت سے پانی ہر برتن مین برف
کی صورت یخ ہو جاتا تھا اور جب سنہ ۱۷۳۶ء ۱۱۴۹ھ مین
باجی راؤ غاصب مالوہ نے اکبر آباد کے گرد و نواح
مین لوٹ مار شروع کی تو خود بادشاہ اُسکی گوشمالی
کے واسطے دہلی سے روانہ ہوا - اور مرہٹون
کے واپس ہونیکی خبر سنکر دار الخلافت کو واپس
گیا - اب مرہٹون نے چارون طرف سے ہاتھ
پیر پھیلائے صوبہ گجرات کو غارت کیا اور صوبہ
الہ آباد کو لوٹ مار کر برباد کیا اور خود باجی راؤ
دہلی کے دروازہ کے سامنے سنہ ۱۷۳۷ء ۱۱۵۰ھ مین آموجود
ہوا لیکن حاکم اودھ سعادت خان نے مرہٹون
کے اُس حصہ فوج کو جو بیچ جمنا اور گنگا لوٹ
کھسوٹ رہی تھی شکست دیکر بھگا دیا اور یہ
خبر سنکر باجی راؤ نے کالکا کے جاترئیون اور
مینا بازار کی دکانون کو لوٹ دکن کی راہ لی -

نادر شاہ

اسطرح ہندوستان کی سلطنت شاہی خاندان
کے عیش دوست ہونے سے طوائف ملوکی مین
پڑی تھی اسیطرح ایران کی بادشاہت خاندان

اور بیس کرور روپیہ غلامون کے
آقاؤن کو اُنکے نقصان کی مکافات
مین دیا گیا مگر اسپر بھی اونھون
نے غلامون کو مطلقاً نہین آزاد
کیا بلکہ یہ شرط کرلی کہ سات برس
تک یہ اور ہماری خدمت کرین
مگر پھر یہ تجویز ہوئی کہ اس مدت
زیادہ مین دو برس کی تخفیف کیجائے
اور سنہ ۱۸۳۸ء مین آٹھ لاکھ غلام
پانچ برس کی خدمت زیادہ کے
بعد آزاد کئے گئے -

تغیر قانون غربا سنہ ۱۸۳۴ء مین

قانون تکفل غربا اور مساکین مین
بہت سے تغیرات واقع ہوئے -
کچھ مدت پیشتر سے غربا اور مساکین
کی پرورش کے واسطے سات کرور
روپیہ سالانہ رعایا سے لیاجاتا تھا
مگر اس روپیہ خطیر مین سے اکثر
روپیہ ایسے مردون اور عورتون
کی پرورش مین ضائع ہوتا تھا جو
قوی اور توانا ہوتے تھے مگر محنت سے

صفوی کے آرام طلب ہونے کے باعث سے زوال پذیر ہوئی تھی۔ ناسخ التواریخ وغیرہ مین مسطور ہے کہ جب ایران پر افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان دار السلطنت تک چھین لیا اور شاہ حسین والئی ایران اور اُسکی اولاد کو قتل کر ڈالا۔ تو شاہ حسین کی نسل کا ایک لڑکا طہماسپ نام باقی رہا تھا اُس نے بحیرہ خزر کی ساحل کی قومون مین پناہ لی اونہون نے اُسکی حمایت نہایت گرمجوشی سے کی۔ اُنمین ایک سردار نہایت دل چلا اور فن سپہ گری مین پورا نادر نام تھا۔ اُس نے اپنی سعی و لیاقت سے سپہ سالار ہوکر پھر اصفہان کو افغانون سے چھین لیا اور حملہ آورون کو نکالکر روم اور روس سے مصالحہ کر لیا۔ جہانکشائی نادری مین مرقوم ہے کہ جب نادر شاہ نے جملہ حملہ آورون کی مہمات سے انفراغ حاصل کیا تو ملک سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہی لیکن کل امرا اور سپاہ نے اُسکو اپنے امن اور چین کے لیئے اپنا بادشاہ تسلیم کیا اُسنے سپاہ کی رضا و رغبت سے بادشاہ ہوکر اپنا لقب نادر شاہ رکھا۔

اور افغانون کے حملہ کے انتقام مین نادر شاہ نے قندھار برس دن کے محاصرہ مین اور ہرات۔ اور اونہین ایام مین اُسکے لڑکے رضا قلی میرزا نے

جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اُسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنے کے قابل ہین اُنکی اعانت اور پرورش ہرگز نہ کیجائے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے مواخق کچھ کرین تو کیا مضائقہ ہے۔

آغاز قانون میونسپل سنہ ۱۸۳۵ع

آغاز قانون میونسپل

مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا۔ جیسے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلاد و قصبات متعلق تھا اُنکی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور کونسلون مین ممبر مقرر ہونے کے مستحق وہ لوگ قرار دیے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکار خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے

بلخ فتح کیا اور شاہ بخارا کو دریا آکسیس پر شکست دی - محاصرہ قندھار کے وقت نادر شاہ نے ۱۷۳۸ء مین دربار دہلی سے اپنے مخالف افغانون کا اخراج ملک ہند سے چاہا تھا - دربار دہلی نے اس درخواست کے قبول کرنے مین لیت و لعل ہی نہین کیا بلکہ نادر شاہ کی نادر شاہی بھی تسلیم کرنے مین تامل کیا - جب درخواست کے جواب مین ایک زمانہ گذر گیا تو اُس نے ایک ایلچی تساہل و غفلت کی شکایت مین دہلی روانہ کیا لیکن جلال آباد پر یہ سفیر مع ہمراہیون کے مارا گیا پس اُسکا معاوضہ ضروری ہوا اور کابل اور غزنی کی طرف متوجہ ہوا اور کابل کے صوبہ دار کو لکھا کہ تم مہمانداری کے سامان کرو مجکو محمد شاہ کا ملک لینا منظور نہین ہے بلکہ سرکش افغانون کی گوشمالی مقصود ہے لیکن کابل کا صوبہ دار برسر جنگ ہوا اور شکست کھا کر پشاور بھاگ آیا - نادر شاہ نے کابل پر قبضہ کیا - اور بعد انتظام کے ہند کی راہ لی - حاکم پشاور کو تھوڑے مقابلہ کے بعد شکست دیکر اٹک تک پہونچا - اور کشتیون کے پل سے عبور کر کے پنجاب مین داخل ہوا لاہور پر خفیف مقاتلہ کے بعد قابض ہو گیا - اور نادر نامہ مین

مجسٹریٹ یعنی وہ حاکم جنسے شہرون کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین

قانون محصول غلہ

۱۸۴۶ء مین قانون محصول غلہ منسوخ کیا گیا - اور سخت محصول کی بجائے فی سات من آٹھ آنہ محصول باقی رکھا - تو بھی تجارت کو ترقی اور ملک کو فائدہ کم ہوا -

۱۸۵۸ء مین ایک قانون ہندوستان کی اصلاح کے واسطے جاری ہوا اور دوسرا یہودیون کے پارلیمنٹ مین داخل ہونے کے باب مین نافذ ہوا - اُس قانون کی رو سے ایک یہودی بیرن رتھچایلڈ نامی اہل لندن کی طرف سے محکمہ عوام کا ممبر (وکیل) مقرر ہوا - (لیکن اہل ہند ابتک اس نعمت عظمی اور موہبت کبری سے محروم ہین اور دیکھیے کب تک رہتے ہین)

مباحث پارلیمنٹ

۱۸۶۰ء مین محکمہ امرا اور محکمہ عوام کے مباحثے

۱ قانون محصول غلہ

۲ مباحث پارلیمنٹ

مرقوم ہے کہ لاہور سے جمنا کے کنارہ تک بلا روک
ٹوک چلا آیا۔ محمد شاہ نے اول تو غفلت شعاری
کی اور جب سر پر آ بنی تو اپنی ٹوٹی پھوٹی فوج
لیکر مع نظام الملک کے کرنال پر جا مقابل ہوا۔
اور سعادت خان برہان الملک لڑنے کو بڑھ گیا
ایرانی فوج تجربہ کار نے خفیف مقابلہ کے بعد
ہزیمت دیکر سعادت خان کو اسیر کر لیا۔ نواب
سعادت خان نے بجائے محمد شاہ کے ایک
عہدنامہ نادر شاہ کو لکھدیا کہ وہ دو کرور روپیہ لیکر
واپس چلا جائے۔ اور وہ آمادہ واپسی بھی ہو گیا
تھا لیکن سعادت خان نے بسبب نپانے عہدہ
امیر الامرائی کے جسکا وہ اپنے آپ کو مستحق تصور
کرتا تھا نادر شاہ کو زیادہ لالچ دلایا اور دہلی آنے پر
آمادہ کیا۔ نادر شاہ محمد شاہ کو ہمراہ لے دہلی میں
داخل ہوا۔ اور شاہی محلون میں دونون شاہون
نے نزول کیا۔ اور عید الضحیٰ کے روز خطبہ نادری
مسجدون میں پڑھا گیا۔ شروع شروع میں
تو نادر شاہ محمد شاہ کے ساتھ بڑے اخلاق سے
پیش آیا اور رعایا کے ساتھ بھی رعایت کی اور
خوب انتظام اور امن و امان رہا۔ دوسرے روز
رات کو یہہ مشہور ہوا کہ نادر شاہ مارا گیا۔ اس خبر کے

اخبارون مین چھپنے آغاز ہوے
لیکن اُس زمانہ مین آجکل کیطرح
وقائع نگار پارلیمنٹ کی تقریرین
حرف بحرف نہین قلمبند کرتے تھے
بلکہ اُنکا لب لباب لکھہ لیتے تھے
اور اپنے گھر پر آکر یاد سے اُن
تقریرون کو پورا کر لیتے تھے۔

محصول تجارت کے اقسام

انگلستان مین مال تجارت پر دو قسم
کا محصول لگایا جاتا ہے ایک یہہ
کہ بعض اشیاء تجارت اور ملکون سے
انگلستان مین آتے ہین اونپر جو
محصول لگایا جاتا ہے اوسے کسٹم
کہتے ہین۔ دوسرے یہہ کہ بعض
اشیاء تجارت خود انگلستان مین
بنتی ہین اُنپر جو محصول لگایا جاتا ہے
اوسے اکسایس کہتے ہین۔

تبدیل التقویم۔ جارج دوم کے
عہد مین تقویم سال و ماہ مین تغیر
عظیم پیدا ہوا بدین تفصیل کہ
جسطرح بعضی گھڑی بہت سریع تر

سنتے ہی ہندوؤن نے نادر شاہ کی فوج کا
قتل شروع کر دیا اور سات سو قزلباش مقتول
ہوا باوجودیکہ کرنال کی لڑائی مین تین قزلباش
مقتول اور بیس زخمی ہوئے تھے اور جب نادر شاہ
فجر کے وقت قلعہ سے ہنگامہ فرو کرنے برآمد ہوا
تو اوسپر سنگ و خدنگ و تفنگ کی بوچھار کی
پس نادر شاہ نے بھی غصہ مین آکر قتل عام
کا حکم دیا۔ یہہ قتل دوپہر تک رہا علی حزین
کا مقولہ ہے جو اُسکی سوانح عمری مین مرقوم ہے
القصہ نادر شاہ نے اٹھاون ۵۸ دن دہلی مین رہکر
واپسی کی تیاری فرمائی اور ایک عہد نامہ محمد شاہ
سے لکھایا جسکی رو سے صوبہ کابل اور لاہور
اور سندھ وغیرہ اٹک کے مغربی کنارہ کے
ملک ایران مین شامل ہوگئے اور تخت طاؤس
اور قیمتی جواہرات اور چند کرور روپیہ لیکر اور محمد شاہ
کو دوبارہ تخت پر بٹھا کر سنہ ۱۱۵۲ھ مین روانہ
ایران ہوا۔ اور آٹھ برس کے بعد نادر شاہ
مشہد کے قریب فتح آباد واقع خراسان مین
مارا گیا۔ اور اُسکا ملک چند حصون پر منقسم ہوگیا
اور اُسکا ایک افسر افغان احمد خان درانی جو
پہلے ابدالی کہلاتا تھا قندھار مین تخت پر بیٹھ گیا۔

ہو جاتی ہے اور اوسیطرح یورپ
مین سنہ مین بھی گئی روز زیادہ
ہوگئے تھے۔ اسکی تعدیل اور تسویۃ
کے واسطے سنہ ۱۷۵۲ع سے گیارہ دن
کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری
تاریخ کو چودھوین قرار دیکر سال
و ماہ کا حساب درست کر لیا۔ یہہ
تغیر پوپ گرگری نے سنہ ۱۵۸۲ع مین
ملک اطالیہ مین کیا تھا اور جو کہ
جارج دوم کے عہد مین یہہ طریقہ
جدیدہ انگلستان مین جاری ہوا لہذا
اسے طریقہ جارجیہ کہنے لگے۔ اسی
تغیر کے سبب سے انگلستان کی تقویمون
مین عید ولادت حضرت مسیح کے
دو دن لکھے جاتے ہین یعنی یوم العید
باعتبار حساب قدیم اور یوم العید
بنا بر طریقہ جدید۔ مگر اہل روس اتبک
اوسی قدیم طریقہ کے موافق سال و
ماہ کا شمار کرتے ہین۔

نئی جنتریاں انگلستان مین ۲۰

نئی جنتریاں - جارج اول کے زمانہ
مین انگلستان مین یہہ باتین نئی جاری

اور اپنا لقب احمد شاہ رکھا سدربار دہلی نادر شاہ
کی آمد و شد مین خواب غفلت سے بیدار تو ہوا
لیکن اوسکی غنودگی کا عالم دور نہوا عیش مین
چستی اور انتظام ملکی مین سستی برتتا رہا اور امور
مذکور کی بدولت مرہٹون کی طاقت بڑھ گئی
صوبہ خود مختاری کا دم مارنے لگے سنہ ۱۷۴۳ع مین
روہیلون کا عروج ہوا۔ اور جسکو اب روہیلکھنڈ
کہتے ہین علی محمد افغان اوسپر متصرف ہوگیا۔
سنہ ۱۷۴۸ع مین احمد شاہ درانی نے اپنے مغربی
صوبون کے انتظام سے فارغ ہوکر مشرقی
صوبون کی طرف توجہ کی اور ہند کے انتظام
مین خلل دیکھکر دہلی کی جانب روانہ ہوا لیکن اوسکو
شہزادہ احمد اور وزیر قمرالدین نے سرہند کے
مقام پر شکست دیکر پس پا کیا۔ اٹک کے مغربی
کنارہ کا ملک پھر دہلی مین شامل ہوا۔ وزیر قمرالدین
جنگ مذکور مین اپنے خیمہ مین نماز پڑھتے گولے
کی ضرب سے جان بحق ہوا۔ اور سن مذکور مین
محمد شاہ نے بیمار ہوکر تیس برس کی تخت نشینی
کے بعد وفات پائی اور نظام الملک نے بھی
اسی سن مین ملک عدم کی راہ لی۔

احمد شاہ ابن محمد شاہ

ہوئین۔ آلہ مقیاس الحرارت اور
ریشم بافی کی کل اٹلی سے انگلستان
مین آئی اور چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ
پہلے جانورون پر پھر مجرمون پر بطور
امتحان کیا گیا۔ اور سیسے کی حروف
اول مرتبہ ڈھالے گئے۔

اور آلہ مقیاس الحرارت کا موجد
یورپ مین فیرن ہیت کو لکھا ہے۔

فرقہ منہڈسٹ۔ جارج دوم کے
عہد مین فرقہ منہڈسٹ (اصولی)
حادث ہوا اور فرقہ مذکور کا بانی
وزلی نامی تھا جو مدرسہ عالیہ آکسفرڈ
کا تعلیم یافتہ تھا۔

ابتدائی نہر۔ سنہ ۱۷۵۵ع مین اول
مرتبہ انگلستان مین نہر کھودی
گئی (ہند مین اہل اسلام کی بدولت
نہرین بہت پہلے سے جاری تھین

جوا۔ جارج دوم کے زمانہ مین قماربازی
(جوا) بہت کثرت سے ہوتی تھی
مرد اپنے دوستون کے جلسے مین
اور عورتین اپنے گھرون مین جوا

فرقہ منہڈسٹ ۱
ابتدائی نہر
جوا ۱

سنہ ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ء سے سنہ ۱۱۶۷ھ ۱۷۵۴ء تک

سنہ ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ء مین احمد شاہ نے تخت نشین ہو کر
صفدر جنگ صوبدار اودھ کو وزیر مقرر فرمایا
چونکہ صفدر جنگ کے صوبہ کے شمالی حد پر روہیلون
کا زور تھا صفدر جنگ نے استیصال انکا چاہا
اور قایم خان کو انکے مقابلہ کے واسطے روانہ
کیا وہ میدان جنگ مین مارا گیا اور روہیلے
فتحمند ہوئے سنہ ۱۱۶۲ھ ۱۷۴۹ء مین احمد شاہ درانی
پھر ہند پر حملہ آور ہوا اور بطریق مصالحہ لاہور
سے واپس گیا سنہ ۱۱۶۴ھ ۱۷۵۱ء مین وزیر صفدر جنگ
نے احمد خان بنگش پر یورش کی اور ہزیمت
اٹھائی اور بنگش مذکور نے الہ آباد اور لکھنؤ تک
کامیابی حاصل کی لیکن وزیر نے سنہ ۱۱۶۵ھ ۱۷۵۲ء مین
سورجمل جاٹ راجہ بھرت پور اور سردار مرہٹہ کو
متفق کر کے جسمین ملہار راو بھی تھا بنگش
کو شکست دی لیکن درحقیقت اس استمداد سے
اپنی کمزوری مخالف قومون پر ظاہر کر دی۔
سن مذکور مین نظام الدولہ ناصر جنگ ولد نظام الملک
صوبدار حیدرآباد دکن جسکی زندگی مین مرہٹہ مردہ
رہے فرانسیس کے اشارہ سے ارکاٹ مین مارا گیا۔

کھیلا کرتی تھین اور ایک رات
مین گنجفہ یا چوسر مین لاکھ روپیہ
کی ہار جیت تو کچھ بات نہ تھی
(اب بھی میلون مین چند قسم کا
جوا ہوتا ہے اور کسی چیز پر چٹھیان
ڈالنے کا تو کل یورپ مین رواج ہے
جو ایک قسم کا باعتبار ہار جیت
کے جوا ہے۔

ناچ۔ جارج دوم کے عہد
مین ناچ کے جلسے گھرون مین
بھی رہتے تھے اور کچھ مکان
علحدہ بنے ہوئے تھے جسکا
جی چاہتا تھا وہان جاکر اپنے
دوست آشناؤن کے ساتھ
مجلس عام مین ناچتا تھا اور
باجا بجایا جاتا تھا (اور آجکل ناچ گھر
اور محفل عام مین ناچنے والے
اسطرح ناچتے ہین کہ ایک عورت
اور ایک مرد خواہ اجنبی ہو خواہ
غیر اجنبی ایک دوسرے کی کمر مین
ہاتھ ڈالکر اور بدن کے سامنے کا حصہ

اوسکے بعد اسکا بڑا بھائی سید محمد صلابت جنگ جانشین ہوا
۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۲ع مین پھر احمد شاہ درانی نے پنجاب پر حملہ کیا اور
معین الملک صوبہدار لاہور جہانتک
اسکا سخت مقابلہ کرتا رہا اور دہلی کو قاصد روانہ
کرکے بادشاہ سے خواہان امداد ہوا لیکن دربار
دہلی عیش طلبی اور ہند کی آب وہوا کے پورے
متاثر ہونے کے بدولت جنگ سے خائف اور
لرزان تھا۔ روانگی مدد مین تساہل کیا۔ معین الملک
نے شکست کھائی اور درانی اپنی جانب سے
معین الملک کو لاہور کا صوبہدار کرکے کابل کو روانہ
ہوا اور لاہور اور ملتان پھر درانی کے ماتحت ہوئے
احمد شاہ اور صفدر جنگ وزیر مین باہم نزاع
اندرونی کمزوریون کی وجہ سے ہوا اور نزاع
کی ابتدا یون ہوئی کہ وزیر نے بادشاہ کے
منھ چڑہے خواجہ سرا کو بیوجہ قتل کرا دیا تھا
۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۳ع مین بادشاہ نے وزیر کا انتظام قلعہ
باہر کر وزیر کے مکان کی طرف توپین لگوادین
وزیر بھی جاٹون کو ہمراہ لے عازم جنگ ہوکر
خوب لڑا اور پرانی دلی کو جاٹون سے خوب
لٹوایا۔ القصہ وزیر صوبہ اودھ اور الہ آباد پر
مطالبہ کرکے ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۴ع مین لکھنو کو روانہ ہوا۔

چسپان کرکے دونون شخص
پھر ان کو اسطرح حرکت دیتے
ہین کہ ایک گت معلوم ہوتی ہے
اور شوقین سننے اور دیکھنے والون
کو حیرت مین ڈالتی ہے۔ اور
راقم الحروف (محمد تراب علی) کو
بھی ۱۹۰۸ع مین عجوبہ نمائش
کے جلسہ دیکھنے کا اتفاق چاند کی
چودھوین رات منعقد کی گئی تھی اور
دخانی جہاز مین ہوا کہ جسکے بیان
شرمندہ ہوتا ہون اور توبہ کرتا ہون
یورپ اور امریکا مین عورت اور
مرد مین زیادہ ناجائز تعلق کا سبب
تھیٹر وغیرہ سے وقوع مین آتا ہے
کہ عورتون کا بے پردہ پھرنا اور
بے روک ٹوک حتی بالطبع ہوکر
یگانہ اور بیگانہ سے ملنا ہے اور
ایشیا اور افریقہ وغیرہ مین جن قومون
مین پردہ نہین ہے اور عورت و
مرد مین بے پردہ ملنا جلنا ہے انمین
بھی آفت مذکورہ موجود ہے

وزیر کے رقیب عماد الملک نظام الملک کے پوتے
نے جاٹون کا استیصال چاہا اور مرہٹہ ہولکر ملہار راؤ
اور ہیجے آپا سندھیا اپنی مدد کو بلایا۔ سب نے
ملک تاخت و تاراج شروع کی بادشاہ عماد الملک
سے ناراض ہوا۔ عماد الملک ناعاقبت اندیش نے
ہولکر کو اشارہ کرکے بادشاہ کو قید کرا دیا۔
اور عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ
کو تخت نشین کرکے عالمگیر ثانی کا خطاب دیا
اور احمد شاہ کی آنکھون مین سلائی کردی۔
اسطرح مسلمانون کی طاقت کم زور ہوگئی
اور غیر قومون کی قوت ترقی پذیر ہوئی۔
اتفاق و نفاق کی نظیر انسان کے بدن ہی مین
خود موجود ہے دیکھو جب دونون ہاتھون کا زور
ایک ہوگا تو امید کامیابی قوی ہے اور اگر مخالف
اطراف مین ہوگا تو امید کامیابی معدوم۔

عالمگیر ثانی ولد جہاندار شاہ
سنہ ۱۱۶۷ھ سنہ ۱۷۵۴ع سے سنہ ۱۷۵۹ع تک

عماد الملک غازی الدین وزیر بہادر اور بدنظام
تھا جب وہ بادشاہ کو ہمراہ لیکر پنجاب کی فتح کو
روانہ ہوا تو رسالہ داغ سین کے سوارون نے

کیونکہ عورت اور مرد کا مخلا بالطبع ملنا
ایسا ہے جیسے آگ بارود کا اور
جن ملکون مین باعتبار مردم شماری
کے عورتین مردون سے زیادہ
ہون اور خوشی خواہ ہون اور
ایک مرد کو جایز نکاح ملکی قانون
طرز معاشرت نے ایک ہی عورت
کے ساتھ تا دام حیات تجویز
تجویز کیا ہوا ان مین ناجایز تعلق
کا ہونا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ عورت
کو مرد سے اور مرد کو عورت سے ہم بستر
ہونے کی نیچری (فطرتی) طبیعت ایسی
ضرورت ہے جیسے ستہ ضروریہ یعنی
کھانے اور پینے وغیرہ کی اور انگلستان
بھی انہین ممالک مین سے ہے
جنکا اوپر ذکر ہوا۔ اور وہان یہ
عورتین باعتبار مردون کی مردم شماری
سے زیادہ ہین۔ پس اس ناجایز
امر کے دور کرنے کی تجویز انگریزی
رسل ونیچر پہلا امر لگا ہے یہہ کی ہے
کہ ایک مرد کے واسطے موافق طبیعت

قابو پا کر وزیر کو قید کر کے بے عزت کیا - بادشاہ بھی
وزیر سے خایف تھا اہل رسالہ کو اطلاع دی کہ
اگر تم وزیر کو اس ہی حالت مین ہمارے حوالہ
کردو تو تمہاری تنخواہ کے ہم ذمہ دار ہین لیکن
افسر رسالہ نے وزیر کو اُسکے خیمہ مین پہونچا دیا
اول تو وزیر نے اس رسالہ کو غارت کیا پھر
بادشاہ کی بربادی پر آمادہ ہوا - لیکن اول
وزیر نے لاہور پر حملہ کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اُسکی
پاداش مین احمد شاہ درانی نے ۱۷۵۶ع مین قندھار
سے باز کیطرح ٹوٹا اور دہلی کو آ لوٹا - ایک مہینے
قیام فرما کر شہر پر جاٹون کی گوشمالی کیواسطے روانہ
ہوا - اول بلب گڈھ کو ایک بڑے مقابلہ کے
بعد فتح کر کے تہ تیغ کیا اور پھر متھرا کو جا لوٹا اور
جاٹون کو سزا دیکر اور یہان کی گرمی کا متحمل نہو کر
راہی ولایت ہوا - اور ایک شادی اپنی اور
ایک اپنے بیٹے تیمور شاہ کی شاہی خاندان مین
کر گیا - اور بادشاہ کے کہنے سے بادشاہ کی
حفاظت کے واسطے نجیب الدولہ کو امیر الامرا
عماد الملک کے مقابلہ کر گیا - عماد الملک غازی الدین
احمد شاہ کے جانے کے بعد اپنی فتنہ انگیز طبیعت
جوش مین لایا اور اول نجیب الدولہ کو دہلی سے نکالا

اسلام کی ایک سے زیادہ مجموعہ
عورات کا نکاح تجویز کیا جائے -

(اپریل فول ۱)

اپریل فول کی رسم انگلستان
مین شاید اُس سازش کے زمانہ
سے ہے جسکا نام اہل تواریخ نے
(رائے ہاؤس پلاٹ) رکھا ہے لیکن
وہ رسم آجکل اسقدر رواج
پا گئی ہے جسکا پایان نہین - صدہا
طرح کے مضامین خلاف واقع
اور بلا قیاس اور سراسر دروغ
اخبارون مین چھپتین ہین اورالخرج
انواع کی گپین خوش گپ اور
مہذب لوگ ہر طبقہ کے اپنے
اپنے احباب کو لکھتے پڑھتے ہین
یہہ ماہ اپریل انگلستان مین عیسائیون
کے واسطے ایسا ہے جیسا ہندوستان
مین ہنود کے واسطے ماہ پھاگن کہ
جسمین ناجایز امور جایز قرار
دیئے جاتے ہین -

(تلوار بند ۱)

تلوار بند - جارج دوم کے عہد
مین ہر وضیع و شریف تلوار باندھتا

پھر ولیعہد شاہزادہ عالی گوہر کو جو نہایت لایق بادشاہی کے قابل اور دلیر و شجاع تھا دارالخلافت سے دوڑ دھکی دھمکی کر دیا۔ مرہٹون کو اشتعالک دیکر انتربید (گنگا جمنا کے بیچ کا ملک) اور روہیلکھنڈ کو لٹوایا۔ اور پنجاب پر مرہٹون کو چڑھالایا اور ۱۱۷۳ھ مین بے قصور بادشاہ کو قتل کرایا اور اسکا سر تن سے جدا کراکر دھڑ جمنا مین پھکوادیا۔ بعد کو مقبرہ ہمایون مین دفن کیا اور محی السنہ بن کام بخش ولد اورنگ زیب کو تخت نشین کیا اور شاہجہان خطاب دیا لیکن وہ تسلیم نہین کیا گیا اور احمد شاہ جو دہلی کی جانب روانہ ہو چکا تھا اسکے خوف سے دہلی کو خیرباد کر سورجمل جاٹ کے پاس پناہ گزین ہوا۔ اور شہزادہ عالی گوہر اسوقت عظیم آباد پٹنہ پر قابض تھا اور بہار مین خود موجود ہو کر میر جعفر صوبدار بنگالہ سے جو انگریزون کی اغوائے سے باغی ہو گیا تھا لڑتا تھا۔ شہزادہ عالی گوہر نے باپ کی خبر سنکر اپنا لقب شاہی شاہ عالم ثانی اختیار کیا اور چند سال دہلی سے باہر رہا اور ایک مدت اله آباد مین اپنا دربار کرتا رہا۔

اور یہہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیون مین ذراسی بات پر تکرار ہوی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی۔

علامت غم (حاشیہ: علامت اظہار غم ۱) تعزیت مین جب باہم دگر چٹھیان لکھی جاتی ہین تو اظہار غم کی علامت مین چٹھی کی حد دوار لعبہ موٹے خط سے سیاہ کی جاتی ہین۔

قرضہ (حاشیہ: قرضہ ۱)۔ جارج سوم کے زمانہ مین گورمنٹ انگلستان پر قرضہ قومی کا لاکا اٹھاره سو اٹھہ کرور تک پہنچ گیا تھا۔

سنگین (حاشیہ: سنگین ۱) کا استعمال بندوق پر واٹرلو کی لڑائی ۱۸۱۵ء مین جو نپولین سے واقع ہوی تھی انگریزی فوج مین کیا گیا۔

کلین (حاشیہ: کلین ۱)۔ اس عہد مین روئی کی کلون اور کپڑے کے کارخانون نے دہوین کے زور سے بڑی ترقی پائی

دخانی جہاز (حاشیہ: دخانی جہاز ۱)۔ ۱۸۰۶ء مین امریکا کے ناخدا فلٹن نامی نے پہلے پہل ایک دخانی کشتی بنا کر دریاے ہڈسن مین چلائی

شاہ عالم ثانی ۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ء سے

۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ء مین احمد شاہ درانی اٹک سے اوترا۔ مرہٹہ تاب جنگ نہ لاکر بار رکھا تا ہوا دہلی کو بھاگا اور دتا سردار فوج مرہٹہ جو نجیب الدولہ وغیرہ سے مصالحہ کر رہا تھا احمد شاہ کی خبر سنکر اسی ہزار فوج سے دہلی کی طرف روانہ ہوکر سرہند پہونچا اور احمد شاہ انترہید کی جانب آیا اور فوج قراولی کو دتا کے مقابلہ روانہ کیا فوج قراول نے دتا کو ہزیمت دی اور پس پا کیا۔ بعدہٗ احمد شاہ بھی فوج قراول سے آملا اور مرہٹہ کی کل فوج کو پامال کیا۔ اور ملہار راؤ ہولکر جو سکندرہ آباد مین کثیر فوج سے اطراف دہلی کو لوٹ رہا تھا اُسکے مقابلہ کے واسطے شاہ پسند خان کو معہ پندرہ ہزار سوار اور عمدہ توپخانہ کے روانہ کیا شاہ پسند خان نے ستر کوس کی مسافت ایک شبانہ روز مین طے کرکے ملہار راؤ کو سکندرہ پر شکست دی۔ ملہار راؤ تین سو سواروں کے ساتھ بھاگ گیا اور باقی سردار اسیر اور تہ تیغ ہوی۔ اور احمد شاہ موسم برسات کیوجہ سے شاہجہان آباد اور انوپ شہر کے وسط مین مخیم ہوا۔ اور شجاع الدولہ

صنائع دستی

صنائع دستی ۱۸۳۹ء مین صنائع دستی کی تعلیم کیواسطے مدارس مقرر ہوئے۔

ریل

۱۵ ستمبر ۱۸۳۰ء مین لورپول سے مانچسٹر تک وہ سلسلہ ریل کا جاری ہوا جو اب تمام سلطنت برطانیہ مین مثل جال کے پھیلا ہوا ہے۔

نمائش

نمائش ۱۸۵۱ء مین ایک نمائش لندن مین ہوی جس مین ہر ملک اور ہر قسم کے اشیاء موجود تھے اور جس سے آپس کا میل جول بڑھا اور صناعوں کو ہنر نمائی کا موقع ملا (سلطان محمود غزنوی نے اول نمائش ایجاد کی تھی)

تار

تار ۱۸۵۰ء مین تار برقی انگلستان مین آیا اور اُسکے واسطے سے خبرین آنے جانے لگین اور بعد ۱۸۵۴ء کے جنگ کریمیا مین بحر اسود کے اندر ہی اندر کریمیا سے ساحل وارنا تک تار برقی دوڑ گیا۔ اور وہان سے برابر لندن تک جاری ہوگیا

ادہر صفدر جنگ صوبدار اودھ کو نجیب الدولہ
کی معرفت بلایا وہ احمد شاہ سے قیام گاہ
پر ملاقی ہوا - احمد شاہ نے باوجود ختم ہونے
برسات کے اپنی چھاونی توڑی اور دہلی
کی راہ لی - رستہ مین خبر لگی کہ سداشیوراؤ
بھاؤ عمدہ فوج اور سورجمل جاٹ کے ساتھ
متکبرانہ دہلی وصول ہوا - اور ایوان شاہی
اور مقبرون اور مسجدون کے اسباب آرایش
کو لوٹ کر بے عزت کیا - اور ۱۱۷۴ھ مین مخفی السنہ
کو قید کیا اور میرزا جوان بخت ولد شاہ عالم
کو تخت نشین کرا دہلی کو لوٹ کنجپورہ کی جانب
روانہ ہوا - احمد شاہ بھی یہہ خبر سنکر جمنا کے
کنارہ کنجپورہ کو چلا لیکن بہاؤ نے کنجپورہ مین
پہونچکر فتح کیا اور بستی کو لوٹ لیا - اس خبر کو
شاہ درانی سنکر نہایت غضبناک ہوا -
اور باوجود طغیانی جمنا کے تیر کر عبور کیا
بہاؤ اس دلیری سے متحیر ہوکر باوجود کہ
عازم سرہند تھا پانی پت کو واپس آیا
اور میدان کی لڑائی نہ لڑسکا اور فوج کے
گرد خندق کہدوائی اور سنکر بنوایا - اُس وقت
مرہٹون کی جمعیت کا منشی رائے کے بیان سے

پس جو حادثہ لڑائی مین ہوتا تھا
تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ مین
اُسکی کیفیت لندن مین پہنچ جاتی تھی
تار چار قسم کا - اور آجکل چار قسم
کے تار رایج ہین ایک آواز کا
دوسرا زبان کا جو زبان پر معلوم
ہوجاتا ہے تیسرا حروف کا نقشہ
بطور نقطون کے جو باریک دہجی
کاغذ پر چھید ہوجاتے ہین اسطرح
⁘ آڑے اور کھڑے اور اُنکی
تعداد سے شمار حرفون کا ہوتا ہے
چوتھا ہوا کا ہے جو بجنسہ چھٹی
پہونچاتا ہے - ایک ربڑ کی پونگی
مین جسپر اُون لپٹا ہے - چھٹی
لکھکر اسکو نلی مین رکھدو - نل
کے حرکت دینے سے فی الفور وہ
پونگی جہان پہونچنا ہے وہان
پہونچ جاویگی اور اسیطرح وہان
سے جواب آجاویگا - تمام لندن
مین نل لگے ہین اسکے چھ انجن
مین پانچ ہر روز چلتے ہین ایک کو

پانچ لاکھ تھی اور درانی فوج چالیس ہزار اور کچھ ہندوستانی معاون - چند روز تک لڑائی کی چھیڑ چھاڑ خفیف رہی لیکن کوئی فیصلہ کی لڑائی نہین ہوئی - آخر کار محاصرہ سے تنگ آکر مرہٹہ باتفاق رائے کل فوج سے ۶ - جمادی الاول ۱۱۷۴ھ ۱۷۶۱ء کو حملہ پر آمادہ ہوئے - اور احمد شاہ کی فوج بھی مسلح ہو کر میدان جنگ مین آگئی اور ایک بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی جسمین مرہٹون کا پلہ بھاری ہی معلوم ہوتا تھا لیکن احمد شاہ نے ایک ٹکڑا فوج کا گھوما کر مرہٹون کے بازو پر ڈالا جس کے باعث سے سارے مرہٹے بھاگے اور لڑائی کے کھیت کو کشتون کے پشتون سے معمور چھوڑ گئے اس لڑائی مین مرہٹون کے کل نامی سردار مقتول ہوئے مگر ہولکر اور مہاجی سندھیہ اور ایک اور بچا اور مقتولون کی تعداد دو لاکھ بیان کی گئی ہے - اور احمد شاہ کے ہاتھ بعد فتح کے صدہا توپین اور ہزارہا بندوقین چقماقی سنگین دار اور بکثرت جواہرات اور نقود اور جنس اور پچاس ہزار گھوڑے اور دو لاکھ بیل اور چند ہزار اونٹ اور پانسو ہاتھی

آرام دیا جاتا ہے -

عجیب تحریر - اب لندن مین اُس کاغذ پر کارروائی ہوتی ہے جو ایک پر لکھو اور ہنس بچپیس ۲۵ تہ پر لکھ جاوے یہ سبب سیاہ مصالحہ دار کاغذ کے جو تہ مین ہوتا ہے -

آواز چھپ جانے کی کل - آجکل ایک کل آواز چھپ جانے کی ایجاد ہوئی ہے - اسمین ایک رانگ کا تختہ مصالحہ لگا ہوا گھماتے ہین - پھر اسمین ایک ٹین کا تختہ مخروطی (گاجر) شکل کا لگا کر کچھ تھوڑی دیر کے بعد جب اسے گھماتے ہین بعینہ وہی آواز بولنگی مین سے آتی ہے - اس سے یہ فائدہ ہے کہ کسی سے وصیت کرا کے اسیطرح رکھ چھوڑو اور جب چاہو اُسکے ورثا کو وہ تقریر مختصر سنوا دو -

ڈاک اور محصول خط خطوط کی ڈاک جو چارلس دوم کے زمانہ مین صرف شہر لندن مین نافذ ہوئی تھی ۱۶۸۳ء مین وہ تمام سلطنت برطانیہ مین

اور احمد شاہ نے پانی پت سے دہلی مین
آکر شاہ عالم عالی گوہر کو بادشاہ تسلیم کیا
اور اُسکے بیٹے جوان بخت کو ولیعہد اور
شجاع الدولہ کو وزیر اور نجیب الدولہ کو
امیر الامراء مقرر کیا - اور اس امر کی خبر
شاہ عالم کو بنگالہ روانہ کی اور خود بدولت
نے قندھار کی راہ لی - خبر مذکور کو سنکر
شاہ عالم الہ آباد آیا اور سنہ ۱۱۷۵ھ ۱۷۶۲ع مین باتفاق
شجاع الدولہ کالپی اور جھانسی مرہٹون
سے خالی کرائی اور شاہی انتظام قایم کیا -
جب شاہ درانی قندھار پہونچا تو سکھون
نے فراہم ہوکر پنجاب کے صوبہ دار کو قتل کیا
اور مخلوق خدا کو تکلیف دینی شروع کی
احمد شاہ اس خبر کو سنکر عازم ہند ہوا -
اور لاہور پہونچکر سکھون کی خبر لی معلوم
ہوا کہ ضلع روہی مین دو لاکھ سکھ آمادہ
جنگ ہین احمد شاہ نے اکیسو اسی میل کو
دو روز مین طے کر کے سکھون پر حملہ کیا اور
بیس ہزار کو راہی ملک عدم کیا اور بقیۃ السیف
نے فرار ہو کر پہاڑون مین پناہ لی -
سنہ ۱۷۷۳ع تک شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے

جاری ہوگئی لیکن محصول نہایت سخت
تھا لندن سے شہر یورک تک
محصول خط ایک معمولی مزدور کی ایک دن
کی مزدوری تھی - اور لندن سے
اڈنبرا تک ایک خط کا محصول اتنا
تھا جتنے مین آجکل ایک آٹے کا
بھرا ہوا پیپہ پہنچتا ہے دیکھو رسالہ
ڈاکخانہ نجات مصنفہ رولینڈ - اور
کتاب فے نے ٹک فے نے لی سنرم
مین مرقوم ہے کہ اُس زمانہ مین
ایک خط کا محصول دو شلنگ چھ
پنس (قریب پونے دو روپیہ) تھا
لیکن آجکل تین پائی (ایک پیسہ)
مین ہر جگہ خط بلا لحاظ مسافت کے پہنچتا ہے
فوٹوگراف کا کام سنہ ۱۸۴۳ع
مین انگلستان مین جاری ہوا -
کارسپانڈنٹ - بڑے بڑے اخبار کے
کارسپانڈنٹ (مخبر) بھی معرکہ جنگ مین
جانے شروع ہوئے اور وقتاً فوقتاً
خبرین جنگ کی روانہ کرنے لگے تھے -
سنہ ۱۸۵۴ع مین دریائے ٹیمس کے اندر سے

بوندیلکھنڈ کا انتظام کیا اس اثناے مین عالیجاہ
میر محمد قاسم خان بنگالہ سے انگریزون کا شاکی
آیا اور وزیر و بادشاہ سے امداد کا خواہان ہوا۔
وزیر نے میر مذکور کی امداد کی۔ آغاز مین وزیر
کی فتح ہوی اور انجام مین شکست۔ بعد کو
مصالحہ ہوا کہ شجاع الدولہ صوبہ اودھ کا
حکمران رہے اور بادشاہ صوبہ الہ آباد مین
اقامت گزین اور فرمان روا ہو۔ اور چوبیس لاکھ
روپیہ صوبہ بنگالہ سے انگریز بطور حق شاہی دیا
کرین۔ ۱۱۸۵ھ مین شاہ عالم الہ آباد سے روانہ
ہوکر دہلی پہونچا اور قلعہ دولت خانہ شاہی مین
نزول فرمایا۔ مرہٹہ جو معاون ہوکر دہلی مین آیا
بجانب دکن کو باہمی نزاع کے باعث روانہ ہوا۔
اور نجف خان نے دار الخلافت دہلی کے اطراف
کا انتظام شروع کیا اور اکبر آباد کی طرف مع
فوج روانہ ہوکر جاٹون کو شکست دیکر اکبر آباد
پر قابض ہوا اور ڈیگ کو فتح کر بادشاہ کے
دربار سے امیر الامرائی کا خطاب پایا۔ لیکن
دکن مین مرہٹون نے اپنی پانی پت کی گم شدہ
قوت کے حصول مین سعی شروع کی اور بنگال پر
انگریزون نے قدم جما کر اول شجاع الدولہ کو

راہ جاری ہوی۔

عجیب پل ۱۸۵۱ء مین آبنائے
منائے پر ایک عجیب پل تیار کیا گیا
صورت یہہ ہے کہ دو مستطیل [illegible]
آہنی نلون کو لوہے کی [illegible]
خوب مضبوط جوڑا ہے اسطرح کہ
ان دونون کا ایک پل بنگیا ہے اور
ایک ریل اوپر والے پل کے اندر
چلتی ہے اور ایک نیچے والی
نل کے اندر چلتی ہے۔

راہ جدید ۱۸۵۳ء مین ایک
جہاز ران ایم کلیور نے شمال مغرب
کی جانب سے ایشیا کا راستہ نکالا۔

والنٹیر ۱۸۵۹ء مین والنٹیر
سپاہی (بلا تنخواہ کی فوج) انگلستان
مین بھرتی ہوی (اول [illegible] بھرتی)
بھرتی مین [illegible]

تجارت آجکل اہل انگلستان کی
تمام یورپ بلکہ کل اہل عالم سے
الا ماشاء اللہ زیادہ بڑھی ہی اور حصول
زر کے وہ وہ وسائل بہم پہونچائے

ہمراہ ہو کر حافظ رحمت خان اور علی محمد خان اور دوندے خان کی اولاد کو شکست دلواکر مسلمانون کا زور کم کیا۔ اور شجاع الدولہ کے بعد اُسکے جانشین عیاش آصف الدولہ نے انگریزون پر پورا بھروسا کرکے مسلمانون کو باہم لڑاکر نہایت کمزور کردیا۔ جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ملک غیر قومون کے قبض و تصرف مین چلا گیا۔ ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ع تک نجف خان نے ضابطہ خان کو مغلوب اور مفسد سکھون کو سزا دیکر تابع و رام رکھا اور صوبہ پنجاب کے مشرقی حصہ کو بادشاہی قبضہ مین شامل رکھا۔ اور جب نجف خان اور ضابطہ خان راہی ملک عدم ہوا تو غلام قادر ضابطہ خان کا بڑا بیٹا ۱۲۰۱ھ ۱۷۸۶ع مین دہلی پر متسلط ہوگیا ۱۲۰۲ھ ۱۷۸۸ع کے بعد اس حیلہ سے کہ بادشاہ نے خزانہ چھپا رکھا ہے آنکھین نکال لین مگر تھوڑی روز بعد مہاجی سیندھیا نے بادشاہ کو نجات دلائی اور غلام قادر کے اعمال کی مکافات یہہ ہوئی کہ اُسکے ہاتھ پیر قطع ہوئے اور سر کٹکر اندھے بادشاہ کے قدمون پر ڈالا گیا۔ ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ع مین دہلی انگریزون کے ہاتھ آئی اور ۱۲۲۱ھ ۱۸۰۶ع کو شاہ عالم نے وفات پائی اُسکے بعد

ہین کہ اہل عقل کی عقل اونمین دنگ رہجاتی ہے۔ اور ہندوستان کے ہر حرفہ اور پیشے کے ذریعہ کو اہل انگلنڈ نے اُس خوبصورتی سے اپنے ہاتھ لیا ہے کہ کوئی ہندوستانی اُسکی تہ کو نہین پہنچتا اگر وہ شخص جسنے خرد کی آنکھہ سے دونون ملکون کی حالات دیکھے اور معاملات جانچے اور غور سے سیر کی) اسیواسطے ہندوستانی اہل انگلستان کے مقابلہ مین بدرجہا مفلس ہین چنانچہ یہہ بات سیاح دانشمندون پر مثل آفتاب نیمروز کے روشن ہے۔

مصارف معابد۔

مصارف معابد۔ انگلستان کے کل چرچ (معبد) کے مصارف اہل ہندوستان سے لیے جاتے ہین اور ہند کے ہنود اور مسلمانون کے معابد کے اخراجات اپنے اپنے ذمہ ہین مصرعہ

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

اشاعت مذہب مسیح۔

اشاعت مذہب مسیح۔ آغاز یا

ہندوستان کی عنان سلطنت انگریزون کے ہاتھ مین آئی

ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ثانی سنہ ۱۸۰۶ع (۱۲۲۱ھ) سے سنہ ۱۸۳۷ع (۱۲۵۳ھ) تک

۷ - رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ ۱۸۰۶ع مین اکبر شاہ شاہ عالم ثانی کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اُسکو کمپنی دیتی تھی اور بقول شاہی (جاگیرین) اور کوٹ قاسم کا علاقہ اور قلعہ کی حکومت اور اُسکی باشندون کے مقدمات دیوانی و فوجداری بادشاہ خود فیصل کرتا تھا اور لقب بادشاہی اور جلو اور چتر اور تخت و تاج بدستور اُسکے قبضہ مین رہا اور نواب اودھ وغیرہ بھی ظاہر مین اطاعت کرتے تھے لیکن سنہ ۱۸۱۹ع مین نواب وزیر اودھ نے لارڈ ہیسٹنگز گورنر جنرل کے ایماء سے بادشاہ دہلی کی اطاعت بالکل ترک کردی اور اپنے تئین بادشاہ کہلوانے لگا۔ اس بادشاہ نے ستر برس کی عمر سنہ ۱۸۳۷ع ۱۲۵۳ھ مین وفات پائی اور قطب صاحب مین دفن ہے —

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

کمزوری کی حالت مین تو اہل مسیح کا اشاعت مذہب مین اس قول پر عمل رہا کہ جب کوئی شخص تمہارے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تم بایان گال بھی اُسکی طرف پھیر دو۔ اور چندروز بعد زور پاکر مسیح کے اس قول کو اہل مسیح نے اختیار کیا "یہہ مت سمجھو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین بلکہ تلوار چلوانے آیا ہون کیونکہ مین آدمی کو اسکے باپ اور بیٹی کو اُسکی ما اور بہو کو اسکی ساس سے جدا کرنے آیا ہون اور آدمی کے دشمن اسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔" ابتدائی زمانہ مین تو اول قول پر حواریون (کیا بارہ آدمی تلوار سے شروع کرتے) اور اُنکے اتباع صادق نے (بسبب کمزوری) حتی الامکان عمل کیا۔ اور ملک ملک مین چل پھر کر منادی کی اور لوگون کو عیسائی بنایا چنانچہ اُس عہد کی تاریخ کے صفحات اور

۱۲۵۳ھ سے ۱۲۷۳ھ تک
۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک

محمد بہادر شاہ ۱۲۵۳ھ ۱۸۳۷ء مین بعد وفات باپ
کے تخت نشین ہوا۔ اس ہی بادشاہ پہ
خاندان تیموری کا شاہی نام بھی ہند مین
تمام ہوگیا۔ جس سلطنت کو حضرت بابر نے
اپنی ذاتی دلاوری اور بہادری سے حاصل
کیا تھا اُسکو محمد شاہ سے بہادر شاہ تک
کی عیش طلبی اور بزدلی نے مفت تلف کر دیا
گویا یہہ اپنے سلف کے خلف ہی نہ تھے۔
فاعتبروا یا اولوا الابصار۔ یہہ بادشاہ علم تصوف
کا عالم اور علم موسیقی کا نہایت ماہر تھا اور
نظم کلام مین بڑا شاعر تھا۔ اُسکے اشعار
ہنوز زبان اور دہان ہین۔ محفل
رقص و سرود مین اُسکی غزلین نشاط افزا ہین
اور مجلس اہل تصوف اور عرس مین اُسکے
اشعار پر رقت آتی ہے اور حالت وجد
طاری ہوتی ہے۔ یہہ بادشاہ اپنے باپ کی
برابر آمدنی اور اختیارات رکھتا تھا کہ ۱۲۷۳ھ ۱۸۵۷ء
مین انگریزی فوج پوربیہ نے روغنی کارتوس
کے کاٹنے سے جو ولایت سے آیا تھا اور جسکا

سینٹ پال کی تحریرات اس بات
کی شاہد ہین۔
اور جب اہل مسیح کا گروہ قایم
ہوکر زور پا گیا اور بادشاہ کونسٹنٹین
ٹاین اعظم نے مذہب عیسوی
قبول کر لیا تو اہل مسیح نے دوسرے
قول پہ عمل کیا اور جہاد کے لیئے
تلوار اوٹھائی۔ جسکی بدولت لاکھون
بلکہ کرورون انسان غارت اور
تہ تیغ ہوئی۔ بے شمار یہودیون
کا خون پانی کے مانند بہایا گیا۔
کیتھولک اور پروٹسٹنٹ اور
دوسرے فرقون کی شمشیر زنی مین
لاکھون جانین ہلاک ہوئین
دو ریلیجن آف دی سورڈ مین
مرقوم ہے کہ نئی دنیا کے کم از کم
ایک کرور بیس لاکھ باشندونکی
خونریزی کی جن مین سے اکثر صلیب
دیئے گئے۔
ایک مورخ کا بیان ہے کہ روس کے
عیسائیون نے چھ کرور یہودیون

حال عہد انگریزی اور انتزاع حکومت کمپنی
مین لکھا جائیگا انکار کیا اور منحرف ہو کر اور
انگریزون کو قتل کر کے دہلی مین جا کر جمع ہوئے
اور اس بد قسمت بوڑھے بادشاہ کو جبرًا
اپنا بادشاہ قرار دیا - باقی ماندہ انگریزون کی
ہندی ریاستون نے ہر قسم کی دستگیری کی
اور فوجی مدد دی جس سے دہلی کا انگریزون
نے محاصرہ کیا اور باغی بے سر فوج کو تتر بتر
کر دیا اور دہلی کو فتح کیا (گویا ہند کو اہل ہند نے
دوبارہ فتح کرادیا) اور اس بد نصیب بادشاہ
کو گرفتار کر کے اور اسکے بیٹون اور پوتون کو بادشاہ
کے روبرو ہمایون کے مقبرہ کے نزدیک ۲ ستمبر
۱۸۵۷ع مین بندوقون سے کپتان ہاڈسن
نے مار دیا اور انکی لاشون کو دہلی کی گلیون
مین کھنچوایا اور بادشاہ کو ملک برہما شہر
رنگون مین قید کیا یہہ بادشاہ ۱۸۶۲ع مطابق ۱۲۷۹ھ
مین مفلوج ہو کر مرگیا اور خاندان تیموریہ کا خاتمہ ہو گیا

طرز معاشرت عہد بہادر شاہ عرف شاہ عالم ۱۱۹۱ھ ۱۷۷۱ع سے سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ ۱۲۷۳ھ ۱۸۵۷ع تک

جو یمن مین آباد تھے عیسائی ہونے
کی دعوت دی جب یہودیون نے
رد دعوت کی تو انکو جلاوطن کیا
اور عقب مین انکے لشکر جرار مامور کیا
فوج مامور نے وہ خونریزی کی کہ
انمین سے بچے اور بوڑھے
و جوان اور عورت مرد ایک کرور
پچاس لاکھ مقتول ہوئے -
تواریخ مین مرقوم ہے کہ تمام یورپ
کے عیسائیون نے جہاد پر مجتمع ہو
یروشلم پر حملہ کیا اور جب بیت المقدس
فتح ہو گیا تو ستر ہزار عابد زاہد اہل اسلام
کو اس مقدس مقام مین مثل
قربانی کے بھیڑون کی ایک دم سے
قربان کر ڈالا اور جو لڑائی مین
طرفین کے جانین تلف ہوئین
انکی شمار بے شمار ہے (اور جب
اہل اسلام نے سلطان صلاح الدین
کی معیت مین بیت المقدس [illegible]
فتح کیا اور دیگر فتحمندیان حاصل
کین اور اتفاق سے تین لاکھ

خوراک - اہل اسلام کے کھانون مین صدہا قسم کے تکلفات بہ نسبت سابق کے زیادہ ہوگئے تھے اور انواع و اقسام کے کھانے گوشت و چاول وغیرہ سے تیار ہوتے تھے اور شیرینی بھی قسم قسم کی بناتے کھاتے تھے لیکن عام کھانا گیہون کی روٹی اور گوشت تھا - اور ہندو پوری کچوری اور ترکاری اور طرح طرح کی مٹھائی برہمن اور بنیون کے سواے باقی ہنود گوشت روٹی بھی کھاتے تھے لیکن برہمن اور بنئے ساگ اور پتے کی ترکاری اور دال روٹی کھاتے تھے -

لباس - درباری لباس تو وہی تھا جو سابق مین تھا لیکن غیر درباری لباسون مین جدید ایجادین بہت ہوگئین تھین - بعض سر پر ٹوپی اور اوسپر عمامہ باندھتے تھے اور گلے مین کرتہ اور اوسپر انگرکھا مسلمان سیدھے پردہ کا اور ہندو اُلٹے پردہ کا یا اچکن بجاے چکن اور بعض شخص اوسپر چغہ پہنتے تھے اور ٹانگون مین پاجامہ اکثر سدسیب اور بعض اشخاص اوریب اکثر ڈھیلا

عیسائی سلطان کی فوج کی محاصرہ مین آکر گرفتار ہوگئی تو سلطان نے قیدیون سے دریافت کیا کہ تم ہم سے کیا امید رکھتے ہو - قیدیون نے عرض کی کہ جو ہمنے مسلمانون کے ساتھ کیا سلطان نے فرمایا نہین نہین مین تمکو رہائی دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ تمام چھوڑ دیا شاہ رچارڈ اول نے تخت نشینی کے دن انگلستان مین جہاد کے شوق اور روپیہ کے لالچ سے بے شمار یہودیون کا خون بہایا بلکہ یون کہا جائے تو بجا ہے کہ پانی کے بہانے مین تو کچھ افسوس بھی ہوتا ہے لیکن اہل انگلستان ان کم نصیب یہودیون کی خونریزی مین نہایت خوش تھے - دیکھو انگلنڈ اور سینٹ بارتھولومیو کا قتل فرانس مین[1] وغیرہ وغیرہ -

تیسرا طریق سنہ ۳۶۶ ع جھوٹ بولنا اور فریب دینا اگرچہ کے فوائد اور ترقی ہوسکنے کی صورت مین کار خیر مانلیا گیا پس اس بیچ مین لاکر پادریون نے اکثر لوگون کو چالاکانہ حجت کیا (عیسائی بنایا)

[1] تاریخ فرانس ملاحظہ کرو -

اور بعض تنگ مہرہ جیسے اکثر شرعی اور بعض ٹخنون
سے نیچا گرمی کے موسم مین اکثر شہری غرارہ دار
(چوڑے پائنچون کا) اور سردی کے موسم مین تنگ
موری کا پہنتے تھے اور عوام ہندو اور متعصب
ہندو دہوتی باندھتے تھے اور پیرون مین بعض
موسم گرمی مین سوتی موزہ اور موسم سردی
مین اونی یا چرمی سابہری موزہ اور اوسپر جوتہ
چھوٹے پنجہ کا سلیم شاہی یا گرگابی اکثر سادے
اور بعض کامدار پہنتے تھے اور پرانے خیال کے
لوگون کا یہہ لباس تھا کہ سر پر ٹوپی اور گلے مین
قمیص اوسپر واسکٹ اور اوسپر کوٹ سرین سے
نیچا گھٹنون سے اونچا ٹانگون مین پتلون ۔ پیرون
مین موزہ اوسپر بوٹ ۔

[illegible]

اور سیر المتاخرین مین مرقوم ہے کہ محمد شاہ
کے عہد دولت مین میت کے وارث اعلی کو رسم
پگڑی عطا ہونے اور بدلنے کی جاری ہوئی
اور میدان جنگ کی روانگی کے وقت سرپیچ
فتح بادشاہ کیطرف سے عطا ہونے آغاز ہوا ۔

خطابات

اگرچہ عطائی خطاب کا رواج قدیم سے جاری تھا
لیکن شاہ عالم اول کے عہد مین دربار شاہی
سے امرا اور روسا وغیرہ کو بڑے بڑے خطاب

چوتھا طریقہ یہہ ایجاد ہوا کہ سنہ ۳۸۱ع
مین تہیوڈوسیس اعظم نے لوہا گرم کرکے
عیسائیت نمانیوالون کو داغ دینا
اور اُنکے تمام حقوق ضبط کر لینا
شائع کیا ۔
پانچوین پادری سیسلی انیس نے عیسائی
بنانیکا یہہ طریقہ اختراع کیا کہ آدمیون
کو تیرہ و تاریک غارون مین بغیر خوراک
اور پوشاک کے (برہنہ) تنہا قید رکھتا
تھا اور جب تک مقید عیسائیت قبول
نہین کرتا تب تک اُسکے مددگارون
کو بھی پاس نہین جانے دیتا تھا ۔
چھٹے شاہ تہیوڈوسیس اور
کونسٹین ٹاین اور دوسرے متعصب
عیسائی بادشاہون کی ان قوانین
نے لوگونکو عیسائی بنادیا وہ جو کوئی
مندرون مین جائیگا یا قربانگاہون
آگ جلائیگا یا دیوتاؤن کو شراب
چڑہاویگا یا لوبان سلگھاویگا یا مندرون
کے دروازون کو پھولون سے آراستہ
کریگا وہ سزائے موت کا سزاوار ہوگا ۔

اور القاب عنایت ہوتے تھے اور نہایت خوش
کن الفاظ مین خطاب دیے جاتے تھے (جسطرح
سے آجکل سرکار انگریزی دیتی ہے) اُس زمانہ
کے خطاب یافتہ لوگون کی اولاد ہنوز ان خطابون
پر فخر کرتی ہے۔

اسلحہ — اور فوج کا حال بدستور تھا لیکن سیرالمتاخرین
مین مسطور ہے کہ شاہ عالم ثانی کے عہد مین یہہ
ایجاد ہوا کہ بجای توڑیدار بندوق کے چقماقدار
بندوق کا اجرا ہوا — اور بندوق پر سنگین نصب کرنا
کثرت سے آغاز ہوا۔ سیرالمتاخرین مین مرقوم
ہے کہ بندوق پر سنگین لگا کر لڑائی مین عمدہ
کام لیا جاتا تھا۔ پس جسطرح دور کی لڑائی مین
بندوق نے نیزہ (برچا) کو بیکار کر دیا تھا
اسیطرح قریب کی جنگ مین سنگین نے تلوار کو
بیکار کر دیا تھا۔ اور بہادر شاہ کے زمانہ مین بجای
چقماقدار بندوق کے ٹوپیدار بندوق کا استعمال
شروع ہو گیا تھا اور وہ بارش کی حالت مین
عمدہ کام دیتی تھی۔ اور دونالی بندوقین اور
چند فیرکے تپنچے بھی مستعمل تھے۔ اور گپتی
کی تلوار اور بندوق کا رواج ہو گیا تھا اور برچا
جسمین شنجہ اسطرف اور اُسطرف لگتے ہین اور

اور جو لوگ عیسائی مذہب قبول
نہین کرین وہ جلاوطن کیے جائین
اور پھر گھسنے نہ پائین اور جو شخص
اپنی رسوم عبادت ادا کرتے پکڑے
جائین وہ قتل کیے جائین اور اُنکی
جائدادین ضبط کر لی جائین اور
مدارس اور مندر مسمار کر دیے جائین"۔

ساتوین بالجبر عیسائی کرنا چنانچہ
ریلیجن آف دی سورڈ مین ہے کہ سنہ [illegible]ع
مین مذہب عیسائی ملک اسپانیہ اور فرانس
مین زبردستی اصطباغ دیکر قبول کرایا
جاتا تھا۔

آٹھوین خوف و رجا — چارلمن بادشاہ
آٹھوین صدی سنہ ۸[illegible]ع مین چند آدمی
تو انعام کے لالچ سے اور بے شمار [illegible]
ناقابل برداشت کا خوف دلا دلا کر
عیسائی مذہب مین لایا۔

نوین جو لوگ جنگ سے گرفتار ہو کر آتے
تھے وہ غلام بنا بنا کر تکلیف مالایطاق
یعنی ناقابل برداشت دیئے جاتی تھے
لہذا اونمین کی اکثر غلامی ہی مین [illegible]

بیچ مین نیزہ رہتا ہے جب یہ چھپا شکار وغیرہ
پر پا جاتا ہے تو دونون پہیے خود بخود زیر
ہوجاتے ہین بننے لگا تھا۔

کاٹھی و بگل ۔ اور تاریخ سیر المتاخرین
سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ عالم کے عہد مین
گھوڑون پر بجائے بھاری خوگیر کے ہلکی
پھلکی کاٹھی بندھنے کا رواج وایجاد ہوا۔
اور جہان آواز فوج کی کمان (حکم) دینے مین
کام نہین دیتی ہے اُسکے واسطے ایسا آلہ
(بگل) اجراے ہوا کہ فوج کو حکم رسانی مین آسانی
ہوگئی اور ایک فائدہ اُس سے یہہ ہوا کہ فوجی
آدمی کے سواے اور کوئی اُسکی آواز کا حکم
نہین جانتا تھا۔

تعزیہ ۔ ہر سال قمری ماہ محرم مین جو تعزیہ داری
کی خلاف شرع رسم ہندوستان مین ان
ایام مین رائج ہوئی اور آجکل ہندوستان
مین عوام و خواص ہنود اور بخصوص
ہندو ریاستون اور نو مسلم اور ڈہل الیقین
مسلمانون مین نہایت شد و مد کے ساتھ
جاری ہے۔ اور رسم اختراع مذکور کو
امیر تیمور کی طرف منسوب کرتے ہین لیکن

ہوناپسند کرتے مذہب عیسائی مجبورًا
اختیار کر لیتے تھے۔

دسوین جوڑ جدا کرنا۔ عیسائی وکلاے
ہر شخص کے دستخط ایک دینی کتاب پر
قسطنطنیہ کی کونسل عام کے احکام کی
موافق کراکر عمل کیا جنکا منشا غیر مذہب
والیکا جوڑ جدا کرنا اور خونریزی تھا
پھر اُنکے ذریعے عیسائیت کو اشاعت
دی اور اکثر مذہب والونکو ہلاک کیا۔

گیارہوین سزاے تازیانہ۔ نوی صدی
عیسوی مین عیسائی مذہب قبول کرنیوالونکو
زبان کاٹڈالنے کی سزا اور تازیانہ
سے مار مار کر مار ڈالنے کی سزا
شروع ہوئی اور ایک لاکھ آدمی
بادشاہ میخائیل سوم نے سزاے
[illegible] ہلاک کئے۔

بارہوین جلا جلا کر عیسائی کرنا۔ بادشاہ
جسٹنی نے اشاعت عیسائیت
کیلیے غیر مذہب والونکا جلانا قانونًا
تجویز کیا اور سواے اس اور

[1] اس کونسل کا ساتوین عام کونسل نمبر تھا

اُس زمانہ کی تواریخین چنانچہ تُزک تیموری
جو تیمور لنگ نے خود لکھی ہے اور تیمور نامہ
اور ظفرنامہ مصنفہ ملا شرف الدین اور
تاریخ تیموری ہم نے دیکھین تواریخ
مذکورہ قول مشہور کی تائید نہین کرتین -
ہان تاریخون مسطورہ سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ امیر تیمور کو حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہُ سے ایسی محبت تھی جیسے ایک سچے
مسلمان کو ہونی چاہئے علاوہ ازین اگر
تعزیہ داری امیر تیمور کی ایجاد ہوتی تو
اُسکے دیگر ممالک مفتوحہ مین اور خصوصًا
اُسکے دار الخلافت مین جسمین پشت در پشت
اُسکی حکومت رہی ہے تعزیہ داری کا
رسم و رواج ہوتا بخلاف ہندوستان
کے کہ مثل برق کے آیا اور مانند ہوا کے
چلا گیا اور نہ یہہ رسم تعزیہ داری کی سوائے
بلاد ہند کے ملک عرب اور دیگر ممالک اہل اسلام
مین ہنوز پائی جاتی ہے وہ اسلام مین
محض لا شئے ہے پس اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اہل دول اور نو مسلم اور اُس عہد
کے نو وارد اہل ایران نے ہند مین پھیلا دیا

اسٹیفن کو مع اُنکے ہمراہیوں کے صلیب
مین باندھکر شعلہ زن آگ مین جلا دیا اور اُنکا
ٹرن مین اکثر لوگونکو جلایا گیا (چنانچہ
ایک عیسائی مورخ فلیوری نے اس بات کو
مفصل لکھا ہے) اور سنہ ۱۱۹۸ء مین ضلع
نیورس کا سردار زندہ جلایا گیا -
۲۳ جولائی سنہ ۱۲۱۰ء مین کونٹ سیمون
ڈی مونٹ فورٹ اور سردار خانقاہ
واکس سونائی نے لوگون کو جلوایا -
سنہ ۱۲۳۲ء مین پادری گریگری کی رائے سے
جرمن اور بلجیم مین گروہ کے گروہ اور
انبوہ کے انبوہ جلائے گئے - اور سنہ ۱۲۴۶ء
مین فلینڈرس اور فرانس کے شمال مین اکثر
لوگ زندہ جلائے گئے ییوموم کے
عہد مین کل یہودی عیسائی بالجبر کرنے کی
سعی مجبور ہوا اور اکثر یہودی انہین جل مرے
کونسٹنٹین ثانی پنجم نے عیسائیت کے جوش
مین بغیر مذہب والون کو جلا دینے والا
تیزاب پینے پر مجبور کیا اور خدا کی مخلوق کو
اِس عذاب دردناک سے ہلاک کیا -
اٹلی کے لوگون نے بے شمار پیرا
لشکر ... والو ...

وغیرہ کی انوکھی رسم دیکھکر تعزیہ داری کا
نقشہ کھینچا ہے اور خاکہ اوڑایا ہے
دیگر رسوم و اصول اوسی طریق پر جاری
تھے جسطرح اول طرز معاشرت عہد خاندان
مغلیہ مین مذکور ہوئے ۔

صنائع غیر ممالک — غیر ممالک کے
مخترع صنائع بھی جاری ہو چکے تھے جس
سے عمدہ عمدہ کام نکلتے تھے اور ملک بڑے
بڑے فائدہ پہنچتے تھے چنانچہ چھاپہ خانے
جاری ہوگئے تھے جس کی بدولت قیمتی اور
کمیاب کتابین ارزان اور وافر دستیاب
ہونے لگین اور ہر علم اور ہر زبان کی کتابین
چھپ کر شائع ہوئین اور علوم کی اشاعت
بکثرت ہوئی ۔ جو دستی لکھی کتابین سیکڑون
روپیہ کو فروخت ہوتی تھین وہ چھاپے
کی چھپی نہایت خوش خط اور پکی روشنائی
کی جو پانی مین ڈوبکر کاغذ پر بدستور رہے
وہ دس دس اور پندرہ بیس روپیہ مین
فروخت ہونے لگین اور جو دس بیس مین
آتی تھین وہ ایک دو روپیہ مین بکنے لگین ۔
اور تار برقی بھی جاری ہوگیا تھا جو ہزارون

اور انگلستان کے لوگون نے بے تعداد کیتھولک
مذہب والونکو قانوناً زندہ جلایا ۔ دیکھو تواریخ
اٹلی اور انگلنڈ ۔ اس قسم کے اندھیر پندرہوین
صدی کے آغاز تک جاری رہے ۔ حال مرقومہ
بالا ہزارہا مین سے ایک ہے اگر مفصل دیکھا جاے
تو تواریخ ڈگلوسی اور تاریخ موشیم تاریخ
ڈنمارک اور ملٹن اور بلیچن آف دی سورڈ
مطالعہ کرو ۔

تیسرے دین یہہ طریق ہے کہ آجکل پادری
جابجا عیسویت کا وعظ وغیرہ کہتے اور
مذہبی کتابین تقسیم کرتے ہین تاکہ عیسائیت کی
اشاعت ہو ۔ لیکن یورپ کے بعض ممالک
مین باوجود اس تہذیب و شائستگی کے
یہودیون پر بسبب تخالف مذہب کے
وہی قہر آسمان ٹوٹ رہے ہین دیکھو روس
وغیرہ کہ یہودیون کو جلا وطن کئے جاتے ہین
اور وہ بیچارے مصیبت کے مارے سلطان روم
کی عملداری مین اہل اسلام کے دامن کے
سایہ مین پناہ گزین ہوتے ہین اور سلطان
اور اہل اسلام انکے ساتھ انواع و اقسام کے
سلوک کرتے ہین ۔

کوس کی خبر منٹوں میں دیتا ہے - اور ان جان
کو ایک اعجاز معلوم ہوتا ہے -

دخانی جہاز (دھوئیں کا جہاز) خوب جاری
وساری تھے جسکے ذریعہ سے دریائی
راستہ نہایت آسان اور بے خوف وخطر
ہو گیا ہے اور بہت جلد دریائی مسافت
کو آسانی سے طے کرتا ہے جسکے وسیلہ سے
دریائی تجارت کو بڑی ترقی ہے - اور
جس نے اس قول کو خوب وثوق دیا کہ

بدریا در منافع بیشمار است

اور اس قول کے خوف کو کہ **مصرعہ**

اگر خواہی سلامت بر کنار است

لوگوں کے دلسے محو کر دیا - اور اس کی بدولت
ہندو نے منوجی کے اوس پرانے قانون کو
منسوخ کر دیا جو اونہوں نے اپنے عہد کے
مناسب مقرر کیا تھا کہ جو جہاز میں سوار
ہوگا اُسکا مت (مذہب) خراب ہو جائیگا -
گویا حقیقت میں وہ باعتبار فوائد اور دوری
کے طے کرنے میں بحری ریل ہے -

ریل گاڑی بھی جاری تھی جو مہینوں کی مسافت
دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں اور گھنٹوں کی

سنہ ۱۸۹۳ء سے انگلینڈ میں نشر اسلام

مسٹر ویب کا بیان ہے کہ کل لوگوں کی معنوی
ضرورتوں کو رفع کرنے کے لیئے مذہب اسلام کو
ہی سچا اور معقول مذہب پایا اسلیئے اس مذہب کو
ترجیح دینا لازم اور ضروری ہے مسٹر ویب نے حضرت
عیسےٰؑ وغیرہ کا مقابلہ رسول آخر الزمان کی سوانح
عمری سے کیا ہے اور کہا ہے جسطرح جاہل عرب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف بد قیاس کیے رکھتے
تھے ویسا ہی قیاس یہودیوں کو عیسےٰؑ سے خلاف تھا
بلکہ کچھ زیادہ آنحضرت نے ویسا ہی نبوت کا دعوی کیا
جسطرح کہ موسیٰ اور ابراہیم اور عیسےٰ علیہم السلام نے
کیا تھا اور آنحضرت نے کسی نئے مذہب اور نئی مضمون
کی جو عیسےٰؑ وغیرہ کے خلاف تھا اشاعت نہیں فرمائی
کیونکہ وہ ہمیشہ عیسےٰؑ وغیرہ کا ذکر اور تعریف کیا
کرتے تھے اور جو تعلیم اگلے پیغمبران نے لوگوں کو دی
تھی وہی تعلیم آپ بھی کیا کرتے تھے امریکہ اور انگلستان
کے ہر ایک عیسائی کا اور میرا بھی یہی خیال تھا کہ ایک
مسلمان بکثرت عورات رکھتا ہے اور جبکہ اسکو کوئی
دوسرا کام نہیں رہتا تو وہ ایک تلوار لیکر عیسائی
کی تلاش میں پھرتا ہے تاکہ اسکو قتل کرے میں نے امریکہ
میں یہ بھی سنا تھا کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ

غٹون مین طے کرتی ہے اور جو سفر کہ صورت
سفر تھا اُس سفر کو وسیلۂ ظفر کر دیا۔
روئی کے دباؤ کے پیچ اور دوسری کلون نے
جو کپڑے بننے اور کاغذ بنانے مین عمدہ کام
دیتی ہین اور جنکا ذکر عہد انگریزی کے ساتھ
مخصوص ہے رواج پایا۔
زینا ۔ خانپور مین ایک پیچدار زینہ عباد اللہ خان
رئیس نے ایسا بنوایا تھا کہ مکانپر چڑھنے کے
وقت جب پیچ گھومایا بلا زحمت مکانکے بالاخانہ
پر پہونچا دیتا تھا اور اسیطرح نیچے اوتار دیتا تھا
گھڑی ۔ اگرچہ دھوپ گھڑی اور ریت گھڑی
اور پانی گھڑی یہان مدتون سے رائج تھین
لیکن جیب گھڑی وغیرہ نے اکبر شاہ ثانی کے
عہد مین رواج پایا۔ اور وہ ترازو جو بموجب
اصول جر ثقیل کے تھوڑے وزن کے باٹون
کے بڑے بڑے بھاری وزنون کی نہایت
آسانی سے جانچ کرتی ہے مابعد عہد مذکور
کے یہان جاری ہوی ۔ **غیر ممالک کی ایجادین**
خوردبین کو تنیس نے ۱۵۹۰ء مین ایجاد
کیا۔ اور اسکی ساخت کا حال مین (محمد تراب علی)
نے اپنی کتاب تنویر العیون مین مفصل لکھا ہے

اپنی روشن شعاعون سے توحید کی نورانی
چہرہ کو اہل تحقیق کی چشم یقین مین منطبع کر دیا
اور تثلیث کی مثلث کو غلط ظاہر کر دکھایا
۱۹۱۶ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ
لیورپول مین پچھتر آدمی سے زیادہ اسلام لائے

جب تک وہ کسی عیسائی کو قتل کرکے اسکو نہ کھائے
وہ داخل جنت نہوگا (یہ امور تمام غلط ہین) میرا ارادہ ہے
کہ مذہب اسلام کو یورپ مین پہیلاؤن اور ممالک مین
مذہب اسلام پہیلنے سے یہی امید کرتا ہون کہ کل جہان کے
لوگ شرف اندوز اسلام ہون گے۔
اور ممالک امریکہ کے باشندونکی خیالات جنکی نسبت
دوایم فیل کہ وزیر ملک امریکہ کا یہ مقولہ پرجوش
مشہور ہوا ہے کہ وہ ملک امریکہ کی نوجوان طبیعتین جو
مغربی فلسفہ کی غبار آلودہ عینکین لگائی ہوئے ہین وہ
اس سچے عجوبہ عربی نبی نوع بشر کی فلسفہ الہیات
پر یقین کامل لانے کیلیئے تیار ہین جسکی ہدایت کی آواز
کرہ زمین کے دو حصون مین یعنی باعث کرہ آبادی
مین گونج رہی ہے کہ بے انتہا صداقت اور
اشاعت اسلام کیواسطے اسلام دعوت کو مژدہ ہے
سلہ اخبار جریدہ روزگار مین ترجمہ ہے کہ سنا ہے
نومسلم ممالک یورپ نے برضائے خود اسلام قبول کیا

جو فن مرایا و مناظر مین ہے -

دوربین کو یفربن نے سنہ ۱۶۰۹ع مین ایجاد کیا - اور اسکی بناوٹ کی کیفیت راقم الحروف (محمد تراب علی) نے مناظر ترابیہ مین رقم کی ہے

گیس کو جو مشہور بخار ہے وان ہلمانت نے سنہ ۱۸۲۵ع مین ظاہر کیا -

غبارہ کو مونت کالیفر نے سنہ ۱۷۹۳ع مین ایجاد کیا

برقی روشنی کو سمیف نے سنہ ۱۸۱۳ع مین ایجاد کیا -

تار برقی کو ہیوس نے سنہ ۱۸۳۷ع مین ایجاد کیا

دیا سلائی کو واکر نے سنہ ۱۸۲۷ع مین ایجاد کیا -

کپڑے سینے کی کل ایک شخص الیاس نامی نے سنہ ۱۸۴۶ع مین ایجاد کی -

فوٹوگراف کو ایڈیسن نے سنہ ۱۸۷۷ع مین ایجاد کیا - اور محمد ہاشم امام فن مناظر و مرایا نے چند صدی پیشتر آنکھ مین تصویر طبع ہونے کی حالت مین اُسکی کیفیت ضمناً بیان کی ہے -

شادابی و آبادی - اور ہندوستان کی شادابی اور آبادی اور مرفہ حالی مین سابق کی نسبت بہت ترقی تھی گنجان جنگلون کا

دوربین — ۱
گیس — ۱
غبارہ — ۱ برقی — ۱ تار برقی ۱ دیا سلائی ۲ کپڑے سینے کی کل — فوٹوگراف —
شادابی و آبادی —

قبول کر چکے ہین اور رات دن جوق جوق دایرہ اسلام مین آتی جاتی ہین گویا یدخلون فی دین اللہ افواجا کی مصداق ہین - اور مسٹر پول نو مسلم اپنی تاریخ اسلام مین تحریر فرماتے ہین کہ شہر منچسٹر مین یورپین نو مسلم مسلمان چالیس آدمی ہین اور ایک سو بیس شہر دار السلطنت لندن مین ہین - لندن مین دو مسجدین ہین ایک سفیر دولت عثمانیہ کی احاطے مین اور دوسری جو اہل اسلام ہند نے بنوائی ہے - اور ایک جامع مسجد لورپول مین تیار ہو رہی ہے ان مسجدون مین پانچ وقت اذان ہوتی ہے - اور خدا واحد کی نماز اور اسکی وحدانیت پر شہادت دیجاتی ہے

اور اپنے ملکون اور وطنون سے ہجرت کر حضرت سلطان المعظم رحم خلد اللہ ملکہ کی دولت ابد صولت مین وارد ہوئے ہین اور سلطان نے اونکے آرام اور آسایش پہونچانے مین بھی فراخی اور چار لاکھ روپیہ اونکے واسطے دار العجزہ بنوایا ہے

جنمین خوف وخطر رہزنی اور ڈکیتی کا تھا قریب قریب کل کے صاف ہوگئے تھے اور باقی رہے سہے صاف ہوتے جاتے تھے - اور زمین کی کاشت ترقی پر تھی اور افتادہ زمین (بنجر) نہایت کم تھی - زمینداروں کا تو کیا کہنا ہے کاشتکاروں تک کے پاس باغ یا غلیچے میوجات اور پھلوار کے تھے - تجارت بھی بہت روبترقی تھی ایشیا کے کل ممالک سے اور افریقا کے بعض ممالک سے اور یورپ کے ملکوں مین سے فرانس پرتگیز اور ولندیز اور انگلستان وغیرہ سے ہندوستان کی تجارت بذریعہ دریا ہوتی تھی اور ممالک امریکا سے بذریعہ اہل یورپ ہند کی تجارت جاری تھی چنانچہ تماکو اور آلو امریکا سے بطریق تجارت ہند مین آئے اور اب بکثرت ہندوستان مین پیدا ہوتے ہین - اور فن نباتات کے عالمون کا خیال ہے کہ غلہ مکا امریکا کا درخت ہے (یہہ جنس امریکا مین بہ نسبت اور جگہہ کے عمدہ ہوتی ہے شاید اسی خیال سے کہا ہو

طرز حکومت انگلستان

انگلستان کی سلطنت نہ مثل روس کے شخصی ہے کہ بادشاہ ہی کو سب سیاہ و سفید کرنے کا اختیار ہو - اور نہ مانند سویٹزرلنڈ کی مجلس قومی ہے کہ صرف امرا اور اہل مقدرت کے دست قدرت مین عنان حکومت ہو - اور نہ مثل امریکا اور فرانس کے جمہوری ہے کہ جمہور عوام پر حکومت کا دارمدار ہو بلکہ ان تین ارکان یعنی بادشاہ - امراء - عوام - پر مبنی ہے -

اختیارات بادشاہ کے یہہ ہین -

(۱) امارت کے مراتب اور مناصب عطا فرمانا (۲) پارلیمنٹ کو منعقد یا برخاست یا معطل کرسکنا (۳) قوانین کا اسکے دستخط بغیر نہ جاری ہونا (۴) خلاف قانون حرکت کرنے والے کے جرم کو معاف کر دینا - (۵) صلح اور جنگ وہی کرسکتا ہے - (۶) بغیر حکم بادشاہ کے چاندی یا سونا مسکوک نہین ہوسکتا -

کونسل بادشاہ وزیرون کے واسطہ اور ذریعہ سے حکمرانی کرتا ہے اور سوائے وزیرون

نرخ اجناس

نرخ اجناس - اور عمدہ اور بکثرت پیداوار کی بدولت نرخ اجناس کا نہایت ارزان رہتا تھا چنانچہ سنہ ۱۸۵۶ع تک مصنف اس کتاب (محمد تراب علی) نے اپنے وطن مین بچشم خود عام نرخ اجناس کا یہہ خرید و فروخت ہوتے دیکھا گیہون فی روپیہ اکیس بیس سیر اور جو و نخود (چنا) فی روپیہ دو من قند سیاہ پچیس سیر اور گڑ یہ شکر دو روپیہ من تیل چار روپیہ من اور روغن زرد (گھی) دس روپیہ من اور روئی چار روپیہ من اور کپاس فی روپیہ پچیس سیر - اور باقی اجناس کا نرخ اشیاء مذکورہ کے نرخ پر قیاس کر لو - اور سیر اسی تولہ کا تھا اور من چالیس سیر کا

زمانہ

زمانہ - امن چین کے زمانہ مین رعایا کو کچھہ تردد اور کسیطرح کی تکلیف واقع نہین ہوتی تھی بلکہ تمام مخلوق خدا امن امان اور چین چان سے اپنی گذران کرتی تھی لیکن انقلاب سلطنت کے ایام مین انقلاب زمانہ ہوجاتا تھا اور رعایا کو ایک گونہ مصائب کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا - اور یہہ بالخصوص وزرا اور امرا کے واسطے زیادہ مضرت رسان ہوتا تھا

مجلس بہ تفصیل ذیل بنام کونسل وزرا ہے (۱) وزیر خزانہ عامرہ جو اکثر وزیر اعظم ہوتا ہے (۲) وزیر مال جسسے کل مقدمات مال کا تعلق رہتا ہے اور تمام محاصل ملک کا انتظام کرتا ہے (۳) وزیر جنگ جسسے کل جنگی مقدمات متعلق ہوتی ہین - (۴) صدر الصدور - اس وزیر پاس مہر سلطانی رہتی ہے اور وہی جج وغیرہ مقرر کرتا ہے (۵) داروغہ دیوان خانہ - یہہ وزیر مہر سلطانی کاغذات پر ثبت کرتا ہے - (۶) صدر کونسل وزرا (۷) وزیر مختص بہ انگلند جو خاص انگلنڈ کے معاملات سے تعلق رکھتا ہے (۸) وزیر ممالک غیر - جو غیر ملکون کے مقدمات کو انجام دیتا ہے (۹) وزیر ممالک نو آباد جو امریکا اور افریقا کی انگریزی بستیون کا انتظام کرتا ہے (۱۰) وزیر ہند - جو گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور امور ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے (۱۱) حاکم اعلی عدالت بھی جسسے کل مقدمات دیوانی و فوجداری جو بحرین واقع ہون

اور عوام الناس پر اُسکا کم اثر پڑتا تھا
کچھ حصہ رسدی پہونچتا تھا - مگر نہ ایسا کہ
جیسا ۱۸۵۷ء کے غدر انگریزی فوج کے
بگڑنے مین واقع ہوا ہر شہر اور قصبہ دھڑا
دھڑی سے لٹا اور ہر شخص کو مال تو درکنار
اپنی جان کے لالے پڑگئے ہزارون بندگان
خدا بیگناہ مارے گئے - چنانچہ تاریخ کے زمانہ
غدر مین مرقوم ہے اور نیز مشاہدہ مین آیا ہے کہ
ہزارہا مخلوق کو پھانسی اور گولی سے خاک
مین ملادیا اور بالخصوص معزز آدمیون کو
پھانسی ہی سے برباد نہین کیا بلکہ اُنکے مزارون
کا بھی پتہ نہین لگنے دیا اور اُنکو بے نشان
کردیا - اور جس زمیندار یا بستی کے رہنیوالون
پر کچھ شبہ ہوا یا اُنکے مخالفون نے کچھ برخلاف
کہدیا تو وہ بستی جلائی گئی اور دھڑا دھڑی سے
لوٹی گئی اور وہان کے انسان مال سے اور
جان سے غارت کئے گئے -

اگرچہ ہندوستان کی اُس عمدہ حالت کے جو
اہل اسلام کی طرز معاشرت مین مذکور ہوئی
سننے اور کتب دیکھنے سے سننے والون اور
کتب دیکھنے والون کو اس شاداب حالت کی

متعلق ہین (۱۲) صدر کونسل تجارت
(۱۳) صدر کونسل پرورش غربا و
مساکین (۱۴) اعلی افسر محکمہ ڈاک
(۱۵) وزیر ریاست لنکیشر (۱۶)
وزیر ایرلند -

عزل و نصب وزراء

جب کسی بڑے قانون کے بارہ مین
ان وزرا کی رائے نامقبول ہوتی
ہے تو اکثر وہ مستعفی ہوجاتے ہین
اور بادشاہ انکے فریق مخالف کے
سردار کو طلب فرماکر حکم دیتا ہے کہ
تم اور کونسل وزرا مقرر کرلو پس
اس مین سرآمد روزگار لوگ منتخب
ہوتے ہین اور وہ مشیر خاص کیبنٹ
رازداران بادشاہ کہلاتی ہین -

محکمہ امرا

محکمہ امرا - پارلیمنٹ کی محکمہ امرا مین
دو قسم کے امیر اجلاس کرتے ہین ایک
علما دین - اور وہ تیس ۳۰ شخص شریک
شوری ہوتی ہین چھبیس ۲۶ اسقف
کلیسائی انگلستان اور چار اسقف ایرلند
کے لیکن ایرلند کے ہر سال بدل جاتے ہین
دیگر امرا - امیرون کی کچھ تعداد

نسبت شک و شبہ کرنا بیجا نحقتا ہے جسکو ہندوستان
کے مورخون اور غیر ممالک کے احوال نگارون
نے بڑی آب و تاب سے بیان کیا ہے جسپر مبالغہ
کا گمان ہوسکتا ہے لیکن بقول شخصیکہ بیت۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ۔
آثار پدید ست صنادید عجم را

ہندوستان کے اُجڑے ہوے قصبون اور
شہرون اور گرے پڑے محلون اور ایوانون
کے کھنڈرون اور اٹے ہوے تالابون
اور کولابون اور حوضون اور ٹوٹے پھوٹے بندرون
(سمندر کے گہاٹ) اور مجبرون (ندیون کے گھاٹ)
اور پلون اور بڑے بڑے چشمون اور دریائی
نہرون اور منبعون سے جواب بھی دکھائی
دیتے ہین اور نیز کاروان سرائیون اور مہمان
سرائیون اور شفاخانون اور محتاج خانون اور
مسافرخانون اور لنگرخانون اور مجلس خانون اور
رباطون اور مسجدون اور مدرسون اور مقبرون
اور خانقاہون اور درگاہون اور عیدگاہون
(جنتر منتر) اور بنگلون اور شہر پناہون اور
گنبدون اور حمامون اور دارالشفاؤن اور مجمرون
اور منارون اور برجون اور مقیاسون اور مندرون

معین نہین ہے بادشاہ کو اختیار ہے کہ جتنے
چاہے بڑہائے گھٹائے۔ ان امیرون کے پانچ درجے
ہین ایک ڈیوک (امیر الامراء) دوم
مارکوس (امیر درجہ دوم) سوم ارل
(امیر درجہ سوم) چہارم وائی کونٹ
(امیر درجہ چہارم) پنجم بیرن (امیر درجہ
پنجم) اور سوا امیر ایرلنڈ اور اسکاٹ
لنڈ کی محکمہ امرا مین شریک رہتے ہین
اور یہہ منصب موروثی ہے مثلاً جو ڈیوک تھا
اُسکے بعد اُسکا بیٹا ڈیوک ہوگا۔

محکمہ عوام

محکمہ عوام مین تقریباً ۶۵۰ ممبر بتفصیل
ذیل شریک اجلاس ہوتے ہین۔ پانسو اہل
انگلنڈ اور ویلس کی طرف سے اور بہتر اہل
اسکاٹ لنڈ کی جانب سے اور ایک سو پانچ ایرلنڈ
اور بعض ممبر مدارس عالیہ کی طرف سے تکمیل محکمہ عوام مین
رہتے ہین۔ محکمہ عوام کو بعضے اختیارات یہہ ہین
روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اسی کے اختیار
اُسکے قابو مین رہتا ہے۔

قاعدہ پارلیمنٹ

ایک قاعدہ یہہ ہے کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ
نہین رہ سکتا ہے۔ اور یہہ بھی قاعدہ ہے کہ
بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر پارلیمنٹ دوبارہ مقرر ہو

اور لال ڈگیون اور کوٹھیون کے کھنڈرون اور اجڑے ہوئے کنوون اور باولیون اور شکستہ منارون اور ٹوٹے ہوئے ایوانون اور شاہی باغون اور ایوانون اور قصرون اور قلعون اور سڑکون کو دیکھنے سے اُن وقتون کی سیاحون کی شہادت پوری ہوتی ہے جس سے یہہ یقین ہوتا ہے کہ اُسوقت کی مورخون اور سیاحون نے اپنی تاریخون اور سفرنامون مین جو کچھ بیان کیا وہ بیوجہ بیان نہین کیا بلکہ سب راست اور درست لکھا ہے اور سچ سچ بیان کیا ہے۔

اہل اسلام۔ اس عہد کی اہل اسلام اپنی ہندو ہمسایون اور دوستون کے ساتھ مل جلکر بہت سی ہندی رسمون کے خوراک و پوشاک مین اور دیگر رسوم و رواج مین شریک حال ہو گئے تھی ہندی کی آب و ہوا نے اُنپر وہ اپنا اثر ڈالا تھا کہ اُنکا تن و توش اور رنگ و روغن اُنکی ہمسایون جیسا ہو گیا تھا وہ نازک اندام اور زیادہ آرام طلب ہو گئی تھے اور اُنکی دلی و دماغی قوتی بھی مانند ظاہری تن و توش اور رنگ و روغن کے خیرباد کر گئے تھے اور آپس کی موافقت جسکی بدولت حکومت کرتے تھے بجائی اُسکے آپس مین مخالفت و منافقت برپا ہو گئی تھی۔ گویا وہ اپنے اسلاف کے اخلاف ہی نہین رہے تھے نہ صورت مین نہ سیرت مین حتی کہ اگر وہ اپنی آبائی وطن مین جاتے تو ہندی بولے جاتی پس اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ شاہ سے رعیت اور فاتح سے مفتوح اور حاکم سے محکوم اپنی ہمسایون ہندوون کی مانند ہو گئی۔ اقبال و رعب مطلق ہی نکل دن پھیر تو پھر ہیبت کی شکل اُمید تو یہان کسکو نظر آتی ہے صورت یاس بھی بن بگڑ جاتی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اور پارلیمنٹ کا ہر محکمہ قانون تجویز کرسکتا ہے اور قانون نافذ ہونے تک بل کہلاتا ہے اور ہر بل پارلیمنٹ کی دونون محکمون مین تین بار پڑھا جاتا ہے اور جب تینون بار مقبول ہو جاتا ہے تو بادشاہ ملاحظہ فرما کر دستخط کر دیتا ہے اُسوقت بل ایکٹ پارلیمنٹ ہو جاتا ہے اور آئین انگلستان مین شامل ہوتا ہے۔ اور روپیہ کی بارہ مین جو قوانین تجویز ہوتے ہین اُنکا آغاز محکمہ عوام سے ہوتا ہے خواہ محکمہ امرا اُنکو منسوخ کر دے لیکن اُنمین تغیر و تبدل نہین کرسکتا۔ اور نفوذ قوانین انگلستان کا عمل درآمد تین اصول عظیمہ پر موقوف ہے اول جوری (پنچایت) دوم ایکٹ ہیبیاس کورپس سوم حکام عدالت کی آزادی۔

تجویز مقدمہ۔ انگلستان مین ایک مقدمہ کے واسطے دو جوری مقرر ہوتی ہین اول جوری کا یہہ کام ہے کہ اس امر کی تحقیقات کرے کہ یہہ مقدمہ اس قابل ہے کہ عدالت مین تحقیقات کیواسطے بھیجا جائے یا نہین اور دوسری بارہ ۱۲ آدمی کی جوری اُس مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے۔

قوانین انگلستان یہہ ہین (۱) ایکٹ مجموعہ قوانین (جو ایکٹ پارلیمنٹ مین داخل ہین) ایکٹ یا قانون

نوٹ - روے زمین پر اسلامی ممالک - منجملہ مستقل سلطنت کے
اہل اسلام کی چند مسطورہ ذیل ہوتی ہین - سلطنت عثمانیہ (ترکی) جو یورپ مین
ہین جنکا ذکر مقدمہ کتاب مین ہوا اور باقی ایشیا اور افریقہ مین چنانچہ ایشیاے
کوچک اور آرمن اور کردستان اور الجزیرہ عراق یہ شام اور عرب اور حجاز
وغیرہ جنکا حکمران سلطان عبد الحمید خان دوم ہے - ایشیا مین ایران جسکا بادشاہ
ناصر الدین شاہ ہے - افغانستان اُسکا فرمان روا امیر عبد الرحمان خان ہے -
بلوچستان جسکا دار الخلافت قلات ہے - بخارا اوسکا حکمران سید عبد الاحد خان ہے
عمان وہان کا حاکم سلطان سید نور کی - اور ترکستان تمام اور افریقہ مین مراکو جسکا
پایہ تخت شہر فیض ہے بادشاہ سلطان مولائی حسن - اور سکٹو وہان کا فرمان روا بھی
ملقب بہ سلطان ہے - طرابلس جسکا حاکم احمد رحیم ہے - اور حبش جسکا
دار الحکومت گوندرا اور بادشاہ سلطان حسن ہے - مصر وہان کا حکمران
خدیو نائب السلطان - اور ملک بربر جسمین چار کرور آدمی ہین - اور سوڈان
جو کہ آبادی مین یورپ کے مساوی ہے - اور نیوبیا جسکا دار الحکومت خرطوم ہے -
اور ٹیونس و دیگر ممالک وغیرہ - اور دیگر جزایر چنانچہ بلاکا جسکا حکمران سلطان
محمد ہے اور جاوا - اور جزیرہ سریرہ - اور مالدیپ - ولکادیپ - وکمبودیا - اور دیگر
جزایر چین فارس وغیرہ جنکی تفصیل جغرافیہ المراۃ الوضیۃ فی الکرۃ الارضیۃ اور ولکنسن وغیرہ مین ہم کو ہے
ماتحت انگریزی و خود مختار ہندوستان مین اب پندرہ ریاستین اہل اسلام کی ہین
حیدرآباد - بھوپال - بہاولپور - جوناگڈھ - رامپور - ٹونک - جاورہ
راوجین پور - پالن پور - کھمبی - خیرپور - مالیر کوٹلہ - بانگلی - بالاسینور - کرنالی
چین کی ماتحت ملک چین مین - کیانگسو - شنسو وغیرہ جسمین تین کرور مسلمان آباد ہین

(جسکو پارلیمنٹ کی دونون مجلسون اور بادشاہ
کی منظوری سے جاری کیا ہو) (۲) کومن لا
(جو قانون رسوم قدیم پر مبنی ہو اور اوسکی
عملدرآمد مین مقدمات فیصلہ شدہ بطور
نظیر ہون) (۳) لا آف ایکوئٹی (وہ قانون
جو ایسے مقدمات مین نافذ ہے جنمین صدر الصدور
کی ذریعہ سے بادشاہ دخل دے تاکہ کومن لا سے
کسیطرح کی ناانصافی نہو -

عدالتین - انگلستان کی بڑی عدالتین
یہہ ہین - ایک چانسری (عدالت عالیہ
یا محکمہ صدر) عدالت مذکورہ کی ذریعہ سے تمام
فرمان اور احکام شاہی جاری ہوتے ہین
اور انواع و اقسام کی اسنادون اور
دستاویزون کی تصدیق اور رجسٹری
ہوتی ہے - اور پارلیمنٹ اور دیگر کونسلون کے
انعقاد کا حکم نافذ ہوتا ہے اور دوسری کوئینس
بنچ (عدالت ملکہ معظمہ) تیسرے کومن پلیز (جسمین
ہر قسم کے دعوے پیش ہوتے ہین) چوتھے ایکسچیکر
(عدالت مالیات) اوسکو خراج ملک اور حقوق
شاہی سے تعلق ہے -

الحمد للہ کہ حصہ اول کتاب تاریخ تراب کا منطبع ہو گیا - اور حصہ دوم عہد انگریزی مرتب ہو رہا ہے عنقریب طبع ہوگا